ریاض الصالحین مترجم

تالیف: امام محی الدین ابی زکریا یحیٰی بن شرف نووی

مترجم: مولانا شمس الدین صاحبؒ

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار • لاہور • پاکستان

7231788-7225231

عالم عرب میں مقبول ترین مجموعہ احادیث

ریاض الصالحین مترجم

اوّل

تالیف: امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف نووی

مترجم: مولانا شمس الدین مدظلہ العالی

صدر مدارس دار العلوم المدینہ چنیوٹ

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان صاحب

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور- پاکستان

فون: 7211788-7231788

فہرست

کتاب الادب

کتاب آداب الطعام

کتاب اللباس

کتاب آداب النوم

کتاب السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

حضور نبی کریم' رؤف رحیم' خاتم المعصومین' علیہ التحیۃ والتسلیم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ : "میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔" کیونکہ بنی اسرائیل کے علماء شریعت کی وضاحت و تشریح کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اور یہی ذمہ داری امت مسلمہ کے علماء پر ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی وفات سے لے کر آج تک ہر دور کے علماء نے شریعت مطہرہ کی وضاحت اور حفاظت کے لیے قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی عظیم المرتبت محدثین رحمہم اللہ میں سے ہیں' جنھوں نے حفاظت و اشاعت حدیث کے سلسلہ میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ کتاب "ریاض الصالحین" بھی آپ کا ہی بلند پایہ علمی شاہکار ہے جس سے لاتعداد انسانوں نے علم کا نور حاصل کیا۔ پھر اس کی بے شمار تشریحات و تراجم ہوئے۔ اردو زبان میں بھی اس علمی کتاب کے تراجم ہوئے اور علوم نبوت کے پیاسے اس سے سیراب ہوتے رہے۔ مگر جدت (Innovation) کے اِس دور میں وہ تراجم اب اپنی زبان کی ثقالت و قدامت کے باعث استفادہ کرنے والوں کے لیے مشکل کا باعث بن رہے تھے۔ ادھر "مکتبۃ العلم" کے قیام کے ساتھ ہی میری شدید خواہش تھی اور میں اس کے لیے شبانہ روز اللہ کے حضور دعا گو تھا کہ مجھے اس علمی ذخیرہ کو نئی نسل تک جدید انداز میں پہنچانے کی سعادت سے نوازے' مگر اس کتاب کے جدید ترجمہ اور اس کی اشاعت کے لیے اسباب و وسائل بہت عرصہ تک سوچ و بچار کا سبب بنے رہے۔

اللہ رب العالمین نے اپنے بندہ ضعیف کی دلی خواہش کی تکمیل کے لیے غیب سے سامان کیا اور شہر چنیوٹ کے بزرگ عالم حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ سے ایک محسن کے ذریعہ [illegible] بنی ہوئی۔ حضرت محترم نے حال شفقت سے میری درخواست کو پذیرائی بخشی اور پھر شبانہ روز کی محنت شاقہ سے اس علمی ورثہ کو عربی سے اردو میں منتقل کیا اور بفضل الٰہی کتاب معنوی اعتبار سے ایک لاجواب شاہکار بن گئی۔

کتاب کے ترجمہ کے بعد جب نظر ثانی کا مرحلہ آیا تو اس کے لیے محترم جناب حافظ محبوب احمد خاں (ایم۔اے عربی و اسلامیات) نے اس کتاب میں رنگ بھرا اور حتی المقدور کوشش کی کہ اس کتاب کے ترجمہ میں کوئی سقم نہ رہے مگر انسان (جو خطاو نسیان کا پتلا ہے) سے غلطی سرزد ہو جانا بعید نہیں۔ اس سلسلہ میں میں اپنے ذی وقار قارئین سے درخواست کروں گا کہ دورانِ مطالعہ اگر وہ کسی مقام پر غلطی محسوس کریں' تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اِس موقع پر اللہ کے حضور سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے ان تمام احباب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں' جنھوں نے اس علمی خزانے کو آپ تک منتقل کرنے میں میری کسی طرح بھی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی اور میں اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے صاحب فہم و بصیرت قارئین سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی دعاؤں میں میرے والدین (جو اس کارِ خیر میں میرے لیے راہنما بھی ہیں اور ہمت افزائی کا باعث بھی) کیلئے' میرے لیے' میرے اساتذہ اور رفقاء ادارہ کے لیے خاتمہ بالخیر اور نیکی میں استقامت کی دعا فرمائیں۔

والسلام! **خالد مقبول**

تعارف مترجم

اس علمی ذخیرہ کو اردو میں منتقل کرنے میں حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی کی شفقت ہی میرے لیے سب سے بڑا سبب بنی۔

مولانا شمس الدین مدظلہ کا تعلق اس علمی خانوادے سے ہے جس کے ایک چشم و چراغ امت مسلم کے محسن، سفیر ختم نبوت، مناظر اسلام، حضرت مولانا عتیق الرحمان (مرحوم) چنیوٹی دامت برکاتہم ہیں۔ جو مولانا شمس الدین صاحب چنیوٹی کے پھوپھی زاد ہیں اور وادی علم میں ان دونوں بزرگوں نے بیک وقت قدم رکھا۔

مترجم کتاب مولانا شمس الدین مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم دار العلوم المدینہ میں استاذ العماء حضرت مولانا عبدالوارث رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور پھر دورۂ حدیث آسمان علم کے درخشندہ ستاروں استاذ الکل فی الکل، جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث مولانا رسول خاں رحمۃ اللہ علیہ استاذ المحدثین شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے نابغۂ عصر بزرگوں کی زیر نگرانی مکمل کیا۔

علوم قرآنی اور تفسیر کے لیے آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر اساتذہ سے کسب فیض کیا جن میں علوم قرآنی کے اسرار و رموز سے آگاہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں قدس سرہ، حافظ الحدیث واستاذ التفسیر حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد حسین نیلوی مدظلہ جیسے اکابر ہیں۔

تدریسی زندگی کے لیے اپنے استاذ مرحوم کے ادارہ دارالعلوم المدینہ، چنیوٹ کے لیے آپ نے اپنی زندگی وقف کردی۔ جہاں سے سینکڑوں علماء آپ کی شاگردی کے اعزاز سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علم وعرفان کے چشمۂ صافی کو مزید برکات سے نوازے، آمین

ادارہ مکتبۃ العلم لاہور کی درخواست پر آپ نے کمال شفقت ومہربانی کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وراثت "ریاض الصالحین" کو اردو کے جدید سلیس اور آسان قالب میں منتقل کیا۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ادارہ کے کارکنان آپ کی علمی وروحانی ترقی کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی آئندہ بھی ہماری علمی سرپرستی فرمائیں گے۔

خالد مقبول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

مولف کتاب کا نام و نسب : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام اِس طرح ہے : ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النووی بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔ اپنی جائے پیدائش نوی کی طرف نسبت کی وجہ سے النووی کہلاتے ہیں اور یہ بستی دمشق کے قریب حوران نامی مقام کے متصل (Near) ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد حزام سے سکونت ختم کر کے یہاں آکر رہائش پذیر ہوئے۔

ولادت : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اسی علاقے نوی میں ۶۳۱ھ میں ہوئی۔ ان کے والد محترم نے اُن کی تعلیم و تربیت کا انتظام اپنی خاص توجہ سے کیا اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم خود بھی ایک نیک بزرگ تھے اور انہوں نے اپنے پسر میں خداداد ذہانت و قابلیت کے جوہر نمایاں ہوتے اُس کی اوائل عمر ہی میں پرکھ لیے تھے۔

ابتدائی تعلیم : امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ربِّ ذوالجلال والاکرام نے تین چیزیں یکجا کر کے ودیعت کی تھیں اُن میں : (۱) علم اور اس پر صحیح عمل' (۲) کامل زہد' (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ایک اعلیٰ اخلاق کا نمونہ تھے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شیخ یاسین یوسف مراکشی کہتے ہیں کہ میں نے امام نووی کی پہلی مرتبہ اُس وقت دیکھا جب وہ دس سال کی عُمر کے ہوں گے۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کو دوسرے بچّے اپنے ساتھ کھلانے پر بضد تھے اور وہ اُن سے درگزر کر کے کتراتے تھے لیکن بچّے مسلسل اصرار کر کے تنگ کر رہے تھے اور یہ بچّہ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ) رو رہے تھے اور اس حالت میں بھی وقفہ وقفہ سے تلاوتِ قرآن کو وردِ زبان بنائے ہوئے تھے۔ اُن کی قرآن سے یہ محبت دیکھ کر میں ششدر رہ گیا اور اُن کے اُستادِ محترم کے پاس جا کر کہا کہ اِس بچّے پر خصوصی توجہ دیجئے۔ انہوں نے کہا کیا تو نجومی (Astrologer) قسم کی کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا : ہرگز نہیں...... یہ الفاظ تو شاید اللہ نے ہی

مجھ سے آپ کے سامنے کہلوائے ہیں۔ اُستادِ محترم نے اُن کے والد سے اِس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اس بچّے (امام نووی رحمہ اللہ) کو دین ہی کے لیے وقف کر دیا۔ بلوغت سے پہلے ہی قرآن مجید ناظرہ ختم کیا اور آگے پڑھنے کی لگن اس عرصے میں بڑھتی رہی۔

راہ علم میں تکالیف و آلام : اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں کہ میری عمر جب اُنیس برس کی تھی تو میرے والد مجھے دمشق لے آئے اور آنے کا مقصد صرف اور صرف تحصیل علم ہی تھا۔ اقبالؔ نے کیا خوب کہا ہے -

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو!
کتاب خواں ہے، مگر صاحب کتاب نہیں

شاید امام نووی رحمہ اللہ بھی اپنی اس اوائل عمری ہی میں اسی بات کا سراغ پا گئے تھے کہ علم کے بغیر زندگی لایعنی و بے معنی ہے۔ خود ہی فرماتے ہیں کہ میں مدرسہ رواحیہ میں رہنے لگا دو سال ایسے گزارے کہ تھکن سے چور ہونے کے باوجود اِک پل بھی آرام نہ کیا۔ مدرسہ کی روکھی سوکھی روٹی پر بخوشی گزارا کرتا اور تنبیہ جیسی کتب میں نے تقریباً ساڑھے چار ماہ میں یاد کر لی اور میں نے مہذب کی عبارات کا چوتھائی حصہ بھی یاد کر لیا پھر میں شیخ اسحٰق مغربی کے پاس رہ کر شرح و تصحیح کتب (نظرِ ثانی) کا کام کرنے لگا اور اُن کے پاس دلجمعی سے کام کیا۔

خود ہی فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے اوقاتِ کار میں اتنی برکت دی تھی اور میں نے بھی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُسے بہتر سے بہتر طریقے پر استعمال (Utilize) کیا۔ آپ کے شاگرد فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے مجھے بتایا کہ میں بارہ سبق پڑھتا تھا۔ دو سبق وسیط کے، ایک سبق مہذب کا، ایک سبق جمع بین الصحیحین کا اور ایک سبق صحیح مسلم کا اور ایک سبق علمِ نحو میں ابن جنی کی لمع کا اور ایک سبق ابنِ سکیت کی اصلاحِ منطق کا اور ایک سبق صرف کا اور ایک سبق اصولِ فقہ کا۔ کبھی ابو اسحٰق کی لمع کا اور کبھی فخر الدین رازی کی منتخب کا اور ایک سبق اسماء الرجال کا اور ایک سبق اصولِ دین کا اور میں ان تمام کتب کے متعلقات (یعنی مشکلات کی شرح اور عبارت کی توضیح اور ضبط لغت کے بارہ میں نوٹ یا حواشی) لکھتا۔ شاید امام رحمہ اللہ کی اسی عادت نے اُن کی تحریرات کو اتنا مدلل بنا دیا کہ اُن پر تنقید کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گیا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے علمِ طب سیکھنے کا بھی شوق پیدا ہوا لیکن بعد میں اپنی طبیعت کا میلان دین ہی کی طرف دیکھ کر کچھ عرصہ اِس شعبے میں سر کھپانے کے بعد واپس اپنی اصل کی طرف آ گیا۔

شیوخ و اساتذہ : ابو ابراہیم اسحٰق بن احمد مغربی، ابو محمد عبدالرحمٰن بن نوح المقدسی، ابو حفص عمر بن اسعد الرابعی الدربلی، ابو الحسن سلار بن حسن الدربلی، ابو اسحٰق ابراہیم بن عیسٰی المرادی، ابو البقا خالد بن یوسف النابلسی، ضیاء بن تمام الحنفی، ابو العباد احمد بن سالم المصری، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن مالک الجیانی، ابو الفتح عمر بن بندر، ابو اسحٰق ابراہیم بن علی الواسطی، ابو العباس احمد بن سالم المصری، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ

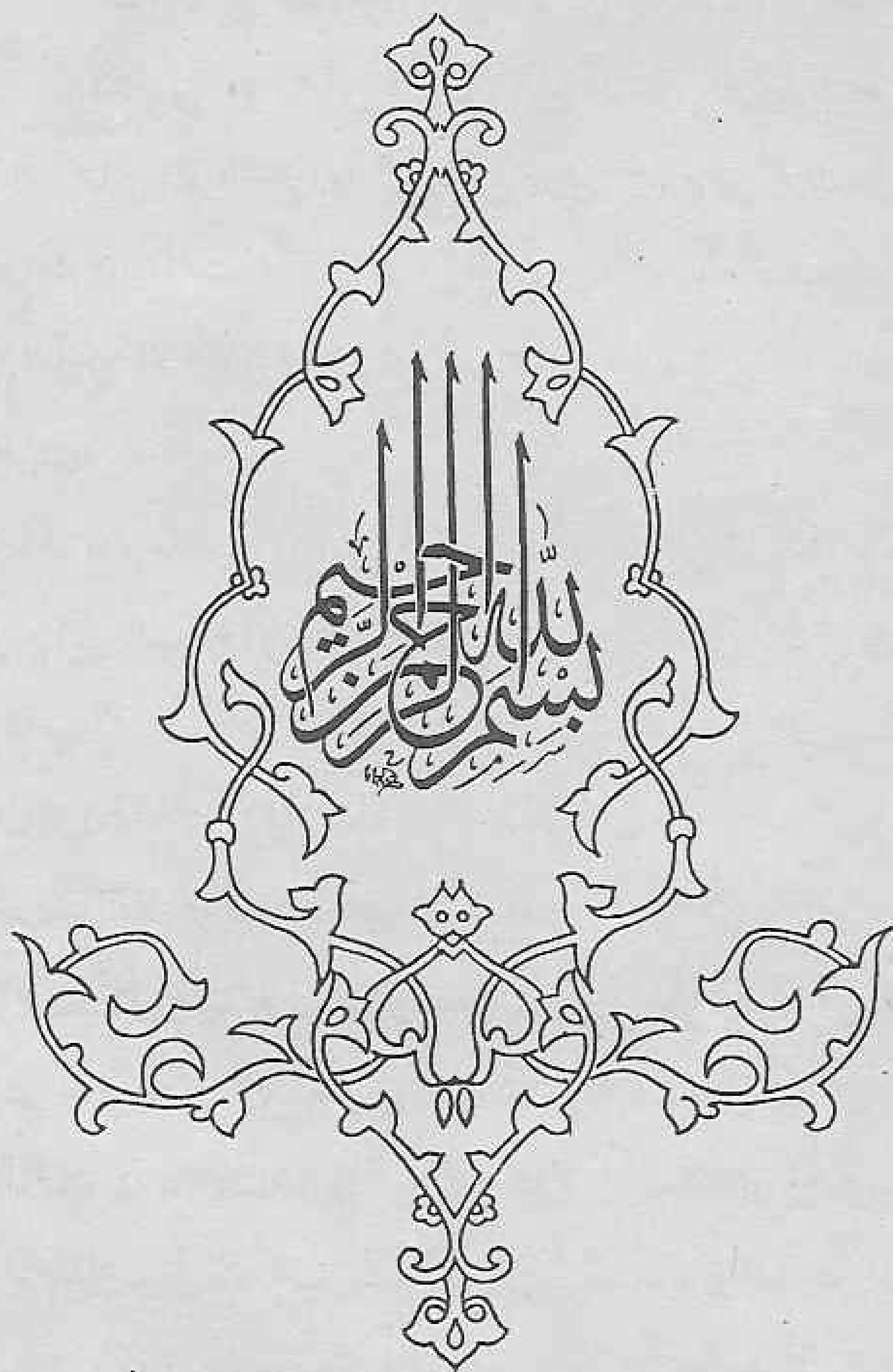
بن مالک الجیانی، ابو الفتح عمر بن نبدر، ابو اسحٰق ابراہیم بن علی الواسطی، ابو العباس احمد بن عبدالدائم المقدسی، ابو محمد اسمٰعیل بن ابی الیسر التنوخی، ابو محمد عبدالرحمٰن بن سالم الانباری، ابو عبدالرحمٰن بن محمد بن قدامہ القدسی، ابو محمد عبدالعزیز بن محمد الانصاری اس کے علاوہ بھی اُن کا ذوق و شوق دیکھتے ہوئے اُمید واثق ہے کہ مشائخ کی تعداد بے شمار ہوگی لیکن تاریخ اس تفصیل سے خاموش ہے۔

شاگردان و تلامذہ: عطاء الدین، عطار ابو العباس احمد بن ابراہیم بن مصعب، ابو العباس احمد بن محمد الجعفری، ابو العباس احمد بن فرج الاشبیلی، الرشید اسماعیل بن المعلم الحنفی، ابو عبداللہ محمد بن ابی الفتح الحنبلی، ابو العباس احمد الضریر الواسطی، جمال الدین سلیمان بن عمر الدرعی، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن محمد القدسی، البدر محمد بن ابراہیم بن جماعت، الشمس محمد بن ابی بکر بن النقیب، الشہاب محمد بن عبدالخالق الانصاری، الشرف ہبہ اللہ بن عبدالرحیم البارزی، ابو الحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن نمری۔ اس کے علاوہ شاگردانِ رشید کی اتنی تعداد ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔

علمی خدمات: جیسا کہ امام صاحب اپنی آپ بیتی میں خود لکھ چکے ہیں کہ مجھے اساتذہ سے اسباق لیتے وقت اُن پر اپنی رائے حواشی (Foot Note) کی صورت میں لکھنے کی عادت تھی اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کم ہی ایسے طالب علم ہوں گے جو علم کے شائق ہو اور ایسے تو شاذ ہی ہوں گے کہ جو زمانہ طالب علمی ہی میں تحقیق و جستجو کے میدان میں اُتر پڑھیں اسی پیمانے پر پرکھ لیجئے کہ اُن کی تصانیف کس پایہ کی ہوں گی۔ ان کتب میں سے صحیح مسلم کی شرح، تہذیب الاسماء واللغات، کتاب الاذکار اور ریاض الصالحین جیسی نہایت اہم کتب شامل ہیں ان سے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ حالات و قرآئن یہ بتلاتے ہیں کہ امام صاحب کے علمی شوق کی وجہ سے انہوں نے دیگر تصانیف بھی لکھی ہوں گی اگرچہ جو نام ہم نے درج کیے اُن کے علاوہ بھی کچھ کے نام معلوم ہیں مگر مرورِ زمانہ اور اشاعت (Publishing) کی آج جیسی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے جہاں دیگر علماء کرام کی کئی کتب ناپید ہوگئیں وہیں امام صاحب کی کچھ کتب کے متعلق بھی یہ شبہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

موت العالِم موت العالَم: امام صاحب رحمہ اللہ اپنی آمد کے بعد ۲۸ سال دمشق میں گزارنے کے بعد اپنے مولد نوی میں واپس تشریف لے گئے تاکہ آپ اپنے آبائی وطن میں رہنے والوں کو راہِ ہدایت سے فیض یاب کر سکیں اور اُن کی صحیح راہنمائی کریں۔ کچھ عرصہ بعد ہی مختصر سی بیماری کے بعد ۶۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ جنازہ میں اتنی کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے کہ بقول شخصے: اس سے پہلے اتنے اشخاص کی کسی جنازے کے موقع پر اکٹھے ہونے کی نظیر کم ہی ملتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون




بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمة الكتاب

الحمد لله الواحد القهار، العزيز الغفار، مكور الليل على النهار تذكرة لأولي القلوب والأبصار، وتبصرة لذوي الألباب والاعتبار، الذي أيقظ من خلقه من اصطفاه فزهدهم في هذه الدار، وشغلهم بمراقبته وإدامة الأفكار، وملازمة الاتعاظ والادكار، ووفقهم للدأب في طاعته، والتأهب لدار القرار، والحذر مما يسخطه ويوجب دار البوار، والمحافظة على ذلك مع تغاير الأحوال والأطوار.

أحمده أبلغ حمد وأزكاه، وأشمله وأنماه.

وأشهد أن لا إله إلا الله البر الكريم، الرؤوف الرحيم، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، وحبيبه وخليله، الهادي إلى صراط مستقيم، والداعي إلى دين قويم. صلوات الله وسلامه عليه، وعلى سائر النبيين، وآل كل، وسائر الصالحين.

أما بعد: فقد قال الله تعالى: ﴿وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون ما أريد منهم من رزق وما أريد أن

تمام تعریفوں کا حق دار وہ اکیلا، زبردست، غالب و بخشش کرنے والا ہی ہے جو رات کو دن میں اس لئے داخل کرنے والا ہے تاکہ اہل قلب و نظر اور عقل و دانش کے لئے یادداشت اور عبرت و نصیحت کا باعث ہو۔ اسی ذات ہی نے اپنے بندوں میں سے بعض کے دلوں کو بیدار کر کے چن لیا اور ان کو اس دنیا سے بے رغبتی عنایت فرما کر ہمیشہ ذکر و فکر اور غور و تدبر کی نگہبانی میں مشغول و مصروف کر دیا، اور ان کو ہمیشہ اپنی اطاعت گزاری اور دارِ آخرت کی تیاری کی توفیق بخشی اور ساتھ ساتھ اپنی ناراضگی اور جہنم کے اسباب سے محتاط رہنے کی ہمت دی اور حالات کی تبدیلی کے باوجود ان کو اس پر ثابت قدم رہنے کی قوت و طاقت عنایت فرمائی۔

میں اس کی پاکیزہ تر اور بلیغ ترین حمد کرتا ہوں۔ ایسی حمد جو تمام صفاتِ کمال کو شامل اور خوب نفع بخش ہو۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو احسان کرنے والا، سخی، نرمی کرنے والا، مہربان ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کے خلیل و حبیب ہیں جو سیدھے راستے کے راہنما اور مضبوط دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام آپ پر اور تمام انبیاء (علیہم السلام اور ان کی آل) اور تمام نیک بندوں پر ہوں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿وما خلقت الجن والانس ......﴾ (الذاریات) "میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ

يُطْعِمُوْنِ﴾ [الذاريات: ٥٦، ٥٧] وهذا تصريح بأنهم خلقوا للعبادة، فحق عليهم الاعتناء بما خلقوا له والإعراض عن حظوظ الدنيا بالزهادة، فإنها دار نفاد لا محل إخلاد، ومركب عبور لا منزل حبور، ومشرع انفصام لا موطن دوام، فلهذا كان الأيقاظ من أهلها هم العباد، وأعقل الناس فيها هم الزهاد. قال الله تعالى: ﴿إنما مثل الحيوة الدنيا كماء أنزلناه من السماء فاختلط به نبات الأرض مما يأكل الناس والأنعام حتى إذا أخذت الأرض زخرفها وازينت وظن أهلها أنهم قادرون عليها أتاها أمرنا ليلا أو نهارا فجعلناها حصيدا كأن لم تغن بالأمس كذلك نفصل الآيت لقوم يتفكرون﴾ [يونس: ٢٤] والآيات في هذا المعنى كثيرة. ولقد أحسن القائل:

إن لله عبادا فطنا
طلقوا الدنيا وخافوا الفتنا
نظروا فيها فلما علموا
أنها ليست لحي وطنا
جعلوها لجة واتخذوا
صالح الأعمال فيها سفنا

فإذا كان حالها ما وصفته، وحالنا وما خلقنا له ما قدمته، فحق على المكلف أن يذهب بنفسه مذهب الأخيار، ويسلك

چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں‘‘۔ یہ آیت واضح دلیل ہے کہ انس وجن کی تخلیق عبادت کے لئے ہے۔ پس ان کو اپنے مقصد تخلیق کی طرف توجہ دینی لازم ہے اور دنیا کی لذات و تعیشات سے زہد وتقویٰ کے ذریعہ اعراض کریں۔ کیونکہ دُنیا فناء کا گھاٹ ہے۔ قیام کی جگہ نہیں اور یہ گزرنے کی سواری ہے۔ سرور وخوشی کی منزل نہیں اور انقطاع کا مقام ہے دوامی کارگاہ نہیں۔

فلہذا اس کے بندوں میں عبادت گزار ہی فی الحقیقت بیدار ہیں۔ زہد وتقویٰ والے ہی سب سے بڑے عقلاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: ﴿انما مثل الحیوۃ الدنیا ......﴾ (یونس) ’’بے شک دنیا کی زندگی کی مثال آسمان سے اترنے والے پانی جیسی ہے۔ پس اس کے ساتھ سبزہ ملا ملا نکلا۔ جس کو آدمی اور جانور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ زمین سبزے سے خوبصورت اور مزین ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ اس پیداوار پر قابو پالیں گے۔ تو اچانک رات یا دن ہمارا عذاب والا حکم پہنچا تو ہم نے اسے کاٹ کر اس طرح کر دیا گویا کل وہاں کچھ ہی نہ تھا۔ غور وفکر کرنے والوں کے لئے ہم نے نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں‘‘۔ اس سلسلہ کی آیات بہت ہیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

(۱) بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے سمجھدار بندے ہیں جنہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور دنیا کی فتنہ سامانیوں سے ڈر گئے۔

(۲) انہوں نے دنیا میں غور کیا جب یقین سے یہ جان لیا کہ یہ کسی زندہ کے لئے وطن نہیں ہے۔

(۳) تو انہوں نے اس کو گہرا سمندر قرار دے کر نیک اعمال کو اس کے لئے کشتیاں بنالیا۔

جب دنیا کی حالت یہی ہے جو میں نے بیان کی اور ہمارا مقصود جس کے لئے ہم بنائے گئے وہ ہے جو میں نے پہلے ذکر کیا ﴿وما خلقت الجن والانس ......﴾ (الذاریات) تو ہر مکلف کی ذمہ داری ہے کہ

مَسْلَكَ اُولِی النُّهٰی وَالْاَبْصَارِ، وَيَتَاهَبَ لِمَا اَشَرْتُ اِلَيْهِ، وَيَهْتَمَّ بِمَا نَبَّهْتُ عَلَيْهِ، وَاَصْوَبُ طَرِيْقٍ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ، وَاَرْشَدُ مَا يَسْلُكُهُ مِنَ الْمَسَالِكِ: اَلتَّاَدُّبُ بِمَا صَحَّ عَنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَاَكْرَمِ السَّابِقِيْنَ وَاللَّاحِقِيْنَ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ. وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ [المائدۃ: ٢] وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ)) وَاَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ)) وَاَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا)) وَاَنَّهُ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ))

نیک لوگوں کے راستہ کو اختیار کرے اور اہل عقل و بصیرت کی راہ پر گامزن ہو اور جس طرف میں نے اشارہ کیا اس کی تیاری کرے اور جس کے متعلق میں نے خبردار کیا اس کا اہتمام کرے اور اس کے لئے سب سے زیادہ صحیح راستہ اور راہوں میں رشد و ہدایت کی راہ ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنا ہے جو سید الاولین والاخرین سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں۔ ہمارے پیغمبر تمام سابقین اگلے پچھلے لوگوں سے زیادہ مکرّم و معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ (المائدہ) ”نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو“۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ ((وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ ......)) ”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے“ اور یہ بھی فرمایا کہ ((مَنْ دَلَّ ......)) ”جو کسی کی بھلائی کی طرف راہنمائی کرے اس کو کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے اور یہ فرمایا: ((مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی ......)) ”جس نے ہدایت کی طرف راہنمائی کی اس کو ان سب کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور یہ چیز ان کے اجر میں سے کچھ کم نہ کرے گی“ اور آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ ......)) ”قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک آدمی کو ہدایت دے دے وہ سرخ اونٹوں سے بہت بہتر ہے“۔

فَرَاَيْتُ اَنْ اَجْمَعَ مُخْتَصَرًا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ، مُشْتَمِلًا عَلٰی مَا يَكُوْنُ طَرِيْقًا لِصَاحِبِهِ اِلَی الْاٰخِرَةِ، وَمُحَصِّلًا لِاٰدَابِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ، جَامِعًا لِلتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَسَائِرِ اَنْوَاعِ اٰدَابِ السَّالِكِيْنَ: مِنْ اَحَادِيْثِ الزُّهْدِ، وَرِيَاضَاتِ النُّفُوْسِ، وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ، وَطَهَارَاتِ الْقُلُوْبِ وَعِلَاجِهَا، وَصِيَانَةِ الْجَوَارِحِ وَاِزَالَةِ اِعْوِجَاجِهَا، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ

پس ان روایات کی بناء پر میں نے خیال کیا کہ احادیث صحیحہ کا ایک مختصر مجموعہ میں مرتب کروں۔ جو ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو پڑھنے والے کے لئے آخرت کا راستہ بتائے اور ظاہری اور باطنی آداب کے حصول کا ذریعہ ثابت ہو اور اس میں ترغیب و ترہیب اور آداب سالکین کی تمام اقسام پائی جائیں۔ یعنی زہد اور ریاضتِ نفس کی روایات اور تہذیب اخلاق اور طہارتِ قلوب اور اس کے معالجات اور انسانی اعضاء کی حفاظت اور ان کے ٹیڑھے پن کا ازالہ وغیرہ جو کہ مقاصد عارفین میں سے ہے۔

مَقاصِدِ العارِفِين.

وَالْتَزَمْتُ فِيهِ اَنْ لَّا اَذْكُرَ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيحًا مِّنَ الْوَاضِحَاتِ، مُضافًا اِلَى الْكُتُبِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَاتِ، وَاُصَدِّرَ الْاَبْوَابَ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ بِآيَاتٍ كَرِيمَاتٍ، وَاُوَشِّحَ مَا يَحْتَاجُ اِلَى ضَبْطٍ اَوْ شَرْحِ مَعْنًى خَفِيٍّ بِنَفَائِسَ مِنَ التَّنْبِيهَاتِ. وَاِذَا قُلْتُ فِي اٰخِرِ حَدِيْثٍ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، فَمَعْنَاهُ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

(۱) میں نے اس میں التزام کیا کہ صرف ایسی صحیح اور واضح روایات ذکر کروں گا جو مشہور کتب احادیث کی طرف منسوب ہوں گی اور ابواب کی ابتداء قرآن مجید کی آیات سے کروں گا۔ جو لفظ لفظی ضبط یا معنی کی وضاحت کا محتاج ہوگا۔ نفیس تنبیہات سے ان کی تشریح کروں گا۔

(۲) جب میں کسی حدیث کے آخر میں ''متفق علیہ'' کا لفظ لکھوں گا تو اس سے مراد بخاری و مسلم ہوں گے۔

وَاَرْجُوْا اِنْ تَمَّ هٰذَا الْكِتَابُ اَنْ يَّكُوْنَ سَائِقًا لِّلْمُعْتَنِي بِهِ اِلَى الْخَيْرَاتِ، حَاجِزًا لَهُ عَنْ اَنْوَاعِ الْقَبَائِحِ وَالْمُهْلِكَاتِ. وَاَنَا سَائِلٌ اَخًا اِنْتَفَعَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ اَنْ يَدْعُوَ لِي، وَلِوَالِدَيَّ، وَمَشَايِخِي، وَسَائِرِ اَحْبَابِنَا، وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، وَعَلَى اللهِ الْكَرِيمِ اِعْتِمَادِي، وَاِلَيْهِ تَفْوِيْضِي وَاسْتِنَادِي، وَحَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

مجھے اُمید ہے کہ اگر یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی تو توجہ کرنے والے کے لئے نیکیوں کی طرف راہنمائی ہوگی اور مختلف برائیوں اور تباہ کن گناہوں سے رکاوٹ کا فائدہ دے گی۔ میں اس بھائی سے درخواست کرتا ہوں جو اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل کرے کہ میرے لئے اور میرے والدین، میرے شیوخ اور ہمارے تمام احباب خصوصاً اور عامۃ المسلمین کے لئے عموماً دعا گو رہے۔ اللہ کریم کی ذات پر میرا اعتماد ہے اور میں نے اپنے تمام کاموں کو اسی کے سپرد کیا اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ وہ میرے لئے کافی ہے اور بہت خوب کارساز ہے۔ بُرائی سے حفاظت اور نیکی پر قوت و طاقت اس کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی جو بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرّحیم

١: بَابُ الإِخْلاصِ وَإِحْضَارِ النِّيَّةِ فِيْ جَمِيعِ الأَعْمَالِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة: ٥] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [الحج: ٣٧] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ إِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ أَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾

[آل عمران: ٢٩]

١: وَعَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ ابْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهِ. رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ: أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ

باب : تمام ظاہری و باطنی اعمال اور اقوال و احوال میں حسنِ نیت اور اِخلاص کو پیشِ نظر رکھنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ان کو اسی بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اخلاص کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی مضبوط دین ہے''۔ (البینہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ کو ہرگز ان کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے''۔ (الحج)

ارشادِ خداوندی ہے: ''فرما دیجئے اگر تم اپنے سینوں میں چھپاؤ (کوئی بات) یا ظاہر کرو۔ اللہ اس کو جانتے ہیں''۔

(آل عمران)

١: حضرت امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لئے شمار ہوگی۔ متفق علیہ روایت ہے اس کو امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں اور امام ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم

الْمُغِيرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَةَ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْحُسَيْنٍ مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِيْ كِتَابَيْهِمَا اللَّذَيْنَ هُمَا اَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.

میں ذکر فرمایا ہے۔ یہ دونوں کتابیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قرآن مجید کے بعد کتب احادیث میں سب سے زیادہ صحیح کتابیں ہیں۔

۲ : وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَغْزُوْ جَيْشٌ نِ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ. قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ– مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۲: حضرت امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر حملہ آور ہوگا جب وہ بیداء (ہموار زمین) میں پہنچے گا تو اس لشکر کے اوّل سے آخری آدمی تک تمام کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا ان کے اوّل و آخر کو دھنسا دیا جائے گا حالانکہ ان میں ان کے عام لوگ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے اوّل و آخر کو دھنسا دیا جائے گا۔ پھر اپنی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔ بالفاظ بخاری (متفق علیہ)

۳ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ: لَا هِجْرَةَ مِنْ مَّكَّةَ لِاَنَّهَا صَارَتْ دَارَ اِسْلَامٍ.

۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔ جب تم کو جہاد کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً نکل جاؤ۔ (متفق علیہ) (مراد یہ ہے کہ مکہ سے ہجرت لازم نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔ پھر جب تمہیں جہاد کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو)۔

٤ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : "اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا

۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت ﷺ کی معیت میں تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جتنا تم نے سفر کیا اور وادیاں طے کیں وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک ہیں۔ ان کو بیماری نے آنے سے روک دیا"۔ ایک روایت میں شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ کے لفظ بھی ہیں۔ (مسلم) بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت اس طرح ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک سے لوٹ رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ ہم جس گھاٹی یا وادی میں سفر کریں وہ ہمارے ساتھ اجر میں شریک

وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

ہیں۔ان کو عذر نے ہمارے ساتھ آنے سے روک دیا۔

٥ : وَعَنْ اَبِیْ يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، وَهُوَ وَ اَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ، قَالَ : كَانَ اَبِیْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ ، فَخَاصَمْتُهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ ، وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٥: حضرت ابو یزید معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے الگ نکال کر ایک آدمی کو مسجد میں دیئے۔ میں مسجد میں آیا اور اس آدمی سے وہ دینار لے لئے اور والد کے پاس لے آیا۔اس پر انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنا جھگڑا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔اس پر آپ نے فرمایا: اے یزید! تیرے لئے تیری نیت کا ثواب ہے اور اے معن تو نے جو دینار لئے وہ تیرے ہیں۔(صحیح بخاری)

٦ : وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِكِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ الْقُرَشِیِّ الزُّهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. قَالَ : "جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ لِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ؟ فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ. اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ؟ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ

٦: حضرت ابواسحٰق بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جوان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو (دنیا میں اکٹھی) جنت کی خوشخبری دی گئی۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس حجۃ الوداع والے سال عیادت کیلئے تشریف لائے کیونکہ میں شدید درد میں مبتلا تھا۔ میں نے عرض کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا درد کس قدر شدید ہے اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے۔ کیا میں مال کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا مال یارسول اللہ؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تیسرا حصہ یارسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: تیسرا اور تیسرا حصہ بہت یا بڑا ہے اگر تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم ان کو تنگ دست ومحتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے خرچ کرو گے اس پر اجر پاؤ گے حتیٰ کہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے (اگر ایسا ہوا تو اس میں تمہارے لئے بہتری ہے) جو عمل بھی ان کے بعد تم اللہ کی رضامندی کیلئے کرو گے۔ اس سے تمہارے درجہ اور مرتبہ میں اضافہ ہوگا اور شاید تمہیں پیچھے رہنے کا

فتعمل عملا تبتغي به وجه الله الا ازددت به درجة ورفعة، ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك آخرون. اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة" يرثي له رسول الله ﷺ ان مات بمكة متفق عليه.

موقعہ ملے۔ یہاں تک کہ اس سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو فائدہ اور دوسروں (کافروں) کو نقصان پہنچے (پھر دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہ کیلئے ان کی ہجرت کو پورا فرما اور ان کو نامراد واپس نہ فرما۔ لیکن قابل رحم سعد بن خولہ ہے کہ جن کیلئے رحمت و ہمدردی کی دعا اللہ کے رسول فرما رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہوگئی تھی (وہ ہجرت نہ کر سکے)۔ (متفق علیہ)

۷: وعن ابي هريرة عبد الرحمن ابن صخر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ان الله لا ينظر الى اجسامكم، ولا الى صوركم، ولكن ينظر الى قلوبكم، رواه مسلم.

۷: حضرت ابوہریرہ عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور شکلوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں (اور اعمال) کو دیکھتے ہیں۔

(صحیح مسلم)

۸: وعن ابي موسى عبد الله بن قيس الاشعري رضي الله عنه قال: سئل رسول الله ﷺ عن الرجل يقاتل شجاعة، ويقاتل حمية و يقاتل رياء اي ذلك في سبيل الله؟ فقال رسول الله ﷺ: "من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله" متفق عليه.

۸: حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو بہادری کی خاطر لڑے اور غیرت کی خاطر لڑے اور ریاکاری کے لئے لڑے۔ ان میں کون سا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس لئے لڑائی کی تا کہ اللہ کی بات بلند ہو جائے وہ صرف اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

(متفق علیہ)

۹: وعن ابي بكرة نفيع بن الحارث الثقفي رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: "اذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار. قلت يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول؟ قال: انه كان حريصا على قتل صاحبه" متفق عليه.

۹: حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان تلوار کے ساتھ ایک دوسرے کا سامنا کرتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ آتا ہے۔ مگر مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ ارشاد فرمایا وہ بھی اپنے مسلمان ساتھی کو قتل کرنے کا حریص تھا۔ (متفق علیہ)

۱۰: وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "صلاة الرجل في

۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آدمی کی جماعت والی نماز، بازار یا گھر میں پڑھی جانے

ہُ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ سُوْقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ، لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَقَوْلُهُ ﷺ: "يَنْهَزُهُ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالزَّايِ: اَيْ يُخْرِجُهُ وَيُنْهِضُهُ.

والی نماز سے بیس اور کچھ اوپر درجہ رکھتی ہے اور یہ اس لئے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نماز ہی کے ارادہ سے مسجد میں آتا ہے اور اس کو نماز ہی ادھر اٹھا کر لاتی ہے تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک اس کو نماز روکے رکھتی ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور نمازی جب تک اپنی نماز والی جگہ میں رہتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور اس طرح کہتے ہیں: اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما (یہ دعائیں جاری رکھتے ہیں) جب تک کہ کسی کو ایذاء نہ پہنچائے۔ جب تک بے وضو نہ ہو۔

(متفق علیہ)

یہ مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں۔

لفظ: يَنْهَزُهُ اَيْ يُخْرِجُهُ: نکالے۔اُٹھالے۔

١١: وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١: حضرت ابو العباس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں اور پھر ان کی وضاحت فرمائی کہ جو آدمی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس کو کر نہیں پاتا اللہ تعالیٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتے ہیں اور اگر ارادہ کر کے اس کو کر گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیاں اس کی لکھ دیتے ہیں اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس کو کرتا نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی بھی ایک کامل نیکی لکھ لیتے ہیں اور اگر ارادہ کر کے اس کو کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک برائی لکھ دیتے ہیں۔

(متفق علیہ)

١٢: وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

١٢: حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے

عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَهُمُ الْمَبِيْتُ إِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوْا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا وَأَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ، وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ. أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرِقَ الْفَجْرُ. وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ. فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ۔ قَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ: كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَأَرَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ:

روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم سے پہلی اُمتوں کے تین آدمی سفر کر رہے تھے۔ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار کے منہ کو بند کر دیا۔ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ اس پتھر سے ایک ہی صورت میں نجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہ پلاتا تھا۔ ایک دن لکڑی کی تلاش میں میں بہت دور نکل گیا جب شام کو واپس لوٹا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے ان کے لئے دودھ نکالا اور ان کی خدمت میں لے آیا۔ میں نے ان کو سویا ہوا پایا۔ میں نے ان کو جگانا ناپسند سمجھا اور ان سے پہلے اہل و عیال و خُدام کو دودھ دینا بھی پسند نہ کیا۔ میں پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے جاگنے کے انتظار میں طلوع فجر تک ٹھہرا رہا۔ حالانکہ بچے میرے قدموں میں بھوک سے بلبلاتے تھے۔ اسی حالت میں فجر طلوع ہوگئی۔ وہ دونوں بیدار ہوئے اور اپنا شام کے حصہ والا دودھ نوش کیا۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا مندی کی خاطر کیا تو تُو اس چٹان والی مصیبت سے نجات عنایت فرما۔ چنانچہ چٹان تھوڑی سی اپنی جگہ سے سرک گئی۔ مگر ابھی غار سے نکلنا ممکن نہ تھا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی۔ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب تھی جتنی کسی بھی مرد کو کوئی عورت ہو سکتی ہے۔ میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پورا کرنے کا اظہار کیا مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ قحط سالی کا ایک سال پیش آیا جس میں وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اپنے نفس پر مجھے قابو دے گی۔ اس نے آمادگی ظاہر کی اور قابو دیا۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا

فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ : اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا : اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا . وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهٗ وَذَهَبَ ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَآءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ : كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ . فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ ! فَقُلْتُ : لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ ، فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا : اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تو اس نے کہا تو اللہ سے ڈر! اور اس مُہر کو ناحق و ناجائز طور پر مت توڑ۔ چنانچہ میں اس فعل سے باز آ گیا حالانکہ مجھے اس سے بہت محبت بھی تھی اور میں نے وہ سونا اس کو ہبہ کر دیا۔ یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خالص رضا جوئی کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عنایت فرما جس میں ہم مبتلا ہیں۔ چنانچہ چٹان کچھ اور سرک گئی۔ مگر ابھی تک اس سے نکلنا ممکن نہ تھا۔ تیسرے نے کہا: یا اللہ میں نے کچھ مزدور اُجرت پر لگائے اور ان تمام کو مزدوری دے دی۔ مگر ایک آدمی ان میں سے اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کاروبار میں لگا دی۔ یہاں تک کہ بہت زیادہ مال اس سے جمع ہو گیا۔ ایک عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے میری مزدوری مجھے عنایت کر دو۔ میں نے کہا تم اپنے سامنے جتنے اونٹ، گائیں، بکریاں، غلام دیکھ رہے ہو یہ تمام کی تمام تیری مزدوری ہے۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے میرا مذاق مت اڑا۔ میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ سارا مال لے گیا اور اس میں سے ذرّہ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ تیری رضا مندی کے لئے کیا تو تُو اس مصیبت سے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ ہمیں نجات عطا فرما۔ پھر کیا تھا وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے۔ (متفق علیہ)

٢ : بَابُ التَّوْبَةِ

باب : توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَآءُ : اَلتَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِّنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلٰثَةُ شُرُوْطٍ : اَحَدُهَا اَنْ يُّقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَالثَّانِيْ اَنْ يَّنْدَمَ عَلٰى فِعْلِهَا ، وَالثَّالِثُ اَنْ يَّعْزِمَ اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا ، فَاِنْ فُقِدَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهٗ ، وَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِاٰدَمِيٍّ فَشُرُوْطُهَا اَرْبَعَةٌ

علماء نے فرمایا ہر گناہ سے توبہ فرض ہے۔ پھر اگر گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ کسی بندہ کا حق اس سے متعلق نہیں تو اس سے توبہ کی تین شرائط ہیں: (١) گناہ کو ترک کرنا' (٢) گناہ پر شرمسار ہونا' (٣) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔ اگر ان میں سے ایک شرط معدوم ہو گی تو پھر توبہ صحیح نہ ہو گی اور گناہ کا تعلق کسی بندہ کے حق سے ہے۔ تو پھر اس کی چار شرائط ہیں۔ تین مذکورہ بالا اور چوتھی یہ ہے کہ حق والے کے حق سے بری الذمہ ہو۔ اگر وہ حق مال وغیرہ کی قسم

هـٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَاَنْ يَّبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا ، فَاِنْ كَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ اِلَيْهِ ، وَاِنْ كَانَ حَدَّ قَذْفٍ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ ، وَاِنْ كَانَ غِيْبَةً اسْتَحَلَّهُ مِنْهَا. وَيَجِبُ اَنْ يَّتُوْبَ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ ، فَاِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَبَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِيْ. وَقَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ ، وَالسُّنَّةِ ، وَاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ التَّوْبَةِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور:٣١] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ﴾ [هود: ٣] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ [التحريم :٨]

سے ہے تو اس کو واپس کرے۔ اگر وہ بندہ کا حق تہمت وغیرہ کی قسم سے ہے تو اس کو اپنے اوپر اختیار دے یا اس سے معافی مانگے اور اگر غیبت وغیرہ ہو تو پھر بھی اس سے معافی مانگے۔ تمام گناہوں سے توبہ واجب ہے۔ اگر اس نے بعض گناہوں سے توبہ کی تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ سے اس کی توبہ تو درست شمار کر لی جائے گی اور باقی گناہ اس کے ذمہ رہیں گے۔ توبہ کے لزوم پر کتاب و سنت اور اجماع اُمت کے بہت سے دلائل ہیں۔ چند ارشاداتِ الٰہی پیش کر رہے ہیں: فرمانِ خداوندی ہے:

’’اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ‘‘۔

فرمانِ خداوندی ہے: ’’اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو‘‘۔

فرمانِ خداوندی ہے: ’’اے ایمان والو! اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو‘‘۔

١٣ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے ایک ایک دن میں ستر ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

١٤ : وَعَنِ الْاَغَرِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يٰاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤: حضرت اغر بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! اللہ کی بارگاہ میں تم توبہ و استغفار کرو۔ میں دن میں سو سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں‘‘۔ (صحیح مسلم)

١٥ : وَعَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهِ وَقَدْ

١٥: حضرت انس بن مالک انصاریؓ خادمِ رسولؐ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے کہیں اس سے بھی بڑھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جتنا وہ آدمی جس نے بیابان میں اپنے اونٹ کو گم گشتہ ہونے کے بعد پا لیا‘‘ (متفق علیہ) صحیح مسلم کی

اَضَلَّهُ فِــي اَرْضٍ فَلاةٍ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِيْ رِوَايَةِ الْـمُسْـلِمِ : "اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضٍ فَـــلاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَـا وَقَـدْ اَيِـسَ مِـنْ رَاحِـلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَـذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَـا قَـائِـمَةً عِـنْـدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ " .

١٦ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : "قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٩ : وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جبکہ وہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرے کہیں اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا وہ آدمی کہ جس نے کسی صحرا میں اپنی سواری کو گم کر دیا۔ وہ سواری اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی جبکہ اس کا کھانا اور پینا اس پر لدا ہوا تھا۔ وہ شخص اس کی تلاش میں مایوس ہو کر ایک درخت کے سایہ کے نیچے آ کر لیٹ گیا۔ اسی دوران وہ سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی اور وہ اس کی نکیل کو تھام کر انتہائی خوشی میں یوں کہہ اٹھتا ہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ کہ: ''اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا ربّ''۔ گویا خوشی کے جوش میں وہ غلطی کر گیا۔

١٦: حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرے اور دن کو اپنا دست قدرت پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو گناہ کرنے والا دن کو توبہ کرے۔ (یہ معافی کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا) یہاں تک کہ (قرب قیامت) مغرب سے سورج طلوع ہو''۔ (صحیح مسلم)

١٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی سورج کے مغرب سے نکلنے سے پہلے پہلے توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم)

١٨: حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک عالم نزع اس پر طاری نہ ہو''۔

(ترمذی حدیث حسن)

١٩: زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق مسئلہ پوچھنے کیلئے حضرت صفوان بن عسالؓ کی خدمت میں آیا تو آپؓ نے

عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِکَ یَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ: اِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ فَقُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ حَکَّ فِیْ صَدْرِیْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّیْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَکُنْتُ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَجِئْتُ اَسْأَلُکَ هَلْ سَمِعْتَهُ یَذْکُرُ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ کَانَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا. اَوْ مُسَافِرِیْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ' لٰکِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ یَذْکُرُ فِی الْهَوٰی شَیْئًا؟ قَالَ نَعَمْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِیٍّ: یَا مُحَمَّدُ ' فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ. فَقُلْتُ لَهُ: وَیْحَکَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ فَاِنَّکَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ نُهِیْتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ. قَالَ الْاَعْرَابِیُّ: اَلْمَرْءُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ' فَمَا زَالَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی ذَکَرَ بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِیْرَةُ عَرْضِهِ اَوْ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ عَرْضِهِ اَرْبَعِیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ اَحَدُ الرُّوَاةِ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا یُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُهُ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

فرمایا: اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا حصولِ علم کیلئے۔ تو فرمایا: فرشتے طالب علم کی اس طلب پر خوش ہو کر اپنے پَر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پیشاب' پاخانہ کے بعد موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ آپ چونکہ صحابی رسولؐ ہیں۔ لہٰذا میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ نے اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کو کچھ فرماتے سنا؟ فرمایا: جی ہاں۔ آنحضرتؐ ہمیں حکم فرماتے کہ جب ہم سفر میں ہوتے یا مسافر ہوتے کہ تین دن رات تک اپنے موزوں کو نہ اُتاریں۔ البتہ جنابت کی حالت میں اتار دیں۔ لیکن پیشاب' پاخانہ نیند کی حالت میں نہ اُتاریں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے محبت کے متعلق حضورؐ کو کچھ فرماتے سنا۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہماری موجودگی میں ایک بدو (دیہاتی آدمی) آیا اور بلند آواز سے یا محمد کہہ کر آواز دی۔ آپؐ نے بھی بلند آواز سے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا ادھر آؤ۔ میں نے اس دیہاتی کو کہا افسوس ہے تم پر۔ تم اپنی آواز کو پست کرو کیونکہ تم نبی اکرم ﷺ کے پاس ہو اور اس طرح آواز بلند کرنے سے روکا گیا ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں تو آواز پست نہ کروں گا۔ پھر اس دیہاتی نے کہا حضرت! اگر کوئی شخص کسی گروہ سے محبت کرتا ہو مگر ابھی ان کے ساتھ نہ ملا ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ آپؐ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ایک دروازہ کا ذکر فرمایا جو مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس دروازے کی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔ حضرت سفیان جو اس روایت کے رواۃ میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی طرف ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت سے پیدا فرما کر توبہ کیلئے کھول دیا ہے اور وہ اس وقت تک کھلا رہے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (ترمذی حدیث حسن صحیح)

۲۰ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ سِنَانِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : "کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ : اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ التَّوْبَۃِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَکَذَا فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَھُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ فَاِنَّھَا اَرْضُ سُوْءٍ ، فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاہُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ : جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ، وَقَالَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ : اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ ، فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَۃِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ ، اَیْ حَکَمًا فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِھِمَا کَانَ اَدْنٰی فَھُوَ لَہٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْہُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْہُ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ". مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الصَّحِیْحِ فَکَانَ اِلَی الْقَرْیَۃِ الصَّالِحَۃِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَھْلِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الصَّحِیْحِ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَقَالَ : قِیْسُوْا مَا

۲۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے۔ پھر علاقہ کے کسی بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا۔ اس کو ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اسکے پاس پہنچا اور کہا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا اسکی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ اس نے اسے قتل کر کے سو کی تعداد مکمل کر دی۔ پھر علاقہ کے بڑے عالم کا پتہ دریافت کیا۔ اس کو ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ اس نے اس سے عرض کیا کہ اس نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اسکی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اللہ اور اسکے بندے کی توبہ کے درمیان کون رکاوٹ ڈال سکتا ہے؟ تم فلاں علاقہ میں جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ عبادت میں شامل ہو جاؤ اور اپنے علاقے کی طرف واپس مت جاؤ کیونکہ وہ برا علاقہ ہے چنانچہ وہ چل دیا۔ ابھی وہ آدھے راستے میں پہنچا تھا کہ اسے موت آ گئی۔ اسکے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ دل سے تائب ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ایک بھی بھلائی کا کام نہیں کیا۔ ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں انکے پاس آیا۔ انہوں نے اسے اپنے مابین فیصل مقرر کرلیا۔ اس نے کہا زمین کے دونوں حصوں کی پیائش کرو۔ دونوں میں سے جس حصہ کے زیادہ قریب ہوگا وہی اس کا حکم ہوگا۔ جب انہوں نے پیائش کی تو اسے اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس طرف کا ارادہ کئے ہوئے تھا چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے لے لیا" (متفق علیہ) صحیح کی روایت میں یہ بھی ہے: "وہ نیک بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب نکلا تو اللہ نے اسے ان نیکوں کے ساتھ کر دیا" اور بخاری کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ "اللہ نے اس زمین کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور دوسری کو فرمایا تو قریب ہو جا اور فرمایا انکے درمیان پیائش کرو چنانچہ اسکو (صالحین) کی زمین کے ایک بالشت

بَيْنَهُمَا . فَوَجَدُوْهُ اِلَى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا".

٢١ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ. قَالَ كَعْبٌ : لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ ، اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ . وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا ، وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ ، وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ

قریب پایا۔ اس بنا پر اسے بخش دیا گیا'' اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ''وہ اس زمین کی طرف اپنے سینہ کے ساتھ تھوڑا سا دور ہوا''۔

۲۱: جناب عبداللہ جو اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کے راہبر تھے وہ اپنے والد کعب کا واقعہ جو غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کے سلسلہ میں پیش آیا خود ان کی اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں۔ کعب کہتے ہیں کہ میں کسی غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا۔ سوائے غزوۂ تبوک کے۔ البتہ غزوۂ بدر میں میں پیچھے رہا۔ مگر اس غزوہ میں کسی بھی پیچھے رہ جانے والے پر عتاب نازل نہیں ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلہ کا قصد کر کے نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر کسی قول وقرار کے ان کو ان کے دشمنوں کے ساتھ جمع کر دیا۔ بیعت عقبہ ثانیہ کی رات جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام پر عہد و پیمان باندھا تو میں اس میں موجود و حاضر تھا اور مجھے تو بدر کی حاضری سے بڑھ کر وہ حاضری محبوب ہے اگرچہ لوگوں میں تذکرہ وشہرت غزوۂ بدر کی زیادہ ہے۔ میرا واقعہ کچھ اس طرح ہے جبکہ میں غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ میں پہلے کبھی اتنا تومند اور خوشحال نہ تھا جتنا کہ اس غزوہ کے وقت تھا، جس میں کہ پیچھے رہ گیا۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے دو سواریاں بھی میرے ہاں اکٹھی نہ ہوئی تھیں جبکہ اس غزوہ میں میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ جس غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ کے سلسلہ میں توریہ فرماتے۔ مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ فرمایا تو وہ سخت گرمی کا زمانہ تھا اور سفر بھی دور دراز اور بیابانوں کا درپیش تھا اور بہت زیادہ تعداد والے دشمن کا سامنا تھا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے سامنے وضاحت سے بیان فرما دیا تا کہ وہ اچھی طرح

الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ "يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ" قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى بِهٖ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْا لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَّاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ . اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً

اس غزوہ کے سلسلہ میں تیاری کر لیں۔ اسی طرح آپ نے اس جانب کی بھی وضاحت فرمادی جس کا ارادہ آپؐ رکھتے تھے۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے اور ان کے ناموں کو محفوظ کرنے والے اوراق اور کتب بھی نہ تھیں۔ مراد رجسٹر ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص لڑائی سے غائب رہنے کا ارادہ بھی کرتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ اس کا معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی رہے گا۔ جب تک کہ اس کے متعلق اللہ کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اس موسم میں فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور سائے پسند آنے لگے تھے اور میرا میلانِ طبعی ان کی طرف تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ تیاری کی۔ میں صبح سویرے تیاری کے لئے آتا مگر بغیر کچھ تیاری کئے واپس لوٹ جاتا اور اپنے دل میں یوں کہتا کہ میں جب چاہوں گا ایسا کر لوں گا۔ کیونکہ مجھے اس پر پورا قابو حاصل ہے۔ سو یہ تاخیر مجھ پر کچھ اسی قدر طاری رہی اور لوگ جہاد کی تیاری میں مسلسل مصروف رہے۔ یہاں تک کہ ایک صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان غزوہ پر روانہ ہو گئے اور میں نے اپنا سامان اب تک بالکل تیار نہ کیا۔ پھر میں صبح سویرے آتا اور بغیر تیاری واپس لوٹ جاتا۔ یہ تاخیر مجھ پر طاری رہی اور مسلمانوں نے جلدی کی اور جہاد کا معاملہ آگے بڑھ گیا۔ میں نے کوچ کا ارادہ بھی کیا تاکہ ان کو جاملوں۔ کاش کہ میں ایسا کر لیتا۔ مگر میں ایسا نہ کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ دیکھ کر غمگین ہوتا کہ میرے سامنے جو نمونہ آتا وہ یا تو نفاق سے تہمت یافتہ ہوتا یا پھر وہ شخص جس کو اللہ کی طرف سے بوجہ ضعف و کمزوری کے معذور قرار دیا جا چکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچ کر میرا تذکرہ فرمایا جبکہ آپ ﷺ صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کہ کعب بن مالک نے کیا

اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا فِی النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَلَغَ تَبُوْكَ : فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ : مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِیْ عِطْفَيْهِ . فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : بِئْسَ مَا قُلْتَ ! وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا ' فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ رَاٰی رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَهُوَ الَّذِیْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِیْ بَثِّیْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ : بِمَ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰی ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِیْ رَاْیٍ مِّنْ اَهْلِیْ ' فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ حَتّٰی عَرَفْتُ اَنِّیْ لَمْ اَنْجُ مِنْهُ بِشَیْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا ' وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

کیا؟ بنی سلمہ قبیلہ کے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس کی دونوں چادروں اور اپنے دونوں کندھوں کی طرف نگاہ ڈالنے نے روک دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے بہت بری بات کہی۔ قسم بخدا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اس میں بھلائی ہی دیکھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اسی دوران ایک سفید پوش آدمی ریگستان میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوخیثمہ ہو؟ تو وہ واقعی ابوخیثمہ انصاری تھے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجور صدقہ کی تو منافقین نے ان پر طعنہ زنی کی تھی۔ کعب کہتے ہیں کہ جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھ پر غم چھا گیا اور جھوٹے بہانے ذہن میں لانے لگا اور کہنے لگا کہ کس طرح کل آپ ﷺ کی ناراضی سے نکلوں۔ اس سلسلہ میں اپنے اقارب میں سے صاحب الرائے افراد سے (مشورہ میں) مدد طلب کی۔ جب یہ اطلاع ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچنے والے ہیں تو میرے دماغ سے تمام جھوٹے بہانے والا خیال نکل گیا۔ میں نے جان لیا کہ میں ان میں سے کسی چیز سے میں نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ میں نے سچ بولنے کا فیصلہ کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر لوگوں کی ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہو چکے تو پیچھے رہ جانے والے قسمیں اٹھا کر معذرتیں پیش کرنے لگے۔ ان کی تعداد اسی سے زیادہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرما کر ان سے بیعت لے لی اور ان کے لئے استغفار بھی فرما دیا اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔ میں نے حاضر ہو کر جب سلام عرض کیا تو آپؐ نے ناراضگی بھرا تبسم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا

جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِکَ جَاءَہُ الْمُخَلَّفُوْنَ یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْهِ وَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ، وَکَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِیْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِیَتَهُمْ وَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَکَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ، فَجِئْتُ اَمْشِیْ حَتّٰی جَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ لِیْ مَا خَلَّفَکَ؟ اَلَمْ تَکُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَکَ قَالَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَیْرِکَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا لَرَاَیْتُ اَنِّیْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ، لَقَدْ اُعْطِیْتُ جَدَلًا وَّلٰکِنِّیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُکَ الْیَوْمَ حَدِیْثَ کَذِبٍ تَرْضٰی بِهٖ عَنِّیْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰهُ یُسْخِطُکَ عَلَیَّ وَاِنْ حَدَّثْتُکَ حَدِیْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَیَّ فِیْهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا فِیْهِ عُقْبَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا کَانَ لِیْ مِنْ عُذْرٍ، وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ قَطُّ اَقْوٰی وَلَا اَیْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْکَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْکَ. وَسَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِیْ فَقَالُوْا لِیْ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاکَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِیْ اَنْ لَّا تَکُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ کَانَ کَافِیَکَ ذَنْبَکَ

آگے آجاؤ! میں آگے بڑھتے بڑھتے آپؐ کے سامنے جا بیٹھا۔ آپؐ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے اپنی سواری نہ خرید لی تھی؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! اگر میں کسی دنیادار کے سامنے ہوتا تو کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل سکتا تھا۔ مجھے بات کرنے کا اچھی طرح سلیقہ ہے۔ لیکن واللہ مجھے اس بات کا یقینی طور پر علم ہے کہ اگر میں نے کوئی جھوٹی بات کہی جس سے آپؐ مجھ پر راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپؐ کو مجھ پر ناراض کر دیں گے اور اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچی بات کہی اگرچہ وقتی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ناراض ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس پر بہتر انعام کی توقع ہے۔ واللہ! مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ بخدا! میں اتنا صحت مند اور خوش حال پہلے کبھی نہیں رہا جتنا اس وقت تھا جبکہ میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ کعب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے یقیناً سچ کہا ہے۔ جاؤ! یہاں تک کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے۔ خاندان بنی سلمہ کے کچھ لوگ مجھے پیچھے آکر ملے اور کہنے لگے ہمیں تو آج تک تمہارا کوئی گناہ معلوم نہیں مگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ایسا عذر پیش کرنے سے قاصر رہے۔ جو پیچھے رہ جانے والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تیرے اس گناہ کی معافی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار فرما دینا کافی تھا۔ واللہ وہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس جا کر اپنی بات کی تکذیب کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ مگر پھر میں نے ان کو کہا کہ کیا ایسا معاملہ میرے علاوہ اور بھی کسی کے ساتھ پیش آیا۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ تمہارے جیسا معاملہ دو اور آدمیوں کو بھی پیش آیا اور انہوں نے بھی وہی کہا جو تم نے کہا اور ان دونوں کو وہی کہا گیا جو تمہیں کہا گیا۔ میں نے پوچھا وہ دونوں کون

اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَكَ قَالَ : فَوَ اللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى
اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ :
هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا : نَعَمْ لَقِيَهُ
مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيْلَ لَهُمَا
مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هُمَا؟
قَالُوْا : مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَامِرِيُّ ، وَهِلَالُ
بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ ، قَالَ : فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ
صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ
فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ. وَنَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا
الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ : فَاجْتَنَبَنَا
النَّاسُ ، اَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا . حَتّٰى تَنَكَّرَتْ
لِيْ فِيْ نَفْسِيَ الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ
الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ
لَيْلَةً. فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ
بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ ، وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ
الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ
الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي
الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ
وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ
نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ
لَا؟ ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ ، فَاِذَا
اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ

ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ مرارہ بن الربیع العامری اور ہلال بن امیۃ
الواقفی ہیں۔ کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سامنے ایسے دو نیک
انسانوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان میں میرے
لئے نمونہ تھا چنانچہ ان کا تذکرہ سن کر میں اپنی بات پر پختہ ہو گیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تین
افراد کے ساتھ گفتگو کرنے سے لوگوں کو منع فرمادیا۔ لوگ ہم سے بدل
گئے یا گریز کرنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے دل میں تو یہ جگہ بھی
ناواقف اور اوپری بن گئی۔ گویا یہ وہ جگہ نہ تھی جس کو میں پہچانتا تھا۔
اسی حالت میں پچاس راتیں گزر گئیں۔ میرے ساتھی تو تھک ہار کر
گھروں میں بیٹھ رہے اور شب و روز گریہ وزاری میں گزرتا۔ مگر میں
ان تمام میں جوان اور مضبوط تھا۔ میں باہر نکلتا ، نمازوں میں
مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوتا اور بازاروں میں چکر لگاتا۔ مگر
میرے ساتھ کوئی کلام تک نہ کرتا اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر آپ ؐ کو سلام عرض کرتا جبکہ نماز کے بعد آپ
ﷺ اپنی مجلس میں رونق افروز ہوتے میں اپنے دل میں کہتا کہ
دیکھوں کہ آیا آپ ؐ کے لب مبارک میرے سلام کے جواب میں
حرکت میں آئے یا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر
نماز پڑھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظریں چرا کر دیکھتا۔ جب میں
اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف نگاہ
فرماتے اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم میری طرف سے توجہ ہٹا لیتے۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ
بے رغبتی بہت طویل ہو گئی۔ میں ایک دن حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ
کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر گیا میں نے ان کو سلام کیا۔ قسم بخدا!
انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان کو کہا اے ابو قتادہ
میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میرے متعلق جانتا ہے کہ
میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ وہ خاموش

نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّیْ، حَتّٰی اِذَا طَالَ ذٰلِکَ
عَلَیَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِیْنَ مَشَیْتُ حَتّٰی
تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ
عَمِّیْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَوَا
اللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ. فَقُلْتُ لَهُ: یَا اَبَا
قَتَادَةَ اَنْشُدُکَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِیْ اُحِبُّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ
فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَکَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ.
فَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَیْنَایَ
وَتَوَلَّیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَیْنَا اَنَا
اَمْشِیْ فِیْ سُوْقِ الْمَدِیْنَةِ اِذَا نَبَطِیٌّ مِنْ نَبَطِ
اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ یَبِیْعُهُ بِالْمَدِیْنَةِ
یَقُوْلُ: مَنْ یَدُلُّ عَلٰی کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ؟
فَطَفِقَ النَّاسُ یُشِیْرُوْنَ لَهُ اِلَیَّ حَتّٰی جَآءَ نِیْ
فَدَفَعَ اِلَیَّ کِتَابًا مِنْ مَلِکِ غَسَّانَ، وَکُنْتُ
کَاتِبًا، فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِیْهِ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ
بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَکَ قَدْ جَفَاکَ وَلَمْ
یَجْعَلْکَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْیَعَةٍ،
فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِکَ فَقُلْتُ حِیْنَ قَرَاْتُهَا:
وَهٰذِهٖ اَیْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَیَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ
فَسَجَرْتُهَا، حَتّٰی اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ
الْخَمْسِیْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ اِذَا رَسُوْلُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ
فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُکَ اَنْ
تَعْتَزِلَ امْرَاَتَکَ، فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا
اَفْعَلُ فَقَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا

رہے۔ میں نے ان کو دوبارہ قسم دے کر پوچھا وہ پھر بھی جواب میں خاموش رہے۔ میں نے تیسری مرتبہ ان کو قسم دے کر دریافت کیا تو انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اس کو بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھیں بہہ پڑیں۔ میں انہی قدموں پر دیوار پھاند کر واپس لوٹ آیا۔ اسی دوران جبکہ میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا۔ شام کے علاقہ کا ایک نبطی شخص جو مدینہ میں اپنا غلہ فروخت کرنے آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے کعب بن مالک کے متعلق کون بتلائے گا؟ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے۔ وہ میرے پاس آیا اور غسان کے بادشاہ کا ایک خط میرے حوالہ کیا۔ میں چونکہ لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ میں نے جب اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔ اما بعد! ہمیں اطلاع ملی کہ تمہارے آقا نے تم پر زیادتی کی اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت کے مقام میں نہیں رکھا اور نہ ہی ضائع ہونے کے لئے بنایا۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ ہم تیرے ساتھ ہمدردی کریں گے۔ میں نے جب اس کو پڑھا تو کہا یہ ایک اور آزمائش ہے۔ میں نے اس کو لے کر تنور کا قصد کیا اور اس کو آگ کے حوالہ کر دیا۔ اسی حالت پر چالیس دن گزر گئے اور وحی کا سلسلہ میرے بارے میں بند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا تمہیں حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو۔ میں نے پوچھا کیا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا اس سے علیحدگی اختیار کرو اور اس کے قریب مت جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی پیغام بھیجا۔ میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ اپنے خاندان والوں کے ہاں چلی جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ فرما دے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ انتہائی درجہ بوڑھے ہیں اور ان کا کوئی خادم بھی نہیں کیا آپؐ کو ناپسند ہے اگر میں ان کی خدمت کروں؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ لیکن وہ تمہارے قریب ہرگز نہ جائیں۔

وَارْسَلَ اِلٰی صَاحِبَیَّ بِمِثْلِ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیْ: اَلْحَقِیْ بِاَهْلِکِ فَکُوْنِیْ عِنْدَهُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَجَاءَ تِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ شَیْخٌ ضَائِعٌ لَیْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَکْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ؟ قَالَ: لَا وَلٰکِنْ لَا یَقْرَبَنَّکِ فَقَالَتْ: اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ مِنْ حَرَکَةٍ اِلٰی شَیْءٍ وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ یَبْکِیْ مُنْذُ کَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا کَانَ اِلٰی یَوْمِهٖ هٰذَا. وَقَالَ لِیْ بَعْضُ اَهْلِیْ: لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی امْرَاَتِکَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ؟ فَقُلْتُ: لَا اَسْتَاْذِنُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْنِیْ مَا ذَا یَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَبِثْتُ بِذٰلِکَ عَشْرَ لَیَالٍ فَکَمَلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَیْلَةً مِنْ حِیْنَ نُهِیَ عَنْ کَلَامِنَا ثُمَّ صَلَّیْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِیْنَ لَیْلَةً عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِنَا، فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَیَّ نَفْسِیْ وَضَاقَتْ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰی عَلٰی سَلْعٍ یَقُوْلُ بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ یَا کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ اَبْشِرْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ. فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اس نے عرض کیا حضرت ان میں تو کسی چیز کی طرف حرکت کرنے کی سکت بھی نہیں۔ وہ تو اللہ کی قسم! اس وقت سے جب سے یہ معاملہ پیش آیا۔ زار و قطار رو رہے ہیں اور اب تک یہی حال ہے۔ میرے بعض قریبی رشتہ داروں نے کہا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے متعلق اجازت طلب کرتے تو مل جاتی جس طرح ہلال بن امیہ کو خدمت کی اجازت مل گئی۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب نہ کروں گا۔ کیا معلوم آپ ﷺ مجھے کیا جواب مرحمت فرمائیں جب میں اجازت مانگوں۔ میں تو جواں سال آدمی ہوں۔ اسی طرح مزید دس راتیں گزر گئیں۔ ہمارے ساتھ گفتگو کی ممانعت سے لے کر اب تک پچاس راتوں کا عرصہ گزر چکا تھا۔ میں نے فجر کی نماز پچاسویں صبح کو اپنے مکان کی چھت پر ادا کی۔ میں اس حال میں بیٹھا ہوا تھا جس کا تذکرہ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں: ﴿فَضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ میری جان بھی مجھ پر تنگ ہو گئی اور زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی۔ میں نے کوہ سلع پر چڑھ کر کسی آواز دینے والے کو بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے کعب بن مالک خوشخبری ہو۔ میں فوراً سجدہ ریز ہو گیا۔ میں نے اسی وقت جان لیا کہ اللہ کی طرف سے کشادگی آ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ لوگ ہمیں مبارک باد دینے لگے۔ میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے والے گئے اور میری طرف ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور بنو اسلم قبیلہ کا ایک شخص میرے پاس دوڑ کر آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اس کی آواز گھوڑے پر سوار ہو کر آنے والے سے جلد پہنچ گئی۔ جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے اپنے کپڑے اُتار کر اس کو خوشخبری کے انعام میں پہنا دیے۔ اللہ کی قسم! اس دن میں اُس جوڑے کے علاوہ کسی اور جوڑے کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ
النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا ' فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ
مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى
سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ '
فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَآءَ
نِيَ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهُ
ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا
اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ ' وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ
فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يُهَنِّئُوْنَنِيْ بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ لِيْ:
لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ ' فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ
عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُهَرْوِلُ حَتّٰى
صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا
لِطَلْحَةَ . قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ
يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ : اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ
مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ :
اَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟
قَالَ: لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ' وَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ
اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ

مالک نہ تھا۔ میں نے کسی دوسرے آدمی سے عاریتاً دو کپڑے پہننے
کیلئے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے
لئے روانہ ہوا لوگ جوق در جوق مجھے مل رہے تھے اور میری توبہ پر
مبارک باد پیش کر رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ تمہیں مبارک ہو!
اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ چلتے چلتے میں مسجد میں داخل
ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد لوگ بیٹھے تھے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی
اللہ عنہ اٹھے اور قدم بڑھا کر مجھے مبارک پیش کی اور مصافحہ کیا۔ اللہ کی
قسم مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے علاوہ نہ اٹھا۔ حضرت کعب رضی
اللہ عنہ' حضرت طلحہ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھنے والے تھے۔ کعب
کہتے ہیں کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں
سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے ٹمٹما رہا
تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس مبارک ترین دن کی
خوشخبری ہو جو ان تمام ایام میں سب سے بہتر ہے۔ جب سے تمہاری
ماں نے تمہیں جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ
خوشخبری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف
سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ جل شانہ کی طرف
سے ہے۔ روئے انور اس وقت اس طرح چمکتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے
جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے اور ہم آپ کی خوشی کو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے پہچان لیتے۔ جب میں آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم میری توبہ کا حصہ یہ بھی ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ
اور اس کے رسول کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں اور اس سے
الگ ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پاس کچھ مال
رکھ لینا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیبر
والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ
اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى
رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ. فَقُلْتُ : اِنِّيْ اُمْسِكُ
سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ
تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ ، فَوَ
اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهِ مَا
تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا
وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا
بَقِيَ قَالَ : فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ
عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ حَتّٰى بَلَغَ : اِنَّهٗ بِهِمْ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا
حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
حَتّٰى بَلَغَ : اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
قَالَ كَعْبٌ : وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ
نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ
فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ

نے مجھے سچ کی بدولت نجات دی اور بیشک میری توبہ کا یہ بھی حصہ ہے
کہ جب تک میں زندہ رہوں گا سچ ہی بولوں گا۔ اللہ کی قسم جب سے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا
ہے۔ اس وقت سے مجھے معلوم نہیں کہ کسی مسلمان کو اتنے اعلیٰ انعام
سے نوازا گیا ہو۔ جتنا بڑا انعام مجھے سچ بولنے کے عوض میں ملا اور اللہ
کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
اس کا تذکرہ کیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں نے جان بوجھ
کر ایک جھوٹ بھی نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ بقیہ زندگی میں بھی
اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ فرمائیں گے۔ کعب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت اُتاری: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ﴾ ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر اور ان مہاجرین وانصار پر رجوع فرمایا جنہوں نے تنگی کے
وقت میں آپ کی پیروی واتباع کی“۔ یہ آیت انہوں نے ﴿اِنَّهٗ بِهِمْ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک تلاوت فرمائی اور ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ ......
كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ تک تلاوت فرمائی اور ان تینوں پر رجوع فرمایا
جن کے معاملہ کو ملتوی کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود وسیع
ہونے کے تنگ ہو گئی۔ اور خود ان کے اپنے نفس بھی ان پر تنگ ہو گئے
اور انہوں نے یقین کر لیا کہ ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں ہے
سوائے اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رجوع
فرمایا تا کہ وہ توبہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رجوع کرنے والا نہایت
مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو۔
کعب کہتے ہیں کہ جب سے اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت سے نوازا
ہے اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو انعامات فرمائے ہیں ان
میں سب سے بڑا انعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں سچ بولا جھوٹ نہیں بولا۔ ورنہ جھوٹ بولنے
والوں کی طرح میں بھی ہلاک ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق
جب وحی نازل فرمائی تو سب سے زیادہ سخت بات جو کسی کو کہی جاتی

كما هلك الذين كذبوا ' ان الله تعالى قال للذين كذبوا حين انزل الوحى شر ما قال لاحد فقال الله تعالى: ﴿سيحلفون بالله لكم اذ انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس وماوهم جهنم جزآء بما كانوا يكسبون يحلفون بالله لكم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفسقين﴾ قال كعب: كنا خلفنا ايها الثلاثة عن امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله ﷺ حين حلفوا له فبايعهم واستغفر لهم وارجا رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا حتى قضى الله تعالى فيه بذلك قال الله تعالى: ﴿وعلى الثلثة الذين خلفوا﴾ وليس الذى ذكر مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما هو تخليفه ايانا وارجاؤه امرنا عمن حلف له واعتذر اليه فقبل منه متفق عليه. وفى رواية ان النبى ﷺ خرج فى غزوة تبوك يوم الخميس وكان يحب ان يخرج يوم الخميس وفى رواية: وكان لا يقدم من سفر الا نهارا فى الضحى فاذا قدم بدا بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه.

ہے وہ ان کو فرمائی ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ﴾ الایہ کہ عنقریب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو وہ قسمیں اٹھائیں گے تا کہ تم ان سے تعرض نہ کرو۔ آپ ان سے اعراض فرمائیں کیونکہ وہ پلید ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے' وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان فاسقوں سے راضی نہ ہوں گے۔ کعب کہتے ہیں ہم تینوں کا معاملہ پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا۔ ان لوگوں سے جنہوں نے قسمیں اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کو قبول فرمالیا اور ان سے بیعت لے لی اور ان کے لئے استغفار بھی فرما دیا۔ مگر ہمارے معاملے کو ملتوی کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ الایۃ اس آیت میں ﴿خُلِّفُوا﴾ کا لفظ ذکر فرمایا ہے۔ اس سے ہمارا غزوہ سے پیچھے رہنا مراد نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے معاملہ کو ملتوی کرنا اور پیچھے چھوڑنا مراد ہے۔ ان لوگوں سے جنہوں نے قسمیں اٹھائیں اور معذرت کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی معذرت کو قبول فرمالیا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کو روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سفر کے لئے نکلنا عموماً پسند فرماتے اور ایک روایت کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ آپ سفر سے عموماً چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے اور پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

۲۲: وعن ابى نجيد "بضم النون وفتح الجيم" عمران بن الحصين الخزاعى رضى الله عنهما ان امراة من جهينة اتت

۲۲: حضرت ابو نجید عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت جوزنا سے حاملہ تھی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ میں حد کی مستحق ہو چکی ہوں۔ اس کو مجھ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣: بَابُ الصَّبْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا﴾ [آل عمران: ٢٠٠] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ

پر قائم فرمادیں۔ آپ ﷺ نے اس کے وارث کو بلایا اور اس کو فرمایا کہ اسے اپنے ہاں اچھے طریقے سے رکھو! جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس نے اسی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کے کپڑوں کو اس کے جسم پر باندھ دو اور اس کو رجم کر دو۔ چنانچہ وہ رجم کر دی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کیا۔ اس نے زنا کیا ہے؟ کیا پھر بھی آپ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو اُن کی بخشش کے لئے کفایت کر جائے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی بات ہے کہ اللہ کی خاطر اس نے اپنی جان قربان کر دی۔

۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کو ایک وادی سونے کی مل جائے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں۔ اس کے منہ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی اور توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ (متفق علیہ)

۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسیں گے (یہ ہنسنا جیسا اس کی ذات کے لائق ہے) کہ ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں اور جنت میں جاتے ہیں۔ ایک اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور قتل کیا جاتا ہے پھر قاتل پر اللہ رجوع فرماتے ہیں وہ مسلمان ہو کر شہید ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

باب: صبر کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! صبر کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو"۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور ضرور بضرور ہم تم کو آزمائیں گے کچھ

الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة:١٥٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر:١٠] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [الشورى:٤٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة:١٥٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ﴾ وَالْاٰيَاتُ فِي الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ وبيان فضله كثيرةٌ معروفةٌ.

خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے رہے ہیں''۔ (البقرہ)
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بلا حساب دیا جائے گا''۔ (الزمر)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا۔ بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے''۔ (الشوریٰ)
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تم صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں''۔ (البقرہ)
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ضرور بضرور ہم تم کو آزمائیں گے۔ حتیٰ کہ ہم ظاہر کر دیں تم میں سے مجاہدین کو اور صبر کرنے والوں کو''۔ (محمد) آیات صبر کے حکم اور فضیلت میں بہت کثرت سے معروف ہیں۔

٢٥: وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ. اَوْ تَمْلَاُ. مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ - كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٥: حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی اور طہارت ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ میزان عمل کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتے ہیں۔ تَمْلَآنِ کا لفظ فرمایا یا تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے لفظ فرمائے (آسمان وزمین کے مابین خلا کو بھر دیتے ہیں) نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہے یا تمہارے خلاف۔ ہر شخص صبح سویرے اپنے نفس کو بیچنے والا ہے اور پھر اس کو آزاد کرنے والا یا ہلاک کرنے والا ہے۔ (رواہ مسلم)

٢٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ

٢٦: حضرت ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے آپؐ سے کچھ سوال کیا۔ آپؐ نے ان کو دے دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا۔ آپؐ نے پھر ان کو دے دیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا اور ہر چیز جو آپؐ کے ہاتھ میں تھی وہ خرچ ہو گئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ: "مَا يَكُنْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ. وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس کو میں تم سے ہرگز جمع کر کے نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچا لیتے ہیں اور جو بے نیازی طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بے نیاز کر دیتے ہیں جو صبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرتے ہیں اور صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ کسی کو نہیں دیا گیا''۔ (متفق علیہ)

٢٧: وَعَنْ أَبِي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ. وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ. إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٧: ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کہ مؤمن کا سارا معاملہ ہی عجیب ہے کہ اس کے تمام کام اس کے لئے خیر ہیں۔ مؤمن کے سوا اور کسی کو یہ چیز حاصل نہیں۔ اگر اس کو خوشحالی میسر آتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اس کو تنگ دستی آ جائے تو صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا اس کے لئے بہتر ہے''۔ (مسلم)

٢٨: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ: لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٨: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی طبیعت زیادہ بوجھل ہو گئی اور بے چینی نے ڈھانپ لیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اُف ابا جان کی بے چینی! آپؐ نے فرمایا: آج کے دن کے بعد تمہارے باپ پر بے چینی نہ ہوگی۔ جب آپؐ نے وفات پائی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آہ! میرے ابا جان جنہوں نے اپنے ربّ کے بلاوے کو قبول کر لیا۔ اے میرے ابا! جنت الفردوس جن کا ٹھکانہ ہے۔۔ اے میرے ابا! جن کی موت کی اطلاع ہم جبریل کو دیتے ہیں۔ جب آپؐ دفن کر دیئے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے دلوں نے یہ بات گوارا کر لی کہ تم رسول اللہؐ کے جسم مبارک پر مٹی ڈالو۔ (بخاری)

٢٩: وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهِ وَابْنِ حِبِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا.

٢٩: حضرت ابو زید اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' یہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور آپؐ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے ہیں' روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی ایک بیٹی نے آپؐ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے۔ آپؐ تشریف لائیں۔ آپؐ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں

فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ : اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ؟ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ فَاَقْعَدَهُ فِيْ حِجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ؟ وَفِيْ رِوَايَةٍ : فِيْ قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنٰى "تَقَعْقَعُ" تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ.

٣٠ : وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ : فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ وَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ . فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ : اِذَا خَشِيْتَ

کہ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ ...... اللہ کے لئے ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا۔ ہر ایک چیز کا ایک وقت مقرر ہے اور ہر چیز کی ایک مقدار مقرر ہے، تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو! بیٹی نے پھر پیغام بھیجا۔ وہ آپؐ کو قسم دے کر کہہ رہی تھیں کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین کچھ اور آدمی بھی تھے۔ بچے کو آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا اور بچہ اس وقت اضطراب و بے چینی میں تھا۔ چنانچہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ سعد بن عبادہؓ نے عرض کی یارسول اللہ یہ آنسو کیسے؟ آپؐ نے فرمایا یہ رحمت (کے آنسو ہیں) اس رحمت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھ دیا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں میں سے جس میں چاہا رکھ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر رحمت فرماتے ہیں۔ (متفق علیہ)

تَقَعْقَعُ : مضطرب اور بے چین ہونا اور ایک معنی میں حرکت کرنا کے بھی ہیں۔

۳۰: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ کو کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میرے پاس ایک لڑکا بھیجو جس کو میں جادو سکھا دوں۔ اس نے ایک لڑکا بھیج دیا۔ جس کو وہ جادو سکھانے لگا۔ اس لڑکے کے راستہ پر ایک راہب رہتا تھا۔ یہ لڑکا اس کے پاس بیٹھا اور اس کی گفتگو سنی تو اس کو اس کی گفتگو پسند آئی۔ وہ لڑکا جب بھی ساحر کے پاس جاتا تو وہ اس راہب کے پاس بیٹھتا۔ جب وہ ساحر کے پاس جاتا وہ اس لڑکے کو مارتا اس لڑکے نے راہب کو شکایت کی تو راہب نے کہا۔ جب ساحر کا ڈر ہو تو کہنا میرے گھر والوں نے روک لیا اور جب گھر

السَّاحِرُ فقُلْ: حَبَسَنِي اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ
اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ
عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ
حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ
اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا
فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ
اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ
حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى
النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ. فَقَالَ لَهُ
الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ
بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ
ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ: وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَآئِرِ
الْاَدْوَآءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ
عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا
لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَا
اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ
اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ،
فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَتَى
الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ.
فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟
قَالَ: رَبِّيْ قَالَ اَوَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ؟ قَالَ:
رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ
حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ
لَهُ الْمَلِكُ: اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ
مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ

والوں کا ڈر ہو تو کہنا مجھے ساحر نے روک لیا۔ معاملہ اسی طرح چلتا رہا
تا آنکہ اس لڑکے کا گزر ایک دن ایک بڑے جانور پر ہوا جس نے
لوگوں کا راستہ روکا ہوا تھا۔ لڑکے نے (دل میں) کہا آج میں معلوم
کروں گا کہ ساحر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اس
طرح کہا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ
فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ: ''اے اللہ اگر آپ کو جادوگر سے راہب کا معاملہ
زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو اس پتھر سے ہلاک کر دے'' تاکہ لوگ
گزر سکیں۔ چنانچہ اس نے پتھر مارا اور اس کو ہلاک کر دیا اور لوگ گزر
گئے۔ پھر وہ راہب کے پاس آیا اور اس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔
راہب نے اسے کہا اے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے۔ تیرا معاملہ
جہاں تک پہنچ گیا میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں عنقریب آزمائش
میں ڈالا جائے گا اگر تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے تو میری اطلاع نہ
دینا اور یہ لڑکا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو (بحکم خدا) درست کرتا اور
لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کرتا۔ بادشاہ کا ایک ہم مجلس اندھا ہو
چکا تھا۔ وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے عطیات لے کر آیا اور کہنے
لگا۔ اگر تو نے مجھے شفا بخش دی تو یہ تمام عطیات تمہارے ہیں۔ لڑکے
نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا۔ شفاء اللہ دیتے ہیں۔ اگر تم اللہ پر
ایمان لاؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفا دے گا۔
چنانچہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا۔ اللہ نے اس کو شفا دے دی۔ وہ
بادشاہ کے پاس آیا اور اسی طرح بیٹھ گیا۔ جس طرح پہلے بیٹھا کرتا
تھا۔ بادشاہ نے کہا تمہاری بینائی تمہیں کس نے واپس کی؟ اس نے کہا
میرے ربّ نے۔ بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی ربّ
ہے؟ اس نے جواب دیا میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ اس نے اسے
گرفتار کر لیا اور اس کو سزا دیتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کا
پتہ بتلا دیا۔ لڑکے کو لایا گیا بادشاہ نے کہا اے بیٹے تیرا جادو یہاں تک
پہنچ گیا کہ تو مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو درست کرتا ہے اور فلاں

فَقَالَ : اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِی اللّٰهُ
تَعَالٰی. فَاَخَذَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهٗ حَتّٰی دَلَّ
عَلَی الرَّاهِبِ فَجِیْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهٗ :
ارْجِعْ عَنْ دِيْنِکَ فَاَبٰی فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ
فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ حَتّٰی
وَقَعَ شِقَّاهُ ، ثُمَّ جِیْءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِکِ
فَقِيْلَ لَهٗ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِکَ فَاَبٰی فَوُضِعَ
الْمِنْشَارُ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ حَتّٰی وَقَعَ
شِقَّاهُ ، ثُمَّ جِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهٗ : ارْجِعْ
عَنْ دِيْنِکَ فَاَبٰی فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِّنْ
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ : اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰی جَبَلِ کَذَا
وَکَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهٗ
فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ . فَذَهَبُوْا
بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ
بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا
وَجَآءَ يَمْشِیْ اِلَی الْمَلِکِ. فَقَالَ لَهٗ
الْمَلِکُ : مَا فَعَلَ اَصْحَابُکَ؟ فَقَالَ
کَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ، فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِّنْ
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ : اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِیْ
قُرْقُوْرٍ وَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ
دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ. فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ
اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ ، فَانْکَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ
فَغَرِقُوْا وَجَآءَ يَمْشِیْ اِلَی الْمَلِکِ فَقَالَ لَهٗ
الْمَلِکُ : مَا فَعَلَ اَصْحَابُکَ؟ فَقَالَ
کَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقَالَ لِلْمَلِکِ : اِنَّکَ
لَسْتَ بِقَاتِلِیْ حَتّٰی تَفْعَلَ مَا اٰمُرُکَ بِهٖ .

فلاں کام کرتا ہے۔ اس نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا۔ بے شک میرا
اللہ شفا دیتا ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو سزا دیتا
رہا۔ یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا۔ پھر راہب کو لایا گیا
اور اس کو کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا۔ مگر اس نے انکار کیا۔
بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کو آرے سے دو حصوں میں کاٹ
دیا۔ پھر بادشاہ کے ہم مجلس (وزیر) کو لایا گیا۔ اس کو کہا گیا کہ تو اپنے
دین سے پھر جا۔ اس نے انکار کر دیا پس آرا اس کے سر پر رکھ کر اس
کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ چنانچہ اس کے دونوں ٹکڑے اِدھر اُدھر
گر پڑے۔ پھر لڑکے کو لایا گیا۔ اس کو بھی کہا گیا کہ تو دین سے پھر
جا۔ اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے مصاحبین کی ایک
جماعت کے سپرد کر کے حکم دیا کہ اس کو پہاڑ پر چڑھاؤ۔ جب تم پہاڑ
کی بلند چوٹی پر پہنچ جاؤ پھر اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ورنہ
اس کو نیچے پھینک دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ اس
لڑکے نے دعا کی: ''اے اللہ جس طرح آپ چاہیں ان کے مقابلہ
میں مجھے کافی ہو جائیں''۔ پہاڑ پر لرزہ طاری ہوا جس سے وہ تمام
لوگ گر پڑے اور لڑکا صحیح سلامت چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔
بادشاہ نے اس سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا
اللہ میری طرف سے ان کیلئے کافی ہو گیا۔ اس نے پھر اس کو اپنی ایک
خصوصی جماعت کے سپرد کیا اور ان کو ہدایت کی کہ اس کو کشتی میں سوار
کرو اور سمندر کے درمیان میں لے جا کر پوچھو! اگر یہ دین سے پھر
جائے تو بہتر ورنہ سمندر میں پھینک دو۔ چنانچہ وہ اس کو لے گئے۔ اس
لڑکے نے دعا کی: ''اے اللہ جس طرح آپ چاہیں ان کے مقابلہ
میں میرے لئے کافی ہو جائیں''۔ چنانچہ کشتی اُلٹ گئی اور وہ سب
ڈوب کر مر گئے۔ لڑکا پھر چلتا ہوا بادشاہ کے پاس واپس پہنچ گیا۔
بادشاہ نے سوال کیا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا معاملہ ہوا۔ اس نے کہا
اللہ تعالیٰ ان تمام کیلئے میری طرف سے کافی ہو گیا۔ پھر اس نے

قَالَ : مَا هُوَ؟ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِيْ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ. ثُمَّ ارْمِنِيْ فَانَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ ' فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ صُدْغِهٖ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ : آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ : اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ ' قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ . فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ فِيْهَا النِّيْرَانُ وَقَالَ : مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَقْحِمُوْهُ فِيْهَا اَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا ' فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ : يَا اُمَّهْ اصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

" ذِرْوَةُ الْجَبَلِ " : اَعْلَاهُ وَهِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا. وَ " الْقُرْقُوْرُ " : بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِّنَ السُّفُنِ. وَ " الصَّعِيْدُ " : هُنَا : الْاَرْضُ الْبَارِزَةُ وَ " الْاُخْدُوْدُ " الشُّقُوْقُ فِي الْاَرْضِ كَالنَّهَرِ الصَّغِيْرِ وَ " اُضْرِمَ " اُوْقِدَ وَ " انْكَفَاَتْ " اَيْ:

بادشاہ کو مخاطب ہو کر کہا تو مجھے ہرگز قتل نہیں کر سکتا' جب تک کہ وہ طریقہ نہ اختیار کرے جو میں کہتا ہوں' بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تو تمام لوگوں کو وسیع میدان میں جمع کر۔ پھر مجھے سولی دینے کیلئے ایک کھجور کے تنے پر چڑھاؤ اور ایک تیر میرے تھیلے میں سے لے کر اس کو کمان میں رکھ کر اس طرح کہو: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ''میں اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا ربّ ہے تیر مارتا ہوں''۔ پھر مجھے تیر مارو جب تم اس طرح کرو گے تو مجھے قتل کر سکو گے پس بادشاہ نے لوگوں کو ایک وسیع میدان میں جمع کیا اور تیر لے کر تیر کو کمان میں رکھا۔ پھر کہا: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ اور تیر اس کی طرف پھینک دیا۔ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا لگا۔ لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر رکھا اور مر گیا۔ لوگ اس پر پکار اُٹھے ہم اس لڑکے کے ربّ پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کو بادشاہ کے پاس لایا گیا اور بادشاہ کو بتلایا گیا کہ تُو جس چیز سے خطرہ محسوس کرتا تھا وہ خطرہ تجھ پر منڈلانے لگا۔ لوگ تو ایمان لے آئے۔ چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ گلیوں کے کناروں پر خندقیں کھودی جائیں۔ وہ کھودی گئیں اور ان خندقوں میں آگ بھڑکا دی گئی۔ بادشاہ نے حکم دے دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو آگ میں جھونک دیا جائے یا اس کو کہا جائے کہ تُو اس آگ میں گھس جا۔ پھر انہوں نے اسی طرح کیا۔ حتیٰ کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا۔ وہ آگ میں گرنے سے کچھ ہچکچائی۔ لڑکے نے اس کو آواز دی اے اماں! تو صبر کر تُو حق پر ہے۔ (مسلم)

ذِرْوَةُ الْجَبَلِ : پہاڑ کی بلندی۔
اَلْقُرْقُوْرُ : ایک قسم کی کشتی۔
اَلصَّعِيْدُ : کھلی جگہ' چٹیل۔
اَلْاُخْدُوْدُ : کھائی' نالہ۔
اُضْرِمَ : بھڑکائی گئی۔
تَقَاعَسَتْ : توقف کیا' بزدلی دکھائی۔

اِنْقَلَبَتْ وَتَقَاعَسَتْ" : تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ.

٣١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَاَةٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: "اِتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ" فَقَالَتْ : اِلَیْکَ عَنِّیْ ؛ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ ' وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا : اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ : اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ : تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَهَا.

٣١: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تُو اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا مجھ سے ہٹ جاؤ! تمہیں میرے والی مصیبت نہیں پہنچی اور نہ تم اس کو جانتے ہو۔ اس عورت نے آپ ﷺ کو نہ پہچانا۔ جب اس کو بتلایا گیا کہ وہ آنحضرت ﷺ تھے تو وہ آنحضرت ﷺ کے دروازہ پر حاضر ہوئی اور وہاں کسی دربان کو نہ دیکھا تو کہنے لگی میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ صبر (جو قابل اَجر ہے) وہی ہے جو تکلیف کے آغاز میں کیا جائے۔ (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: وہ اپنے بچّے کی قبر پر رو رہی تھی۔

٣٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : "مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٣٢ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس مؤمن بندے کے لئے جس کی دنیا میں سب سے زیادہ محبوب چیز میں لے لوں پھر وہ اس پر ثواب کی نیت کرے اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔ (بخاری)

٣٣ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ ' فَاَخْبَرَهَا اَنَّهُ کَانَ عَذَابًا یَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؛ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ' فَلَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یَقَعُ فِی الطَّاعُوْنِ فَیَمْکُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّهُ لَا یُصِیْبُهُ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا کَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِیْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٣٣ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جس پر اللہ تعالیٰ چاہتا اس کو مسلط کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان والوں کے لئے رحمت بنا دیا جو مؤمن طاعون میں مبتلا ہو اور وہ اپنے شہر میں صبر و ثواب سے ٹھہرا رہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس کو وہی پہنچے گا جو اس کے نصیب میں لکھا جا چکا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

٣٤ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ

٣٤: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جب میں اپنے بندے کو

عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِیْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ ' يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٥ : وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ : قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلَا اُرِيْکَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ : بَلٰی قَالَ : هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰی لِیْ قَالَ : اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّةُ ' وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ يُعَافِيَکِ" فَقَالَتْ : اَصْبِرُ. فَقَالَتْ : اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ ' فَادْعُ اللّٰهَ اَلَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٦ : وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٧ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ "الْوَصَبُ" : الْمَرَضُ.

٣٨ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اس کی دو محبوب چیزوں کے بارے میں مبتلا کردوں اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں جنت عنایت فرمائیں گے۔
مراد دو محبوب چیزوں سے اس کی دو آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

۳۵ : حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے عرض کی جی ہاں؟ انہوں نے فرمایا یہ کالی کلوٹی عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی حضرت! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا جسم برہنہ ہو جاتا ہے۔ آپؐ دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہتی ہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تمہیں اس سے عافیت عنایت فرمائیں۔ اس نے عرض کی میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کیا میں برہنہ ہو جاتی ہوں۔ آپؐ دعا فرمائیں کہ برہنہ نہ ہوں۔ آپؐ نے دعا فرما دی۔ (متفق علیہ)

۳۶ : حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بیان کرتے سامنے دیکھ رہا ہوں کہ جس کو اُن کی قوم نے مار کر لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون کو صاف کر کے یوں فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ : "اے اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نہیں جانتے"۔ (بخاری و مسلم)

۳۷ : حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ' بیماری' غم' رنج' دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ کانٹا بھی جو اس کو چبھتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں معاف فرماتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اَلْوَصَبُ : بیماری

۳۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" قُلْتُ : ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ؟ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ"الْوَعْكُ" : مَغْثُ الْحُمّٰى، وَقِيْلَ : الْحُمّٰى.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو سخت بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ ﷺ کو اجر بھی دو ملتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ یہ اسی طرح ہے جس مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا گناہ مٹاتے ہیں اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْوَعْکُ : بخار کی تکلیف یا بخار

٣٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَضَبَطُوْا "يُصِبْ" : بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا.

۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

لفظ دونوں طرح ہے: یُصَبُ

٤٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهُ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے اگر اسے کرنا ہی ہو تو یوں کہے: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ: اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میں میرے لئے خیر ہے اور مجھے موت دے جب موت میں میرے لئے بہتری ہو۔ (متفق علیہ)

٤١ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْ لَنَا ؟ فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ

۴۱: حضرت ابو عبداللہ خباب بن اَرت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی جبکہ آپ ﷺ بیت اللہ کے سایہ میں ایک چادر کا تکیہ بنا کے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا! آپ ﷺ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے۔ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے

فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا ثُمَّ
يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ
نِصْفَيْنِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا
دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ
دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى
يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَ مَوْتَ
لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ،
وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي
رِوَايَةٍ: وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِينَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً.

٤٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ: فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ
حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ
حِصْنٍ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ
أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي
الْقِسْمَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ قِسْمَةٌ
مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللَّهِ
فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى
كَانَ كَالصِّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ
يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ
مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.
فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَقَوْلُهُ "كَالصِّرْفِ" هُوَ بِكَسْرِ الصَّادِ

ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو زمین میں گڑھا کھود کر اس میں گاڑ دیا
جاتا۔ پھر آرا لے کر اُس کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور لوہے
کی کنگھیوں سے اس کے گوشت اور ہڈیوں کے اُوپر والے حصے کو
چھیدا جاتا مگر یہ تمام تکالیف اس کو دین سے نہ روک سکتیں۔ قسم بخدا!
اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور غالب فرمائے گا یہاں تک کہ ایک سوار
صنعاء سے حضر موت تک اکیلا سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا
ڈر نہ ہوگا اور نہ بھیڑئے کا ڈر ہوگا اپنی بکریوں پر۔ لیکن اے میرے
صحابہ (رضی اللہ عنہم) تم جلدی سے کام لیتے ہو۔ ایک روایت میں
مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً الخ، کہ آپؐ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ہمیں
مشرکین کی طرف سے (ان دنوں) تکالیف پہنچ رہی تھیں۔ (بخاری)

۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جب حنین کا دن تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم غنائم میں
کچھ لوگوں کو ترجیح دی۔ اقرع بن حابس کو سو اونٹ عنایت فرمائے۔
عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی عنایت فرمائے اور عرب کے بعض دیگر
سرداروں کو بھی اسی طرح دیتے اور ان کو تقسیم غنائم میں ترجیح دی۔
ایک آدمی نے کہا قسم بخدا! یہ ایسی تقسیم ہے جس میں عدل نہیں کیا گیا
اور نہ اللہ کی رضا مندی پیش نظر رکھی گئی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اللہ
کے رسول کو ضرور اس کی خبر دوں گا۔ چنانچہ میں نے حاضر خدمت ہو
کر اس شخص کی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
نقل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک یہ سن کر متغیر ہوگیا۔
گویا کہ وہ سرخ رنگ کی طرح ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول عدل نہ کرے تو اور کون عدل
کرے گا۔ نیز فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے
زیادہ تکالیف پہنچائی گئیں اور انہوں نے صبر کیا۔ میں نے (دل میں
کہا) کہ یقیناً میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک آئندہ کوئی بات نہ
پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ)

المُهْمَلة : وَهُوَ صِبغٌ احمرُ

کالصِرْف : سرخ

٤٣ : وعَنْ اَنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ : قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذا ارادَ اللّٰهُ بعَبْدِهِ الْخَيرَ عَجّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنيا ، وَاِذا اَرادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمسكَ عنهُ بذَنْبِهِ حتّى يُوافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيامةِ. وقالَ النَّبِيُّ : اِنّ عِظَمَ الْجَزآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلاءِ ، وَاِنّ اللّٰهَ تَعالى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابتلاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضا وَمَنْ سَخِطَ فَلهُ السُّخْطُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دنیا میں بھی گناہ کی سزا جلد دے دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو گناہ کے باوجود سزا کو روک لیتے ہیں تا کہ پوری سزا قیامت کے دن دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑا بدلہ بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو ان کو ابتلاء میں ڈال دیتے ہیں جو اس ابتلاء پر راضی ہوا اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضگی ہے۔ (ترمذی)

٤٤ : وعَنْ اَنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْتَكِي ، فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ الصَّبِيِّ: هُوَ اَسْكَنُ مِمّا كَانَ فَقَرَّبَتْ لَهُ الْعَشَاءَ فَتَعَشّى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمّا فَرَغَ قَالَتْ : وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ. فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ : احْمِلْهُ حَتّى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ. فَقَالَ : اَمَعَهُ شَيْءٌ؟ قَالَ : نَعَمْ تَمَرَاتٌ ، فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ

۴۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کام کاج کے لئے گئے تو بچہ فوت ہو گیا۔ جب واپس آئے تو پوچھا میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ بچے کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا وہ پہلے سے زیادہ آرام میں ہے۔ بیوی نے ان کے ساتھ رات کا کھانا کھایا۔ انہوں نے نوش کیا۔ پھر بیوی سے ہمبستری کی۔ جب فارغ ہوئے تو بیوی نے کہا بچہ کو دفن کر آؤ۔ جب صبح ہوئی تو ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بات کی اطلاع دی تو آپؐ نے فرمایا کیا تم نے رات کو ہمبستری کی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمَا ۔ اے اللہ ان دونوں کو برکت عنایت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹا عنایت فرمایا۔ مجھے ابوطلحہ نے کہا اس کو اٹھا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور اس کے ساتھ چند کھجوریں بھی بھیجیں۔ آپؐ نے استفسار فرمایا کیا کوئی چیز اس کے ساتھ ہے؟ اس نے کہا ہاں! چند کھجوریں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو لیا اور اپنے منہ مبارک میں ان کو چبا کر ان کو نکالا اور بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر اس کو گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا (متفق علیہ) بخاری کی

الْبُخَارِيِّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ
الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ
قَرَؤُوا الْقُرْآنَ . يَعْنِي مِنْ اَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمَوْلُوْدِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : مَاتَ ابْنٌ
لِاَبِي طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا : لَا
تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا
اُحَدِّثُهُ ، فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ
وَشَرِبَ ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَتْ
تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا ، فَلَمَّا اَنْ رَاَتْ
اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ : يَا اَبَا
طَلْحَةَ ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ
اَهْلَ بَيْتٍ ، فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ ، اَلَهُمْ اَنْ
يَمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ : لَا ، فَقَالَتْ : فَاحْتَسِبِ
ابْنَكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : تَرَكْتِنِي
حَتّٰى اِذَا تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِي فَابْنِي ،
فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ
بِمَا كَانَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ
اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ : فَحَمَلَتْ ، قَالَ :
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ ،
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ
سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْ
طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ
اَبُوْ طَلْحَةَ : اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اَنَّهُ يُعْجِبُنِي
اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ ،
وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ ، وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا

روایت میں ہے: ابن عیینہ نے کہا ایک انصاری نے کہا اس نے
عبداللہ کے نو (۹) بیٹے دیکھے۔ تمام کے تمام قرآن مجید کے قاری
یعنی عبداللہ کے بیٹے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ اُم سلیم کے بطن
پیدا ہونے والا ابوطلحہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو اُم سلیم نے کہا ابوطلحہ
بیٹے کے متعلق کوئی بات نہ کرنا۔ جب تک میں کوئی بات نہ کروں
ابوطلحہ آئے اُم سلیم نے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھایا پیا پھر پہلے
زیادہ بن سنور کر ان کے پاس آئیں۔ انہوں نے ان سے ہمبستری
کی۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ خوب سیر ہو گئے اور ہمبستری کر لی
اُم سلیم کہنے لگیں۔ اے ابوطلحہ تم بتلاؤ! اگر کچھ لوگ کسی گھر والوں
کوئی چیز عاریۃً دے دیں۔ پھر وہ اپنی عاریت کی چیز طلب کریں
کیا ان گھر والوں کو اس عاریت کے روکنے کا حق ہے؟ انہوں نے کہا
نہیں۔ تو اس پر اُم سلیم نے کہا۔ اپنے بیٹے کے متعلق ثواب کی امید
کر۔ وہ اس پر ناراض ہوئے اور پھر کہا تو نے مجھے چھوڑے رکھا۔
جب میں آلودہ ہو گیا تو اب میرے بیٹے کے متعلق تو اطلاع دیتی
ہے۔ اس پر وہ چل دیئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت
اقدس میں حاضری دی اور آپؐ کو اس صورت حال کی اطلاع دی۔
آنحضرتؐ نے دعا فرمائی: بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا: اللہ تمہاری
رات میں برکت عنایت فرمائیں وہ حاملہ ہو گئیں۔ حضرت انس کہتے
ہیں کہ رسول اللہؐ ایک سفر میں تھے اور یہ (ام سلیم) بھی اس سفر میں
آپؐ کے ساتھ تھیں۔ آنحضرتؐ جب مدینہ تشریف لائے تو رات کو
تشریف نہ لاتے۔ جب قافلہ مدینہ کے قریب ہوا تو اُم سلیم کو دردِ
ولادت شروع ہو گیا۔ اس لئے ابوطلحہ وہیں رک گئے اور آنحضرتؐ
نے اپنا سفر جاری رکھا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ آئے اور اس
طرح دعا کی: اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ ...... اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ
مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلنا پسند ہے جب آپ
مدینہ سے نکلیں اور داخل ہونا پسند ہے جب آپ مدینہ میں داخل

تری اتقولُ امُّ سُلَیم : یا ابا طلحة ما اجدُ الذی کنتُ اجدُ، انطلق، فانطلقنا وضربها المخاضُ حین قدما فولدت غلاما. فقالت لی امی : یا انس لا یُرضعه احد حتی تغدو به علی رسول الله ﷺ، فلما اصبح احتملتهُ فانطلقتُ به الی رسول الله ﷺ. وذکر تمام الحدیث.

ہوں۔اے اللہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں تو رک گیا۔اُمِ سلیم کہتی ہیں اے ابوطلحہ مجھے وہ درد اب نہیں جو پہلے محسوس ہو رہا تھا۔آپ روانہ ہو جائیں۔ہم وہاں سے چل پڑے۔جب مدینہ منورہ پہنچ گئے تو ان کو دوبارہ دردِزہ شروع ہوا اور لڑکا پیدا ہوا۔اُمِ سلیم کہنے لگیں اے انس! اس کو کوئی اس وقت تک دودھ نہ پلائے۔جب تک کہ تم اس کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں پیش نہ کرو۔جب صبح ہوئی تو میں اس کو اُٹھا کر آنحضرتؐ کی خدمت میں لایا اور مکمل روایت آگے بیان کی۔

٤٥ : وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال : لیس الشدید بالصُّرَعَة، انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب. متفق علیه.

و "الصُّرَعَةُ" بضم الصاد وفتح الراء، واصلهُ عند العرب من یصرع الناس کثیرا.

۴۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضبوط وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔مضبوط وہ ہے جو اپنے آپ پر غصہ کے وقت کنٹرول کرے۔(متفق علیہ)

الصُّرَعَةُ : حاء پر پیش اور راء پر زبر۔عربوں میں بول چال میں اسے کہتے ہیں جو لوگوں کو بہت پچھاڑے۔

٤٦ : وعن سلیمان بن صُرَد رضی الله عنه قال : کنتُ جالسا مع النبی ﷺ ورجلان یستبان، واحدهما قد احمر وجهه، وانتفخت اوداجه. فقال رسول الله : انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب عنه ما یجد، لو قال : اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ذهب عنه ما یجد. فقالوا له : ان النبی قال : تعوذ بالله من الشیطان الرجیم. متفق علیه.

۴۶ : حضرت سلیمان بن صُرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمی گالم گلوچ کر رہے تھے۔ایک کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اس کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسی بات جانتا ہوں اگر یہ اس کو کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔اگر یہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔لوگوں نے اسے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کر۔

(متفق علیہ)

٤٧ : وعن معاذ بن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال : من کظم غیظا، وهو قادر علی ان ینفذه، دعاه الله سبحانه وتعالی علی رؤوس الخلائق یوم القیامة

۴۷ : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غصہ کو پی لیا۔باوجودیکہ وہ اس کو نافذ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے فرمائیں گے کہ وہ

حَتّٰی يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَآءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حورعین میں سے جس کو چاہے چن لے۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِيْ. قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو۔ اس نے دوبارہ یہی گزارش کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: لَا تَغْضَبْ۔ (بخاری)

٤٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن مرد وعورت کی جان' اولاد اور مال پر آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٥٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ وَمُشَاوَرَتِهٖ - كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا - فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ ابْنَ اَخِيْ: لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ! فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ بِهٖ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾. وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللّٰهِ

۵۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن آیا اور اپنے بھتیجے حُر بن قیس کے پاس مہمان بنے۔ یہ حُر ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل تھا۔ قراء حضرت عمر کے ہم مجلس اور مشورہ والے تھے۔ خواہ نوجوان تھے یا بوڑھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ تمہارا اس امیر کے ہاں مرتبہ ہے۔ میرے لئے ان سے ملاقات کی اجازت طلب کرو۔ چنانچہ حر نے اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ جب عیینہ آپ کے پاس آئے تو کہنے لگے۔ اے ابنِ خطاب قسم بخدا! تو نہ ہمیں زیادہ عطیات دیتا ہے اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ حر نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ "آپ عفو ودرگزر سے کام لیں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں" اور یہ جاہلوں میں سے ہے جب یہ آیت حُر نے تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ

ما جاوزها عمر حين تلاها ، وكان وقافًا عند كتاب الله تعالى رواه البخاري.

٥١ : وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : انها ستكون بعدي اثرة وامور تنكرونها! قالوا : يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فما تامرنا؟ قال : تؤدون الحق الذي عليكم ، وتسألون الله الذي لكم متفق عليه. والاثرة : الانفراد بالشيء عمن له فيه حق.

٥٢ : وعن ابي يحيى اسيد بن حضير رضي الله عنه ان رجلا من الانصار قال : يا رسول الله ، الا تستعملني كما استعملت فلانا؟ فقال : انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض متفق عليه ، و "اسيد" : بضم الهمزة. وحضير : بحاء مهملة مضمومة وضاد معجمة مفتوحة ، والله اعلم.

٥٣ : وعن ابي ابراهيم عبد الله بن ابي اوفى رضي الله عنهما ان رسول الله ﷺ في بعض ايامه التي لقي فيها العدو انتظر حتى اذا مالت الشمس قام فيهم فقال : يا ايها الناس ، لا تتمنوا لقاء العدو ، واسألوا الله العافية ، فاذا لقيتموهم فاصبروا ، واعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف ، ثم قال النبي ﷺ اللهم منزل

تعالی عنہ اس سے ذرا بھی آگے نہ بڑھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر رک جانے والے تھے۔ (بخاری)

۵۱ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ترجیح ہوگی اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب سمجھو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اس حالت میں آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم وہ حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے اور اللہ سے وہ مانگو جو تمہارا اپنا حق ہے۔ (متفق علیہ)

الاثرۃ : کسی ایسی چیز سے کسی کو خاص کرنا جس میں اس کا حق ہو۔

۵۲ : حضرت ابویحییٰ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عامل کیوں نہیں بناتے جس طرح فلاں کو بنایا؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں میرے بعد ترجیح کا سامنا کرنا پڑے گا تم صبر کرنا۔ یہاں تک کہ مجھے تم حوض پر ملو۔ (متفق علیہ)

اُسَیْدٌ : حُضَیْرٌ کا وزن یہ ہے۔

۵۳ : حضرت ابوابراہیم عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ دشمن کے ساتھ ایک لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتظار کیا۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے لوگو! دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ اللہ تعالی سے عافیت مانگو اور جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو جمے رہو اور یقین کرلو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ پھر یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِ ۔ اے اللہ کتاب کے اتارنے والے بادلوں

الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ.

٤ : بَابُ الصِّدْقِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبة:١١٩] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ﴾ [الاحزاب:٣٥] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَوْ صَدَقُوا اللهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ﴾ [محمد:٢١].

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ – فَالْأَوَّلُ:

٥٤ : عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الثَّانِي :

٥٥ : عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ : دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيبَةٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ صَحِيحٌ. قَوْلُهُ : "يَرِيبُكَ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا : وَمَعْنَاهُ اتْرُكْ مَا لَا

کے دوڑانے والے اور اعداء اسلام کے مختلف گروہوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری امداد فرما۔ (متفق علیہ) وباللہ التوفیق

باب: سچائی کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔ (الاحزاب) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر وہ اللہ سے سچ بولتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (محمد)

احادیث ملاحظہ ہوں:

۵۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے اور نیکی جنت لے جانے والی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے اور بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیقین میں لکھا جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ گناہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۵: حضرت ابومحمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ باتیں یاد ہیں: "دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيبَةٌ" جو بات شک میں مبتلا کرے اس کو چھوڑ اور اس کو اختیار کر جو شک میں نہ ڈالے۔ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔ (ترمذی)

يُرِيبُكَ : جس کے حلال ہونے میں شک ہو اس کو چھوڑ دو

تَشُکُّ فِی حِلِّهِ وَاعْدِلْ اِلٰی مَا تَشُکُّ فِيْهِ.

اور اس کی طرف جھک جاؤ جس میں شک نہ ہو۔

اَلثَّالِثُ :

٥٦ : عَنْ اَبِی سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی حَدِيْثِ الطَّوِيْلِ فِی قِصَّةِ هِرَقْلَ ، قَالَ هِرَقْلُ : فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ - يَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ قُلْتُ : يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ، وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ آبَاؤُكُمْ. وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالْعِفَافِ ، وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٦ : حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے اس طویل بیان میں جو ہرقل کے قصہ میں مذکور ہے کہتے ہیں کہ ہرقل نے کہا وہ پیغمبر تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا وہ کہتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو۔ وہ ہمیں نماز کا حکم دیتے ہیں اور سچ بولنے اور پاک دامنی اور صلہ رحمی اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اَلرَّابِعُ :

٥٧ : عَنْ اَبِی ثَابِتٍ وَقِيْلَ اَبِی سَعِيْدٍ وَقِيْلَ اَبِی الْوَلِيْدِ ، سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ بَدْرِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰی الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ ، وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٧ : حضرت ابو ثابت اور بعض نے کہا ابوسعید اور بعض نے کہا ابوالولید سہل بن حنیف بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب میں پہنچا دیں گے۔ خواہ اس کی موت اپنے بستر پر ہو۔ (مسلم)

اَلْخَامِسُ :

٥٨ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : غَزَا نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ : لَا يَتْبَعْنِی رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا ، وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُيُوْتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا ، وَلَا اَحَدٌ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا. فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِکَ ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ : اِنَّکِ

٥٨ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ایک پیغمبر جہاد کیلئے نکلے۔ انہوں نے اپنی قوم کو فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی آدمی نہ نکلے جس نے نئی نئی شادی کی ہو اور وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ رکھتا ہو اور ابھی تک ہمبستری نہ کی ہو اور نہ ہی وہ جس نے مکان بنایا ہو مگر ابھی تک اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور نہ ہی وہ آدمی جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کے بچے جننے کا منتظر ہو۔ چنانچہ وہ پیغمبر جہاد پر روانہ ہو گئے اور اس شہر میں عصر کی نماز کے وقت یا عصر کے قریب اس شہر میں پہنچے۔ پس انہوں نے سورج کو خطاب کر کے فرمایا: اے سورج تو بھی اللہ کی طرف سے

مَامُورَةٌ وَانَا مَامُورٌ ' اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا ' فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ' فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَآءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا ' فَقَالَ : اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلاً فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ ' فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ. فَلْيُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ ' فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ ' فَقَالَ : فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ. فَجَاؤُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ ' فَوَضَعَهَا فَجَآءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا. فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ' ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مامور ہے اور میں اللہ کی طرف سے مامور ہوں۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے روک دے۔ چنانچہ سورج کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ شہر فتح کر دیا پھر انہوں نے غنائم کو جمع فرمایا۔ آسمان سے آگ ان کو جلانے کیلئے آئی مگر آگ نے اس کو نہ کھایا اور نہ جلایا۔ انہوں نے فرمایا تمہارے اندر مال غنیمت میں خیانت پائی جاتی ہے۔ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ ایک آدمی کا ہاتھ ان میں سے آپ کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے قبیلہ میں خیانت ہے۔ تمہارا قبیلہ میری بیعت کرلے۔ چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چمٹ گئے۔ آپ نے فرمایا خیانت تم میں ہے۔ پھر وہ ایک سونے کا سر لائے جو گائے کے سر کے برابر تھا۔ جب اس کو مال غنیمت میں رکھا۔ پس اسی وقت آگ اتری اور اس مال کو کھا گئی (پھر آنحضرتؐ نے فرمایا) ہماری شریعت سے پہلے غنائم کا مال کسی کیلئے استعمال کرنا جائز نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے غنائم کو حلال کر دیا۔ جب ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھا۔ (متفق علیہ)

"اَلْخَلِفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَآءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ : جَمْعُ خَلِفَةٍ وَهِيَ النَّاقَةُ الْحَامِلُ.

اَلْخَلِفَاتُ مَعَ خَلِفَةٌ : حاملہ اونٹنی

اَلسَّادِسُ :

٥٩ : عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ' فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا ' وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹: حضرت ابو خالد حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فروخت کنندہ اور خریدار کو اختیار ہے جب تک وہ اس مجلس سے جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے حقیقت کو نہ چھپایا اور سچ بولا تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر حقیقت کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔ (متفق علیہ)

٥ : بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

باب: مراقبہ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿الَّذِيْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ﴾ [الشعراء: ٢١٨-٢١٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ ذات جو تمہیں دیکھتی ہے جب تم اٹھتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں آتے جاتے ہو۔ (الشعراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ (اپنی قدرت وعلم سے) تمہارے

اِنَّمَا كُنْتُمْ﴾ [الحديد: ٤] وقال تعالى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلٰى شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ﴾ [آل عمران: ٥] وقال تعالى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر: ٤] وقال تعالى: ﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ [غافر: ١٩]

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ: فَالْاَوَّلُ

٦٠: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَآئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ،

ساتھ ہیں جہاں بھی تم ہو۔ (الحدید)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز مخفی اور چھپی ہوئی نہیں ہے۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک آپ کا ربّ گھات میں ہے۔ (الفجر)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں اور جو سینوں میں مخفی باتیں ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔ (غافر)

آیات اس سلسلہ میں معروف ہیں۔

احادیث ملاحظہ ہوں:

۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک آدمی جو انتہائی سفید کپڑوں اور انتہائی سیاہ بالوں والا تھا آیا۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور ہم میں سے اس کو کوئی بھی نہ جانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس اس طرح بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر دراز کرلیں اور کہنے لگا یا محمد (ﷺ) مجھے اسلام کے متعلق بتلاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بشرطِ استطاعت بیت اللہ شریف کا حج کرے۔ اس نے یہ سن کر کہا تم نے سچ کہا۔ ہم نے تعجب کیا کہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی تصدیق کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتلاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا۔ پھر اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتلاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو! گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر چہ تم اس کو واقعہ میں دیکھ نہیں رہے ہو۔ وہ تو

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ : قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ : أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ، أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کے متعلق خبر دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ اس نے کہا تم مجھے اس کی کچھ علامات کے متعلق بتلاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، تنگ دست، بکریوں کے چرواہے بڑی بڑی عمارات بنائیں گے۔ پھر وہ چلا گیا میں کچھ دن ٹھہرا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔ (مسلم)

وَمَعْنَى : "تَلِدُ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا" : أَيْ سَيِّدَتَهَا ؛ وَمَعْنَاهُ أَنْ تَكْثُرَ السَّرَارِيُّ حَتَّى تَلِدَ الْأَمَةُ السَّرِيَّةُ بِنْتًا لِسَيِّدِهَا، وَبِنْتُ السَّيِّدِ فِي مَعْنَى السَّيِّدِ وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ. وَ"الْعَالَةُ" : الْفُقَرَاءُ. وَقَوْلُهُ "مَلِيًّا" أَيْ زَمَانًا طَوِيلًا، وَكَانَ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

تَلِدُ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا. رَبَّتَهَا کا معنی مالکہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لونڈیاں بہت ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ لونڈی اپنے آقا کی بیٹی کو جنم دے گی اور آقا کی بیٹی آقا کے معنی میں ہے تو حاصل یہ ہوا کہ لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی۔ بعض نے اور معانی بھی کیے ہیں۔ اَلْعَالَةُ : فقر و محتاج۔ مَلِيًّا : طویل عرصہ اور یہ تین دن تھا۔ حدیث میں بھی اس سے مراد تین دن تھے۔

الثَّانِي :

٦١ : عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۱: حضرت ابوذر جندب بن جنادہ اور عبد الرحمان معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو جہاں بھی تم ہو اور غلطی کے بعد نیکی کر، کیونکہ وہ نیکی اس غلطی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی)

الثَّالِثُ :

٦٢ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ : يَا

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ

غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ : اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ يَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ يَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ يَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَفِیْ رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِیِّ : اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَکَ ، تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّةِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاَکَ لَمْ يَکُنْ لِيُصِيْبَکَ ، وَمَا اَصَابَکَ لَمْ يَکُنْ لِيُخْطِئَکَ : وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا".

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے۔ میں تم کو چند باتیں سکھاتا ہوں: (۱) اللہ (کے حکم کی) حفاظت کرو۔ وہ تیری حفاظت کرے گا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے (حق کی) نگہبانی کر اس کو تو اپنے سامنے پائے گا۔ (۳) جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے کر۔ (۴) جب تو مدد مانگے تو اللہ ہی سے مانگ۔ (۵) اور یقین کر کہ اگر سارے لوگ کسی چیز سے تجھے نفع پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ مگر اتنا جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا ہو۔ (۶) اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لئے تمام جمع ہو جائیں تو تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر اتنا جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اُٹھائے جا چکے۔ صحائف خشک ہو چکے۔ (ترمذی)

ترمذی کے علاوہ روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ کی حفاظت کر اسے تو اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ کو خوشحالی میں پہچان وہ سختی میں تمہیں پہچانے گا اور یقین کر کہ جو تم سے چوک جائے (تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے) وہ تمہیں ملنے والا نہیں اور جو تم کو حاصل ہونے والا ہے۔ وہ تمہیں ملے بغیر رہ نہیں سکتا اور یقین کر مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور بلاشبہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

الرَّابِعُ :

٦٣ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْيُنِکُمْ مِنَ الشَّعْرِ کُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

وَقَالَ : اَلْمُوْبِقَاتُ : اَلْمُهْلِکَاتُ.

۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو! آج کل تم بعض کاموں کو بال سے بھی زیادہ باریک اور حقیر اپنی نگاہوں میں قرار دیتے ہو۔ مگر ان کاموں کو ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہلاکت انگیز کاموں میں شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

اَلْمُوْبِقَاتُ : مہلکات۔

اَلْخَامِسُ :

٦٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَغَارُ ،

۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور اللہ کو غیرت دلانا یہ

وغیرۃ اللہ تعالی ان یأتی المرء ما حرم اللہ علیہ متفق علیہ.

"والغیرۃ" بفتح الغین: واصلھا الانفۃ.

ہے کہ آدمی اس کام کا ارتکاب کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو۔ (متفق علیہ)

اَلْغَیْرَۃُ: غین کے زبر کے ساتھ ہے جبکہ معناً اصل میں خودداری کو کہتے ہیں۔

السادس:

٦٥: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان ثلاثۃ من بنی اسرآئیل ابرص واقرع واعمی اراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص. فقال: ای شیء احب الیک؟ قال: لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا فقال: فای المال احب الیک؟ قال الابل – او قال البقر – شک الراوی فاعطی ناقۃ عشرآء فقال: بارک اللہ لک فیھا. فاتی الاقرع فقال: ای شیء احب الیک؟ قال: شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال: فای المال احب الیک؟ قال: البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا: فاتی الاعمی فقال: ای شیء احب الیک؟ قال: ان یرد اللہ بصری فابصر الناس فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ. قال: فای المال احب الیک؟

٦٥: حضرت ابوہریرہؓ کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی کوڑھی، گنجا، اندھا کو اللہ تعالیٰ نے آزمانے کا ارادہ فرمایا۔ پس ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور مجھ سے وہ تکلیف دور ہو جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا اس سے وہ تکلیف جاتی رہی۔ جس کی وجہ سے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ اس کو خوبصورت رنگ دے دیا گیا۔ پھر فرشتے نے کہا تمہیں کونسا مال تمام مالوں میں زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا اونٹ یا گائے (راوی کو اس میں شک ہے) چنانچہ اس کو دس ماہ کی گابھن اونٹنی دے دی گئی۔ پھر فرشتے نے دعا دی بارک اللہ لک فیھا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عنایت فرمائے۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور یہ کہ مجھ سے یہ تکلیف دور ہو جائے۔ جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جس سے اس کا گنجا پن صحیح ہو گیا اور اس کو خوبصورت بال مل گئے۔ پھر فرشتے نے کہا تمہیں کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا گائے۔ اس کو ایک حاملہ گائے دے دی گئی۔ فرشتے نے اس کو دعا دی: بارک اللہ لک فیھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مال میں برکت دے۔ پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تمہیں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس نے

قَالَ : اَلْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً وَالِدًا فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا، فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ. ثُمَّ اَنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ : رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ، فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ؟ فَقَالَ : اَلْحُقُوْقُ كَثِیْرَۃٌ. فَقَالَ : كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ، اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ : اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا. فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ. وَاَتَى الْاَعْمٰى فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ : رَجُلٌ مِّسْكِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ؟ فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ : اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ، فَقَدْ رَضِیَ

کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ مجھے واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ پھر فرشتے نے کہا تمہیں اموال میں سے کونسا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ اس کو ایک بچہ جننے والی بکری دے دی گئی۔ بس ان دو کے جانور بھی پھلے پھولے اور اس کی بکری نے بھی بچے دیئے۔ پس ایک کے لئے اگر اونٹوں کی وادی تھی تو دوسرے کی گائیں وادی کو بھر دیتی تھیں اور تیسرے کی بکریاں بھی وادی کو پُر کرنے والی تھیں۔ پھر معاملہ یہ ہوا کہ وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی شکل صورت میں گیا (کوڑھی کی شکل بنا کر) اور کہا میں ایک مسکین اور غریب آدمی ہوں میرے سفر کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے۔ اب میرے لئے آج کے دن گھر پہنچنے کا اللہ تعالیٰ کے سوا اور پھر تیرے سوا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس لئے میں تم سے اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں۔ جس نے تجھے اچھا رنگ اور خوبصورت کھال اور مال عنایت فرمائے۔ میں تم سے ایک اونٹ مانگتا ہوں جس کے ذریعہ میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا۔ میرے ذمہ بہت سے حقوق ہیں۔ فرشتے نے اسے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تو وہی نہیں جس کے جسم پر سفید برص کے داغ تھے لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو فقیر و محتاج تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے مال سے نوازا۔ اس نے کہا یہ مال تو میں نے باپ دادا سے ورثہ میں پایا ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس اسی کی شکل و صورت میں گیا اور اس نے وہی کہا جو کوڑھی کو کہا تھا اور اس نے اسی طرح جواب دیا جس طرح اس نے جواب دیا تھا۔ اس پر فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح پہلے تھا پھر اندھے کے پاس نابینا بن کر گیا اور کہا میں ایک مسکین اور مسافر ہوں اور سفر کے تمام ذرائع مسدود ہو گئے۔ اب منزل تک پہنچنا اللہ کی مدد اور پھر

اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ" بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّيْنِ وَبِالْمَدِّ: هِيَ الْحَامِلُ: قَوْلُهُ "اُنْتِجَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "فَنَتَجَ" مَعْنَاهُ: تَوَلّٰى نِتَاجَهَا وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْاَةِ - وَقَوْلُهُ "وَلَّدَ هٰذَا" هُوَ بِتَشْدِيْدِ اللَّامِ: اَيْ تَوَلّٰى وِلَادَتَهَا وَهُوَ بِمَعْنٰى اُنْتِجَ فِي النَّاقَةِ - فَالْمُوَلِّدُ، وَالنَّاتِجُ، وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لٰكِنْ هٰذَا لِلْحَيَوَانِ، وَذٰلِكَ لِغَيْرِهِ. قَوْلُهُ "اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ" هُوَ - بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: اَيِ الْاَسْبَابُ - وَقَوْلُهُ: لَا اَجْهَدُكَ" مَعْنَاهُ: لَا اَشُقُّ عَلَيْكَ فِيْ رَدِّ شَيْءٍ تَاْخُذُهُ اَوْ تَطْلُبُهُ مِنْ مَالِيْ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "لَا اَحْمَدُكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيْمِ وَمَعْنَاهُ: لَا اَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ اِلَيْهِ كَمَا قَالُوْا: لَيْسَ عَلٰى طُوْلِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ: اَيْ عَلٰى فَوَاتِ طُوْلِهَا.

السَّابِعُ:

٦٦: عَنْ اَبِيْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ الْاَمَانِيَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

ـــ: قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ:

تیرے سہارے کے سوا ممکن نہیں۔ میں تم سے اس اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے تیری نگاہ واپس کی۔ مجھے ایک بکری عنایت کر دو تا کہ میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکوں۔ اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بینا کر دیا میرے اس مال میں سے جو چاہتے ہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ قسم بخدا اس میں سے آج تو جو اللہ کے لئے لے گا میں انکار نہ کروں گا۔ فرشتے نے کہا اپنے مال کو تم اپنے پاس ہی رکھو۔ بلاشبہ تمہاری آزمائش کی گئی جس میں اللہ تم سے راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں پر ناراض ہو گیا (متفق علیہ)

اَلنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ: حاملہ اونٹنی۔ اُنْتِجَ ونَتَجَ: اس کے بچوں کا مالک بنا۔ اَلنَّاتِجُ: اونٹنی کے بچے جنوانے والا جیسا قابلہ کا لفظ دایہ عورت کے لئے ہے۔ وَلَّدَ هٰذَا: بکری کے بچوں کا مالک ہوا۔ یہ لفظ انتج کے ہم معنی ہے اونٹنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے نَاتِجٌ، مُوَلِّدٌ، قَابِلَةٌ تینوں ہم معنی ہے۔ صرف انسان کے لئے قابلہ آتا ہے اور بقیہ حیوانات کے لئے آتے ہیں۔ اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ کا معنی اسباب کا منقطع ہونا۔ لَا اَجْهَدُكَ: میں کسی چیز کی واپسی کی تکلیف نہ دوں گا۔ لَا اَحْمَدُكَ: میں تیری تعریف نہ کروں گا کسی ایسی چیز کے ترک پر جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اہل عرب کا محاورہ ہے کہ زندگی کی درازی پر ملامت نہیں یعنی عمر کی لمبائی نہ ہونے پر ندامت نہیں۔

٦٦: حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع رکھے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے تیاری کرے اور بے وقوف وہ ہے جس نے خواہشات نفسانی کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی آرزوئیں اور تمنائیں کیں“۔ (ترمذی)

مَعْنٰى دَانَ نَفْسَهٗ حَاسَبَهَا.

الثَّامِنُ

٦٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ" حَدِیْثٌ حَسَنٌ- رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُهٗ.

التَّاسِعُ

٦٨ : عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا یُسْاَلُ الرَّجُلُ فِیْمَ ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَیْرُهٗ.

٦: بَابٌ فِی التَّقْوٰی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ﴾ [آل عمران:١٠٢] وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ [التغابن:١٦] وَهٰذِهِ الْاٰیَةُ مُبَیِّنَةٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُوْلٰی. وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴾ [الاحزاب:٧٠] وَالْاٰیَاتُ فِی الْاَمْرِ بِالتَّقْوٰی کَثِیْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ. وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق:١-٢] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ [الانفال:٢٩] وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَالْاَوَّلُ :

دَانَ نَفْسَهٗ : نفس کا محاسبہ کیا۔

٦٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی خوبی اس کا بے فائدہ کاموں کو ترک کر دینا ہے''۔

(ترمذی)

٦٨: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''آدمی سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ اس نے کس وجہ سے اپنی بیوی کو مارا''۔ (ابوداؤد)

باب: تقویٰ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس قدر تم میں استطاعت ہو''۔ یہ آیت پہلی آیت کا مطلب واضح کر رہی ہے۔ (التغابن) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی اور درست بات کہو''۔ (الاحزاب) تقویٰ کے حکم سے متعلقہ آیات بہت اور معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا''۔ (الطلاق) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک خاص امتیاز عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ تم سے زائل کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے''۔ (الانفال)

آیات اس سلسلہ کی بہت ہیں۔

احادیث درج ذیل ہیں:

٦٩ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ : "اَتْقَاهُمْ" فَقَالُوْا : لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ : فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ" قَالُوْا : لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ "فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ؟ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَ "فَقِهُوْا" بِضَمِّ الْقَافِ عَلَی الْمَشْهُوْرِ وَحُکِیَ کَسْرُهَا : اَیْ عَلِمُوْا اَحْکَامَ الشَّرْعِ.

٦٩ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو"۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم اس کے متعلق آپ سے سوال نہیں کرتے۔ تو آپ نے فرمایا: "پھر یوسف اللہ کے نبی' باپ نبی' دادا نبی' پردادا نبی' خلیل اللہ ہیں"۔ صحابہ کرام رضوان اللہ نے عرض کیا ہم اس کے متعلق بھی سوال نہیں کررہے۔ آپ نے فرمایا پھر عرب کے خاندانوں کے متعلق دریافت کررہے ہو۔ ارشاد فرمایا: "ان میں جو جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرلیں"۔ (متفق علیہ)

فَقِهُوْا: شریعت کے احکام جان لیں۔

اَلثَّانِیْ :

٧٠ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا" فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ' فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ ؛ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَآءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٧٠ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بے شک دنیا میٹھی' سرسبز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں نائب بنانے والا ہے۔ پس وہ دیکھے گا کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کی پہلی آزمائش عورتوں کے بارے میں تھی۔ (مسلم)

اَلثَّالِثُ :

٧١ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٧١ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی : "اے اللہ میں آپ سے ہدایت' پاک دامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں"۔ (مسلم)

اَلرَّابِعُ :

٧٢ : عَنْ اَبِیْ طَرِیْفٍ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

٧٢: حضرت ابوطریف عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو آدمی کسی

يقول: "من حلف على يمين ثم رأى اتقى لله منها فليأت التقوى" رواه مسلم.

بات پر قسم کھالے پھر اس سے زیادہ تقویٰ والی بات دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ تقویٰ والی بات کو اختیار کرے"۔ (مسلم)

الخامس:

٧٣: عن ابي امامة صدي بن عجلان الباهلي قال: سمعت رسول الله ﷺ يخطب في حجة الوداع فقال: "اتقوا الله وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم واطيعوا امرآءكم تدخلوا جنة ربكم" رواه الترمذي في اخر كتاب الصلوة وقال: حديث حسن صحيح.

۷۳: حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے: "اے لوگو! اللہ سے ڈرو، پانچوں نمازیں ادا کرو، مہینے کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔ (ترمذی کتاب الصلوۃ کے آخر سے) اور کہا حدیث حسن ہے۔

٧: باب في اليقين والتوكل

باب: یقین وتوکل کا بیان

قال الله تعالى: ﴿ولما رأى المؤمنون الاحزاب قالوا هذا ما وعدنا الله ورسوله، وصدق الله ورسوله، وما زادهم الا ايمانا وتسليما﴾ [الاحزاب: ٢٢] وقال تعالى: ﴿الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا: حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم﴾ [آل عمران:١٧٣-١٧٤] وقال تعالى: ﴿وتوكل على الحي الذي لا يموت﴾ [الفرقان:٥٨] وقال تعالى: ﴿وعلى الله فليتوكل المؤمنون﴾ [آل عمران:١٦٠] وقال تعالى: ﴿فاذا عزمت فتوكل على الله﴾ [آل عمران:١٥٩] والايات في الامر

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب مؤمنوں نے کفار کے گروہوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اس بات نے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں اضافہ کیا"۔ (الاحزاب) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا بے شک لوگ تمہارے لئے جمع ہو گئے ہیں۔ پس ان سے ڈرو تو ان کا ایمان بڑھ گیا اور کہنے لگے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہ ہمیں تو اللہ کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے اور ان کو ذرہ بھر تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کی اتباع کی اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں"۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تم بھروسہ کرو اس زندہ ذات پر جس پر موت نہیں"۔ (الفرقان) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے"۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جب تم عزم کرلو تو پھر اللہ پر بھروسہ کرو"۔ (آل عمران) توکل کے سلسلہ میں آیات بہت معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے

بالتوكل كثيرة معلومة – وقال تعالى: ﴿ومن يتوكل على الله فهو حسبه﴾ [الطلاق:٣] اي كافيه. وقال تعالى: ﴿انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم اياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون﴾ [الانفال:٢] والايات في فضل التوكل كثيرة معروفة.

وہ اللہ اُس کے لئے کافی ہو جاتا ہے''۔ (الطلاق) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کہ بے شک مؤمن وہی ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل نرم پڑ جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ آیات ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں اور اپنے رب ہی پر وہ بھروسہ کرتے ہیں''۔ (الانفال)

توکل کی فضیلت پر آیات بہت معروف ہیں۔

واما الاحاديث فالاول:

٧٤: عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "عرضت علي الامم فرايت النبي ﷺ ومعه الرهيط، والنبي ومعه الرجل والرجلان، والنبي ليس معه احد اذ رفع لي سواد عظيم فظننت انهم امتي فقيل لي: هذا موسى وقومه ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا سواد عظيم فقيل لي: انظر الى الافق الاخر فاذا سواد عظيم فقيل لي: هذه امتك ومعهم سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب" ثم نهض فدخل منزله فخاض الناس في اولئك الذين يدخلون الجنة بلا حساب ولا عذاب فقال بعضهم: فلعلهم الذين صحبوا رسول الله ﷺ وقال بعضهم فلعلهم الذين ولدوا في الاسلام فلم يشركوا بالله – وذكروا اشياء – فخرج عليهم رسول الله ﷺ فقال: ما

احادیث یہ ہیں:

۷۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ایک پیغمبر کو دیکھا کہ ان کے ساتھ چھوٹی جماعت ہے اور ایک اور نبی ہیں کہ ان کے ساتھ ایک اور دو آدمی ہیں اور ایک نبی ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ ظاہر ہوا۔ میں نے گمان کیا کہ وہ میری امت ہے۔ مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہے۔ لیکن تم افق کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑا گروہ نظر آیا۔ پھر مجھے کہا گیا دوسرے کنارے کو دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہ تیری امت ہے۔ ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو جنت میں بلا حساب وعذاب داخل ہوں گے۔ پھر آپ اٹھے اور گھر تشریف لے گئے۔ لوگ ان کے متعلق گفتگو کرنے لگے جو جنت میں بلا حساب وعذاب داخل ہوں گے۔ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور شرک نہیں کیا۔ اسی طرح کی کئی چیزوں کا لوگوں نے تذکرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا تم کس بحث میں مصروف ہو؟ انہوں نے اطلاع دی۔ پس آپ

الَّذِیْ تَخُوْضُوْنَ فِیْهِ؟ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ : هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَرْقُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ، وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ : اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَقَالَ : "اَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَقَالَ : "سَبَقَکَ اللّٰهُ بِهَا عُکَّاشَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

"اَلرُّهَیْطُ" بِضَمِّ الرَّآءِ تَصْغِیْرُ رَهْطٍ وَهُمْ دُوْنَ عَشَرَةِ اَنْفُسٍ - "وَالْاُفُقُ" النَّاحِیَةُ وَ الْجَانِبُ "وَعُکَّاشَةُ" بِضَمِّ الْعَیْنِ وَتَشْدِیْدِ الْکَافِ وَبِتَخْفِیْفِهَا وَالتَّشْدِیْدُ اَفْصَحُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہ خود کرتے ہوں اور نہ کسی سے کرواتے ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہے۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اس نے بھی عرض کی کہ میرے لئے بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عکاشہ اس میں تم سے سبقت کر گئے۔ (متفق علیہ)

الرُّهَیْطُ : یہ رھط کی تصغیر ہے۔ دس سے کم پر بولا جاتا ہے۔

اَلْاُفُقُ: طرف و جانب۔

عُکَّاشَہ : تشدید کے ساتھ زیادہ صحیح ہے۔

اَلثَّانِیْ :

۷۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ: اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا تَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ- وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِیُّ.

۷۵ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ آنحضرتؐ دعا میں فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَکَ ...... "اے اللہ میں آپ کا فرمانبردار بنا اور آپ پر ایمان لایا اور آپ ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور آپ ہی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں اور آپ کی مدد سے میں جھگڑتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری عزت کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے راستہ سے بھٹکائے۔ تو ایسا زندہ رہنے والا ہے جس پر موت نہیں اور جن و انس سب مر جائیں گے"۔ (متفق علیہ) یہ روایت بخاری میں مختصر ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اَلثَّالِثُ :

۷۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا قَالَ : حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِیْمُ ﷺ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ

۷۶: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یہ وہ کلمہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا جب ان کو آگ میں ڈالا گیا اور حضرت محمد ﷺ نے اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اٰخِرَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ ﷺ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

وقت کہے جب لوگوں نے یہ کہا: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ کہ مشرکین تمہارے لئے اکٹھے ہو چکے ہیں۔ پس تم ان سے ڈر جاؤ تو مسلمانوں کا ایمان بڑھ گیا اور انہوں نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (بخاری) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کی آخری بات یہ تھی: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے۔

الرَّابِعُ:

٧٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – قِيْلَ مَعْنَاهُ مُتَوَكِّلُوْنَ، وَقِيْلَ قُلُوْبُهُمْ رَقِيْقَةٌ.

٧٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کچھ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں جیسے ہوں گے۔ (مسلم) اس کا ایک معنی متوکل کیا ہے اور دوسرا معنی نرم دل کیا ہے۔

الْخَامِسُ:

٧٨: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُمْ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ صَلْتًا قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ جَابِرٌ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ

٧٨: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی جانب ایک غزوہ میں شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹے۔ راستہ میں کانٹے دار درختوں کی ایک وادی میں نیند نے ان کو آلیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ یہاں اتر پڑے۔ درختوں کے سایہ کی تلاش میں صحابہ رضی اللہ عنہم بھی متفرق ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کیکر کے ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ ہمیں آوازیں دے رہے تھے اور ایک بدو آپ کے پاس تھا۔ آپ نے فرمایا: اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی اس حال میں کہ میں سو رہا تھا۔ جب میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں سونتی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ کون تجھے مجھ سے بچائے گا میں نے تین مرتبہ کہا اللہ اللہ اللہ۔ آپ نے اس سے بدلہ نہ لیا اور وہ بیٹھ گیا۔ (متفق علیہ) ایک اور روایت میں یہ

تركناها لرسول الله ﷺ فجاء رجل من المشركين وسيف رسول الله ﷺ معلق بالشجرة فاخترطه فقال: تخافني؟ قال: لا فقال: من يمنعك مني؟ قال: الله وفي رواية ابي بكر الاسماعيلي في صحيحه فقال: من يمنعك مني؟ قال: الله فسقط السيف من يده فاخذ رسول الله ﷺ السيف فقال من يمنعك مني؟ فقال: كن خير اخذ فقال: تشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله؟ قال: لا ولكني اعاهدك ان لا اقاتلك ولا اكون مع قوم يقاتلونك فخلى سبيله فاتى اصحابه فقال: جئتكم من عند خير الناس قوله: "قفل اي رجع - "والعضاه" الشجر الذي له شوك - "والسمرة" بفتح السين وضم الميم: الشجرة من الطلح وهي العظام من شجر العضاه "واخترط السيف": اي سله وهو في يده: "صلتا" اي مسلولا وهو بفتح الصاد وضمها.

الفاظ ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ جب ہم ایک گھنے سایہ دار درخت کے پاس آئے تو اس درخت کو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور آنحضرت ﷺ کی درخت سے لٹکی ہوئی تلوار اس نے لے لی اور سونت کر کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے کہا اللہ۔ امام ابوبکر اسماعیلی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي. قَالَ اللهُ. اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپ ﷺ نے وہ تلوار پکڑ کر فرمایا۔ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا تم بہتر تلوار پکڑنے والے بن جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ نہ میں آپ ﷺ سے لڑوں گا اور نہ میں ان لوگوں کا ساتھ دوں گا جو آپ سے لڑتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس ایسے شخص کے ہاں سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔

قفل: لوٹا۔ العضاة: کانٹے دار درخت۔ السَّمُرَة: کیکر کا درخت۔ یہ عضاۃ سے بڑا ہوتا ہے۔ اخترط السيف: تلوار ہاتھ میں سونت لی۔ صلتا: سونتی ہوئی۔

السادس:

٧٩: عن عمر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لو انكم تتوكلون على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا" رواه الترمذي. وقال: حديث حسن - معناه تذهب

٧٩: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "اگر تم اللہ پر توکل کرتے جیسے توکل کا حق ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح رزق عنایت فرماتے جیسا کہ پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح سویرے خالی پیٹ نکلتے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں"۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

اَوَّلَ النَّهارِ خِماصًا : اَیْ ضَامِرَةَ الْبُطُوْنِ مِنَ الْجُوْعِ وَتَرْجِعُ اٰخِرَ النَّهارِ بِطَانًا : اَیْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ.

مطلب یہ ہے کہ شروع دن میں بھوک کی شدت کے باعث ان کے پیٹ سکڑے ہوتے ہیں اور دن کے آخر میں پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

اَلسَّابِعُ :

۸۰ : عَنْ اَبِیْ عِمَارَةَ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ : اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّکَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ : وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنِ الْبَرَآءِ : قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ : اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ وَقُلْ وَذَکَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ : وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ :

۸۰ : حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ ..... اے اللہ میں نے خود کو آپ کے سپرد کیا اور میں نے اپنا چہرہ آپ کی طرف کیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنایا۔ رغبت کر کے یا ڈر کر تجھ سے۔ تیری پکڑ سے کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ نجات کی کوئی جگہ ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس پیغمبر پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا''۔ (پھر آپ نے فرمایا) اگر تیری موت اس رات میں آ گئی تو تیری موت فطرت اسلام پر آئی اور اگر صبح کی تو تُو نے خیر و بھلائی کو پالیا۔ (متفق علیہ) حضرت براء کی صحیحین والی روایت میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں: ''آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اے براء تم جب اپنے بستر پر جاؤ۔ تو نماز والا وضو کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور اس طرح کہو آگے اوپر والے الفاظ نقل کئے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ ان کلمات کو سب سے آخر میں کہو''۔

اَلثَّامِنُ :

۸۱ : عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ کَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَیْمِ بْنِ مُرَّةَ ابْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبِ اللُّقَرَشِیِّ وَالتَّیْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – وَهُوَ وَاَبُوْهُ وَاُمُّهٗ صَحَابَةٌ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ

۸۱ : حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن لوی بن غالب قرشی التیمی رضی اللہ عنہ – جو خود اور ان کے والد اور والدہ سب صحابی ہیں رضی اللہ عنہم- سے روایت ہے کہ میں نے مشرکین کے قدم دیکھے جبکہ ہم غار میں تھے۔ وہ ہمارے سروں کے اوپر کھڑے تھے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان

وَنَحْنُ فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُءُوسِنَا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا – فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَفَقٌ عَلَيْهِ.

میں سے کوئی اپنے قدموں کی نچلی جانب دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر تیرا ان دو کے متعلق کیا گمان ہے کہ اللہ جن کا تیسرا ہے''۔ (متفق علیہ)

اَلتَّاسِعُ:

۸۲: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ – قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِي دَاوُدَ.

۸۲: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا جن کا نام ہند بنت ابی امیہ حذیفہ مخزومیہ ہے روایت کرتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے گھر سے تشریف لے جاتے تو نکلتے وقت یوں دعا کرتے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ...... ''میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اس بات سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں راستہ سے بھٹک جاؤں یا ہٹایا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کا ارتکاب کروں یا مجھ سے جہالت والا سلوک کیا جائے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

اَلْعَاشِرُ:

۸۳: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قَالَ – يَعْنِي اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، يُقَالُ لَهُ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ، زَادَ اَبُوْدَاوُدَ: فَيَقُوْلُ – يَعْنِي الشَّيْطَانَ – لِشَيْطَانٍ آخَرَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟

۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لے: بِسْمِ اللّٰهِ ...... ''میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور معصیت سے پھرنا اور نیکی پر قوت اللہ کی ہی مدد سے مل سکتی ہے''۔ تو اس کو کہہ دیا جاتا ہے تو نے ہدایت پائی اور کفایت کر دیا گیا اور بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایک شیطان دوسرے شیطان کو کہتا ہے تیرا اس آدمی پر کس طرح قابو چلے گا جس کو ہدایت دی گئی اور وہ کفایت کر دیا گیا اور محفوظ کر دیا گیا۔

۸۴: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ اَحَدُهُمَا

۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ایک ان میں سے آپؐ کی

يأتي النبي ﷺ والآخر يحترف فشكا المحترف أخاه للنبي ﷺ فقال: لعلك ترزق به" رواه الترمذي بإسناد صحيح على شرط مسلم.

"يحترف" يكتسب ويتسبب.

٨ : باب في الاستقامة

قال الله تعالى: ﴿فاستقم كما أمرت﴾ [هود: ١١٢] وقال تعالى: ﴿إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة ألا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن أولياؤكم في الحيوة الدنيا وفي الآخرة ولكم فيها ما تدعون نزلا من غفور رحيم﴾ [حم السجدة: ٣٠-٣١] وقال تعالى: ﴿إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون أولئك أصحب الجنة خالدين فيها جزاء بما كانوا يعملون﴾ [الأحقاف: ١٣-١٤]

٨٥ : وعن أبي عمرو وقيل أبي عمرة سفيان بن عبد الله رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قل لي في الإسلام قولا لا أسأل عنه أحدا غيرك- قال: "قل: آمنت بالله ثم استقم" رواه مسلم.

٨٦ : وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ "قاربوا وسددوا، واعلموا أنه لن ينجو أحد منكم بعمله قالوا

خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کمائی کرتا۔ اس کمانے والے نے اپنے بھائی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شاید تمہیں اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہے۔ (ترمذی)

یحترف : کمانا اور اسباب اختیار کرنا۔

باب: استقامت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''تم استقامت اختیار کرو جیسا تمہیں حکم ہوا''۔ (ھود) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہ نہ تم ڈرو اور نہ غم کرو اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔ وہ جنت جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ تمہارے لئے ہے جو تمہارے نفس چاہیں گے اور تمہیں ملے گا جو تم مانگو۔ یہ بخشنے والی اور رحم کرنے والی ذات کی طرف سے مہمانی ہے''۔ (حم السجدۃ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہے نہ ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جنتی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ان کے اعمال کا بدلا ہے''۔ (الاحقاف)

۸۵: حضرت ابوعمرو اور بعض نے کہا ابوعمرہ سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات بتلائیں کہ اور کسی سے آپ کے علاوہ میں سوال نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو امنت باللہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو''۔ (مسلم)

۸۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو اور یقین کرلو کہ تم میں سے کوئی شخص صرف اپنے عمل سے نجات نہیں پا سکتا۔

ولا انت يا رسول الله؟ قال: ولا انا الا ان يتغمدني الله برحمة منه وفضل " رواه مسلم

"والمقاربة" القصد الذي لا غلو فيه ولا تقصير - "والسداد" الاستقامة والاصابة. "ويتغمدني" يلبسني ويسترني - قال العلماء: معنى الاستقامة لزوم طاعة الله تعالى قالوا: وهي من جوامع الكلم وهي نظام الامور' وبالله التوفيق.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا آپ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی نہیں! مگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت وفضل سے ڈھانپ لیں گے۔ (مسلم)

اَلْمُقَارَبَةُ: میانہ روی جس میں کسی طرف کمی واضافہ نہ ہو یعنی راہ اعتدال۔ السَّدَادُ: استقامت ودرستگی۔

يَتَغَمَّدُنِي: مجھے ڈھانپ لیں گے۔

استقامت کا مطلب علماء کی رائے میں یہ ہے اللہ کی اطاعت کو لازم پکڑنا۔ یہ آپ ﷺ کے جوامع الکلم میں سے ہے اور معاملات میں انتظام کی جڑ ہے۔ (وباللہ التوفیق)

٩: بَابٌ فِي التَّفَكُّرِ فِي عَظِيمِ مَخْلُوقَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى وَفَنَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِهِمَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ

باب: اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات میں غور وفکر کرنا' دنیا کی فنا' آخرت کی ہولناکیاں اور ان کے دیگر معاملات اور نفس کی کوتاہیاں اور اس کی تہذیب اور استقامت پر اس کو آمادہ کرنا

قال الله تعالى: ﴿انما اعظكم بواحدة ان تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا﴾ [سبا: ٤٦] وقال تعالى: ﴿ان في خلق السموت والارض واختلاف الليل والنهار لايت لاولي الالباب الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السموت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحنك﴾ [آل عمران: ١٩٠-١٩١]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بیشک میں تمہیں ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ دو دو اور ایک ایک پھر غور وفکر کرو''۔ (سبا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے' بیٹھے اور کروٹ کے بل لیٹے ہوئے اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (پھر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے ربّ ہمارے تو نے ان کو بے کار نہیں بنایا تو پاک ہے''۔ (آل عمران)

الآيات

وقال تعالى: ﴿افلا ينظرون الى الابل

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا

كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ﴾ [الغاشية:١٧-٢١] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا﴾ [محمد:١٠] الآية: وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ - وَمِنَ الْأَحَادِيثِ الْحَدِيثُ السَّابِقُ - "الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ".

کئے گئے اور آسمان کو کہ کس طرح بلند کئے گئے اور پہاڑوں کو کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے اور زمین کو کس طرح بچھا دی گئی۔ آپ نصیحت فرمائیں آپ نصیحت کرنے والے ہیں''۔ (الغاشیہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھیں''۔ (محمد) الایہ۔

آیات اس سلسلہ میں بہت ہیں۔

باقی احادیث تو گزشتہ باب والی روایت ''اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ'' اس کے مناسب ہے۔

١٠: بَابٌ فِي الْمُبَادَرَةِ إِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ لِخَيْرٍ عَلَى الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ بِالْجِدِّ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ!

باب: نیکیوں میں جلدی کرنا اور جو آدمی کسی خیر کی طرف متوجہ ہو اس کو چاہئے کہ بلاتردد خیر کی طرف کوشش سے متوجہ رہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ [البقرة:١٤٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [آل عمران:١٣٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بھلائی کے کاموں میں سبقت کرو''۔ (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور تم اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جلدی کرو جس کی چوڑائی آسمان و زمین ہے۔ وہ متقین کے لئے تیار کی گئی ہے''۔ (آل عمران)

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ:

٨٧: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٧: حضرت ابو ہریرہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک اعمال میں جلدی کرو۔ عنقریب فتنے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کو آدمی مؤمن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر۔ دنیا کے معمولی سامان کے بدلے اپنا ایمان بیچ ڈالے گا''۔ (مسلم)

الثَّانِي:

٨٨: عَنْ أَبِي سِرْوَعَةَ "بِكَسْرِ السِّينِ

٨٨: حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ میں نے

الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا" عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِهٖ ' فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ: "ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ "كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ"

"اَلتِّبْرُ" قِطَعُ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ.

آنحضرت ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز ادا کی۔ آپؐ نے نماز سے سلام پھیرا۔ پھر جلدی کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور کرتے ہوئے کسی زوجہ محترمہ کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کی اس تیزی سے لوگ گھبرا گئے۔ پھر آپؐ نکل کر باہر تشریف لائے۔ پس آپؐ نے اندازہ فرمایا کہ لوگ آپ ﷺ کی اس تیزی پر حیران ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے یاد آیا کہ میرے پاس چاندی یا سونے کا ٹکڑا ہے۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ یہ ٹکڑا میرے پاس رُکا رہے۔ اب میں اسکی تقسیم کا حکم دے کر آیا ہوں"۔ (بخاری) دوسری روایت کے الفاظ کہ میں گھر میں صدقہ کی چاندی' سونے کا ایک ٹکڑا چھوڑ آیا تھا۔ میں نے رات کو اس کا گھر میں رکھا رہنا ناپسند کیا۔

اَلتِّبْرُ: سونے' چاندی کا ٹکڑا۔

اَلثَّالِثُ:

۸۹: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا؟ قَالَ "فِي الْجَنَّةِ" فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن ایک شخص نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ اگر میں کافروں کے ہاتھ سے مارا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں''۔ اس نے اپنی ہاتھ والی کھجوریں پھینک دیں پھر لڑ کر شہید ہو گیا۔ (متفق علیہ)

اَلرَّابِعُ:

۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: "اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ" كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "اَلْحُلْقُوْمُ" مَجْرَى النَّفَسِ – وَ "اَلْمَرِيْءُ" مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس صدقہ کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو صدقہ ایسے وقت میں تم کرو جب کہ تم تندرست ہو اور مال کی حرص دل میں ہو اور فقر کا خطرہ ہو اور مالداری کی آس لگائے ہوئے ہو۔ صدقہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرو یہاں تک کہ روح حلق تک پہنچ جائے تو اس وقت کہنے لگو فلاں کو اتنا۔ فلاں کو اتنا حالانکہ وہ مال تو فلاں (وارثوں) کا ہو چکا''۔ (متفق علیہ)

اَلْحُلْقُوْمُ: سانس کی نالی۔ اَلْمَرِيْءُ: کھانے اور پانی کی نالی۔

الْخامسُ:

۹۱: عَنْ انس رضى اللّٰهُ عنهُ انّ رسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اخذ سيفا يوم احُد فقال: مَنْ يّاخُذُ منّى هذا؟ فبسطُوْا ايديهُمْ كُلُّ انسان منهُمْ يقُوْلُ: انا انا قال: فمنْ يّاخُذُهُ بحقّه؟ فاحجم الْقوْمُ فقال ابُوْدُجانة رضى اللّٰهُ عنهُ: انا اخُذُهُ بحقّه فاخذهُ ففلق به هام الْمُشْركيْن، رواهُ مُسْلمٌ.

اسْمُ ابىْ دُجانة سماكُ بْنُ خرشة قوْلُهُ "احجم الْقوْمُ" اىْ توقّفُوْا – و "فلق به" اىْ شقّ "هام الْمُشْركيْن" اىْ رُءُوْسهُمْ.

۹۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ ؐ نے ایک تلوار پکڑ کر فرمایا: "یہ تلوار کون لے گا؟" ہر ایک نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور کہا: میں، میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا؟" یہ سن کر لوگ رکے۔ تو حضرت ابودجانہؓ نے عرض کی میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس تلوار کو لیا اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑ ڈالیں۔ (مسلم) ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ ہے۔

احجم الْقوْمُ: رکنا۔

فلق به: پھاڑ ڈالا۔

هام الْمُشْركيْن: مشرکین کے سر۔

السّادسُ:

۹۲: عن الزُّبيْر بْن عدىّ قال اتيْنا انس بْن مالك رضى اللّٰهُ عنهُ فشكوْنا اليْه ما نلْقى من الْحجّاج – فقال: اصْبرُوْا فانّهُ لا يأْتىْ زمانٌ الّا والّذىْ بعْدهُ شرٌّ مّنْهُ حتّى تلْقوْا ربّكُمْ سمعْتُهُ منْ نّبيّكُمْ ﷺ رواهُ الْبُخاريُّ.

۹۲: حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج کی طرف سے جو تکلیف پہنچی تھی، ان سے اُس کی شکایت کی تو اس پر انہوں نے فرمایا: "صبر کرو کیونکہ جو زمانہ ابھی آرہا ہے۔ وہ پہلے سے بدتر ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو"۔ یہ بات میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ سے سنی ہے۔ (بخاری)

السّابعُ:

۹۳: عنْ ابىْ هُريْرة رضى اللّٰهُ عنْهُ انّ رسُوْل اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم قال: بادرُوْا بالْاعْمال سبْعًا هلْ تنْتظرُوْن الّا فقْرًا مُّنْسيًا اوْ غنًى مُّطْغيًا اوْ مرضًا مُّفْسدًا اوْ هرمًا مُّفنّدًا اوْ موْتًا مُّجْهزًا او الدّجّال فشرُّ غائبٍ يُّنْتظرُ او السّاعة فالسّاعةُ ادْهى وامرُّ رواهُ التّرْمذىُّ وقال:

۹۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ارشاد فرمایا سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو۔ (۱) کیا تم کو ایسے فقر کا انتظار ہے جو بھلا دینے والا ہو (۲) ایسی مالداری کے منتظر ہو جو سرکشی میں مبتلا کرنے والی ہے (۳) ایسے مرض کے منتظر ہو جو بگاڑ دینے والا ہے (۴) ایسے بڑھاپے کا انتظار ہے جو عقل کو زائل کر دینے والا ہے (۵) یا ایسی موت کا انتظار رہے جو تیار کھڑی ہے (۶) یا دجال کا انتظار ہے جو کہ غائب شر ہے (۷) یا قیامت کا انتظار ہے وہ تو بہت

حديثٌ حسنٌ.

بڑی مصیبت اور بہت ہی کڑوی ہے"۔ (ترمذی)

الثَّامنُ :

٩٤ : عَنْهُ انّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيبر: لأعطِيَنّ هذه الرَّايَةَ رَجلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتحُ اللّٰهُ على يديه – قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا أحْبَبْتُ الامارَةَ الّا يَوْمئذٍ فتساورْتُ لَها رجاءَ انْ أدْعى لَها : فَدعا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عليَّ بْنَ ابِيْ طالبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطاهُ اِيّاها وقَالَ : امْشِ وَلا تَلْتَفِتْ حتّى يَفْتحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ" فَسارَ عليٌّ شَيْئًا ثُمّ وقفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ ، فَصَرخَ : يا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلى مَا ذا أُقَاتِلُ النّاسَ ؟ قَالَ : قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا لا اِلٰهَ الّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فاذا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فقدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوالَهُمْ الّا بِحَقِّها وَحِسابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ : "فَتَساوَرْتُ" هُوَ بالسِّيْنِ المُهْمَلَةِ اَيْ وَثَبْتُ مُتطلّعًا.

٩٤: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: "میں یہ جھنڈا ایک ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور یہ قلعہ اللہ اس کے ہاتھوں فتح فرمائیں گے"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے امارت کی کبھی تمنا نہ کی، مگر اس دن۔ میں اُٹھ اُٹھ کر جھانکتا اس اُمید پر کہ مجھے آواز دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ جھنڈا ان کو عنایت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جھنڈا لے کر سامنے چلتے جاؤ اور کسی طرف توجہ مت کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تیرے ہاتھ پر اس کو فتح کردے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے عرض کیا کہ میں کس بات پر لوگوں سے قتال کروں؟۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ان سے لڑو یہاں تک کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیں جب وہ ایسا کر گزریں تو انہوں نے اپنے خونوں کو تم سے محفوظ کر دیا اور مالوں کو محفوظ کر لیا مگر اس کے حق کے ساتھ پھر ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے"۔ (مسلم)

فَتَساوَرْتُ : اٹھ اٹھ کر جھانکنا۔

١١ : بَابٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [عنكبوت :٦٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ [النحل:٩٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ [المزمل:٨] : اي انقطع اِلَيْهِ. وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

باب: مجاہدہ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور وہ لوگ جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ضرور ان کی اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ نیکوں کاروں کے ساتھ ہے"۔ (عنکبوت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے"۔ (النحل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور اپنے رب کا نام یاد کر اور اس کی طرف یکسو ہو جا یعنی ہر طرف سے تعلق توڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو"۔ (المزمل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو آدمی ذرہ بھر بھی

خيرا يره﴾ [الزلزال:٧] وقال تعالى: ﴿فما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله هو خيرا واعظم اجرا﴾ [المزمل:٢٠] وقال تعالى: ﴿وما تنفقوا من خير فان الله به عليم﴾ [البقرة:٢٧٣] والآيات في الباب كثيرة معلومة.

واما الاحاديث فالاول:

٩٥: عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ان الله تعالى قال من عادى لي وليا وقد اذنته بالحرب وما تقرب الي عبدي بشيء احب الي مما افترضت عليه، وما يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى احبه، فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به، وبصره الذي يبصر به، ويده التي يبطش بها، ورجله التي يمشي بها، وان سالني اعطيته، ولئن استعاذني لاعيذنه، رواه البخاري.

"اذنته" اعلمته باني محارب له۔

"استعاذني" روي بالنون بالباء۔

الثاني:

٩٦: عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرويه عن ربه عز وجل قال: اذا تقرب العبد الي شبرا تقربت اليه ذراعا، واذا تقرب الي ذراعا تقربت منه باعا، واذا اتاني يمشي اتيته هرولة رواه البخاري.

نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا"۔ (الزلزال) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو کچھ بھلائی تم اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجو۔ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں تم پالو گے وہ بہت بہتر اور اجر میں بہت بڑھ کر ہے"۔ (المزمل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور مال میں جو بھی تم خرچ کرو پس اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے"۔ (البقرۃ) آیات اس باب میں بہت کثرت سے ہیں۔

احادیث یہ ہیں:

۹۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "اللہ فرماتے ہیں جو میرے لئے کسی سے دشمنی کرے میں اس سے اعلانِ جنگ کر دیتا ہوں اور بندے پر جو چیزیں میں نے فرض کی ہیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی چیز بھی بندے کو میرے قریب کرنے والی نہیں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ کچھ مانگتا ہے تو میں دیتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں"۔ (بخاری)

اٰذَنْتُهٗ: میں اس کو خبردار کرتا ہوں کہ میں اس کا مقابل ہوں۔

اِسْتَعَاذَنِیْ: یہ اِسْتَعَاذَ بِیْ بھی مروی ہے۔

۹۶: حضرت انسؓ آنحضرتؐ سے آپؐ کا وہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو آپؐ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں"۔ (بخاری)

الثَّالِثُ :

۹۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ : الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۹۷ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے متعلق خسارے میں مبتلا ہیں : (۱) صحت، (۲) فراغت''۔ (بخاری)

الرَّابِعُ :

۹۸ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ : أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَنَحْوُهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس طرح کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ جاؤں۔ (بخاری)

اسی طرح کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں بھی مروی ہے۔

الْخَامِسُ :

۹۹ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب بیداری فرماتے اور گھر والوں کو جگاتے اور خوب کوشش فرماتے اور کمر کس لیتے۔ (متفق علیہ)

"وَالْمُرَادُ" : الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ- "وَالْمِئْزَرُ" الْإِزَارُ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ- وَقِيْلَ : الْمُرَادُ تَشْمِيْرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ : شَدَدْتُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِیْ : أَیْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ.

مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔ اَلْمِیْزَرُ : چادر۔ یہ عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے سے کنایہ ہے۔ مقصد اس سے عبادت کی پوری تیاری ہے۔ جیسا کہ محاورہ عرب ہے : شَدَدْتُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِيْزَرِیْ : میں نے اس کام کے لئے پوری تیاری کر لی اور فارغ کر لیا۔

السَّادِسُ :

۱۰۰ : عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

۱۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِىُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِىْ كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ - وَاِنْ اَصَابَكَ شَىْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّىْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا ، وَلٰكِنْ قُلْ : قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاقتور مؤمن زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے کمزور مؤمن سے۔ مگر ہر ایک میں بہتری اور خیر ہے اور تم اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں فائدہ دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو یہ مت کہو کہ میں ایسا کر لیتا اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا ہو جاتا البتہ یہ کہو اللہ کی تقدیر یہی تھی اور جو اس نے چاہا وہ کیا۔ کیونکہ ''اگر'' کا لفظ شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے''۔ (مسلم)

السَّابِعُ :

١٠١ : عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : "حُفَّتْ" بَدَلَ "حُجِبَتْ" وَهُوَ بِمَعْنَاهُ : اَىْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا هٰذَا الْحِجَابُ فَاِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا'

١٠١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا اور جنت کو ناپسندیدہ ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت ہے۔ حُفَّتْ: مگر دونوں کا معنی ایک ہے یعنی آدمی اور اس کے درمیان یہ حجاب اور رکاوٹ ہے جب وہ اس کو کر لیتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

الثَّامِنُ :

١٠٢ : عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّىْ بِهَا فِىْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا فِىْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ : "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ " فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ : "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

١٠٢: حضرت ابوعبداللہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپؐ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی میں نے دل میں کہا کہ آپؐ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ مگر آپؐ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے سوچا کہ اس سورت سے ایک رکعت ادا فرمائیں گے لیکن آپ نے سورۂ نساء شروع کی اور اس کو مکمل پڑھا۔ پھر آل عمران شروع کی اور اس کو مکمل پڑھا۔ آپؐ کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر تھی۔ جب آپؐ کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح باری تعالیٰ ہوتی تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب استعاذہ اور پناہ والی آیت پر گزر ہوتا تو اللہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھی۔ آپؐ کا

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ : "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ قِيَامِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

رکوع قیام کے برابر تھا پھر آپؐ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا اور اتنا ہی طویل قومہ فرمایا جتنا کہ رکوع۔ پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا۔ آپؐ کا سجدہ قریباً قیام کے برابر تھا۔ (مسلم)

التَّاسِعُ :

١٠٣ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ ' قِيْلَ : وَمَا بِهٖ؟ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپؐ نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ میں نے برے کام کا ارادہ کرلیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس چیز کا ارادہ فرمایا تھا؟ جواب دیا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور نماز چھوڑ دوں۔ (متفق علیہ)

الْعَاشِرُ :

١٠٤ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ : اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ ؛ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ : يَرْجِعُ اَهْلُهٗ" وَمَالُهٗ " وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں: (۱) اس کے گھر والے۔ (۲) اس کا مال۔ (۳) اس کا عمل۔ پس دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آجاتا ہے اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

الْحَادِيْ عَشَرَ :

١٠٥ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تمہارے لئے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی اتنی ہی قریب ہے''۔ (بخاری)

الثَّانِيْ عَشَرَ :

١٠٦ : عَنْ اَبِيْ فِرَاسٍ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' وَمِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ

۱۰۶: حضرت ابوفراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ جو آنحضرت ﷺ کے خدام اور اصحابِ صفہ میں سے تھے' روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رات گزارتا اور اُن کے لئے لوٹا اور ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا۔ (ایک رات آپؐ نے فرمایا) مجھ سے

فَقَالَ: "سَلْنِيْ" فَقُلْتُ: اسالك مُرافقتك في الجنة فقال: اوْ غير ذلك؟ قُلْتُ: هُوَ ذاك قال: فاعنِّي على نفسك بكثرة السُّجُودِ" رواهُ مُسْلِمٌ.

مانگ لو۔ میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے علاوہ کچھ اور؟'' میں نے کہا فقط یہی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''تم میری اس سلسلہ میں کثرت سجود سے معاونت کرو''۔ (مسلم)

الثالث عشر:

۱۰۷: عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقالُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحمن ثَوْبانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ؛ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً" رواهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۷: حضرت ابوعبداللہ' بعض نے کہا ابوعبدالرحمٰن ثوبان مولی رسول اللہ (ﷺ) روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اے ثوبان تم کثرت سے سجدے کیا کرو اس لئے کہ جو سجدہ بھی اللہ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ اس کی وجہ سے مٹا دے گا''۔ (مسلم)

الرَّابِعُ عَشَرَ:

۱۰۸: عَنْ اَبِيْ صَفْوانَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ" رواهُ التِّرْمِذِيُّ وقال: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"بُسْرٌ": بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ.

۱۰۸: حضرت ابوصفوان عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو''۔ (ترمذی) اور انہوں نے کہا حدیث حسن ہے۔

بُسْرٌ: یہ لفظ بَا کے ضمہ سے ہے۔

الْخَامِسُ عَشَرَ:

۱۰۹: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ - وَاَبْرَأُ

۱۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ غزوۂ بدر میں موجود نہ تھے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اس غزوہ سے جو آپؐ نے مشرکین کے خلاف کیا غیر حاضر رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین سے قتال کا موقعہ عنایت فرمایا تو وہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ جب اُحد کا دن آیا تو مسلمان (دوسرے مرحلہ میں) منتشر ہو گئے۔ تو اللہ کی بارگاہ میں اس طرح عرض پیرا ہوئے: اَللّٰهُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ۔ اے اللہ ساتھیوں نے جو کچھ کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے

اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ – ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ – قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَّوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ – قَالَ اَنَسٌ: كُنَّا نَرٰى اَوْ نَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ اِلٰى اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ: "لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ" رُوِيَ بِضَمِّ الْيَآءِ وَكَسْرِ الرَّآءِ: اَيْ لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ، وَرُوِيَ بِفَتْحِهِمَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ" وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

معذرت خواہ ہوں۔ اور ان مشرکین نے جو کچھ کیا اس سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو ان کا سامنا حضرت سعد بن معاذؓ سے ہوا۔ تو ان سے کہنے لگے اے سعد بن معاذ میں تو جنت کا طالب ہوں۔ ربّ کعبہ کی قسم! میں اس کی خوشبو اُحد سے اس طرف پا رہا ہوں۔ سعد کہتے ہیں جو انہوں نے کیا میں وہ نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر اسّی سے زیادہ تلوار، نیزے اور تیروں کے زخم پائے۔ ہم نے ان کو اس حال میں مقتول پایا کہ مشرکین نے ان کا مثلہ کر دیا تھا۔ ان کو اس حالت میں کسی نے نہ پہچانا۔ فقط ان کی بہن نے انگلی کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یا گمان تھا کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے دوسرے ایمان والوں کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ ایمان والوں میں کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے وہ عہد سچا کر دیا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے باندھ رکھا تھا۔ (متفق علیہ)

لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ: اللہ لوگوں کے سامنے یہ ظاہر فرما دے گا۔

لَيَرَيَنَّ ضرور اللہ دیکھ لے گا۔

السَّادِسَ عَشَرَ:

١١٠: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا فَجَآءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا: مُرَآءٍ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا! فَنَزَلَتْ ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْاٰيَةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۰: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو اس وقت ہم اپنی کمروں پر بوجھ اُٹھاتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور بہت کچھ مال خرچ کیا۔ منافقین نے کہا یہ دکھلاوا کرنے والا ہے۔ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے ایک صاع کھجور صدقہ کی تو منافقین کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اس صاع کھجور سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ یہ آیت اتری: ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ وہ لوگ جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مؤمنین کو طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی عیب لگاتے ہیں جو اپنی

"وَنُحَامِلُ" بِضَمِّ النُّوْنِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: اَىْ يَحْمِلُ اَحَدُنَا عَلٰى ظَهْرِهٖ بِالْاُجْرَةِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

مزدوری کے سوا اور کوئی چیز نہیں پاتے۔ (متفق علیہ)

نُحَامِلُ: پشت پر بوجھ اُٹھا کر صدقہ کرنے کے لئے مزدوری کرنا۔

السَّابِعُ عَشَرَ:

۱۱۱: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِىْ اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِىْ اَهْدِكُمْ ' يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِىْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِىْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِىْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِىْ اَغْفِرْلَكُمْ يَا عِبَادِىْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّىْ فَتَضُرُّوْنِىْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِىْ فَتَنْفَعُوْنِىْ ' يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ فِىْ ذٰلِكَ فِىْ مُلْكِىْ شَيْئًا ' يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِىْ شَيْئًا ' يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِىْ صَعِيْدٍ

۱۱۱: حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اس ظلم کو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اور اے میرے بندو! تم سب راہ سے بھٹکے ہوئے ہو۔ مگر وہ جس کو میں ہدایت دوں۔ پس مجھ ہی سے ہدایت طلب کرو۔ میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ جس کو میں کھلاؤں۔ پس مجھ سے کھانا طلب کرو میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر وہ کہ جس کو میں پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہوں۔ پس مجھ سے گناہوں کی معافی مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! اگر تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے ہو کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ۔ اور تم میرے نفع کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے ہو کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے انس وجن تمام اس طرح ہو جائیں جس طرح سب سے زیادہ تقویٰ والے شخص کا دل ہوتا ہے تو اس سے میری مملکت میں ذرہ بھر اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور جن و انس فاجر ترین دل والے انسان کی طرح بن جائیں تو اس سے میری مملکت میں ذرّہ بھر بھی فرق نہیں پڑے گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین و آخرین اور جنّ و انس تمام کے تمام ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں پھر مجھ سے سوال

وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ' يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ ' قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرُوِّيْنَا عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ : لَيْسَ لِاَهْلِ الشَّامِ حَدِيْثٌ اَشْرَفُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

کریں اور میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عنایت کر دوں۔ اس سے میری ملکیت میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی۔ جتنی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے شمار کر کے رکھتا ہوں۔ پھر اس پر پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو آدمی کوئی بھلائی پائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو آدمی اس کے علاوہ کو پائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ سعید کہتے ہیں جب ابوادریس اس حدیث کو بیان فرماتے تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ (مسلم) امام احمد نے فرمایا اہل شام کے لئے ان کی روایات میں اس سے زیادہ اعلیٰ و اشرف کوئی روایت نہیں۔

١٢ : بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِيْ اَوَاخِرِ الْعُمُرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ [فاطر:٣٧] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمُحَقِّقُوْنَ مَعْنَاهُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ سِتِّيْنَ سَنَةً وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقِيْلَ : مَعْنَاهُ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَقِيْلَ : اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا – وَنَقَلُوْا اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا اِذَا بَلَغَ اَحَدُهُمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ – وَقِيْلَ : هُوَ الْبُلُوْغُ – وَقَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجُمْهُوْرُ : هُوَ النَّبِيُّ ﷺ وَقِيْلَ : الشَّيْبُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ :

باب: آخری عمر میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت حاصل کرے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا''۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر محققین فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ کیا ہم نے تمہیں ساٹھ سال کی عمر نہیں دی۔ اس معنی کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ اور بعض نے کہا اس کا معنی اسی سال اور بعض نے کہا چالیس سال ہے یہ حسن، کلبی، مسروق، ایک ابن عباس کا بھی قول ہے۔ نقل کیا گیا کہ جب مدینہ والوں میں سے کسی کی عمر چالیس سال کی ہو جاتی تو وہ اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ کر لیتا۔ بعض نے کہا بلوغت کی عمر مراد ہے۔ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ: ابن عباس اور جمہور کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔ عکرمہ اور ابن عیینہ کے نزدیک بڑھاپا مراد ہے۔ واللہ اعلم

احادیث ذیل میں ہیں:

۱۱۲ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ قَالَ : "اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِىءٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

قَالَ الْعُلَمَآءُ مَعْنَاهُ : لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا اِذْ اَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ يُقَالُ : اَعْذَرَ الرَّجُلُ اِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِى الْعُذْرِ.

۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیا جس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ گئی"۔ (بخاری)

علماء رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کو اتنی مہلت دے دی تو اس کے لئے کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ عرب کہتے ہیں اَعْذَرَ الرَّجُلُ : جب وہ انتہائی عذر کو پیش کر دے۔

الثَّانِىْ :

۱۱۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْخِلُنِىْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِىْ نَفْسِهِ فَقَالَ : لِمَ يَدْخُلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَآءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ : اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِىْ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَنِىْ مَعَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَنَّهُ دَعَانِىْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا – فَقَالَ لِىْ : اَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ : لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ : قُلْتُ : هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ : ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ : رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۱۱۳: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق ؓ مجھے بدری بزرگوں کے ساتھ بٹھاتے۔ بعض اپنے دل میں یہ بات محسوس فرماتے ہوئے کہہ دیتے کہ یہ تو جوان ہمارے ساتھ مجلس میں کیونکر بیٹھتا ہے؟ حالانکہ ہمارے بھی اس جیسے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ ابن عباس کے مرتبے اور حیثیت کو تم جانتے بھی ہو۔ چنانچہ ایک دن مجھے بلایا اور ان شیوخ بدریین کے ساتھ بٹھایا اور میرے خیال یہ تھا کہ مجھے اس دن صرف اس لئے بلایا تا کہ ان پر میرا مرتبہ ظاہر کریں۔ حضرت عمرؓ نے اہل مجلس سے فرمایا تم ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ بعض نے کہا اس میں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ مدد فتح ہمیں حاصل ہو جائے۔ بعض بالکل خاموش رہے۔ پھر مجھے فرمایا کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو اے ابن عباس! میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا اس سے مراد آنحضرتؐ کی وفات ہے۔ اللہ نے آپ کو بتلایا کہ جب فتح و نصرت حاصل ہو جائے تو یہ تمہاری وفات کی علامت ہے۔ پس آپ اپنے ربّ کی تسبیح اس کی خوبیوں کے ساتھ کریں اور اس سے استغفار کریں۔ بیشک وہ رجوع فرمانے والا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس کے بارے میں وہی جانتا ہوں جو تم کہتے ہو۔ (بخاری)

الثَّالِثُ :

١١٤ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ : ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْهَا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ – مَعْنٰى : يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ اَيْ يَعْمَلُ مَا اُمِرَ بِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ – قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِيْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا؟ قَالَ : جُعِلَتْ لِيْ عَلَامَةٌ فِيْ اُمَّتِيْ اِذَا رَاَيْتُهَا قُلْتُهَا : ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ؟ فَقَالَ : اَخْبَرَنِيْ رَبِّيْ اَنِّيْ سَاَرٰى عَلَامَةً فِيْ اُمَّتِيْ فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا : ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

۱۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿اذا جاء نصر اللہ﴾ اترنے کے بعد جونماز بھی ادا فرمائی۔ اس میں یہ کلمات ضرور فرمائے: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (متفق علیہ) بخاری ومسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجود میں اکثر پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ : اس طرح قرآن پرعمل کرتے یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ کا معنی یہ ہے کہ اس آیت میں جوآپ صلی اللہ علیہ وسلم کوحکم دیا گیا ہے۔ اس کی عملی تصویر پیش فرماتے یعنی ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾۔ مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ وفات سے قبل ان کلمات کوآپؐ کثرت سے پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا کلمات ہیں جن کواکثر پڑھتے ہوئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا۔ میری اُمت میں ایک علامت مقرر کی گئی کہ جب میں اس کو دیکھو تو یہ کلمات پڑھوں۔ ﴿اذا جاء نصر اللہ﴾۔ مسلم کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ یہ کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے پڑھتے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات بہت پڑھتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ربّ نے مجھے بتلایا۔ جب یہ علامت میں اپنی امت میں دیکھوں تو ان کلمات کو کثرت سے پڑھوں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ میں نے اس علامت کو دیکھ لیا ہے۔ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾۔ یعنی فتح مکہ اور ﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾۔ لوگوں کا فوج

والفتح ﴿ فتح مكة ﴾ ورأيت الناس يدخلون في دين الله افواجا ' فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا﴾

درفوج اسلام میں داخلہ۔ ﴿فسبح بحمد ربک واستغفره انه کان توابا﴾ کے مطابق کثرت سے تسبیح وتحمید واستغفار کرتا ہوں۔

الرابع:

١١٥ : عن انس رضي الله عنه قال ان الله عزوجل تابع الوحي على رسول الله ﷺ قبل وفاته حتى توفي اكثر ما كان الوحي عليه ' متفق عليه

۱۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے مسلسل وحی نازل فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات کے وقت وحی کا نزول آپ ﷺ پر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا۔ (متفق علیہ)

الخامس:

١١٦ : عن جابر رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ "يبعث كل عبد على ما مات عليه" رواه مسلم.

۱۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر بندے کو قیامت کے دن اسی پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت آئی''۔ (مسلم)

١٣ : بَابٌ فِيْ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ!

باب: بھلائی کے راستے بے شمار ہیں

قال الله تعالى : ﴿وما تفعلوا من خير فان الله به عليم﴾ [البقرة:٢١٥] وقال تعالى : ﴿وما تفعلوا من خير يعلمه الله﴾ [البقرة:١٩٧] وقال تعالى : : ﴿فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره﴾ [الزلزال:٧] وقال تعالى : ﴿من عمل صالحا فلنفسه﴾ [الجاثية:١٥] والآيات في الباب كثيرة.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو تم بھلائی کرو اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والے ہیں''۔ (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو بھی تم بھلائی کا کام کرو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں''۔ (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو شخص ایک ذرّہ کے برابر بھلائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا''۔ (الزلزال)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس نے کوئی نیک عمل کیا پس وہ اس کے اپنے نفس کیلئے ہے''۔ (الجاثیہ) آیات اس سلسلہ میں بہت ہیں۔

واما الاحاديث فكثيرة جدا وهي غير منحصرة فنذكر طرفا منها الاول :

احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

چند یہاں مذکور ہیں:

١١٧ : عن ابي ذر جندب بن جنادة رضي الله عنه قال : قلت يا رسول الله اي

۱۱۷: حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل زیادہ

اَلْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ - قُلْتُ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ - قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد''۔ میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جو مالک کے ہاں سب سے اعلیٰ ہو اور سب سے زیادہ قیمتی ہو''۔ میں نے عرض کیا اگر میں نہ کرسکوں؟ ارشاد فرمایا: ''تم کسی نیک کرنے والے کا ہاتھ بٹاؤ یا بدسلیقہ کا کام کردو''۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ پھر کیا حکم ہے اگر میں ان میں سے بعض کاموں سے عاجز رہوں؟ ارشاد فرمایا: ''پھر تو لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھو کیونکہ یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے''۔ (متفق علیہ)

"اَلصَّانِعُ" بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ وَرُوِيَ "ضَائِعًا" بِالْمُعْجَمَةِ: اَيْ ذَا ضَيَاعٍ مِّنْ فَقْرٍ اَوْ عِيَالٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ "وَالْاَخْرَقُ" اَلَّذِيْ لَا يُتْقِنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهُ.

و الصَّانِعُ ایک روایت میں ضَائِعًا بھی ہے یعنی فقر یا عیال کی وجہ سے ضائع ہونے والا۔

اَلْاَخْرَقُ: بدسلیقہ جو کام کو جس کا قصد کرتا ہو صحیح طور پر انجام نہ دے سکے۔

اَلثَّانِيْ:

۱۱۸: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک پر اُس کے ہر جوڑ کے بدلے ایک صدقہ لازم ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تحمید صدقہ ہے۔ ہر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے۔ امر بالمعروف صدقہ ہے اور چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان تمام کی جگہ کام آنے والی ہیں''۔ (مسلم)

"اَلسُّلَامٰى" بِضَمِّ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَخْفِيْفِ اللَّامِ وَفَتْحِ الْمِيْمِ: اَلْمِفْصَلُ.

اَلسُّلَامٰى: جوڑ

اَلثَّالِثُ:

۱۱۹: عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا

۱۱۹: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت کے اچھے اور برے عمل مجھ پر

فوجدتُ فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق ووجدتُ فی مساوی اعمالها النُّخاعةُ تکونُ فی المسجد لا تُدفن رواہ مسلم۔

پیش کئے گئے تو ان کے اچھے اعمال میں تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا بھی پایا گیا اور ان کے برے اعمال میں رینٹھ کو پایا جو مسجد میں کیا جائے اور اس کو دفن نہ کیا گیا ہو"۔

(مسلم)

الرابع:

۱۲۰: عنهُ انّ ناسا قالوا یا رسول اللّٰہ ذھب: اھلُ الدُّثور بالاجور یُصلُّون کما نُصلّی ویصُومُون کما نصُوم ویتصدّقُون بفضُولِ اموالھم قال: اولیس قد جعل اللّٰہ لکُم ما تصدّقُون به: انّ بکلّ تسبیحة صدقةً وکُلّ تکبیرة صدقةً وکُلّ تحمیدة صدقةً وکُلّ تھلیلة صدقةً وامرٌ بالمعرُوف صدقةٌ ونھیٌ عن المُنکر صدقةٌ وفی بُضع احدکُم صدقةٌ" قالُوا یا رسُولَ اللّٰہ ایاتی احدُنا شھوتهُ ویکُونُ لهُ فیھا اجرٌ؟ قال: "ارایتُم لو وضعھا فی حرام اکان علیه وزرٌ؟ فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لهُ اجرٌ" رواہُ مُسلمٌ۔

"الدُّثُور" بالثّاء المُثلّثة: الاموالُ واحدُھا دثرٌ.

۱۲۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مالدار لوگ تو زیادہ اجر لے گئے۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: "کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ جن سے تم صدقہ کرو۔ (پھر فرمایا) بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر لَاالٰہ اِلَّا اللّٰہُ صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت بھی صدقہ ہے"۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے ایک آدمی اپنی جنسی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: "تم یہ بتلاؤ اگر وہ اپنی شہوت کو حرام مقام پر پوری کرتا تو کیا اس کا گناہ ہوتا؟ پس اسی طرح جب اس نے اس کو حلال طریقہ سے پورا کیا تو اس کو اجر ملے گا"۔ (مسلم)

الدُّثُورُ: اس کا واحد دَثْرٌ: مال وخزانہ

الخامسُ:

۱۲۱: عنهُ قال قال لی النّبیُّ ﷺ: "لا تحقرنّ من المعرُوف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجهٍ طلیقٍ" رواہُ مُسلمٌ۔

۱۲۱: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ہی ملو"۔ (مسلم)

السّادسُ:

۱۲۲: عن ابی ھُریرة رضی اللّٰہ عنهُ قال:

۱۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ ہر دن میں لازم ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ دو آدمیوں میں انصاف کر دینا بھی صدقہ ہے' کسی دوسرے آدمی کو بٹھانا بھی صدقہ ہے یا اس کے سامان کو اٹھا کر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے' اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے' ہر قدم جو مسجد کی طرف جائے وہ بھی صدقہ ہے' راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے''۔ (متفق علیہ) مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''ہر انسان کی پیدائش ۳۶۰ جوڑوں پر ہوئی ہے جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا یا راستہ سے کسی پتھر کو ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی لوگوں کے راستہ سے دور کی یا امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کیا تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ تو وہ اس حالت میں شام کرنے والا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور کر دیا''۔

السَّابِعُ :

١٢٣ : عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"النُّزُلُ" اَلْقُوْتُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ.

۱۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی مسجد کی طرف صبح یا شام کو گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر صبح وشام کو مہمانی تیار کرتا ہے''۔ (متفق علیہ)

النُّزُلُ : خوراک' رزق اور جو کچھ مہمان کے لئے تیار کیا جائے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

الثَّامِنُ :

١٢٤ : عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

۱۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو!'' ہر گز تم اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھنا (اس کا ہدیہ

وَلَوْ فِرْسِنُ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: الْفِرْسِنُ مِنَ الْبَعِيرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ وَرُبَّمَا اسْتُعِيرَ فِي الشَّاةِ.

قبول کرنا) خواہ وہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو''۔

اَلْفِرْسِنُ: اصل میں اونٹ کے کھر کے لئے خاص ہے جیسے کہ حافر جانور کے لئے البتہ بکری کے لئے بعض اوقات استعارةً استعمال ہوتا ہے۔

التَّاسِعُ:

١٢٥: عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْبِضْعُ" مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلٰى تِسْعَةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَقَدْ تُفْتَحُ – "وَالشُّعْبَةُ": اَلْقِطْعَةُ.

۱۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے ساٹھ یا اس سے کچھ اوپر یا ستر اور اس سے کچھ اوپر شعبے ہیں ان میں سب سے افضل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا اٹھانا ہے اور حیاء ایمان کا شعبہ ہے''۔ (متفق علیہ)

اَلْبِضْعُ: تین سے نو تک عدد پر بولا جاتا ہے۔

اَلشُّعْبَةُ: ٹکڑا، حصہ۔

الْعَاشِرُ:

١٢٦: عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ: فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُّطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ

۱۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا۔ اس کو سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا۔ چنانچہ اس نے اتر کر اس میں سے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو ایک کتا ہانپ رہا تھا اور پیاس سے گیلی مٹی کھا رہا تھا۔ اس آدمی نے کہا یہ کتا پیاس کی اسی شدت کو پہنچ چکا ہے جس کو میں پہنچا تھا۔ چنانچہ وہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا پھر اپنے مُنہ میں پکڑ کر اُوپر چڑھ آیا اور کتے کو پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر فرمائی اور اس کو بخش دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ کیا حیوانات کے سلسلہ میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر تر جگر والے میں اجر ہے۔ (متفق علیہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر فرما کر اس کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل فرما دیا اور مسلم و بخاری کی روایت میں ہے کہ اسی دوران ایک کتا کنویں کے گرد گھوم رہا تھا کہ

بغيٌ مِنْ بغايا بني اسرآئيل فنزعتْ مُوْقها فاستقتْ لهٗ به فسقتهٗ فغفر لها به.

"الْمُوْقُ" : "الْخُفُّ" : "ويطيفُ" يدُوْرُ حوْلَ رَكِيَّةٍ" وهي البئر.

اس کو بنی اسرائیل کی ایک بدکارہ عورت نے دیکھا۔ پس اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے کتے کے لئے پانی کھینچا اور اس کو پلایا۔ پس اسی عمل کی برکت سے اس کی بخشش کر دی گئی۔

اَلْمُوْقُ: موزہ۔ يُطِيْفُ: گھومنا۔ رَكِيَّةٍ: کنواں۔

الْحادي عشر :

۱۲۷ : عنهُ عن النبيِّ ﷺ قال : لقد رأيتُ رجُلاً يتقلَّبُ في الْجنَّةِ في شجرةٍ قطعها منْ ظهْرِ الطّريْقِ كانتْ تُؤْذِي الْمُسْلِميْن رواهُ مُسْلمٌ : وفي روايةٍ - مرَّ رجُلٌ بِغُصْنِ شجرةٍ على ظهْرِ طريْقٍ فقال : و اللهِ لا نحِّينَّ هذا عن الْمُسْلِميْن لا يُؤْذيهِمْ فاُدْخِلَ الْجنَّة وفي روايةٍ لهُما : بيْنهُما رجُلٌ يمْشي بطريْقٍ وجد غُصْن شوْكٍ على الطَّريْقِ فأخَّرهٗ فشكر اللهُ لهٗ فغفر لهٗ.

۱۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک آدمی کو جنت میں چلتے پھرتے دیکھا جس نے راستہ سے ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا''۔ (مسلم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک آدمی کا گزر درخت کی ایسی ٹہنی کے پاس سے ہوا جو راہ گزر پر واقع تھی۔ اس نے دل میں کہا میں اس ٹہنی کو ضرور بضرور دور کروں گا تا کہ یہ مسلمانوں کو ایذاء نہ پہنچائے۔ پس اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔ بخاری ومسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک آدمی راستہ پر جا رہا تھا۔ اس نے راستہ پر ایک کانٹے دار ٹہنی پائی۔ پس اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر فرما کر اس کو بخش دیا۔

الثّاني عشر :

۱۲۸ : عنهُ قال : قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ : "منْ توضّأ فأحسن الْوُضُوْءَ ثُمَّ أتى الْجُمُعة فاسْتمع وأنْصت غُفِر لهٗ ما بيْنهٗ وبيْن الْجُمُعةِ وزيادةُ ثلاثةِ أيّامٍ ، ومنْ مسَّ الْحصا فقدْ لغا" رواهُ مُسْلمٌ.

۱۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اچھے طریقہ سے وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا اور کان لگا کر خاموشی سے خطبہ سنا۔ اس کے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں بلکہ تین دن زائد کے بھی بخشے جاتے ہیں جس نے کنکریوں کو چھوا اُس نے لغو حرکت کی''۔ (مسلم)

الثّالثُ عشر :

۱۲۹ : عنهُ أنَّ رسُوْلَ اللهِ ﷺ قال : "إذا توضّأ الْعبْدُ الْمُسْلِمُ ، أو الْمُؤْمِنُ فغسل وجْههٗ خرج منْ وّجْهِهٖ كُلُّ خطيْئةٍ نظر إليْها بعيْنيْهِ مع الْماءِ ، أوْ مع آخرِ قطْرِ الْماءِ ، فإذا

۱۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے پس اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے پانی کے استعمال کے ساتھ ہی یا آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔ جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے

غسل یدیه خرج من یدیه کُلُّ خطیئة کان بطشتها یداه مع الماء، او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب، فاذا غسل رجلیه خرجت کُلُّ خطیئة مشتها رجلاه مع الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب" رواہ مسلم.

تھے۔ پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے پانی کے استعمال کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں کو استعمال کر کے کئے۔ پس جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے پاؤں سے چل کر کئے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے"۔ (مسلم)

الرابع عشر:

۱۳۰: عنه عن رسول اللہ ﷺ قال: "الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضان مکفرات لما بینهن اذا اجتنبت الکبائر" رواہ مسلم.

۱۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے تمام گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے"۔ (مسلم)

الخامس عشر:

۱۳۱: عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: "الا ادلکم علی ما یمحو اللہ به الخطایا ویرفع به الدرجات؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ قال: "اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرة الخطا الی المساجد: وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلکم الرباط" رواہ مسلم.

۱۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تم کو ایسے اعمال نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتے اور درجات کو بلند کرتے ہیں؟" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ ارشاد فرمایا: "ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس یہ سرحد پر پہرہ دینے کی طرح ہے"۔ (مسلم)

السادس عشر:

۱۳۲: عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: "من صلی البردین دخل الجنة" متفق علیه.

"البردان": الصبح والعصر.

۱۳۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے جنت میں جائے گا"۔ (متفق علیہ)

اَلْبَرْدَانِ: صبح وعصر کی نماز

السابع عشر:

۱۳۳: عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۳۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لئے اسی طرح کے عمل لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ اقامت یا صحت کی حالت میں کرتا تھا''۔ (بخاری)

الثَّامِنَ عَشَرَ :

١٣٤ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۳۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بھلائی صدقہ ہے''۔ (بخاری)
مسلم نے اس کو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

التَّاسِعَ عَشَرَ :

١٣٥ : عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ ، وَلَا يَرْزَؤُهُ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : لَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ" وَرَوَيَاهُ جَمِيْعًا مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

قَوْلُهُ "يَرْزَؤُهُ" اَيْ يَنْقُصُهُ.

۱۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے۔ اس میں سے جتنا کھالیا جاتا ہے وہ اس لگانے والے کے لئے صدقہ بن جاتا ہے جو اس میں سے چرالیا جاتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ ہے اور جو کوئی اس کو نقصان پہنچاتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ ہے''۔ (مسلم) مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے اور اس سے کوئی حیوان یا انسان یا پرندہ کھاتا ہے تو قیامت تک کیلئے وہ صدقہ بن جاتا ہے اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔ مسلمان جو کوئی درخت لگاتا ہے اور کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے۔ پس اس سے کوئی انسان اور جانور اور کوئی دوسری چیز اس کو استعمال کر لیتی ہے تو وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔ یہ تمام کی تمام روایات حضرت انسؓ سے ہی مروی ہیں۔
يَرْزَؤُهُ: کم کرنا۔

الْعِشْرُوْنَ :

١٣٦ : عَنْهُ قَالَ : اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ : اِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ يَا

۱۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا

رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ: "بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: "اِنَّ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃً" رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: اِنَّ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اَیْضًا بِمَعْنَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ– وَبَنُوْ سَلِمَۃَ بِکَسْرِ اللَّامِ قَبِیْلَۃٌ مَعْرُوْفَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَآثَارُھُمْ خُطَاھُمْ.

جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں رہو۔ تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ ''ہر قدم پر درجہ ہے''۔ بخاری نے اسی سے ہم معنی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَنُو سَلِمَۃَ: انصار کا مشہور قبیلہ ہے۔

آثَارُھُمْ: قدم۔

اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ:

۱۳۷: عَنْ اَبِی الْمُنْذِرِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: "کَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْہُ وَکَانَ لَا تُخْطِئُہُ صَلٰوۃٌ فَقِیْلَ لَہٗ اَوْ فَقُلْتُ لَہٗ: لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْکَبُہٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ یُّکْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَھْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ – وَفِیْ رِوَایَۃٍ: "اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ"

"اَلرَّمْضَاءُ": اَلْاَرْضُ الَّتِیْ اَصَابَھَا الْحَرُّ الشَّدِیْدُ.

۱۳۷: حضرت ابوالمنذر اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا' میں نہیں جانتا کہ کسی اور کا گھر مسجد سے اتنا دور ہو جتنا اس کا تھا' مگر اس سے کوئی نماز (جماعت) سے نہ چھوٹتی تھی۔ ان سے کہا گیا یا میں نے خود ان کو کہا تم اندھیرے اور گرمی کی تمازت میں سفر کے لئے گدھا خرید لو تا کہ اس پر سوار ہو کر آسکو۔ اس پر اس نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا مکان مسجد کے ایک جانب ہوتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا چلنا اور واپس لوٹنا جبکہ میں واپس گھر لوٹ کر آؤں (ثواب میں) لکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ تمام جمع کر دیا ہے'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جس کے ثواب کی تو نے نیت کی ہے''۔

اَلرَّمْضَاءُ: سخت گرم زمین۔

اَلثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ:

۱۳۸: عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً اَعْلَاھَا

۱۳۸: حضرت ابومحمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''چالیس اچھی عادات میں سب سے اوّل عادت دودھ والی بکری کسی کو دینا ہے۔ کوئی عمل کرنے

مَنِيحَةُ الْعَنزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْمَنِيحَةُ" : اَنْ يُعْطِيَهُ اِيَّاهَا لِيَاكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا اِلَيْهِ.

والا ان خصلتوں میں سے کوئی خصلت اگر ثواب کے وعدہ کو سمجھ کر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دے گا"۔ (بخاری)

اَلْمَنِيحَةُ: دودھ دینے والا جانور کسی کو دودھ کے استعمال کے لئے دے دینا۔

اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ :

۱۳۹ : عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ".

۱۳۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: "اے لوگو! آگ سے بچو خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو"۔ (متفق علیہ) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس سے اس کا ربّ کلام نہ فرمائے گا جبکہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پس اس وقت انسان اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے آگے بھیجے ہوئے عمل کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور بائیں طرف دیکھے گا تو پہلے سے بدتر دیکھے گا۔ سوائے اپنے عمل کے کچھ نہ دیکھے گا اور اپنے آگے دیکھے گا تو اپنے چہرے کے سامنے آگ پائے گا۔ پس آگ سے بچو خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ جو یہ نہ پائے تو وہ اچھی بات کہہ دے"۔

اَلرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ :

۱۴۰ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَ "الْاَكْلَةُ" بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ : وَهِيَ الْغَدْوَةُ اَوِ الْعَشْوَةُ.

۱۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر اللہ کا اس پر شکر ادا کرتا ہے یا پانی کا گھونٹ پی کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ (مسلم)

اَلْاَكْلَةُ : صبح یا شام کا کھانا۔

اَلْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ :

۱۴۱ : عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۴۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤ : بَابٌ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الطَّاعَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى﴾ [طٰه: ١-٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ [البقرة: ١٨٥]

١٤٢ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَتْ: هٰذِهٖ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: "مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا" وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَمَهْ" كَلِمَةُ نَهْيٍ وَزَجْرٍ - وَمَعْنٰى "لَا يَمَلُّ اللّٰهُ" لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَجَزَاءَ اَعْمَالِكُمْ وَيُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِّ حَتّٰى تَمَلُّوْا فَتَتْرُكُوْا فَيَنْبَغِيْ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مَا تُطِيْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدُوْمَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ.

نقل کرتے ہیں کہ "ہر مسلمان پر ایک صدقہ لازم ہے"۔ کسی نے عرض کیا حضرت! اگر صدقہ میسر نہ ہو؟ آپؐ نے جواباً فرمایا: "اپنے ہاتھ سے اس کا کوئی کام کر کے اس کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے"۔ عرض کیا گیا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو؟ ارشاد فرمایا: "ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے"۔ عرض کیا گیا حضرت! اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو؟ ارشاد فرمایا: "بھلائی یا خیر کا حکم دے"۔ عرض کیا گیا اگر ایسا بھی نہ کر سکتا ہو؟ ارشاد فرمایا: "برائی سے باز رہے بس یہی صدقہ ہے"۔ (متفق علیہ)

باب: اطاعت میں میانہ روی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "طٰہٰ۔ ہم نے تم پر قرآن کو اس لئے نہیں اتارا کہ تم مشقت میں پڑو"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتے ہیں اور تنگی کا ارادہ نہیں فرماتے"۔

۱۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ان کے ہاں تشریف لائے اور ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی۔ آپؐ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا یہ فلاں عورت ہے جس کی نماز کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "بس ٹھہرو! تم وہ چیز لازم پکڑو جس کی تمہیں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے بلکہ تم اُکتا جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ اطاعت زیادہ محبوب ہے جس کو کرنے والا اس پر مداومت اختیار کرے"۔

مَہْ: یہ ڈانٹ وتوبیخ کے الفاظ ہیں۔ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ: اس کا ثواب تم سے منقطع نہیں فرماتے اور نہ ہی تمہارے اعمال کی جزاء منقطع کرتے ہیں بلکہ تم سے مالی معاملہ جیسا معاملہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم اُکتا کر چھوڑ نہ دو۔ پس مناسب یہ ہے کہ تم وہ اختیار کرو جس کی تم دواماً طاقت رکھتے ہو تاکہ اس کا ثواب اور فضیلت بھی دواماً تمہارے لئے ہو۔

۱٤٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ – قَالَ اَحَدُهُمْ : اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ اَبَدًا – وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ : "اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کے گھر پر آئے اور ان سے آنحضرت ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کیا۔ جب ان کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے اس کو بہت قلیل سمجھا اور کہنے لگے ہم کہاں اور اللہ کے رسول ﷺ کہاں۔ آپؐ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور درمیان میں افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کروں گا اور کبھی صحبت نہ کروں گا۔ آنحضرتؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس اس طرح کہا؟ ''خبردار اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اس کا ڈر رکھنے والا ہوں۔ لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں اور نماز پڑھتا اور سوتا ہوں اور عورتوں سے ہمبستری کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنّت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں''۔ (متفق علیہ)

۱٤٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ : اَلْمُتَعَمِّقُوْنَ الْمُشَدِّدُوْنَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشْدِيْدِ.

۱۴۴ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین میں بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہو گئے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ (مسلم)

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ : تعمق اور بے جا تشدد والے۔

۱٤٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ

۱۴۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین آسان ہے اور جو کوئی بے جا تشدد دین میں اختیار کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے پس تم میانہ درست راستہ پر رہو۔ میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ اور صبح و شام اور رات کو کچھ حصہ کی عبادت سے مدد حاصل کرو''۔ (بخاری) بخاری کی دوسری روایت میں ہے: ''سیدھے راستہ پر چلو!

مِنَ الدُّلْجَةِ : اَلْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا قَوْلُهُ "الدِّيْنُ" هُوَ مَرْفُوْعٌ عَلٰى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ- وَرُوِيَ مَنْصُوْبًا وَرُوِيَ : "لَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ" وَقَوْلُهُ ﷺ : "اِلَّا غَلَبَهُ" الدِّيْنُ وَعَجَزَ ذٰلِكَ الْمُشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّيْنِ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ وَ"الْغَدْوَةُ" : سَيْرُ اَوَّلِ النَّهَارِ وَ "الرَّوْحَةُ" اٰخِرُ النَّهَارِ - "وَالدُّلْجَةُ" اٰخِرُ اللَّيْلِ - وَهٰذَا اسْتِعَارَةٌ وَتَمْثِيْلٌ وَمَعْنَاهُ : اسْتَعِيْنُوْا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْاَعْمَالِ فِيْ وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَفَرَاغِ قُلُوْبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِذُّوْنَ الْعِبَادَةَ وَلَا تَسْاَمُوْنَ وَتَبْلُغُوْنَ مَقْصُوْدَكُمْ، كَمَا اَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَاذِقَ يَسِيْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَيَسْتَرِيْحُ هُوَ وَ دَآبَّتُهُ فِيْ غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُوْدَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

اعتدال برتو۔ صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کے لئے چلو تم اصل مقصود تک پہنچ جاؤ گے"۔ اَلدِّیْنُ : یہ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور منصوب بھی آیا ہے۔ لَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهُ الدِّیْنُ : یعنی دین اس پر غالب آ جائے گا اور وہ متشدد دین کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہے گا کیونکہ دین کے اعمال تو بے شمار ہیں۔ اَلْغَدْوَةُ : صبح کا چلنا۔ اَلرَّوْحَةُ : شام کا چلنا۔ اَلدُّلْجَةُ : رات کا آخری حصہ۔ یہ استعارہ اور تمثیل ہے اس کا معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اعمال کے ذریعہ اس وقت مدد حاصل کرو جبکہ طبیعت میں نشاط اور دلوں کو فراغت میسر ہو۔ اس طرح تمہیں عبادت میں لذت حاصل ہوگی اور تم نہ اُکتاؤ گے اور اپنے مقصد کو پالو گے۔ جس طرح کہ سمجھ دار مسافر ان اوقات میں چلتا ہے اور اس کا جانور دوسرے اوقات میں آرام کرتا ہے اور بلا مشقت مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

١٤٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ : مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا : هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ- فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دوستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی پائی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ رسّی کیسی ہے؟ انہوں نے بتلایا یہ زینب کی رسّی ہے۔ جب تھک جاتی ہے تو اس سے لٹک جاتی ہے (سہارا لیتی ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو کھول ڈالو ہر کوئی طبیعت کے نشاط کی حالت میں نماز پڑھے جب سستی پیدا ہو تو سو جائے"۔ (متفق علیہ)

١٤٧ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّهُ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ

۱۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اُونگھ آ جائے اس کو چاہیے کہ وہ سو جائے۔ یہاں تک کہ نیند اس سے دُور ہو جائے کیونکہ جب وہ ایسی حالت میں نماز پڑھے گا کہ وہ اُونگھ رہا ہو گا تو اس

لا يدری لعلّهٗ يذهبُ يستغفرُ فيسبُّ نفسهٗ" متفقٌ عليه.

کو خبر نہ رہے گی کہ آیا وہ استغفار کر رہا ہے یا اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہے"۔ (مسلم)

۱۴۸ : وعن ابی عبد اللّٰہ جابر ابن سمُرۃ رضی اللّٰہُ عنہما قال : کُنتُ اُصلّی مع النبی ﷺ الصلوات فکانت صلاتُہٗ قصدًا وخطبتُہٗ قصدًا ' رواہ مسلم.

قولُہٗ : "قصدًا" : ای بین الطول والقصر.

۱۴۸: حضرت ابوعبداللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ ﷺ کا خطبہ بھی درمیانہ۔ (مسلم)

قصداً : درمیانہ نہ لمبا نہ مختصر۔

۱۴۹ : وعن ابی جُحیفۃ وھب ابن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال : اٰخی النبیُّ ﷺ بین سلمان وابی الدّرداء فزار سلمانُ ابا الدّرداء فرای اُمّ الدّرداء مُتبذّلۃً فقال : ما شانُکِ؟ قالت : اخوک ابو الدّرداء لیس لہٗ حاجۃٌ فی الدّنیا فجاء ابو الدّرداء فصنع لہٗ طعامًا فقال لہٗ : کُل فانّی صائمٌ قال : ما انا باٰکلٍ حتّی تاکل فاکل فلمّا کان اللّیلُ ذھب ابو الدّرداء یقومُ فقال لہٗ : نم فنام ثُمّ ذھب یقومُ فقال لہٗ نم فلمّا کان اٰخرُ اللّیل قال سلمانُ : قم الاٰن فصلّیا جمیعًا فقال لہٗ سلمانُ : انّ لربّک علیک حقًّا ' وانّ لنفسک علیک حقًّا ' ولاھلک علیک حقًّا ' فاعط کُلّ ذی حقٍّ حقّہٗ ' فاتی النبیَّ ﷺ فذکر ذٰلک لہٗ فقال النبیُّ ﷺ "صدق سلمانُ" رواہ البخاریُّ.

۱۴۹: حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے سلمان وابودرداء کو بھائی بنایا تھا۔ حضرت سلمان نے ایک دن حضرت ابودرداء سے ملاقات کی اور یہ دیکھا کہ ام درداء میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس ہیں۔ سلمانؓ نے کہا تمہیں کیا ہو گیا؟ تو ام درداء نے کہا کہ تمہارا بھائی تو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ ابودرداء آئے تو ام درداء نے ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب ان کو کہا گیا کہ کھانا کھاؤ تو ابودرداء نے کہا میں تو روزہ سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں اس وقت تک نہیں کھا سکتا جب تک تم نہ کھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے کھانا کھا لیا۔ جب رات ہوئی تو ابودرداء قیام کے لئے تیار ہوئے۔ سلمان نے ان کو کہا تم سو جاؤ وہ سو گئے پھر وہ اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا تم سو جاؤ۔ جب رات کا پچھلا حصہ ہوا تو سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ پھر دونوں نے نماز ادا کی۔ پس سلمان نے ان کو کہا بے شک تمہارے ربّ کا تم پر حق ہے اور تمہاری ذات کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے۔ ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرو۔ پھر وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: "سلمان نے سچ کہا"۔ (بخاری)

۱۵۰ : وعن ابی محمّدٍ عبد اللّٰہ ابن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ عنہما قال اُخبر النبیُّ

۱۵۰ : حضرت ابومحمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو میرے متعلق بتلایا گیا کہ میں کہتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انّى اَقُوْلُ : وَ اللّٰهِ لَاصُوْمَنَّ النَّهارَ ' وَلَاقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ : قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَ اَفْطِرْ ' وَنَمْ وَقُمْ ' وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ – قُلْتُ : فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ : فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ : فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ : فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ ﷺ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِىْ رِوَايَةٍ : "هُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ : فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَهْلِىْ وَمَالِىْ" وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ" قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ : صُمْ وَاَفْطِرْ ' وَنَمْ وَقُمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ' وَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ' وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ' وَاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ فِىْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِذَنْ ذٰلِكَ صِيَامُ

ہوں کہ اللہ کی قسم! میں دن کو روزہ رکھوں گا اور جب تک زندہ رہوں گا رات کو قیام کروں گا۔ رسول اللہؐ نے مجھے فرمایا: ''تم نے یہ باتیں کہی ہیں؟'' میں نے آپؐ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں یقیناً یہ باتیں میں نے کہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم ان کی طاقت نہ رکھ سکو گے۔ اس لئے تم کبھی روزہ رکھو اور کبھی چھوڑو۔ اسی طرح سو جاؤ اور کچھ قیام کرو اور مہینے میں تین دن روزے رکھو اس لئے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے پس یہ روزے ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہو جائیں گے''۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن افطار کیا کرو''۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے زیادہ معتدل روزے ہیں''۔ اور ایک روایت میں ہے ''یہ افضل ترین روزے ہیں''۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اس سے زیادہ کوئی افضل نہیں''۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ کاش میں نے ہر ماہ میں تین دن کے روزے قبول کر لئے ہوتے جو آپؐ نے فرمائے تھے۔ تو یہ مجھے اہل وعیال اور مال سے زیادہ محبوب تھا اور ایک روایت میں ہے کہ کیا مجھے یہ نہیں بتلایا گیا کہ ''تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نوافل پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا: ''اس طرح مت کرو۔ روزہ رکھ اور افطار کر۔ سو اور قیام کر کیونکہ تیرے جسم کا تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ تم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھو۔ پس تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا۔ چنانچہ یہ ہمیشہ کے روزے ہوں گئے''۔ میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں اس سے زیادہ کی طاقت

الدهر" فشددت فشدد علی قلت: یارسول الله انی اجد قوة قال: صم صیام نبی الله داود ولا تزد علیه" قلت: وما کان صیام داود؟ قال: "نصف الدهر" فکان عبد الله یقول بعد ما کبر یا لیتنی قبلت رخصة رسول الله صلی الله علیه وسلم- وفی روایة: "الم اخبر انک تصوم الدهر وتقرأ القرآن کل لیلة" فقلت: بلی یا رسول الله ولم ارد بذلک الا الخیر قال: فصم صوم نبی الله داود، فانه کان اعبد الناس، واقرء القرآن فی کل شهر قلت: یا نبی الله انی اطیق افضل من ذلک؟ قال: فاقرأه فی کل عشرین" قلت: یا نبی الله انی اطیق افضل من ذلک؟ قال: فاقرأه فی کل عشر" قلت یا نبی الله انی اطیق افضل من ذلک؟ قال: فاقرأه فی کل سبع ولا تزد علی ذلک فشددت فشدد علی وقال لی النبی صلی الله علیه وسلم: انک لا تدری لعلک یطول بک عمر قال: فصرت الی الذی قال لی النبی صلی الله علیه وسلم- فلما کبرت وددت انی کنت قبلت رخصة نبی الله صلی الله علیه وسلم - وفی روایة "وان لولدک علیک حقا" وفی روایة: "لا صام من صام الابد" ثلاثا - وفی روایة "احب الصیام الی الله تعالی صیام داود

رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو اور اس پر اضافہ مت کرو''۔ میں نے عرض کیا وہ داؤد علیہ السلام کے روزے کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ''آدھی زندگی''۔ حضرت عبد اللہ بڑھاپے میں کہا کرتے تھے کاش میں حضور ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا اور ایک روایت میں ہے کہ ''مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ہر رات کو ایک قرآن پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یارسول اللہ! میں نے اس سے بھلائی ہی کا ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''تو اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ۔ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ''۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبرؐ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا: ''بیس دن میں ایک قرآن پڑھو''۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھو''۔ میں نے گزارش کی یا نبی اللہ ﷺ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہر سات دن میں ایک قرآن پڑھو اور اس پر اضافہ مت کرو''۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں میں نے سختی کی مجھ پر سختی کر دی گئی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں کیا معلوم کہ شاید تیری عمر طویل ہو''۔ چنانچہ اب میں اس عمر کو پہنچ گیا جو آپؐ نے فرمائی تھی۔ اب جبکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ کاش میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیا ہوتا اور ایک روایت میں ہے: ''تمہاری اولاد کا تم پر حق ہے'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''اس کا روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزہ رکھا''۔ یہ تین مرتبہ فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں میں محبوب ترین نماز داؤد علیہ السلام کی ہے۔ وہ آدھی رات سوتے اور رات کا تیسرا حصہ قیام فرماتے اور چھٹا حصہ آرام فرماتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور

واحبُّ الصَّلوٰة الی اللّٰہ تعالٰی صلوٰۃ داوٗد: کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ' وکان یصوم یوما ویفطر یوما' ولا یفرّ اذا لاقی وفی روایۃ قال: انکحنی ابی امراۃ ذات حسب وکان یتعاھد کنّتہ "ای امراۃ ولدہ" فیسالھا عن بعلھا فتقول لہ: نعم الرجل من رجل لم یطاٗلنا فراشا ولم یفتّش لنا کنفا منذ اتیناہ. فلما طال ذلک علیہ ذکر ذلک للنبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم - فقال: "القنی بہ" فلقیتہ بعد فقال: "کیف تصوم؟" قلتُ: کلّ یوم قال: "وکیف تختم؟" قلتُ: کلّ لیلۃ وذکر نحو ما سبق. وکان یقرأ علی بعض اھلہ السّبع الّذی یقروٗہ یعرضہ من النّھار لیکون اخفّ علیہ باللّیل واذا اراد ان یتقوّی افطر ایاما واحصی وصام مثلھن کراھیۃ ان یترک شیئا فارق علیہ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم- کلّ ھذہ الرّوایات صحیحۃ معظمھا فی الصّحیحین وقلیلٌ منھا فی احدھما.

جب دشمن سے سامنا ہوتا تو نہ بھاگتے اور ایک روایت میں ہے کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک خاندانی عورت سے کر دیا اور میرے والد اپنی بہو کا بہت خیال کرتے تھے اور اس سے اس کے خاوند کے متعلق پوچھتے رہتے تھے تو وہ ان کو کہتی وہ آدمیوں میں اچھے آدمی ہیں۔ انہوں نے ہمارا بستر نہیں روندا اور ہمارے پردے والی چیز کو نہیں ٹٹولا جب سے ہم اس کے ہاں آئے ہیں۔ جب اس بات کا تذکرہ بہت مرتبہ ہو چکا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اس کو مجھ سے ملواؤ''۔ چنانچہ اس کے بعد میں آپؐ کو ملا تو آپؐ نے فرمایا: ''تم کیسے روزہ رکھتے ہو؟''۔ میں نے عرض کیا ہر روز۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم قرآن مجید کیسے ختم کرتے ہو؟''۔ میں نے عرض کیا ہر رات اور اسی طرح ذکر کیا جیسے پہلے گزرا۔ حضرت عبداللہ اپنے بعض گھر والوں کو قرآن کا وہ حصہ دن میں سناتے جو رات کو تلاوت کرتے تاکہ رات کو پڑھنا آسان ہو جائے اور جب قوت حاصل کرنا چاہتے تو کئی روز روزہ چھوڑ دیتے اور ان کو شمار کر لیتے اور پھر اتنے روزے بعد میں رکھ لیتے کیونکہ وہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی چیز ان میں سے رہ جائے (جس پر وہ پہلے سے عمل کرتے چلے آ رہے ہیں) جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے۔ یہ تمام روایات صحیحین کی ہیں ان میں سے کم حصہ کسی دوسری روایت سے لیا گیا ہے۔

۱۵۱: وعن ابی ربعیّ حنظلۃ بن الرّبیع الاسیدی الکاتب احد کتّاب رسول اللّٰہ ﷺ قال: لقینی ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ فقال: کیف انت یا حنظلۃ؟ قلتُ: نافق حنظلۃ! قال: سبحان اللّٰہ ما تقول؟ قلتُ: نکون عند رسول اللّٰہ ﷺ یذکّرنا بالجنّۃ

۱۵۱: حضرت ابوربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے ایک کاتب ہیں روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا حنظلہ تم کیسے ہو؟ میں نے کہا حنظلہ منافق ہو گیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمارے سامنے جنت اور دوزخ کا اس طرح ذکر

وَالنَّارِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "وَمَا ذَاكَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ الْعَيْنِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ "رِبْعِيٌّ" بِكَسْرِ الرَّاءِ "وَالْأُسَيِّدِيُّ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُوْرَةٌ وَقَوْلُهٗ: "عَافَسْنَا" هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّيْنِ الْمُهْمَلَتَيْنِ: اَيْ عَالَجْنَا وَلَاعَبْنَا. "وَالضَّيْعَاتُ" الْمَعَايِشُ.

فرماتے ہیں کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے باہر نکل آتے ہیں اور بیوی' بچوں اور دنیا کے کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو ان میں سے بہت سی چیزیں بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اس جیسی باتیں تو ہمیں بھی پیش آتی ہیں۔ چنانچہ میں اور ابوبکر چل دیئے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے؟''۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرماتے ہیں تو گویا ان کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے نکل کر جاتے ہیں اور ہم بیوی بچوں اور دنیاوی کاروبار میں مشغول ہو کر بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے اور ذکر میں (ہر وقت) مشغول رہو تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں۔ لیکن اے حنظلہ وقت وقت کی بات ہے'' اور یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ (مسلم)

رِبْعِیٌّ : اَلْاُسَیِّدِیُّ :

عَافَسْنَا : کام کاج اور کھیل میں مصروف ہونا۔

اَلضَّیْعَاتُ : گزراوقات کے اسباب۔

۱۵۲ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِي الشَّمْسِ وَلَا

۱۵۲ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اچانک آپ ﷺ کی نگاہ ایک کھڑے آدمی پر پڑی۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بتلایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے۔

يقعد ولا يستظل ولا يتكلم ويصوم. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه" رواه البخاري.

جس نے نذر مانی ہے کہ وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ لے گا اور نہ گفتگو کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اس کو کہہ دو کہ وہ بات کر لے اور سایہ میں ہو جائے اور بیٹھ جائے اور روزہ کو مکمل کرے"۔ (بخاری)

١٥: بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْأَعْمَالِ

باب: اعمال کی حفاظت ونگہبانی

قال الله تعالى: ﴿الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم﴾ [الحديد:١٦] وقال تعالى: ﴿وقفينا بعيسى ابن مريم واتيناه الانجيل وجعلنا في قلوب الذين اتبعوه رافة ورحمة ورهبانية ن ابتدعوها ما كتبناها عليهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها﴾ [الحديد:٢٧] وقال تعالى: ﴿ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا﴾ [النحل:٩٢] وقال تعالى: ﴿واعبد ربك حتى ياتيك اليقين﴾ [الحجر:٩٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اللہ کی یاد کے لئے اور اللہ تعالیٰ نے جو حق کی باتیں اتاری ہیں ان کے لئے ان کے دل جھک جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئیں اور ان پر زمانہ طویل گزرا تو ان کے دل سخت ہو گئے"۔ (الحدید) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل دی اور ان کے لوگوں کے دلوں میں کہ جنہوں نے ان کی اتباع کی شفقت ورحمت ڈال دی اور رہبانیت جس کو انہوں نے خود گھڑ لیا تھا۔ ہم نے ان پر لازم نہ کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو حاصل کرنے کے لئے پھر انہوں نے اس کا اس طرح خیال نہیں رکھا جس طرح خیال رکھنے کا حق تھا"۔ (الحدید) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم اس عورت کی طرح مت بنو جس نے نہایت محنت سے کاتے ہوئے سوت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا"۔ (النحل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے"۔ (الحجر)

١٥٣: واما الاحاديث فمنها حديث عائشة "وكان احب الدين اليه ما داوم صاحبه عليه" وقد سبق في الباب قبله.

۱۵۳: اس سلسلہ کی احادیث میں سے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ كَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ جو گزشتہ باب میں گزری۔

١٥٤: وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من نام عن حزبه من الليل او عن شيء منه فقراه

۱۵۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ جو شخص اپنے رات کے وظیفے سے یا اس کے کچھ حصے سے سو جائے اور وہ اسے فجر سے لے کر ظہر کی نماز کے

مَا بَيْنَ صَلوٰةِ الْفَجْرِ وَصَلوٰةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وقت کے درمیان میں پڑھ لے تو اس کے لئے لکھ لیا جاتا ہے کہ گویا اس نے رات ہی میں پڑھا"۔ (مسلم)

١٥٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عبداللہ تو فلاں کی طرح مت ہو وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا"۔ (متفق علیہ)

١٥٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلوٰةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب درد وغیرہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز جاتی رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو بارہ رکعات ادا فرما لیتے تھے۔ (مسلم)

١٦ : بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَآدَابِهَا

باب: سنت اور اُس کے آداب کی حفاظت ونگہبانی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر:٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ [النجم:٣-٤] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ [آل عمران:٣١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ [الاحزاب:٢١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء:٦٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ تم کو جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ"۔ (الحشر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ تو وحی ہے جو ان کی طرف اتاری جاتی ہے"۔ (النجم) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آپ فرمادیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی میں عمدہ نمونہ ہے۔ اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو"۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تیرے رب کی قسم ہے وہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ کو اپنا حکم وفیصل نہ مان لیں پھر تمہارے فیصلہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں اور پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر کسی چیز کے متعلق تمہارا باہمی جھگڑا ہو جائے تو تم اسے اللہ اور اس

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ [النساء:٥٩] قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَاهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ [النساء:٨٠] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [الشورى:٥٢، ٥٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النور:٦٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ [الاحزاب:٣٤] وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ.

کے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو''۔ علماء نے فرمایا اس کا معنی کتاب وسنت کی طرف لوٹانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بیشک آپ ان کی راہنمائی صراطِ مستقیم کی طرف کرتے ہیں یعنی اللہ کا راستہ''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان کو کوئی آزمائش آئے یا ان کو کوئی دردناک عذاب پہنچے''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور تم یاد کرو جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں''۔

آیات اس باب میں بہت ہیں۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ:

احادیث درج کی جاتی ہیں۔

١٥٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ۔ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو باتیں میں تمہیں بیان کرنے سے چھوڑ دوں۔ ان میں تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ اس لئے کہ تم سے پہلے لوگوں کو کثرتِ سوال نے ہلاک کیا اور اپنے پیغمبروں سے وہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔ اس لئے جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق انجام دو''۔ (متفق علیہ)

الثَّانِيْ:

١٥٨: عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا۔ قَالَ: "اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

١٥٨: حضرت ابونجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت مؤثر وعظ فرمایا جس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو گویا الوداعی وعظ ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وصیت فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور بات کو سننے اور ماننے کا حکم دیتا

وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، وَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

"اَلنَّوَاجِذُ" بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ الْاَنْيَابُ وَقِيْلَ الْاَضْرَاسُ.

ہوں۔ خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کیا جائے اور ثانی یہ ہے کہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا پس تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کو لازم پکڑو۔ اس سنت کو کچلیوں (سامنے کے دو دانت) سے مضبوط پکڑو اور دین میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچو۔ اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداوٗد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلنَّوَاجِذُ: کچلیاں یا ڈاڑھیں۔

اَلثَّالِثُ:

۱۵۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى" قِيْلَ: وَمَنْ يَّاْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت سب کی سب جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا''۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟ ارشاد فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا''۔ (بخاری)

اَلرَّابِعُ:

۱۶۰: عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ وَقِيْلَ اَبِيْ اِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ "لَا اسْتَطَعْتَ" مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰: حضرت ابومسلم اور بعض نے کہا ابوایاس سلمہ بن عمرو بن الاکوع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپؐ نے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھاؤ''۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا: ''خدا کرے تجھے طاقت نہ رہے''۔ اس کو دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے صرف تکبر نے روکا تھا۔ پس اس کا ہاتھ منہ کی طرف پھر کبھی نہ اُٹھا۔ (مسلم)

اَلْخَامِسُ:

۱۶۱: عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ– وَفِيْ رِوَايَةٍ

۱۶۱: حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ''تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے مابین مخالفت پیدا فرمادے گا''۔ (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ ہماری صفوں کو اس

لمسلم: كان رسول الله ﷺ يسوي صفوفنا حتى كانما يسوي بها القداح حتى اذا راى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فراى رجلا باديا صدره فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم".

طرح سیدھا فرماتے گویا اس سے تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اندازہ فرمایا کہ ہم اس کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے کہ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے نکلا ہوا ہے تو آپؐ نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں درست کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا''۔

السادس:

١٦٢ : عن ابى موسى رضى الله عنه قال: احترق بيت بالمدينة على اهله من الليل فلما حدث رسول الله ﷺ بشانهم قال ان هذه النار عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم" متفق عليه

۱۶۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رات کو ایک مکان مکینوں سمیت مدینہ میں جل گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بتلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے' جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو''۔ (متفق علیہ)

السابع:

١٦٢ : عنه قال قال رسول الله ﷺ "ان مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة: قبلت الماء فانبتت الكلا والعشب الكثير' وكان منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا' واصاب طائفة منها اخرى انما هى قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلا. فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه ما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به" متفق عليه.

۱۶۳: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس بارش جیسی ہے جو زمین کو پہنچے۔ پس اس زمین کا کچھ حصہ تو زرخیز تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کیا اور گھاس اور بہت سا سبزہ اُگایا اور کچھ حصہ اس کا بنجر تھا۔ جس نے پانی روک لیا پھر اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں نے اس سے پانی پیا اور پلایا اور کھیتوں کو سیراب کیا اور وہ بارش زمین کے ایک اور حصہ کو پہنچی جو چٹیل میدان تھا جس نے نہ پانی روکا اور نہ گھاس اُگائی۔ پس یہ مثال اس کی ہے جس نے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور اس علم سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نفع دیا۔ پس اس نے علم خود بھی حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور (دوسری) مثال اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف اپنا سر بھی نہیں اٹھایا اور نہ ہی اس نے اس ہدایت کو قبول کیا جو میں لے کر آیا ہوں''۔ (متفق علیہ)

"فقه" بضم القاف على المشهور وقيل

بكسرها : اى صار فقيها.

فَقُهَ : فقیہ بننا۔

الثَّامِنُ :

١٦٤ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْ قَدَ نَارًا ' فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَىَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری اور تمہاری مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے دور ہٹا رہا ہے۔ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں۔ لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جا رہے ہو''۔(مسلم)

"اَلْجَنَادِبُ" نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ ' هٰذَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ يَقَعُ فِي النَّارِ. "وَالْحُجَزُ" جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِيَ مَعْقِدُ الْاِزَارِ وَالسَّرَاوِيْلِ.

اَلْجَنَادِبُ : ٹڈی اور پروانے کی طرح کا کیڑا ہے یہ وہ معروف کیڑا ہے جو آگ میں گرتا ہے۔

اَلْحُجَزُ جمع حُجْزَةٌ : چادر و شلوار یا تہہ بند باندھنے کی جگہ۔

التَّاسِعُ :

١٦٥ : عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ ' وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ : "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهَا الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ طَعَامَهُ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى فَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ".

۱۶۵ : حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹ لینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے''۔(مسلم) ایک اور روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے پکڑ لے اور اُس پر جو مٹی وغیرہ لگی ہے اس کو صاف کر کے اس کو کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ کو تولئے کے ساتھ نہ پونچھے۔ جب تک کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹ نہ لے۔ اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کونسے کھانے میں برکت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ ''شیطان تمہاری اشیاء کے ہر موقعہ پر حاضر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت میں بھی۔ پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس پر لگ جانے والی تکلیف دہ چیز کو دور کر کے اس کو کھا لے اور شیطان کے لئے اس کو نہ چھوڑے''۔

الْعَاشِرُ :

١٦٦ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا: كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' اَلَا وَاِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ" اِلٰى قَوْلِهِ: "الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" فَيُقَالُ لِي: "اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"غُرْلًا" : اَيْ غَيْرَ مَخْتُونِينَ.

الْحَادِيَ عَشَرَ :

١٦٦: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہم میں وعظ ونصیحت کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! تم اللہ کی بارگاہ میں ننگے پاؤں' ننگے بدن' غیر مختون جمع کئے جاؤ گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔ اچھی طرح سنو! بلاشبہ سب سے پہلے قیامت کے دن جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ خبردار سنو! میری اُمت کے بعض لوگوں کو لایا جائے گا انہیں بائیں طرف پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے ربّ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو کہا جائے گا۔ اے پیغمبر تجھے نہیں معلوم! انہوں نے تیرے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کیں۔ پس میں وہ کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ بن مریم) نے کہا: ﴿كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ الایہ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان کے اندر موجود رہا۔ آپ نے یہ آیت ﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تک تلاوت فرمائی۔ پھر مجھے کہا جائے گا یہ اپنی ایڑیوں پر دین سے پھر گئے۔ جب سے تم ان سے جدا ہوئے۔ (متفق علیہ)

غُرْلاً : غیر مختون

١٦٧ : عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَاِنَّهُ يَفْقَاُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: اِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا" ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

١٦٧: حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری مارنے سے منع کیا اور فرمایا: ''یہ نہ تو شکار کو مارتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے البتہ یہ آنکھ پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہے''۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے کسی قریبی رشتہ دار نے کنکری ماری تو حضرت عبداللہ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کنکری مارنے سے منع فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ نہ تو شکار کرتی ہے۔ اس نے پھر اس حرکت کا اعادہ کیا۔ عبداللہ نے فرمایا میں تمہیں بتلا رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو دوبارہ کنکری

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا.

مار رہا ہے میں تم سے کبھی کلام نہ کروں گا۔ (کیونکہ تمہاری یہ حرکت قصداً مخالفت معلوم ہوتی ہے)۔

۱۶۸ : وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ 'يَعْنِى الْاَسْوَدَ' وَيَقُوْلُ 'اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸: حضرت عابس بن ربیعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت آپ یہ فرما رہے تھے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (متفق علیہ)

۱۷: بَابٌ فِى الْوُجُوْبِ الْاِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ وَمَا يَقُوْلُهُ مَنْ دُعِىَ اِلٰى ذٰلِكَ وَاُمِرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نُهِىَ عَنْ مُّنْكَرٍ!

باب: اللہ کے حکم کی اطاعت ضروری ہے اور جس کو اللہ کے حکم کی طرف بلایا جائے یا امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کہا جائے وہ کیا کہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِىْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء:٦٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [النور:٥١] وَفِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الْمَذْكُوْرُ فِىْ اَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهٗ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِيْهِ.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تمہارے ربّ کی قسم ہے وہ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک تجھے اپنے باہمی جھگڑوں میں فیصل نہ مان لیں اور پھر تمہارے فیصلہ پر اپنے دلوں میں ذرّہ بھر تنگی محسوس نہ کریں اور اس کو مکمل طور پر تسلیم کرلیں''۔ (النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مؤمنو! بات یہ ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم نے سنا اور مانا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔ (النور)

اس باب سے متعلقہ روایات میں وہ حدیث ابو ہریرہ ہے جو پہلے گزری اور دیگر روایات میں سے یہ ہے۔

۱۶۹ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ اَلْاٰيَةَ اشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى

۱۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لِلّٰهِ مَا ......﴾: ''اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو وہ جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس پر تمہارا محاسبہ کریں گے''۔ تو یہ آیت صحابہ کرام رضوان اللہ پر گراں گزری۔ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں

اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا : اَیْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّفْنَا مِنَ
الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ : الصَّلٰوةُ وَالْجِهَادُ
وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ
اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ
قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا
اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ اِثْرِهَا اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا
نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا" قَالَ :
نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ : نَعَمْ
﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ قَالَ : نَعَمْ ،
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں
کچھ ایسے اعمال کا ذمہ دار بنایا گیا ہے جن کی ہم طاقت رکھتے ہیں مثلاً
نماز، جہاد، روزہ، صدقہ وغیرہ اور آپؐ پر یہ آیت اتری ہے اور ہم اس
کی طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”کیا تم چاہتے ہو کہ تم
اسی طرح کہو جس طرح تم سے پہلے اہل کتاب نے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
بلکہ تم یوں کہو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ...... جب اس دعا کو صحابہ نے پڑھا اور
ان کی زبانوں پر یہ رواں ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد یہ آیت
نازل فرمائی: ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ ......﴾ ”ایمان لائے رسول اس پر جو
ان پر ان کے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا اور مؤمن بھی ایمان
لائے۔ سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی
کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی
ایک کے درمیان (ایمان کے لحاظ سے) تفریق نہیں کرتے اور
انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے ربّ ہم تیری
بخشش کے طالب ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ جب انہوں نے
ایسا کر لیا تو اللہ نے آیت کے اس حصہ کو منسوخ فرما دیا اور اس کی جگہ
نازل فرمایا: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ ......﴾ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت
سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جو اچھے کام کرے گا اس کا فائدہ اسی
کو پہنچے گا اور جو برے کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ اے
ہمارے ربّ! ہماری بھول اور غلطیوں پر ہماری گرفت نہ فرما۔ اللہ
تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا۔ بہت اچھا۔ اے ہمارے ربّ! ہم پر
اس طرح بوجھ نہ ڈال جس طرح تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے
پہلے تھے۔ اللہ نے فرمایا ہاں اور ہمیں معاف فرما دے اور ہمیں بخش
دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے پس کافروں کے
مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہاں۔
(مسلم)

السَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" يَقُوْلُ: "أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انگلی اور درمیانی انگلی کو ایک دوسرے سے ملاتے اور فرماتے اما بعد! بیشک بہترین بات کتاب اللہ ہے اور بہترین طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور سب سے بدترین کام (دین میں) نئے نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور آپؐ فرماتے ہیں میں ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے وہ تو اس کے ورثاء کے لئے ہے اور جو آدمی قرض چھوڑ جائے یا کمزور اہل و عیال چھوڑ جائے وہ میرے سپرداری اور میری ذمہ داری میں ہے"۔ (مسلم)

۱۷۲: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ.

۱۷۲: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت باب المحافظۃ علی السنۃ میں گزر چکی ہے۔

۱۹: بَابُ فِيْمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

باب: جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ جاری کیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا﴾ [الفرقان: ۷۴] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا﴾ [الانبياء: ۷۳].

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرما جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں متقین کا راہنما بنا"۔ (الفرقان) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور ہم نے ان کو مقتدا بنایا وہ ہمارے حکم کے ساتھ لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں"۔ (الانبیاء)

۱۷۳: وَعَنْ أَبِيْ عَمْرٍو وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ

۱۷۳: حضرت ابو عمرو جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم دن کے شروع میں آنحضرتؐ کے پاس تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جو ننگے بدن تھے اون کی دھاری دار چادریں یا کمبل ڈالے اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت قبیلہ مضر سے بلکہ تمام کے تمام قبیلہ مصر سے تھے۔ جب رسول اللہؐ نے ان کی فاقہ کشی کو دیکھا تو آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پس آپؐ گھر میں تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے۔ پھر آپؐ نے بلال کو اذان کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تم

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ وَالْاٰيَةُ الْاُخْرٰى الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ" حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ' فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ' وَمَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ "مُجْتَابِي النِّمَارِ" هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْاَلِفِ بَاءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَالنِّمَارُ جَمْعُ نَمِرَةٍ وَّهِيَ كِسَاءٌ مِّنْ صُوْفٍ مُّخَطَّطٌ وَمَعْنٰى "مُجْتَابِيْهَا" لَابِسِيْهَا قَدْ خَرَقُوْهَا فِيْ رُءُوْسِهِمْ "وَالْجَوْبُ" الْقَطْعُ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ اَيْ نَحَتُوْهُ وَقَطَعُوْهُ – وَقَوْلُهٗ "تَمَعَّرَ" هُوَ بِالْعَيْنِ

اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ الایہ اور یہ آیت ﴿رَقِيْبًا﴾ تک پڑھی۔ اور دوسری آیت جو حشر کے آخر میں ہے۔ تلاوت فرمائی ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ ......﴾ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو ہر شخص کو دیکھ لینا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا کچھ آگے بھیجا ہے''۔ ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ درہم' دینار' کپڑے اور گندم کا صاع' کھجور کا صاع صدقہ کرے۔ آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ انصار میں سے ایک شخص تھیلی لایا جو اتنی بوجھل تھی کہ اس کے ہاتھ اٹھانے سے عاجز ہو رہے تھے بلکہ عاجز ہو ہی گئے۔ پھر لوگ مسلسل لاتے رہے یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر کپڑے اور خوراک کے دیکھے۔ میں نے آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا کہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ گویا اس پر سونے کی چھال پھیر دی گئی ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کے لئے اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہے جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے۔ بغیر اس بات کے کہ ان کے اجروں میں کوئی کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا تو اس پر اس کے اپنے گناہوں کا بوجھ اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کچھ کمی کی جائے''۔ (مسلم)

مُجْتَابِي النِّمَارِ: یہ نمر کی جمع ہے دھاری دار چادر۔

مُجْتَابِيْهَا: پہننے والے۔ انہوں نے دو چادریں پھاڑ کر سروں پر ڈال رکھی تھیں۔

اَلْجَوْبُ: کاٹنا۔

اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ یعنی: ان کو تراشا اور کاٹا۔

الْمُهْمَلَةِ: اَیْ تَغَيَّرَ - وَقَوْلُهُ: "رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا: اَیْ صُبْرَتَيْنِ - وَقَوْلُهُ: "كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ" هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَآءِ وَالْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِیْ عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ وَصَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ: "مُدْهُنَةٌ" بِدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَآءِ وَبِالنُّوْنِ وَكَذَا ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِیُّ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَآءُ وَالْاِسْتِنَارَةُ.

تمعّر: تبدیل ہوا۔
رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ: دوڈھیر۔
كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ: یہ بقول قاضی عیاض ہے۔
امام حُمیدی نے مُدْهَنَةٌ لکھا ہے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔
دونوں صورتوں میں مراد اس سے چہرہ کی صفائی اور چمک ہے۔

۱۷۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر اس کے خون ناحق کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کا یہ طریقہ رائج کیا''۔ (متفق علیہ)

۲۰: بَابٌ فِی الدَّلَالَةِ عَلٰى خَيْرٍ وَّالدُّعَآءِ اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ!

باب: خیر کی طرف راہنمائی اور ہدایت وگمراہی کی طرف بلانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ﴾ [الحج:٦٧ القصص:٨٧] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل:١٢٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ [المائدة:٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ﴾ [آل عمران:١٠٤].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنے ربّ کی طرف بلاؤ''۔ (الحج، القصص)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے بلاؤ''۔ (النحل)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو''۔ (المائدہ)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''چاہئے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی طرف دعوت دینے والی ہو''۔ (آل عمران)

۱۷۵: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ

۱۷۵: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی بھلائی کے کام کی طرف راہنمائی کی تو اس کو اس بھلائی کے کرنے والے کے

مثلُ اجرِ فاعلِه" رواهُ مُسلِمٌ

برابراجر ملے گا''۔(مسلم)

١٧٦ : وعن ابى هُريرة رضى اللّٰهُ عنهُ انّ رسُولَ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم قال : "مَنْ دعا الى هُدىً كان لَهُ من الاجرِ مثلُ اُجُورِ من تبعهُ لا ينقصُ ذٰلك من اُجُورِهم شيئاً ، ومن دعا الى ضلالةٍ كان عليه من الاثم مثلُ آثامِ من تبعهُ لا ينقصُ ذٰلك من آثامهم شيئاً" رواهُ مُسلِمٌ .

۱۷۶ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور اس سے ان کے اجروں میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جو کسی کو کسی گمراہی کی طرف بلائے گا اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کا اتنا ہی وبال ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو گناہ کرنے کا وبال ہوگا اور وبال ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کرے گا''۔(مسلم)

١٧٧ : وعن ابى العبّاس سهل بن سعد السّاعدىّ رضى اللّٰهُ عنهُ انّ رسُولَ اللّٰه ﷺ قال يوم خيبر : "لاُعطينّ هذه الرّاية غداً رجُلاً يفتحُ اللّٰهُ على يديه يُحبُّ اللّٰه ورسُولَهُ ويُحبُّهُ اللّٰهُ ورسُولُهُ فبات النّاسُ يدُوكُون ليلتهُم ايُّهُم يُعطاها – فلمّا اصبح النّاسُ غدوا على رسُولِ اللّٰه ﷺ كُلُّهُم يرجُوا ان يُعطاها فقال : اين عليُّ بنُ ابى طالبٍ؟" فقيل يا رسُولَ اللّٰه هُو يشتكى عينيه قال : فارسلُوا اليه" فاُتى به فبصق رسُولُ اللّٰه ﷺ فى عينيه ودعا لهُ فبرئ حتّى كان لم يكُن به وجعٌ فاعطاهُ الرّاية – فقال علىٌّ رضى اللّٰهُ عنهُ: يا رسُولَ اللّٰه اُقاتلُهُم حتّى يكُونُوا مثلنا؟ فقال : "انفُذ على رسلك حتّى تنزل بساحتهم ثُمّ ادعُهُم الى الاسلام واخبرهُم بما يجبُ عليهم من حقّ اللّٰه تعالى فيه فو اللّٰه لان يهدى اللّٰهُ بك رجُلاً واحداً خيرٌ لك من

۱۷۷ : حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے پس لوگوں نے رات اس بحث میں گزاری کہ وہ کون ہوگا جس کو جھنڈا دیا جائے گا۔ جب صبح کے وقت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوئے۔ تو ان میں سے ہر ایک امیدوار تھا کہ اس کو جھنڈا ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھیں خراب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی طرف پیغام بھیجو''۔ جب ان کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ ان کی آنکھیں اس طرح درست ہوگئیں گویا کہ ان کو تکلیف ہی نہ تھی۔ پس آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عنایت فرمایا۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم آرام سے چلتے جاؤ! یہاں تک کہ ان کے میدان میں جا اترو۔ پھر ان کو اسلام کی طرف دعوت دو اور ان کو اللہ تعالیٰ کا وہ حق بتلاؤ جو ان کے ذمہ ہے۔ قسم بخدا! اگر اللہ

حُمُرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "يَدُوكُونَ" اَیْ يَخُوضُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ – قَوْلُهُ "رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّآءِ بِفَتْحِهَا لُغَتَانِ وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ.

تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہت زیادہ بہتر ہے"۔ (متفق علیہ)

يَدُوكُونَ: بحث اور بات چیت کرنا۔

عَلٰى رِسْلِكَ: اپنے انداز سے۔

۱۷۸ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَهَّزُ بِهِ؟ قَالَ: "اِئْتِ فُلَانًا قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَهَّزْتَ بِهِ فَقَالَ: يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِیْ تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِیْ مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَنَا فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۸ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بنو اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا یارسول اللہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس وہ سامان نہیں جس سے میں جہاد کی تیاری کروں۔ آپؐ نے فرمایا: "فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ اس نے جہاد کی تیاری کی تھی مگر وہ بیمار ہو گیا"۔ چنانچہ وہ نوجوان گیا اور اُس سے جا کر کہا رسول اللہؐ تجھے سلام کہتے اور فرماتے ہیں کہ تم مجھے وہ سامان دے دو جس سے تم نے جہاد کی تیاری کی تھی۔ اس شخص نے کہا: اے فلانہ! اس کو وہ سامان دے دو جس سے میں نے جہاد کی تیاری کی تھی اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ روکنا۔ قسم بخدا! تو اس میں سے کوئی نہیں روکے گی کہ پھر تمہارے لئے برکت ہو (جو روکے گی وہ بے برکتی کا باعث ہوگا)۔ (مسلم)

۲۱: بَابٌ فِی التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ [المائدة:۳] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ [العصر] قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَلَامًا مَعْنَاهُ: اِنَّ النَّاسَ اَوْ اَكْثَرَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ.

باب: نیکی وتقویٰ میں تعاون

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو"۔ (المائدہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "قسم ہے زمانے کی۔ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی"۔ (العصر) امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام لوگ یا لوگوں کی اکثریت غور وفکر کرنے سے غافل ہے۔

۱۷۹ : وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۷۹: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے خدا کے راستہ میں جہاد کرنے والے کو جہاد کا سامان تیار کر کے دیا۔ بلاشبہ اس نے خود جہاد کیا اور؛

فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

جہاد کرنے والے کا اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ اس کا جانشین بنا۔ یقیناً اس نے جہاد کیا"۔ (متفق علیہ)

۱۸۰ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ گھر کے دو آدمیوں میں سے ایک ضرور جائے اور ثواب دونوں کے درمیان ہوگا"۔ (مسلم)

۱۸۱ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوا : الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : "رَسُولُ اللّٰهِ" فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ : أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ : "نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روحاء کے مقام پر ایک قافلہ کو ملے آپ نے پوچھا۔ "تم کون لوگ ہو؟" انہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "میں اللہ کا رسول ہوں"۔ اس پر ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر پوچھا کیا اس پر حج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا"۔ (مسلم)

۱۸۲ : وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنَفِّذُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ : "الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ" وَضَبَطُوا : "الْمُتَصَدِّقَيْنِ" بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ النُّونِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَعَكْسِهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

۱۸۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان امانت دار خزانچی وہ ہے جو کہ اپنے اوپر اس حکم کو نافذ کرے جو اس کو دیا گیا اور پوری خوش دلی سے مال کو پورا پورا اسی کو ادا کر دے جس کو ادا کرنے کا حکم ہوا تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ ایک روایت میں ہے جو اس کو دیتا ہے جس کو حکم دیا گیا"۔

(متفق علیہ)

اَلْمُتَصَدِّقِيْنِ : جمع اور تثنیہ دونوں طرح صحیح ہے۔

۲۲ : بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کرنا

قَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى : إِخْبَارًا عَنْ نُوحٍ ﷺ ﴿وَأَنْصَحُ لَكُمْ﴾ [الأعراف: ٦٢] وَعَنْ هُودٍ ﷺ ﴿وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بلاشبہ مسلمان بھائی بھائی ہیں"۔ (الحجرات) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق خبر دیتے ہوئے "اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں" (الاعراف) اور ہود علیہ السلام کے بارے میں فرمایا اور "میں تمہارے لئے امانت دار خیر خواہ

اَمِيْنٌ﴾ [الأعراف:٦٨]

ہوں"۔ (الاعراف)

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ :

احادیث:

١٨٣ : عَنْ اَبِىْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ : "لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۳: حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "دین خیر خواہی ہے"۔ ہم نے عرض کیا کس کے لئے؟ فرمایا: "اللہ کے لئے اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور مسلمان پیشواؤں کے لئے اور عامۃ المسلمین کے لئے"۔ (مسلم)

اَلثَّانِيْ :

١٨٤ : عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی برتنے پر بیعت کی"۔ (متفق علیہ)

اَلثَّالِثُ :

١٨٥ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے کرتا ہے"۔ (متفق علیہ)

٢٣ : بَابٌ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ!

باب: اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [آل عمران:١٠٤] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [آل عمران:١١٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف دعوت دینے والا اور بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا ہو اور یہی لوگ کامیاب ہیں"۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تم سب سے بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کی ہدایت کے لئے نکالا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو"۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے پیغمبر ﷺ درگزر سے کام لو اور بھلائی کا

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الاعراف:١٩٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [التوبة:٧١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ [المائدة:٧٨، ٧٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ [الكهف:٢٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ [الحجر:٩٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ [الأعراف:١٦٥] وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

حکم دواور جاہلوں سے اعراض کرو“۔(الاعراف)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مؤمن مرداور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق کار و مددگار ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو“۔(التوبہ)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے ان کافروں پر حضرت داؤداور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس سبب سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھنے والے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو ان برائیوں سے نہ روکتے تھے جن کا وہ خود ارتکاب کرتے تھے البتہ بہت براتھا جو وہ کرتے تھے“۔(المائدہ)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے۔ پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے“۔(الکہف)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس کا آپ کو حکم دیا گیا اس کو کھول کر بیان کر“۔(الحجر)
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ظالموں کی سخت عذاب کے ساتھ گرفت کی۔ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے“۔(الاعراف)
اس سلسلہ کی آیات بہت معلوم ومعروف ہیں۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ:

١٨٦: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٦: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو تم میں سے کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے اور اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (براجانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے“۔(مسلم)

الثَّانِيْ:

١٨٧: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ

١٨٧: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جو

اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ ، فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ لَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ .

نبی بھی بھیجا۔ اس کی امت میں اس کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے رہے جو اس کی سنت پر عمل اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے رہے۔ پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جو خود نہ کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جس کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا پس جو شخص ان کے ساتھ دل سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے اور جو ان سے اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں ہے"۔ (مسلم)

اَلثَّالِثُ :

۱۸۸ : عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ : فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْہِ بُرْھَانٌ ، وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

"اَلْمَنْشَطُ وَالْمَکْرَہُ" بِفَتْحِ مِیْمَیْھِمَا اَیْ فِی السَّھْلِ وَالصَّعْبِ وَ"الْاَثَرَةُ" الْاِخْتِصَاصُ بِالْمُشْتَرَکِ وَقَدْ سَبَقَ بَیَانُھَا. "بَوَاحًا" بِفَتْحِ الْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَھَا وَاوٌ ثُمَّ حَآءٌ مُھْمَلَةٌ : اَیْ ظَاھِرًا لَا یَحْتَمِلُ تَاْوِیْلًا.

۱۸۸ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی کہ ہم تنگی اور آسانی اور ناگواری اور خوشی (ہر حال میں) سنیں اور اطاعت کریں اور اس بات پر بیعت کی کہ خواہ ہم کو دوسروں پر ترجیح دی جائے اور اس بات پر کہ ہم اقتدار کے سلسلہ میں مسلمان حکمرانوں سے جھگڑا نہ کریں گے مگر اس صورت میں کہ جب ان سے صریح کفر دیکھیں جس کی تمہارے پاس اللہ کی بارگاہ میں واضح دلیل ہو اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں بھی ہوں حق بات کہیں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں"۔ (متفق علیہ)

اَلْمَنْشَطُ وَالْمَکْرَہُ : نرمی اور سختی۔
اَلْاَثَرَةُ : مشترک چیز میں کسی کو خاص کرنا۔
بَوَاحًا : ظاہر جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو۔

اَلرَّابِعُ :

۱۸۹ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الْقَائِمِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْوَاقِعِ فِیْھِمَا

۱۸۹ : حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اس آدمی کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم رہنے والا ہے اور اس کی جو ان حدود میں مبتلا ہونے والا ہے۔ ان لوگوں جیسی ہے

كَمَثَلِ قَوْمٍ ، اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا وَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْقَائِمُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى" مَعْنَاهُ الْمُنْكِرُ لَهَا الْقَائِمُ فِيْ دَفْعِهَا وَاِزَالَتِهَا وَالْمُرَادُ بِالْحُدُوْدِ : مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ "وَاسْتَهَمُوْا" : اقْتَرَعُوْا.

جنہوں نے ایک کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی۔ پس کچھ ان میں سے اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی کی طلب ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے جاتے اور اوپر منزل میں بیٹھنے والوں پر گزرتے ہیں (تو ان کو ناگوار گزرتا ہے) چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم نچلے حصہ میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ پس اگر اوپر والے ان کو اس ارادے کی حالت میں چھوڑ دیں (عمل کرنے دیں) تو تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے مسافر بھی بچ جائیں گے"۔ (بخاری)

اَلْقَائِمُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ : منع کی ہوئی چیزوں کا انکار کرنے والا اور ان کے ازالہ کی کوشش کرنے والا۔ اَلْحُدُوْدِ : اللہ کی منع کردہ اشیاء۔ اسْتَهَمُوْا : قرعہ اندازی کرنا۔

اَلْخَامِسُ :

١٩٠ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ اَبِيْ اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مَعْنَاهُ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْاِثْمِ وَاَدّٰى وَظِيْفَتَهٗ وَمَنْ اَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهٖ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِيْ.

١٩٠ : حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "تم پر عنقریب ایسے حکمران بنائے جائیں گے جن کے کچھ کاموں کو تم پسند کرو گے اور کچھ کو ناپسند۔ پس جس نے (ان کے برے کاموں کو) برا سمجھا وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا۔ لیکن وہ جو ان پر راضی ہو گیا اور ان کی اتباع کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ایسے حکمرانوں سے قتال نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تمہارے اندر نماز کو قائم کریں"۔ (مسلم)

اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے دل سے برا سمجھا اور وہ ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ گناہ سے بری الذمہ ہے اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور جس نے حسب طاقت اس کا انکار کیا وہ اس گناہ سے بچ گیا اور جو ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ نافرمان ہے۔

كَمَثَلِ قَوْمٍ ، اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا وَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْقَائِمُ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى" مَعْنَاهُ الْمُنْكِرُ لَهَا الْقَائِمُ فِيْ دَفْعِهَا وَاِزَالَتِهَا وَالْمُرَادُ بِالْحُدُوْدِ: مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ "وَاسْتَهَمُوْا" : اقْتَرَعُوْا.

جنہوں نے ایک کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی۔ پس کچھ ان میں سے اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی کی طلب ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے جاتے اور اوپر منزل میں بیٹھنے والوں پر گزرتے ہیں (تو ان کو ناگوار گزرتا ہے) چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم نچلے حصہ میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ پس اگر اوپر والے ان کو اس ارادے کی حالت میں چھوڑ دیں (عمل کرنے دیں) تو تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے مسافر بھی بچ جائیں گے"۔ (بخاری)

اَلْقَائِمُ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ : منع کی ہوئی چیزوں کا انکار کرنے والا اور ان کے ازالہ کی کوشش کرنے والا۔ اَلْحُدُوْدِ : اللہ کی منع کردہ اشیاء۔ اِسْتَهَمُوْا : قرعہ اندازی کرنا۔

اَلْخَامِسُ :

١٩٠ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ اَبِيْ اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مَعْنَاهُ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَارًا بِيَدٍ وَّلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْاِثْمِ وَاَدّٰى وَظِيْفَتَهٗ وَمَنْ اَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهٖ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِيْ.

۱۹۰: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "تم پر عنقریب ایسے حکمران بنائے جائیں گے جن کے کچھ کاموں کو تم پسند کرو گے اور کچھ کو ناپسند۔ پس جس نے (ان کے برے کاموں کو) برا سمجھا وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا۔ لیکن وہ جو ان پر راضی ہو گیا اور ان کی اتباع کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ایسے حکمرانوں سے قتال نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تمہارے اندر نماز کو قائم کریں"۔ (مسلم)

اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے دل سے برا سمجھا اور وہ ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ گناہ سے بری الذمہ ہے اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور جس نے حسب طاقت اس کا انکار کیا وہ اس گناہ سے بچ گیا اور جو ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ نافرمان ہے۔

السَّادِسُ :

١٩١ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ' فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ" وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ : قَالَ : "نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۱: حضرت ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی زبان پر یہ کلمات تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو قریب آ گیا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جبکہ برائی عام ہو جائے"۔ (متفق علیہ)

السَّابِعُ :

١٩٢ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ" قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "کہ تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو!" صحابہ رضوان اللہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے لئے ان مجالس میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں۔ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم نے وہاں بیٹھنا ہی ہے تو تم راستے کو اس کا حق دو"۔ صحابہ رضوان اللہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نگاہوں کا پست رکھنا (تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹانا)' دوسروں کو تکلیف دینے سے ہاتھ کو روکنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا"۔ (متفق علیہ)

الثَّامِنُ :

١٩٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ وَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ" فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خُذْ

۱۹۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ایک سونے کی انگوٹھی ایک آدمی کے ہاتھ میں دیکھی۔ آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: "تم میں سے ایک شخص آگ کے انگارے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے"۔ اس آدمی کو آنحضرت ﷺ کے تشریف لے

خاتمک انتفع به – قال : لا والله لا اخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم" رواه مسلم.

جانے کے بعد کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو اور اسے فائدہ اٹھالو۔ اس نے کہا خدا کی قسم! میں اس کو کبھی نہ لوں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (مسلم)

التاسع :

١٩٤ : عن ابی سعید الحسن البصری ان عائذ بن عمرو رضی الله عنه دخل علی عبید الله بن زیاد فقال : ای بنی انی سمعت رسول الله یقول : "ان شر الرعاء الحطمة فایاک ان تکون منهم فقال له : اجلس فانما انت من نخالة اصحاب محمد فقال : وهل کانت لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم"

رواه مسلم.

۱۹۴: حضرت ابوسعید حسن بصری روایت کرتے ہیں حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور فرمایا: اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ حکمران سب سے بدتر ہے جو اپنی رعایا پر سختی کرے تو اپنے کو ان میں سے ہونے سے بچا۔ اس نے کہا آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوسہ میں سے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا ان میں بھی چھان اور بھوسہ تھا۔ بلاشبہ بھوسہ تو ان کے بعد والوں اور ان کے غیروں میں ہے۔

(مسلم)

العاشر :

١٩٥ : عن حذیفة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : "والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر او لیوشکن الله ان یبعث علیکم عقابا منه ثم تدعونه فلا یستجاب لکم" رواه الترمذی وقال : حدیث حسن.

۱۹۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو! ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب اتار دے پھر اس حالت میں اس سے دعائیں کرو اور وہ قبول نہ کی جائیں''۔ (ترمذی)

الحادی عشر :

١٩٦ : عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال : افضل الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر" رواه ابوداود ، والترمذی وقال : حدیث حسن.

۱۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے''۔

(ابوداؤد، ترمذی)

الثانی عشر :

۱۹۷ : عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ الْبَجَلِىِّ الْاَحْمَسِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِى الْغَرْزِ: اَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" رَوَاهُ النَّسَائِىُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

"اَلْغَرْزُ" بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ زَاىٍ وَهُوَ رِكَابُ كُوْرِ الْجَمَلِ اِذَا كَانَ مِنْ جِلْدٍ اَوْ خَشَبٍ وَقِيْلَ لَا يَخْتَصُّ بِجِلْدٍ وَخَشَبٍ.

۱۹۷: حضرت ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قدم مبارک رکاب میں رکھے ہوئے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہنا''۔ (نسائی)

اَلْغَرْزِ: چمڑے یا لکڑی کی رکاب۔

بعض کے نزدیک کوئی بھی رکاب مراد ہے۔

اَلثَّالِثُ عَشَرَ :

۱۹۸ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلٰى حَالِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ" ثُمَّ قَالَ ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿فَاسِقُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدِ

۱۹۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں خرابی اس طرح شروع ہوئی کہ ان میں ایک آدمی دوسرے سے ملتا اور کہتا اے شخص تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اسے چھوڑ دے۔ اس لئے کہ وہ تیرے لئے جائز اور حلال نہیں۔ پھر جب اگلے روز اس کو ملتا جبکہ وہ اسی حال پر ہوتا تو اس کا یہ حال اس کو ہم مجلس بننے اور ہم پیالہ اور ہم نوالہ بننے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو برابر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ﴾ ''بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے آگے نکلنے والے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو اس برائی سے نہ روکتے تھے جس برائی کا وہ ارتکاب کرتے تھے۔ یقیناً بہت برا تھا وہ فعل جو وہ کرتے تھے۔ تو ان میں اکثر لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ بہت برا ہے جو ان کے نفسوں نے آگے بھیجا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاسِقُوْنَ تک تلاوت فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا: ''ہرگز نہیں قسم بخدا! تم لوگوں کو

الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا"

قَوْلُهُ: "تَأْطُرُوهُمْ" أَيْ تَعْطِفُوهُمْ "وَلَتَقْصُرُنَّهُ" أَيْ لَتَحْبِسُنَّهُ.

ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو۔ اور ظالم کا ہاتھ پکڑو اور ان کو زبردستی حق کی طرف موڑو اور ان کو حق پر مجبور کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مُہر لگا دیں گے۔ اور تم پر لعنت کریں گے جیسا ان پر کی گئی“۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا پس وہ نہ رکے۔ پھر ان کے علماء نافرمانوں کی مجالس میں بیٹھے اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو یکساں کر دیا اور ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ چھوڑ کر سیدھے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم نجات نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم ان کو حق کی طرف موڑو“۔

تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا: موڑو، قائل کرو۔

لَتَقْصُرُنَّهُ: ان کو ضرور روکو۔

الرَّابِعَ عَشَرَ:

١٩٩: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ.

199: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک تم اس آیت کو پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو۔ تم کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا جو گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت پر ہو“۔ اور بیشک میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں پھر اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب عام بھیج دیں“۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

صحیح اسناد کے ساتھ۔

٢٤ : بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوْبَةِ مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ وَّ خَالَفَ قَوْلُهٗ فِعْلَهٗ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [البقرة:٤٤] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ؟﴾ [الصف:٢] وَقَالَ تَعَالٰى : اِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ ﷺ ﴿وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰكُمْ عَنْهُ﴾ [هود:٨٨].

٢٠٠ : وَعَنْ اَبِىْ زَيْدٍ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا الْحِمَارُ فِى الرَّحَا فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا فُلَانُ مَالَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ : بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ : "تَنْدَلِقُ" هُوَ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ – وَ"الْاَقْتَابُ" الْاَمْعَاءُ وَاحِدُهَا قَتَبٌ.

باب: جو اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے مگر اُس کا فعل، قول کے خلاف ہو اُس کی سزا سخت ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بڑی ناراضگی والی ہے کہ وہ باتیں کہو جو تم خود نہ کرو''۔ (الصف) اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کا قول فرمایا کہ ''میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں جس چیز سے روکتا ہوں میں خود وہ کر کے تمہاری اس میں مخالفت کروں''۔ (ھود)

٢٠٠: حضرت ابوزید اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ''آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لے کر ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ پس اس کے گرد جہنمی جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں! کیا ہوا ہے کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا۔ وہ کہے گا۔ ہاں یقیناً۔ لیکن میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

تَنْدَلِقُ : نکلنا۔

اَقْتَابُ جمع قَتَبٌ: انتڑیاں۔

٢٦ : بَابُ الْاَمْرِ بِاَدَآءِ الْاَمَانَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ [النساء:٥٨] وَقَالَ

باب: امانت کی ادائیگی کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم امانتیں امانت والوں کو پہنچادو''۔ (النساء)

تعالیٰ : ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ [الاحزاب:۷۲].

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھایا بے شک وہ بڑا نادان اور بے باک ہے''۔(الاحزاب)

۲۰۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ".

۲۰۱ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے''۔(متفق علیہ)

۲۰۲ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ : حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ : يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهٖ "فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا ، حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ

۲۰۲ : حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری۔ پھر قرآن مجید نازل ہوا۔ پس لوگوں نے امانت کو قرآن مجید اور سنت سے پہچان لیا''۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان فرمایا: ''کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے قبض کر لی جائے گی پھر اس کا اثر ایک معمولی نشان کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی پس اس کا اثر آبلے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ جیسے تم ایک انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ تو اس پر آبلہ نمودار ہو جائے۔ پس تم اسے اُبھرا ہوا تو دیکھتے ہو مگر اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لی اور اسے پاؤں پر لڑھکایا۔ پس لوگ اس طرح ہو جائیں گے کہ آپس میں خرید و فروخت کرتے ہوں گے مگر ان میں کوئی امانت ادا کرنے کے قریب بھی نہ پھٹکے گا۔ یہاں تک کہا جائے گا کہ فلاں لوگوں میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ یہاں تک آدمی کو کہا جائے گا

اتى علىّ زمانٌ وَما اُبالى اَيُّكم بايعتُ : لئن كان مُسلما ليرُدّنّهُ علىّ دِينُهُ ' وَلئن كان نصرانيا او يهُوديا ليرُدّنّهُ علىّ ساعيه وامّا اليوم فما كُنتُ اُبايعُ منكُم الّا فُلانًا و فُلانًا" متفقٌ عليه.

قولُهُ : "جذر" بفتح الجيم واسكان الذال المُعجمة وهُو اصلُ الشّىءِ و "الوكتُ" بالتاءِ المُثنّاةِ مِن فوقٍ : الاثرُ اليسيرُ والمجلُ" بفتح الميم واسكان الجيم وهُو تنفُّطٌ فى اليد ونحوها من اثر عملٍ وغيره - قولُهُ مُنتبرا مُرتفعا - قولُهُ "ساعيه" الوالى عليه.

کہ یہ کتنا مضبوط' ہوشیار اور عقلمند ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا"۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا کہ میں پرواہ نہ کرتا تھا کہ مجھ سے کس نے خرید و فروخت کی بشرطیکہ وہ مسلمان ہوتا۔ اس لئے کہ اس کا دین مجھ پر میری چیز کو ضرور واپس کردے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوتا تو اس کا کارندہ مجھ پر میری چیز کو ضرور واپس کردے گا مگر آج کل تو میں صرف فلاں فلاں سے ہی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

جَذْرٌ: چیز کی اصل۔ الوَکْتُ: معمولی اثر اور نشان
اَلْمَجَلُ: کام کاج کے نتیجہ میں ہاتھ پر پڑنے والا اثر۔
مُنْتَبِرًا: اونچا' بلند۔
سَاعِیْہِ: نگران' کارندہ۔

۲۰۳ : وعن حُذيفة وابى هُريرة رضى اللهُ عنهُما قالا : قال رسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم : "يجمعُ اللهُ تبارك وتعالى النّاس فيقُومُ المُؤمنُون حتّى تُزلف لهُمُ الجنّةُ فياتُون ادم صلواتُ الله عليه فيقُولُون : يا ابانا استفتح لنا الجنّة فيقُولُ : وهل اخرجكُم من الجنّة الّا خطيئةُ ابيكُم لستُ بصاحب ذلك اذهبُوا الى ابنى ابراهيم خليل الله قال فياتُون ابراهيم فيقُولُ ابراهيمُ عليه السّلامُ : لستُ بصاحب ذلك انّما كُنتُ خليلا من ورآء ورآء اعمدُوا الى مُوسى الّذى كلّمهُ اللهُ تكليما - فياتُون مُوسى عليه السّلامُ فيقُولُ : لستُ بصاحب ذلك اذهبُوا الى

۲۰۳: حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا پس مومن کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر جنت ان کے قریب کردی جائے گی پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے اور ان سے کہیں گے۔ ابا جان! ہمارے لئے جنت کھلوا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے۔ (کیا تمہیں معلوم نہیں) کہ تمہیں تمہارے باپ کی غلطی نے ہی جنت سے نکلوایا تھا۔ اس لئے میں اس کا اہل نہیں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ پس وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے میں اس کا اہل نہیں۔ میں یقیناً اللہ کا خلیل تھا لیکن یہ منصب اس سے بہت بلند تر ہے۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ پس وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئینگے آپ بھی معذرت کر دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کا کلمہ اور اسکی روح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت محمدؐ کے پاس آئیں

عِیسٰی کَلِمَةُ اللّٰہِ وَرُوْحُہٗ فَیَقُوْلُ عِیسٰی
عَلَیْہِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ فَیَاْتُوْنَ
مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ
لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَیَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ
الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ
قُلْتُ: بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ؟
قَالَ: اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ یَمُرُّ وَیَرْجِعُ فِیْ طَرْفَةِ
عَیْنٍ ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیْحِ ثُمَّ کَمَرِّ الطَّیْرِ وَاَشَدِّ
الرِّجَالِ تَجْرِیْ بِھِمْ اَعْمَالُھُمْ وَنَبِیُّکُمْ قَائِمٌ
عَلَی الصِّرَاطِ یَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰی
تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ لَا
یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا وَفِیْ حَافَتَیِ
الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ بِاَخْذِ مَنْ
اُمِرَتْ بِہٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَمُکَرْدَسٌ فِی
النَّارِ" وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ بِیَدِہٖ اِنَّ قَعْرَ
جَھَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُہٗ "وَرَآءَ وَرَآءَ" ھُوَ بِالْفَتْحِ فِیْھِمَا
وَقِیْلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِیْنٍ وَمَعْنَاہُ لَسْتُ بِتِلْکَ
الدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ وَھِیَ کَلِمَةٌ تُذْکَرُ عَلٰی
سَبِیْلِ التَّوَاضُعِ - وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاھَا فِیْ
شَرْحِ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ" وَاللّٰہُ اَعْلَمُ.

٢٠٤: وَعَنْ اَبِیْ خُبَیْبٍ "بِضَمِّ الْخَآءِ
وَالْمُعْجَمَةِ" عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْھُمَا قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَیْرُ یَوْمَ الْجَمَلِ
دَعَانِیْ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَقَالَ: یَا بُنَیَّ اِنَّہٗ لَا
یُقْتَلُ الْیَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ وَاِنِّیْ لَا اُرَانِیْ

گے۔ پس آپؐ کھڑے ہوں گے (اور سفارش کریں گے) اور
آپؐ کو اجازت سفارش دے دی جائے گی۔ پھر امانت اور صلہ رحمی
دونوں کو چھوڑا جائے گا۔ پس وہ پل صراط کے دائیں' بائیں کھڑی ہو
جائیں گی۔ پس لوگ گزرنا شروع ہوں گے۔ پہلا تمہارا گروہ بجلی کی
طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر
قربان ہوں بجلی کی طرح گزرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے ارشاد
فرمایا: ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بجلی پلک جھپکنے میں گزر کر لوٹ آتی
ہے (مراد بہت تیزی سے) پھر دوسرا گروہ ہوا کی مانند۔ پھر پرندے
کی مانند۔ مضبوط آدمیوں کو پل صراط پر ان کے اعمال تیز دوڑا کر
لے جائیں گے اور تمہارے پیغمبرؐ پل صراط پر کھڑے دعا فرما رہے
ہوں گے۔ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ اے میرے ربّ بچا بچا۔ یہاں تک کہ
بندوں کے اعمال انکو تیز چلانے سے عاجز آ جائیں گے۔ یہاں تک
کہ آدمی آئے گا جو چلنے کی طاقت ہی نہیں رکھے گا مگر صرف گھسٹ کر
چلے گا اور پل صراط کے دونوں کناروں پر کانٹے لٹکے ہوں گے جو اس
بات پر مامور ہوں گے کہ جن کے متعلق ان کو پکڑنے کا حکم ملا انکو پکڑ
لیں۔ پھر کچھ لوگ زخمی ہوں گے مگر نجات پا جائیں گے اور بعض کو الٹا
کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ
میں ابوہریرہ کی جان ہے کہ جہنم کی گہرائی ستر خریف ہے۔ (مسلم)

وَرَاءَ بـــاوُرَاءَ: دونوں طرح ہے۔ مراد یہ ہے کہ میں اس بلند
مرتبہ کے لائق نہیں۔ یہ لفظ تواضعاً کہے جاتے ہیں۔ شرح مسلم میں ان
کی تفصیل لکھ دی گئی ہے۔

۲۰۴: حضرت ابوخبیب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ جب زبیر جنگ جمل کے دن کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا چنانچہ میں
آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ پھر فرمایا بیٹا! آج جو لوگ قتل ہوں
گے ظالم ہوں گے یا مظلوم۔ میرا اپنے متعلق گمان یہ ہے کہ میں
مظلومانہ قتل کیا جاؤں گا۔ میرا سب سے بڑا غم و فکر میرا قرضہ ہے۔ تیرا

اَلَا سَاُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْمًا وَاِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّىْ لَدَيْنِىْ اَفَتَرٰى دَيْنَنَا يُبْقِىْ مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَىَّ بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنِىْ ' وَاَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَثُلُثَهُ لِبَنِيْهِ ' يَعْنِىْ لِبَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُلُثُ الثُّلُثِ . قَالَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَآءِ الدَّيْنِ شَىْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيْكَ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ وَلَدُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَاٰى بَعْضَ بَنِى الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَّعَبَّادٌ وَّلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَجَعَلَ يُوْصِيْنِىْ بِدَيْنِهِ وَيَقُوْلُ : يَا بُنَىَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَاىَ . قَالَ : فَوَ اللّٰهِ مَا دَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ : يَا اَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ : اَللّٰهُ. قَالَ : مَا وَقَعْتُ فِىْ كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهِ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيْهِ قَالَ : فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَ دَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوْفَةِ وَ دَارًا بِمِصْرَ . قَالَ : وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَاْتِيْهِ فَيَسْتَوْدِعُهُ اِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ : لَا وَلٰكِنْ هُوَ سَلَفٌ اِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِىَ اِمَارَةً قَطُّ وَّلَا جِبَايَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ غَزْوٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ

کیا خیال ہے کہ ہمارا قرضہ ہمارے کچھ مال کو چھوڑے گا؟ پھر ارشاد فرمایا: پیارے بیٹے! ہمارے مال کو فروخت کر کے میرے قرض کو ادا کر دینا۔ اور ثلث مال کے متعلق وصیت فرمائی اور تہائی کے تہائی مال کی وصیت عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں (یعنی پوتوں) کے لئے فرمائی۔ پھر فرمایا اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا تیسرا حصہ بھی تیرے بیٹوں کے لئے ہے۔ ہشام راوی حدیث کہتے ہیں کہ عبداللہ کے بیٹے خبیب اور عباد نے حضرت زبیرؓ کے بعض بیٹوں کو دیکھا تھا اور حضرت زبیر کے اس وقت نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے اپنے قرض کے متعلق وصیت فرماتے رہے۔ اس دوران میں فرمانے لگے اے بیٹے! اگر تو قرض کے بعض حصہ کی ادائیگی سے عاجز آ جائے تو میرے مولیٰ سے مدد طلب کرنا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ بخدا! مجھے سمجھ نہ آیا کہ مولیٰ سے کیا مراد ہے؟ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا اللہ۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی مجھے ان کے قرضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں کوئی مشکل در پیش ہوئی تو میں کہتا اے زبیر کے مولیٰ ان کا قرضہ ان کے ذمہ سے ادا فرما پس وہ ادا فرما دیتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد قتل ہو گئے انہوں نے کوئی درہم و دینار نقد نہ چھوڑا۔ صرف الغابہ کی زمینیں۔ مدینہ میں گیارہ مکانات' بصرہ میں دو مکان' ایک مکان کوفہ میں اور ایک مکان مصر میں۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ ان پر قرضہ کی صورت یہ تھی کہ کوئی آدمی آپ کے پاس اپنے مال امانت کے طور پر لاتا اور آپ کے سپرد کر دیتا آپ کہتے یہ امانت نہیں بلکہ قرض ہے۔ اس لئے کہ مجھے اس کے ضائع ہونے کا ڈر ہے (امانت کا ضمانی نہیں بلکہ قرض کا ضمان ہے) اور آپ کسی بھی عہدے پر مقرر نہ ہوئے اور نہ آپ نے ٹیکس یا اور کسی وصولی کی ذمہ داری قبول کی۔ صرف آنحضرتؐ اور ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے (یہ مکانات مال

فَوَجَدْتُهُ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ! فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ : يَا ابْنَ اَخِيْ كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ : مِائَةُ اَلْفٍ . فَقَالَ حَكِيْمٌ : وَاللّٰهِ مَا اَرٰى اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذِهٖ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : اَرَاَيْتَكَ اِنْ كَانَتْ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ؟ قَالَ : مَا اَرَاكُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا فَاِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِيْ قَالَ : وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدِ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِاَلْفِ اَلْفٍ وَّسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ : مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَاَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَّكَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ اَرْبَعُ مِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ : اِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : لَا ، قَالَ : فَاِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُوْنَ اِنْ اَخَّرْتُمْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : لَا ، قَالَ : فَاقْطَعُوْا لِيْ قِطْعَةً ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : لَكَ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا . فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا فَقَضٰى عَنْهُ دَيْنَهٗ وَاَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَّنِصْفٌ ، فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ . فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ : كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ : كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَّنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ : قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ

غنیمت کا ثمرہ تھے) حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے ذمہ قرضہ کی رقم کو شمار کیا تو بائیس لاکھ تھی ۔ پھر عبداللہ کو حکیم بن حزامؓ ملے ۔ اور فرمایا اے بھتیجے! میرے بھائی کے ذمہ کتنا قرضہ ہے؟ میں نے قرضے کو چھپایا اور کہا ایک لاکھ ۔ حضرت حکیم نے کہا میرے خیال میں تو تمہارا مال (وراثت) اس قرض کی گنجائش نہیں رکھتا ۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت! اگر بائیس لاکھ ہو تو پھر کیا خیال ہے؟ اس پر انہوں نے فرمایا میرے خیال میں اتنے بڑے قرضے کو ادا کرنے کی تم طاقت نہیں رکھتے ۔ پس اگر تم اس میں سے کسی قدر عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے معاونت طلب کرنا ۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے الغابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی ۔ عبداللہ نے اس کو ۱۶ لاکھ میں فروخت کیا پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جس کا میرے والد زبیرؓ کے ذمہ قرضہ ہو تو وہ مجھے الغابہ کی زمین پر ملے اور اپنا قرض وصول کر لے ۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر آئے ان کا حضرت زبیرؓ کے ذمہ چار لاکھ قرضہ تھا ۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرضہ تمہارے لئے معاف کر دیتا ہوں ۔ عبداللہ نے کہا نہیں ۔ انہوں نے پھر کہا اگر تم چاہو تو میں اس کو تاخیر سے ادا کئے جانے والے قرضوں میں شمار کر لوں ۔ اگر تم بہت مہلت چاہتے ہو ۔ عبداللہ بن زبیر نے کہا نہیں ۔ پھر عبداللہ بن جعفر نے کہا تو مجھے زمین کا ایک ٹکڑا دے دو ۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے کہا یہاں سے لے کر یہاں تک زمین تمہارا حصہ ہو گیا ۔ پھر عبداللہ بن زبیر نے بقیہ زمین کا کچھ حصہ فروخت کر کے اس سے حضرت زبیرؓ کا قرضہ پورا پورا ادا کر دیا ۔ پھر اس بقیہ میں ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے ۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت معاویہؓ کے پاس آئے جبکہ ان کے پاس عمرو بن عثمان ‘ منذر بن زبیر اور ابن زمعہ رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے ۔ حضرت معاویہ نے عبداللہ سے پوچھا الغابہ کی کتنی قیمت لگی؟ تو انہوں نے جواب دیا ہر حصہ ایک لاکھ کا ۔ انہوں نے پوچھا کتنے حصے

الف ' وقال عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ قد اخذت منها سهما بمائة الف ' وقال ابن زمعة رضی اللہ عنہ : قد اخذت سهما بمائة الف فقال معاوية رضی اللہ عنہ : کم بقی منها؟ قال : سهم ونصف سهم قال : قد اخذته بخمسين ومائة الف قال : وباع عبد الله بن جعفر رضی اللہ عنہ نصيبه من معاوية رضی اللہ عنہ بست مائة الف. فلما فرغ ابن الزبير من قضاء دينه قال بنو الزبير : اقسم بيننا ميراثنا. قال والله لا اقسم بينكم حتى انادي بالموسم اربع سنين الا من كان له على الزبير دين فلياتنا فليقضه فجعل ينادي في الموسم فلما مضى اربع سنين قسم بينهم ودفع الثلث وكان للزبير رضی اللہ عنہ اربع نسوة فاصاب كل امراة الف الف ومائتا الف رواه البخاري.

باقی ہیں۔ عبداللہ نے کہا ساڑھے چار حصے۔ اس پر منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک حصہ میں ایک لاکھ کا لیتا ہوں۔ اور عمرو بن عثمانؓ نے کہا ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں خرید کیا۔ ابن زمعہؓ نے کہا ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں خرید لیا۔ اس پر حضرت معاویہؓ نے کہا اب کتنا باقی ہے؟ عبد اللہ نے جواب دیا ڈیڑھ حصہ۔ انہوں نے کہا میں نے ڈیڑھ لاکھ میں وہ خرید لیا۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا۔ جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے قرضہ کی ادائیگی سے فارغ ہوگئے تو حضرت زبیرؓ کے دوسرے بیٹوں نے کہا ہماری میراث ہم میں تقسیم کردو۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا میں اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک کہ چار سال موسم حج میں اعلان نہ کرلوں کہ اگر کسی کا زبیرؓ کے ذمہ قرضہ ہو تو وہ آ کر لے جائے۔ عبداللہؓ چار سال تک حج کے موقعہ پر اعلان کرتے رہے۔ پھر چار سال بعد انہوں نے ان کے درمیان میراث تقسیم کردی اور ثلث وصیت کے مطابق اوصیاء کو دے دیا۔ حضرت زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں ان میں سے ہر ایک بیوی کو بارہ بارہ لاکھ حصہ میں آیا پس حضرت زبیرؓ کا کل ترکہ ۵ کروڑ دو لاکھ درہم تھا۔ (بخاری)

٣٦ : باب تحريم الظلم والامر برد المظالم

قال الله تعالى : ﴿ما للظالمين من حميم ولا شفيع يطاع﴾ [غافر: ١٨] وقال تعالى : ﴿وما للظلمين من نصير﴾ [الحج: ٧١]

واما الاحاديث فمنها حديث ابى ذر رضی اللہ عنہ المتقدم فی اخر باب المجاهدة.

باب: ظلم کی حرمت اور مظالم کے لوٹانے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کہ ظالموں کے لئے کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے''۔ (غافر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا''۔ (الحج)

پھر احادیث میں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو باب مجاہدہ کے آخر میں پہلے گزر چکی ہے۔

٢٠٥ : وعن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول

۲۰۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللہ ﷺ قال: "اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة، واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملھم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمھم" رواہ مسلم.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ظلم سے بچو! اس لئے کہ ظالم قیامت کے دن اندھیرے میں ہوں گے اور بخل سے باز رہو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔ ان کو ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام کو حلال قرار دینے پر آمادہ کیا''۔

(مسلم)

۲۰۶: وعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: "لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء" رواہ مسلم.

۲۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: ''تم سے ضرور حقوق والوں کے حقوق ادا کروائے جائیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بدلہ دلوایا جائے گا''۔ (مسلم)

۲۰۷: وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال: کنا نتحدث عن حجة الوداع والنبی ﷺ بین اظھرنا ولا ندری ما حجة الوداع حتی حمد اللہ رسول اللہ ﷺ واثنی علیہ ثم ذکر المسیح الدجال فاطنب فی ذکرہ، وقال: "ما بعث اللہ من نبی الا انذرہ امتہ: انذرہ نوح والنبیون من بعدہ، وانہ ان یخرج فیکم فما خفی علیکم من شانہ فلیس یخفی علیکم ان ربکم لیس باعور وانہ اعور عین الیمنی کان عینہ عنبة طافیة. الا ان اللہ حرم علیکم دماءکم واموالکم کحرمة یومکم ھذا فی شھرکم ھذا الا ھل بلغت" قالوا: نعم قال: "اللھم اشھد" ثلاثا ویلکم او ویحکم انظروا: لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض رواہ البخاری وروی مسلم بعضہ.

۲۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اس دوران حضور ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ حجۃ الوداع کیا ہے؟ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر مسیح دجال کا طویل تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔ نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام نے بھی اور اگر وہ تم میں نکل آئے تو تم پر اس کا حال مخفی اور پوشیدہ نہ رہے گا۔ (بلکہ آسانی سے تم پہچان لو گے) بے شک تمہارا رب کانا نہیں اور وہ دجال بلاشبہ دائیں کانی آنکھ والا ہے۔ اس کی وہ آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے۔ پھر فرمایا خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے مال حرام کر دیئے ہیں جس طرح تمہارے اس مہینے میں یہ دن حرمت والا ہے۔ خبردار! کیا میں نے تم تک پیغام پہنچا دیا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ تو بھی گواہ ہو جا''۔ یہ تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا تمہارے لئے ہلاکت وافسوس ہے! دیکھنا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا اور مسلم نے کچھ حصہ روایت کیا۔

٢٠٨ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۸ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایک بالشت کے برابر زمین ظلماً قبضہ میں لی اللہ تعالیٰ اس کو سات زمینوں کا طوق گلے میں پہنائے گا''۔ (متفق علیہ)

٢٠٩ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ [هود: ١٠٢] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۹ : حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے ہیں۔ پھر جب اچانک اس کو پکڑتے ہیں تو اس کو بالکل نہیں چھوڑتے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی : ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ ......﴾ ''اوراسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ شہروں کو پکڑتے ہیں جبکہ وہ ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یقیناً اس کی پکڑ بڑی دردناک ہے۔ (بخاری ومسلم)

٢١٠ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ لَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۰ : حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (یمن) بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''تم جن لوگوں کے پاس جارہے ہو وہ اہل کتاب ہیں سب سے اوّل ان کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دعوت دینا۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو پھر ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو ان کو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم ہو گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں۔ تو (وصولی کے وقت) ان کے عمدہ اموال کو لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا۔ اس لئے کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں (یعنی ردنہیں کی جاتی)''۔ (متفق علیہ)

٢١١ : وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ : ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ،

۲۱۱ : حضرت ابوحمید عبدالرحمٰن بن سعد الساعدیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا ازد قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا، زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر فرمایا۔ جب وہ (وصولی کر کے) واپس آیا تو کہنے لگا۔ یہ تمہارے لئے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضرتؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِىَ اللّٰهُ فَيَاْتِىْ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ اِلَىَّ اَفَلَا جَلَسَ فِىْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِىَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ" ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِىَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کی۔ پھر فرمایا: "امابعد! میں تم میں سے کسی آدمی کو کسی کام پر مقرر کرتا ہوں۔ وہ کام جن کا نگران اللہ نے مجھے بنایا ہے۔ پس وہ واپس آ کر کہتا ہے یہ تمہارے لئے اور یہ مجھے لوگوں کی طرف سے ہدیہ دیا گیا ہے۔ پس وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا تا کہ اس کا ہدیہ آئے۔ اگر وہ سچا ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص کوئی چیز اس کے حق کے بغیر لے گا۔ وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا کہ اس مال کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ پس میں تم میں سے کسی آدمی کو نہ دیکھوں کہ وہ اللہ سے ملاقات کے وقت اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے ہوئے ہو اور وہ اونٹ بلبلا رہا ہو یا گائے اور وہ ڈکار رہی ہو یا بکری اور وہ ممیا رہی ہو۔ پھر آپؐ نے دست اقدس اتنے بلند اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: "اے اللہ! کیا میں نے بات پہنچا دی"۔ (متفق علیہ)

٢١٢ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ : مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ مِنْ شَىْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ : اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۲۱۲ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کسی مسلمان پر اپنے دوسرے بھائی کا کوئی حق ہو خواہ وہ عزت وآبرو سے متعلق ہو یا کسی اور چیز سے متعلق ہو وہ آج ہی اس سے معاف کروا لے اس دن سے پہلے کہ جس میں کسی کے پاس (ازالہ حق کے لئے) نہ کوئی دینار و درہم ہوں گے۔ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو وہ اس ظلم کی بقدر لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو حق والے کی برائیاں لے کر اس پر لاد دی جائیں گی"۔ (بخاری)

٢١٣ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے"۔ (متفق علیہ)

٢١٤ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ عَلٰى

۲۱۴ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ

ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "هُوَ فِي النَّارِ" فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۵ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ ابْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ : ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ : ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟" قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : "اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟" قُلْنَا : بَلٰى - قَالَ : "فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟" قُلْنَا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : "اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟" قُلْنَا - بَلٰى قَالَ : "فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟" قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. فَقَالَ : "اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟" قُلْنَا : بَلٰى - قَالَ : "فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا

آنحضرت ﷺ کے سامان کی نگرانی پر ایک آدمی مقرر تھا۔ اس کو کرہ کہتے تھے۔ وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ پس اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم غور کرنے لگے (کہ وہ آگ میں کیوں گیا) پس انہوں نے اس کے پاس ایک دھاری دار چادر پائی جس کو اس نے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا''۔ (بخاری)

۲۱۵: حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارثؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک زمانہ اپنی اسی حالت پر گھوم کر آ گیا جس میں اللہ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے بعد پیدا فرمایا۔ سال بارہ ماہ کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مسلسل۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور (چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپؐ اس کا اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا کیوں نہیں؟ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا یہ خاص شہر (مکہ) نہیں؟''۔ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا: ''یہ کونسا دن ہے؟'' ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ پس آپؐ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے کہا کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینہ میں ہے۔ عنقریب تم نے اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے۔ پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ اَنْ يَكُوْنَ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

متعلق باز پرس کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔ اچھی طرح سن لو! جو یہاں موجود ہے وہ غائب کو (پیغام) پہنچا دے شاید کہ وہ شخص جس کو بات پہنچائی جائے وہ ان سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو جنہوں نے مجھ سے یہ بات سنی ہے۔ پھر فرمایا: ''اچھی طرح سنو! کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا: ''خبردار! بتلاؤ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟۔ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ''۔ (متفق علیہ)

۲۱۶: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "وَاِنْ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۶: حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا حق اپنی (جھوٹی قسم) سے غصب کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کو لازم کر دیتے ہیں اور جنت کو حرام کر دیتے ہیں''۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ وہ معمولی حق ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خواہ پیلو کی ایک شاخ ہو''۔ (رواہ مسلم)

۲۱۷: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ: "وَمَا لَكَ؟" قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: "وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۱۷: حضرت عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ''جس کو ہم تم میں سے کسی کام پر عامل مقرر کریں وہ اس میں ہم سے ایک دھاگہ چھپائے یا اس سے بھی کم تر تو یہ خیانت شمار ہو گی جس کو وہ قیامت کے دن لائے گا''۔ اسی وقت انصار میں سے ایک سیاہ آدمی کھڑا ہوا۔ گویا اب بھی یہ منظر میرے سامنے ہے اور عرض کیا میری طرف سے اپنا عمل واپس قبول فرمالیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟''۔ اس نے کہا میں نے سنا آپؐ اس اس طرح فرما رہے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''میں تو اب بھی کہتا ہوں جس کو ہم کسی کام پر نگران بنائیں وہ اس کا تھوڑا اور زیادہ سب ادا کر دے جو اس کو دیا جائے وہ اس کو قبول کرے اور جس سے روک دیا جائے اس سے باز رہے''۔ (رواہ مسلم)

۲۱۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۱۸: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر

عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

والا دن ہوا تو اصحاب رسول ﷺ میں سے کچھ احباب آئے اور انہوں نے کہا کہ فلاں شخص شہید ہے اور فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ ان کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا تو کہاں فلاں (بھی) شہید ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے اس ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی۔

۲۱۹: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ ابْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۹: حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر (وعظ میں) تذکرہ فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ تمام اعمال میں افضل ہیں۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ (ﷺ) ارشاد فرمائیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا میری ساری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں! اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدمی اور ثواب کی نیت کرتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھنے والا' نہ فرار ہونے والا ہو کر قتل ہو (تو تیری تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی)"۔ پھر فرمایا: "تم نے کیسے سوال کیا؟" اس نے کہا اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا میری ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں جبکہ تو میدان میں ثابت قدم' ثواب کا امیدوار بن کر' دشمن پر حملہ آور ہونے والا نہ پیچھے مڑ کر بھاگنے والا ہو (تو تیرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے) مگر قرضہ معاف نہ ہوگا۔ مجھے جبرئیل نے یہی بات کہی ہے"۔ (رواہ مسلم)

۲۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ

۲۲۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ نقدی ہو اور نہ سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا مگر وہ اس حال میں ہوگا

وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی‘ کسی پر بہتان لگایا ہوگا‘ کسی کا مال کھایا ہوگا‘ کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (حقوق والوں) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پس اگر نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس سے پہلے کہ ان کے حقوق پورے ہوں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا‘‘۔ (مسلم)

۲۲۱ : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْحَنَ" اَىْ اَعْلَمَ.

۲۲۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک میں ایک انسان ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو۔ پس میں جو کچھ سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کیلئے میں اس کے بھائی کے حصہ کا فیصلہ کر دوں تو بے شک میں اس کیلئے جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں‘‘ (بخاری و مسلم)

اَلْحَنُ : زیادہ علم و سمجھ والا۔

۲۲۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِىْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’مؤمن ہمیشہ اپنے دین کے متعلق کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام خون کو نہیں بہاتا‘‘۔ (بخاری)

۲۲۳ : وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : "اِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِىْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۳: حضرت خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے‘ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں‘ کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ’’کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن آگ ہے‘‘۔ (بخاری)

۲۷ : بَابُ تَعْظِيْمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيَانِ حُقُوْقِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَتِهِمْ

باب: مسلمانوں کے حرمات کی تعظیم اور اِن کے حقوق اور اُن پر شفقت و رحمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم

فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ [الحج: ٣٠] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج: ٣٢] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الحجر: ٨٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ [المائدة: ٣٢].

کرے۔ پس وہ اس کے لئے اس کے رب کے ہاں بہت بہتر ہے"۔ (الحج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے"۔ (الحج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور تو جھکا دے اپنے بازو کو ایمان والوں کے لئے"۔ (الحجر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان کے عوض یا بغیر ملک میں کوئی فساد برپا کرنے کے قتل کیا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا"۔ (المائدہ)

٢٢٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا" وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۴: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: "ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے اور آپؐ نے ایک دست اقدس کی انگلیاں دوسرے دست اقدس میں ڈالیں"۔ (بخاری و مسلم)

٢٢٥: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَرَّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ اَوْ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ اَنْ يُصِيْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو ہماری مساجد میں سے کسی مسجد سے یا بازاروں میں سے کسی بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کی نوک کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے یا تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو اس کی نوک نہ لگ جائے"۔ (بخاری و مسلم)

٢٢٦: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے اور ایک دسرے پر رحمت کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ جب اس کا ایک عضو درد کرتا ہے تو اس کا سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

٢٢٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: "جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر

... لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٢٨ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: أَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالُوْا: لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوْبِكُمُ الرَّحْمَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٢٩ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٣٠ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا يَشَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: "وَذَا الْحَاجَةِ".

٢٣١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٣٢ : وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنَاهُ يَجْعَلُ فِيَّ قُوَّةَ مَنْ أَكَلَ وَشَرِبَ.

رحم نہیں کیا جاتا"۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا لیکن اللہ کی قسم ہم تو بوسہ نہیں دیتے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے شفقت و رحمت کا جذبہ نکال دے تو اس میں میرا کیا اختیار؟"۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۹: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا"۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے۔ اس لئے کہ ان نمازیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب خود اپنی نماز پڑھے تو جتنی چاہے نماز لمبی کرے" اور ایک روایت میں ذَا الْحَاجَةِ کے الفاظ ہیں یعنی ضرورت مند۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بعض اوقات) ایسا عمل چھوڑ دیتے جبکہ اس کا کرنا آپ ﷺ کو پسند ہوتا۔ اس خدشے سے کہ لوگ بھی اس کو پابندی سے کرنے لگیں اور پھر وہ ان پر فرض کر دیا جائے"۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو وصال (کے روزے) سے مشقت فرماتے ہوئے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ فرمایا: "میں تم جیسا نہیں بیشک میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

مراد ہے مجھ میں کھانے پینے والے جیسی قوت پیدا فرما دیتے ہیں۔

۲۳۳ : وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ ابْنِ رِبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاُرِیْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِیْهَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِهٖ کَرَاهِیَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

۲۳۳: حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نماز کے لئے کھڑا ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز کیلئے لمبا قیام کروں پس میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کے لئے گرانی پیدا کروں''۔ (بخاری)

۲۳٤ : وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ صَلّٰی صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ یُدْرِکُهٗ ثُمَّ یَکُبُّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۴: حضرت جندب بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے (تم خیال کرو کہ) اللہ تعالیٰ تم سے ہرگز اپنے عہد کے متعلق کسی چیز کا مطالبہ ہرگز نہ کرے۔ اس لئے کہ جس سے بھی وہ مطالبہ کرے گا اس کو پکڑ کر پھر چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا''۔ (مسلم)

۲۳٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو کسی اور کے سپرد کرتا ہے (کہ وہ اس پر ظلم کرے) جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہو اللہ اس کی ضرورت کو پورا فرماتے ہیں۔ جو کوئی کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کسی بڑی پریشانی کو دور فرما دیں گے جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے''۔ (بخاری و مسلم)

۲۳٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَخُوْنُهٗ وَلَا یَکْذِبُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ . اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا ، بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۲۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ ہر ایک مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہے۔ کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر قرار دے''۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۲۳۷ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

۲۳۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

اللّٰهُ عليهِ وسلَّم : لَا تَحاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ – اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا" وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ" بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلنَّجَشُ" اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُنَادٰى عَلَيْهَا فِي السُّوْقِ نَحْوِهٖ وَلَا رَغْبَةَ لَهٗ فِيْ شِرَآئِهَا بَلْ يَقْصِدُ اَنْ يَّغُرَّ غَيْرَهٗ وَهٰذَا حَرَامٌ– "وَالتَّدَابُرُ" اَنْ يُّعْرِضَ عَنِ الْاِنْسَانِ وَيَهْجُرَهٗ وَيَجْعَلَهٗ كَالشَّیْءِ الَّذِیْ وَرَآءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ.

''ایک دوسرے سے حسد مت کرو۔خرید وفروخت میں ایک دوسرے پر بولی دھوکہ کیلئے مت بڑھاؤ اور ایک دوسرے سے بغض اور بے رخی واعراض مت کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا مت کرو اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو حقیر قرار دیتا ہے اور نہ رسوا کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے یہ لفظ فرماتے ہوئے آپؐ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرماتے اور تین مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا: آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے۔ ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے''۔ (مسلم)

اَلنَّجَشُ : بڑھا کر بولی لگانا جبکہ خریداری مقصود نہ ہو صرف دوسرے کو دھوکہ دینا۔ تنگ کرنا مقصود ہو اور یہ حرام ہے۔

اَلتَّدَابُرُ : اعراض و بے رخی کرنا جیسے کسی چیز کو پس پشت ڈالتے ہیں۔

(یعنی کسی انسان سے ایسی بے رخی کی جائے کہ اسے چھوڑ ہی دے لیکن یہ کسی ذاتی وجہ سے ہو دینی وجہ سے نہ ہو: مترجم)۔

٢٣٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٣٨: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

٢٣٩ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا" فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ؟ قَالَ : تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٢٣٩: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم''۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں اس کی مدد کروں جبکہ وہ مظلوم ہو لیکن آپؐ فرمایئے اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کس طرح کروں؟ ارشاد فرمایا: ''تم اس کو ظلم سے روک دو یہی اس کی مدد ہے (کیونکہ اس سے عذابِ الٰہی کی گرفت سے بچ جائے گا)''۔ (بخاری ومسلم)

٢٤٠ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

٢٤٠ : حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ ' وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ ' وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ ' وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ– وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ : اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ ' وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ ' وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ ' وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ ' وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ' وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ"۔

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں : (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازوں کے پیچھے چلنا (۴) دعوت کا قبول کرنا۔ (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا''۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی روایت میں مذکور ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب ملاقات ہو تو سلام کہو اور جب وہ تمہیں بلائے تو دعوت قبول کرو جب وہ تم سے خیر خواہی کی بات طلب کرے تو نصیحت کرو اور جب اس کو چھینک آئے پس وہ اللہ کی حمد کرے تو تم اس کا جواب (یرحمک اللہ سے) دو اور جب بیمار ہو تو مزاج پرسی کرو اور جب فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے چل (دفن وجنازہ ادا کر)''۔

۲۴۱ : وَعَنْ اَبِیْ عُمَارَۃَ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ: اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ ' وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ ' وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ ' وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ' وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ ' وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ ' وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَنَہَانَا عَنْ خَوَاتِیْمَ اَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّہَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّۃِ ' وَعَنِ الْمَیَاثِرِ الْحُمْرِ ' وَعَنِ الْقَسِّیِّ ' وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ– وَفِیْ رِوَایَۃٍ : وَاِنْشَادِ الضَّالَّۃِ فِی السَّبْعِ الْاَوَّلِ :

۲۴۱ : حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کے کرنے کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع فرمایا۔ ہمیں حکم فرمایا: ''مریض کی تیمارداری کا' جنازوں کے پیچھے چلنے کا اور چھینک کا جواب دینے کا' قسم اٹھانے والے کی قسم کے پورا کرنے کا' مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کا'' اور ہمیں منع فرمایا: ''سونے کی انگوٹھیاں پہننے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے اور سرخ ریشمی گدوں کے استعمال سے اور قسی کے کپڑے پہننے سے' اور حریر' استبرق اور دیباج کے استعمال سے اور ایک روایت میں پہلی سات باتوں میں گم شدہ چیز کی مشہوری کرنے کا حکم فرمایا (تاکہ مالک مل جائے)''۔

"اَلْمَیَاثِرُ" بِیَاءٍ مُثَنَّاۃٍ قَبْلَ الْاَلِفِ وَثَاءٍ مُثَلَّثَۃٍ بَعْدَہَا وَہِیَ جَمْعُ مِیْثَرَۃٍ وَہِیَ شَیْءٌ یُتَّخَذُ مِنْ حَرِیْرٍ وَیُحْشٰی قُطْنًا اَوْ غَیْرَہٗ وَیُجْعَلُ فِی السَّرْجِ وَکُوْرِ الْبَعِیْرِ یَجْلِسُ عَلَیْہِ الرَّاکِبُ "وَالْقَسِّیُّ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَکَسْرِ السِّیْنِ الْمُہْمَلَۃِ الْمُشَدَّدَۃِ وَہِیَ

اَلْمَیَاثِرُ یہ مِیْثَرَۃٌ کی جمع ہے۔

یہ ایسی چیز جس کو ریشم سے بنا کر پھر روئی وغیرہ سے بھر دیتے ہیں اس کو گھوڑے کی زین اور اونٹ کے کجاوے میں رکھا جاتا ہے۔ اس پر سوار بیٹھتا ہے۔

اَلْقَسِّیُّ : ایسے کپڑوں کو کہتے ہیں جو سوت وریشم ملا کر بنائے جاتے ہیں۔

ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيْرٍ وَكَتَّانٍ مُخْتَلِطَيْنِ" وَ"اِنْشَادُ الضَّالَّةِ" تَعْرِيْفُهَا.

اِنْشَادُ الضَّالَّةِ: گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔ (ہر ممکن طریقے سے کہ مالک کا پتہ چل جائے)

٢٨ : بَابُ سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّهْيِ عَنْ اِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: مسلمانوں کی پردہ پوشی کا حکم اور بلاضرورت ان کے عیوب کی اشاعت کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ [النور:١٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی ایمان والوں میں پھیل جائے اور ان کے لئے دردناک عذاب دنیا اور آخرت میں ہے''۔ (النور)

٢٤٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ کسی دوسرے بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے''۔ (مسلم)

٢٤٣ : وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے ہر شخص کو معافی مل جائے گی مگر وہ لوگ جو کھلم کھلا گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور کھلے طور پر گناہ کی قسم یہ بھی ہے کہ آدمی رات کو کوئی (برا) کام کرے پھر صبح کو باوجود اس کے کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا۔ وہ لوگوں کو کہے۔ اے فلاں میں نے گزشتہ رات یہ حرکت کی حالانکہ اس کی رات اس طرح گزری کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی پردہ پوشی کر دی اور اس نے صبح کو اس پردے کو چاک کر دیا''۔ (بخاری و مسلم)

٢٤٤ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلتَّثْرِيْبُ" اَلتَّوْبِيْخُ.

۲۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لونڈی زنا کرے اور اس کا یہ زنا ظاہر ہو جائے تو آقا اس پر حد جاری کرے (کروا لے) اور اس کو ملامت نہ کرے۔ پھر اگر دوسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو حد لگائے اور اسے ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو آقا اس کو فروخت کر دے خواہ وہ بالوں کی ایک رسّی کے بدلے میں ہو (یعنی معمولی قیمت پر)''۔ (بخاری و مسلم)

اَلتَّثْرِیْبُ: ڈانٹ و ملامت کرنا۔

٢٤٥ : وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا قَالَ: اضْرِبُوْهُ: قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ – فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کی خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی پٹائی کرو''۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے بعض اپنے ہاتھ سے' بعض اپنے جوتے اور بعض اپنے کپڑے سے مار رہے تھے۔ جب وہ چلا گیا تو کسی نے کہا اَخزَاکَ اللّٰہُ کہ اللہ تجھے رسوا وذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی معاونت مت کرو''۔ (بخاری)

٢٩ : بَابٌ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: مسلمانوں کی ضروریات کی کفالت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الحج:٧٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم بھلائی کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔ (الحج)

٢٤٦ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ – وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ خود اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسکو بے سہارا چھوڑتا ہے جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت میں مصروف ہوتا ہے۔ اللہ اس کی ضرورت کو پورا فرماتے ہیں اور جس نے کسی مسلمان کی کسی ایک تکلیف کو دور کیا۔ اللہ اس کی قیامت میں پیش آنے والی پریشانیوں میں سے کسی ایک بڑی پریشانی کو دور فرمائیں گے اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے''۔ (بخاری ومسلم)

٢٤٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى

۲۴۷: حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے کسی بھی مؤمن سے دنیا کی تکالیف میں سے کسی تکلیف کو دور کیا۔ اللہ قیامت کے دن کی تکالیف میں سے ایک بڑی تکلیف کو دور فرمائیں گے۔ جس نے کسی تنگ دست پر (قرضے میں) آسانی کی۔ اللہ دنیا وآخرت میں اس پر آسانی فرمائیں گے اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا وآخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے۔ اللہ بندے کی مدد فرماتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص اس راستہ پر چلتا ہے جس میں وہ علم کی کوئی بات تلاش کرے۔ اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما

الـجـنـة ' وما اجتمع قوم في بيت من بيوت اللـه تـعـالى يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده- ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه رواه مسلم.

دیتے ہیں اور جولوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور ایک دوسرے کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر اللہ کی سکینت اترتی ہے اور رحمتِ حق ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا تذکرہ ان میں فرماتے ہیں جو اسکے قرب میں ہیں (فرشتے) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے چھوڑ دیا اسکا نسب اس کو تیز نہیں (آگے نہیں) کرواسکتا''۔ (مسلم)

٣٠ : بَابُ الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کا بیان

قال اللّٰه تعالى : ﴿من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها﴾ [النساء:٨٥]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو کوئی اچھی سفارش کرے گا اس کے لئے اس میں حصہ ہوگا''۔ (النساء)

٢٤٨ : وعن ابي موسى الاشعري رضي اللّٰه عنه قال : كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتاه طالب حاجة اقبل على جلسائه فقال : اشفعوا تؤجروا ويقضي الله على لسان نبيه ما احب" متفق عليه وفي رواية : ما شاء"

۲۴۸: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپؐ کے پاس کوئی ضرورت منداپنی ضرورت لے کر آتا تو آپؐ اپنے شرکاء مجلس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے۔ (اس کیلئے) سفارش کرو تمہیں اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ جو پسند فرماتا ہے وہ اپنے نبیؐ کی زبان پر فیصلہ فرما دیتا ہے''۔ (بخاری ومسلم) ایک روایت میں ماشاء اللہ کے الفاظ ہیں یعنی جو چاہتا ہے۔

٢٤٩ : وعن ابن عباس رضي الله عنهما في قصة بـريـرة وزوجها قال : قال لها النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعته؟" قالت يا رسـول اللـه تـامـرني؟ قال : "انما اشفع" قالت : لا حاجة لي فيه' رواه البخاري.

۲۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ اور انکے خاوند کے واقعہ کے سلسلہ میں وارد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: ''اگر تو اپنے خاوند کی طرف لوٹ جائے (تو مناسب ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپؐ مجھے حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) بلکہ میں سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا تو مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے''۔ (بخاری)

٣١ : بَابُ الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب: لوگوں کے درمیان اصلاح

قال اللّـه تـعـالى : ﴿لا خير في كثير من نجواهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بين الناس﴾ [النساء:١١٤] وقال تعالى : ﴿والصلح خير﴾ [النساء:١٢٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان (منافقین) کے اکثر مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں مگر جو ان میں سے حکم دے کچھ صدقے کا یا کسی نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح و درستگی کا''۔ (النساء)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور صلح بہت بہتر ہے''۔ (النساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [الانفال:١] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ [الحجرات:١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور اپنے درمیان صلح کرو''۔ (الانفال)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک مسلمان بھائی ہیں پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو''۔ (الحجرات)

٢٥٠ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ، تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِىْ دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنٰى: "تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا": تُصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ.

٢٥٠ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے (جسم کے) ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ تیرا دو آدمیوں میں عدل سے صلح کرانا یہ بھی صدقہ ہے۔ تیرا کسی آدمی کے اس سواری پر سوار ہونے میں معاونت کرنا یا اس کو سامان اٹھا کر سواری پر رکھوانا صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم نماز کے لئے اٹھاؤ وہ صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے''۔ (بخاری ومسلم)

تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا: انصاف سے ان میں صلح کرانا۔

٢٥١ : وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِىْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِىْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِىْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِىْ شَىْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُهُ النَّاسُ اِلَّا فِىْ ثَلَاثٍ: تَعْنِى الْحَرْبَ وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثَ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا.

٢٥١ : حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جھوٹا وہ شخص نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کہتا ہے''۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں میں سے کسی بات میں رخصت دیتے نہیں دیکھا جن میں لوگ اجازت سمجھتے ہیں۔ سوائے تین باتوں کے' لڑائی کے متعلق لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد کی اپنی بیوی سے اور عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ گفتگو میں۔

٢٥٢ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمَا، اِذَا

٢٥٢ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر دو جھگڑنے والوں کی بلند آوازیں سنیں۔ ان میں سے ایک دوسرے سے قرضہ میں کمی اور کچھ نرمی برتنے کا مطالبہ کر رہا

اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِیْ شَیْءٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ : "اَيْنَ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ؟ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَهُ اَیُّ ذٰلِکَ اَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنٰی "يَسْتَوْضِعُهُ" يَسْاَلُهُ اَنْ يَّضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهٖ . وَيَسْتَرْفِقُهُ" يَسْاَلُ الرِّفْقَ . وَالْمُتَاَلِّیْ : "اَلْحَالِفُ"

۲۵۳ : وَعَنِ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِیْ اُنَاسٍ مَّعَهُ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَّکَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِی التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ اِلْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ

تھا اور دوسرا اس کو کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں ایسا نہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر قسمیں کھا رہا تھا کہ وہ نیکی نہ کرے گا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ اس کو اختیار ہے دونوں میں سے جو بات پسند کرے۔ (بخاری ومسلم)

يَسْتَوْضِعُهُ :اس سے مطالبہ کررہا تھا کہ اس کا کچھ قرضہ کم کر دے۔ وَيَسْتَرْفِقُهُ :اس سے نرمی کا مطالبہ کررہا تھا۔ اَلْمُتَاَلِّیْ: قسم اٹھانے والا۔

۲۵۳ : حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ عمرو بن عوف کے خاندان میں کچھ جھگڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کے لئے کچھ آدمیوں کے ساتھ ان کے ہاں تشریف کے لئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ رکنا پڑا اور نماز کا وقت قریب ہو گیا۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رُک گئے اور نماز کا وقت ہو چکا۔ کیا آپ لوگوں کو [illegible] امامت کرائیں گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ اگر تم [illegible] چاہتے ہو۔ حضرت بلالؓ نے نماز کی اقامت کہی اور ابوبکرؓ آ[illegible] بڑھے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اسی دورا[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں چلتے ہوئے تشریف [illegible]ئے اور صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے اپنے ہاتھو[illegible] [illegible]رے ہاتھوں کی پشت پر مارنا شروع کر دیا اور ابوبکر رضی [illegible] نماز میں بالکل کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ جب تص[illegible] آواز زیادہ ہو گئی تو ابوبکرؓ متوجہ ہوئے (دیکھا) [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ آنحضرت صا[illegible]یہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا (کہ تم [illegible]ک جاؤ) پس ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی

وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِى الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ؟ حِيْنَ نَابَكُمْ شَىْءٌ فِى الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِى التَّصْفِيْقِ؟ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. مَنْ نَابَهٗ شَىْءٌ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ؟" فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِىْ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّىَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنٰى "حُبِسَ": اَمْسَكُوْهُ لِيُضَيِّفُوْهُ.

اور الٹے پاؤں پیچھے کو ہٹے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا؟ جب نماز میں تم کو کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو تصفیق شروع کر دیتے ہو۔ حالانکہ تصفیق کا حکم عورتوں کیلئے ہے جس کو تم میں سے نماز میں کوئی بات پیش آئے وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے۔ اس لئے کہ اس کو جو بھی سنے گا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا جا رہا ہے تو وہ متوجہ ہو جائے گا"۔ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس بات نے روکا جبکہ تمہیں میں نے اشارہ بھی کر دیا؟ تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا کہ ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر) کو مناسب نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (بخاری و مسلم)

حُبِسَ: لوگوں نے آپ ﷺ کو مہمانی کے لئے روک لیا۔

٣٢: بَابُ فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْفُقَرَآءِ وَالْخَامِلِيْنَ

باب: فقراء، گمنام اور کمزور مسلمانوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ [الكهف].

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "آپ اپنے کو روک کر دیکھیں ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسی ہی کی رضا جوئی چاہنے والے ہیں اور مت ہٹائیں اپنی نگاہ ان سے"۔ (الکہف)

٢٥٤: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْعُتُلُّ": اَلْغَلِيْظُ الْجَافِىْ. "وَالْجَوَّاظُ"

٢٥٤: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کیا میں تمہیں جنت والوں کی اطلاع نہ دوں؟ پھر فرمایا ہر کمزور' کمزور قرار دیا جانے والا' اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرما دیتے ہیں۔ کیا میں تم کو آگ والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش' درشت مزاج' متکبر۔ (بخاری و مسلم)

الْعُتُلُّ: تند مزاج' سرکش۔

بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ الْجَمُوْعُ الْمَنُوْعُ وَقِيْلَ: الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهٖ وَقِيْلَ: اَلْقَصِيْرُ الْبَطِيْنُ.

اَلْجَوَّاظُ: جمع کر کے روک کر رکھنے والا۔
بعض نے کہا موٹا، اِترانے والا اور بعض نے کہا: کوتاہ قد، بڑے پیٹ والا۔

٢٥٥ : وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ: "مَا رَأْيُکَ فِیْ هٰذَا؟" فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا رَأْيُکَ فِیْ هٰذَا؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ: "حَرِیٌّ" هُوَ بِفَتْحِ الْحَآءِ وَكَسْرِ الرَّآءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَآءِ: اَیْ حَقِيْقٌ - وَقَوْلُهٗ "شَفَعَ" بِفَتْحِ الْفَآءِ.

٢٥٥ : حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے فرمایا: ''اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا یہ شریف لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ کہیں پیغام نکاح دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر یہ سفارش کرلے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔ بس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور شخص کا گزر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: ''اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کم مال والے مسلمانوں میں سے ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح دے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فقیر بہت بہتر ہے اس جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے''۔ (بخاری و مسلم)

حَرِیٌّ: لائق ہے۔
شَفَعَ: وہ سفارش کرے۔

٢٥٦ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ فِیَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَکَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِیَّ ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَمَسَاکِيْنُهُمْ، فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّکِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ وَاِنَّکِ النَّارُ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ

٢٥٦ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ جہنم نے کہا میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ ہوں گے اور جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مساکین ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا فیصلہ فرمایا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ میں جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور تو اے آگ میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ میں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرا ذمہ

اشَآءَ وَلكِلَيْكُما عَلَىٰ مِلْؤُها" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہے۔(مسلم)

٢٥٧ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّهُ لَيَاتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٥٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا اور اللہ کے ہاں مچھر کے برابر بھی اس کا وزن نہ ہو گا''۔(بخاری ومسلم)

٢٥٨ : وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا اَوْ فَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا : مَاتَ - قَالَ : اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ" فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ : "دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ" فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٥٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت یا ایک نوجوان (راوی کو شک ہے) مسجد میں جھاڑو دیتا تھا (ایک روز) آپؐ نے اس کو گم پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا وہ فوت ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم نے اس کے متعلق مجھے اطلاع کیوں نہ دی''۔ گویا لوگوں نے اس کی وفات کے معاملہ کو معمولی خیال کیا۔ ارشاد فرمایا: ''تم مجھے اس کی قبر بتلاؤ''۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس کی قبر بتلائی تو آپؐ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ یہ قبریں اہل قبور کیلئے تاریکی اور اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور بے شک اللہ ان قبور کو میرے نماز پڑھنے کی وجہ سے ان پر منور فرما دیتے ہیں''۔(بخاری ومسلم)

قَوْلُهٗ : "تَقُمُّ" هُوَ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: اَيْ تَكْنُسُ : "وَالْقُمَامَةُ" الْكُنَاسَةُ : "وَاٰذَنْتُمُوْنِيْ" بِمَدِّ الْهَمْزَةِ اَيْ اَعْلَمْتُمُوْنِيْ.

تَقُمُّ : جھاڑو دینا۔ اَلْقُمَامَةُ : کوڑا کرکٹ۔ وَاٰذَنْتُمُوْنِيْ: تم نے مجھے اطلاع دی۔

٢٥٩ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٥٩ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے پراگندہ، غبار آلود، دروازوں سے دھکیل دیئے جانے والے اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتے ہیں''۔(مسلم)

٢٦٠ : وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ

٢٦٠ : حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر (معراج کی رات) کھڑا ہوا تو دیکھا اس میں عام طور پر داخل ہونے والے مساکین ہیں اور مالدار لوگ روکے ہوئے ہیں۔ البتہ آگ والوں کو آگ کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں دوزخ کے

عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْجَدُّ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ: الْحَظُّ وَالْغِنٰى وَقَوْلُهُ "مَحْبُوْسُوْنَ" اَىْ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ بَعْدُ فِىْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ.

٢٦١: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِى الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ اُمِّىْ وَصَلَاتِىْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ، فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: اَىْ رَبِّ اُمِّىْ وَصَلَاتِىْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: اَىْ رَبِّ اُمِّىْ وَصَلَاتِىْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهٗ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِىٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهٗ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِىْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ. فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِىِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ –

دروازے پر کھڑا ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس میں عام طور پر داخل ہونے والی عورتیں ہیں"۔ (بخاری ومسلم)

اَلْجَدُّ: نصیب، مال۔

مَحْبُوْسُوْنَ: روک دیا گیا یعنی ان کو ابھی جنت میں داخلہ کی اجازت نہیں ملی۔

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین بچوں نے (بنی اسرائیل میں سے) گہوارے میں کلام کیا: (۱) عیسٰی بن مریم، صاحب جریج، جریج ایک عبادت گزار آدمی تھا۔ اس نے ایک عبادت خانہ بنایا۔ وہ اس میں عبادت کر رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور کہا اے جریج! اس نے (دل) میں کہا اے میرے رب میری نماز اور میری والدہ (مجھے بلاتی ہے) پس وہ نماز کی طرف متوجہ رہا اور والدہ لوٹ گئی۔ اگلے روز وہ آئی جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے آواز دی اے جریج! اس نے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز۔ پس وہ نماز کی طرف متوجہ رہا۔ پس جب اگلا دن آیا تو وہ پھر آئی جبکہ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے آواز دی اے جریج! اس نے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز۔ پس وہ نماز کی طرف متوجہ رہا۔ پس ماں نے کہا: اے اللہ اس کو موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کے چہروں کو نہ دیکھے۔ بنی اسرائیل میں جریج اور اس کی عبادت کا تذکرہ ہوا ایک فاحشہ عورت تھی کہ حسن میں جس کی مثال دی جاتی تھی اس نے کہا اگر تم پسند کرو تو میں اس کو فتنہ میں ڈالتی ہوں۔ وہ عورت جریج پر اپنے آپ کو پیش کرنے لگی مگر جریج نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ چنانچہ وہ عورت ایک چرواہے کے پاس آئی جو اسکے عبادت خانہ میں آتا جاتا تھا اور اس کو اپنے اوپر قدرت دی۔ اُس نے اِس سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی۔ جب اس نے بچہ جنا تو وہ کہنے لگی یہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کو عبادت خانہ سے اتار کر گرادیا اور مارنے لگے۔ جریج نے کہا کیا

قَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَآءُوْا بِهٖ فَقَالَ : دَعُوْنِيْ حَتّٰی اُصَلِّیَ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَی الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ : يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ؟ قَالَ : فُلَانٌ الرَّاعِيْ فَاَقْبَلُوْا عَلٰی جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا : نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ : لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰی دَآبَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهٗ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْضَعُ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا ثُمَّ قَالَ : وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهٗ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَا لِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ : اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ جَبَّارٌ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَاِنَّ هٰذِهٖ

معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا تو نے زنا کیا ہے اس فاحشہ عورت سے اور اس سے تیرا بچہ پیدا ہوا۔ جریج نے کہا بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچے کو لائے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑو تاکہ میں نماز پڑھوں۔ پھر اس نے نماز پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی سے چوکہ لگایا اور پوچھا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا فلاں چرواہا۔ پھر تمام لوگ جریج کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بوسہ دیتے اور چھوتے تھے اور کہنے لگے ہم تیرا عبادت خانہ سونے سے بناتے ہیں۔ اس نے کہا جس طرح پہلے مٹی سے تھا اسی طرح بنا دو۔ انہوں نے اسی طرح بنا کر دیا اور اسی دوران ایک بچہ ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک آدمی ایک عمدہ' شاندار' خوبصورت گھوڑے پر سوار گزرا۔ ماں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے۔ لڑکے نے پستان چھوڑ دیا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر وہ پستان کی طرف متوجہ ہو کر دودھ پینے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ اس بچے کے دودھ پینے کو اپنی انگشت شہادت منہ میں ڈال کر بیان فرما رہے تھے اور انگلی کو چوس رہے تھے۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے جس کو وہ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے تو نے زنا اور چوری کی ہے اور وہ کہتی جا رہی تھی: مجھے اللہ کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے۔ اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ بچے نے دودھ چھوڑ دیا اور لونڈی کی طرف دیکھ کر کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا بنا۔ پس اس وقت ماں بیٹا اس بات میں تکرار کرنے لگے۔ ماں نے کہا اچھی حالت والا آدمی گزرا تو میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے مگر تو نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اور لوگ اس لونڈی کو مارتے ہوئے لے کر گزرے اور کہہ رہے تھے تو نے زنا اور چوری کی ہے۔ میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنا تو تُو نے کہا

يَقُولُونَ زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْمُوْمِسَاتُ" بِضَمِّ الْمِيمِ الْأُولَى وَاسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَهُنَّ الزَّوَانِي وَالْمُوْمِسَةُ الزَّانِيَةُ – وَقَوْلُهُ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ – أَيْ حَاذِقَةٌ نَفِيسَةٌ "وَالشَّارَةُ" بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ – وَمَعْنَى تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ" أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَحَدَّثَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

اے اللہ مجھے اس جیسا بنا دے۔ لڑکے نے جواب دیا وہ ظالم آدمی تھا۔ اس لئے میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنا اور لوگ اس لونڈی کو کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا اور چوری کی حالانکہ اس نے نہ زنا کیا اور نہ چوری۔ اس لئے میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا بنا دے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْمُوْمِسَاتُ: طوائفیں اس کا واحد اَلْمُوْمِسَةُ: زانیہ۔
دَابَّةٌ فَارِهَةٌ: چالاک، عمدہ (گھوڑا)
اَلشَّارَةُ: لباس وہیئت میں ظاہری خوبصورتی۔
تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ: ماں بیٹے نے باہم گفتگو کی۔

٣٣: بَابُ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ وَسَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ!

باب: یتیم اور بیٹیوں اور سب کمزوروں اور مساکین ودرماندہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اُن پر احسان وشفقت کرنا اور اُن کے ساتھ تواضع اور عاجزی کا سلوک کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ [الحجر: ٨٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ [الكهف: ٢٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ [الضحى: ٩] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ اپنے بازو کو مسلمانوں کے لئے جھکائیں“۔ (الحجر)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھیں جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اسی کی ذات کے طالب ہیں اور دنیا کی زندگی کی رونق کے سبب اپنی نگاہوں کو ان سے آگے مت بڑھائیں“۔ (الکہف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر یتیم پر سختی نہ کر اور سائل کو مت ڈانٹ“۔ (الضحیٰ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا آپ نے غور فرمایا اس شخص کی حالت پر جو

فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ﴾ [الماعون:۱-۳]

دین کو جھٹلاتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی کسی کو ترغیب نہیں دیتا''۔(الماعون)

۲۶۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سِتَّۃَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اُطْرُدْ ھٰؤُلَاءِ لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلَیْنَا وَکُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ ھُذَیْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّیْھِمَا فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ﴾ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۲۶۲: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ چھ آدمی تھے۔ ان میں سے دو کے نام میں بھول گیا باقی چار میں ایک میں تھا۔ مشرکین مکہ نے رسول اللہؐ سے کہا کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیں تا کہ یہ (اپنے کو ہمارے برابر سمجھ کر ہم پر) جرأت مند نہ ہو جائیں۔ ان میں میں اور ابن مسعود اور ہذیل کا ایک آدمی اور بلال اور دو آدمی جن کے نام مجھے یاد نہیں ہم تھے۔ آنحضرتؐ کے قلب اطہر میں جو اللہ نے چاہا آیا۔ پس آپؐ کے خیال میں یہ بات آئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ ......﴾ کہ ''آپؐ ان کو اپنے پاس سے مت ہٹائیں جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں''۔(مسلم)

۲۶۳: وَعَنْ اَبِیْ ھُبَیْرَۃَ عَائِذِ ابْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا۔ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا الشَّیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ؟ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ: "یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ؟ قَالُوْا: لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَخِیْ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۲۶۳: حضرت ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ابوسفیان کا گزر سلمان، صہیب اور بلال رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پاس ہوا تو انہوں نے کہا کیا اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن میں اپنی جگہ نہیں لی (قتل نہیں کیا) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ کیا تم قریش کے شیخ اور سردار کو یہ بات کہتے ہو؟ پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں آ کر اس کی اطلاع دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر کہیں تم نے ان کو ناراض تو نہیں کر دیا۔ اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا''۔ پس ابوبکر ان کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ آپ کو بخشے اے ہمارے بھائی! (مسلم)

قَوْلُہٗ "مَاْخَذَھَا" اَیْ لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّھَا

مَاْخَذَھَا: اپنے حق سے اس کو پورا نہیں کیا یا اس سے اپنا حق

مِنهُ. وَقَوْلُهُ "يَا أخِي" رُوِيَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ وَرُوِيَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ.

وصول نہیں کیا۔

يَا أخِيْ: دوسری روایت میں یَا اُخَی ہے۔

٢٦٤ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "أنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا" وَأشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ": الْقَائِمُ بِأُمُوْرِهِ.

۲۶۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی میں اشارہ فرمایا (مراد انتہائی قُرب ہے)۔ (بخاری)

كَافِلُ الْيَتِيْمِ: یتیم کا نگران۔

٢٦٥ : وَعَنْ أبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أوْ لِغَيْرِهِ أنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأشَارَ الرَّاوِيُّ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ ﷺ "الْيَتِيْمُ لَهُ أوْ لِغَيْرِهِ" مَعْنَاهُ: قَرِيْبُهُ أوِ الْأجْنَبِيُّ مِنْهُ فَالْقَرِيْبُ مِثْلُ أنْ تَكْفُلَهُ أُمُّهُ أوْ جَدُّهُ أوْ أخُوْهُ أوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِ وَاللّٰهُ أعْلَمُ.

۲۶۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اس کا قریبی ہو یا غیر۔ میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ راویٔ حدیث مالک بن انس نے سبابہ اور وسطیٰ انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا۔ (مسلم)

آپ ﷺ کا ارشاد اَلْيَتِيْمُ لَهُ أوْ لِغَيْرِهِ کا مطلب یہ ہے کہ یتیم خواہ اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا اجنبی۔ قریبی سے مراد اس کی ماں یا دادا یا بھائی یا ان کے علاوہ اور کوئی قریبی رشتہ دار ان کی کفالت کرے۔ (مسلم)

٢٦٦ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْألَ النَّاسَ".

۲۶۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مسکین وہ نہیں ہے کہ جس کو کھجور یا دو کھجوریں اسی طرح لقمہ یا دو لقمے دے کر لوٹا دیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جو سوال سے بچتا رہے“۔ (بخاری و مسلم) اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے ہاں چکر لگائے اور لقمہ دو لقمے اور کھجور دو کھجوریں اس کو واپس لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہ پائے جو لوگوں سے اس کو بے نیاز کر دے اور اس کی (مسکینی کو کسی طرح معلوم بھی نہ کیا جا سکے کہ اس پر صدقہ کیا جائے اور وہ خود لوگوں کے پاس کھڑے بھی نہ ہو کہ ان سے سوال کرے“۔

٢٦٧ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "السَّاعِيُّ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" وَاَحْسَبُهُ قَالَ : "وَكَالْقَآئِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ وَ كَالصَّآئِمِ الَّذِيْ لَا يُفْطِرُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٦٧ : یہی حضرت ابوہریرہؓ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ بیواؤں اور مساکین کی خدمت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ راوی کے خیال میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اس رات کے عبادت گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہو۔ (بخاری ومسلم)

٢٦٨ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا وَيُدْعٰى اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ : بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ".

٢٦٨ : حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "کھانوں میں بدترین کھانا اس ولیمے کا ہے جس میں آنے والوں کو روکا جائے اور انکار کرنے والوں کو بلایا جائے (یعنی غرباء کو روکا اور امراء کو بلایا جائے) اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی"۔ (مسلم) صحیحین کی ایک روایت جو حضرت ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے"۔

٢٦٩ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ" وَضَمَّ اَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

"جَارِيَتَيْنِ" اَيْ بِنْتَيْنِ.

٢٦٩ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرمؐ نے فرمایا: "جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ گئیں۔ وہ قیامت کے دن ایسے حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا"۔ (مسلم)

جَارِيَتَيْنِ : دو بیٹیاں۔

٢٧٠ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : "مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٧٠ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اس حال میں آئی کہ اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں وہ عورت سوال کر رہی تھی۔ اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا۔ میں نے وہ کھجور اس کو دے دی اس نے وہ اُن میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر اُٹھی اور چل دی۔ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ بات بتلائی۔ فرمایا: "جس کو ان بیٹیوں میں سے کسی کے ساتھ آزمایا جائے اور وہ ان پر احسان کرے تو وہ بیٹیاں اس کیلئے دوزخ کی آگ سے پردہ بن جائیں گی"۔ (بخاری ومسلم)

٢٧١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيْضًا

٢٧١ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ ایک غریب

قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عورت آئی جو بچیوں کو اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک دے دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ کی طرف اٹھائی تو اس کی بیٹیوں نے وہ بھی مانگ لی۔ اس نے اس کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ان کو دے دیا۔ مجھے اس کی یہ بات بہت پسند آئی۔ میں نے اُس کے اِس فعل کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا یا اس وجہ سے اُس کو آگ سے آزاد کر دیا''۔ (مسلم)

٢٧٢ : وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ ابْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْأَةِ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

وَمَعْنَى "أُحَرِّجُ": أُلْحِقُ الْحَرَجَ وَهُوَ الْإِثْمُ بِمَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا وَأُحَذِّرُ مِنْ ذٰلِكَ تَحْذِيْرًا بَلِيْغًا وَأَزْجُرُ عَنْهُ زَجْرًا أَكِيْدًا.

۲۷۲: حضرت ابو شریح خویلد بن عمر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ میں لوگوں کو دو کمزوریوں کے حق کے سلسلہ میں بہت ڈراتا ہوں یعنی یتیم اور عورت''۔ حدیث حسن ہے۔

نسائی نے عمدہ سند سے ذکر کیا۔

اُحَرِّجُ: میں خوب ڈراتا اور بہت ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہوں اور گناہ گار سمجھتا ہوں اور انتہائی سختی کے ساتھ ڈراتا ہوں جو ان دونوں کے حقوق کو ضائع کرے۔

٢٧٣ : وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا مُرْسَلًا فَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِيٌّ وَرَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُوْبَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيْحِهِ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۷۳: حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ ان کو اپنے سوا دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری امداد نہیں کی جاتی اور تمہیں رزق نہیں دیا جاتا مگر کمزور لوگوں کی وجہ سے''۔ بخاری نے مرسلاً بیان کیا۔ مصعب تابعی ہیں۔

حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی صحیح میں متصلاً سند مصعب عن ابیہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روایت کیا۔

٢٧٤ : وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

۲۷۴: حضرت ابو درداء عویمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے: ''مجھے تم کمزوروں

"اِبْغُوْنِیْ فِی الضُّعَفَآءِ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَآئِكُمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ.

میں تلاش کرو تمہیں نصرت اور رزق ضعفاء کی وجہ سے دیا جاتا ہے"۔ (ابوداود)

سند جید سے نقل کرتے ہیں۔

٣٤: بَابُ الْوَصِیَّةِ بِالنِّسَآءِ

باب: عورتوں کے متعلق نصیحت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [النساء:١٩] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ [النساء:٢٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے گزران کرو"۔ (النساء) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ عورتوں کے درمیان برابری کر سکو اگرچہ تم کتنا چاہو مگر تم (ایک بیوی کی طرف اتنے) مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو اور اگر درستی اختیار کرو اور تقویٰ پیش نظر رکھو پس اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔ (النساء)

٢٧٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اَلْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِیْهَا عِوَجٌ" وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِیْهَا عِوَجٌ وَّاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا"

قَوْلُهٗ "عَوَجٌ" هُوَ بِفَتْحِ الْعَیْنِ وَالْوَاوِ.

٢٧٥: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عورتوں سے بھلا سلوک کرو پس عورت پسلی سے پیدا کی گئی اور ان میں سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر اس کو بالکل چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی۔ پس اس سے بھلائی والا سلوک کرو (بخاری و مسلم) صحیحین کی روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح (ٹیڑھی) ہے اگر تو اس کو سیدھا کرے گا تو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو ٹیڑھ کے ساتھ ہی اس سے فائدہ اٹھاؤ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی۔ یہ ہرگز ایک طریقہ پر سیدھی نہ ہو گی۔ اگر تو اس سے فائدہ چاہتا ہے تو ٹیڑھ کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے کے پیچھے پڑے گا تو اس کو توڑ بیٹھے گا اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔

عَوَجٌ: ٹیڑھ۔

٢٧٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَخْطُبُ وَذَكَرَ

٢٧٦: حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے اونٹنی کا ذکر

النَّاقَةَ وَالَّذِیْ عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا" انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَهْطِهٖ، ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَآءَ فَوَعَظَ فِیْهِنَّ فَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ یُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِهٖ" ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِیْ ضِحْکِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ : "لِمَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

"وَالْعَارِمُ" بِالْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّآءِ هُوَ الشِّرِّیْرُ الْمُفْسِدُ– وَقَوْلُهٗ "انْبَعَثَ اَیْ قَامَ بِسُرْعَةٍ"

فرمایا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس کی کونچیں کاٹیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ کہ جب ان میں سے سب سے بڑا بد بخت اٹھا جو کہ ایک زبردست فسادی خاندان میں پر شوکت آدمی تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا تذکرہ فرمایا اور عورتوں کو نصائح فرمائیں۔ پس فرمایا تم میں بعض لوگ عورتوں کو غلام کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ شاید کہ وہ دن کے پچھلے حصہ میں اس سے ہمبستری کرے۔ پھر آپ نے لوگوں کو گوز مار کر ہنسنے سے روکا اور فرمایا وہ اس حرکت پر کیوں ہنستا ہے جو اس نے خود کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

الْعَارِمُ: فسادی، شرارتی۔

انْبَعَثَ: جلدی اٹھا۔

۲۷۷ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ" اَوْ قَالَ غَیْرَهٗ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهٗ : "یَفْرَکُ" هُوَ بِفَتْحِ الْیَآءِ وَاِسْکَانِ الْفَآءِ وَفَتْحِ الرَّآءِ مَعْنَاهُ : یُبْغِضُ یُقَالُ فَرِکَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا وَفَرِکَهَا زَوْجُهَا بِکَسْرِ الرَّآءِ یَفْرَکُهَا بِفَتْحِهَا : اَیْ اَبْغَضَهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۲۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مؤمن کسی مؤمنہ سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری پسند ہوگی۔ اٰخر کا لفظ فرمایا یا غَیْرَهٗ کا (مسلم)

یَفْرَکُ : بغض رکھتا ہے جیسا کہتے ہیں فَرِکَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا وَفَرِکَهَا زَوْجُهَا یعنی اس سے بغض رکھا۔

کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے خاوند سے بغض رکھا اور خاوند نے عورت سے بغض رکھا۔ واللہ اعلم

۲۷۸ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَقُوْلُ بَعْدَ اَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَذَکَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ : "اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَکُمْ لَیْسَ تَمْلِکُوْنَ مِنْهُنَّ شَیْئًا غَیْرَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِی

۲۷۸: حضرت عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ؐ کو سنا کہ آپ خطبہ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے۔ پہلے آپ ؐ نے حمد و ثنا کی اور پھر وعظ و نصیحت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں سے بھلا سلوک کرو۔ وہ تمہارے ہاں قیدی ہیں۔ تم ان کے بارے میں کچھ اختیار نہیں رکھتے ہو (سوائے حق زوجیت کے) البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو سخت سلوک کی مستحق ہیں) پس اگر اس کا ارتکاب کرلیں تو انہیں بستروں

الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا، اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآءِ كُمْ حَقًّا وَّلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا: فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ: اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

قَوْلُهُ ﷺ "عَوَانٍ" اَيْ اَسِيْرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْاَسِيْرَةُ وَالْعَانِيُّ الْاَسِيْرُ - شَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمَرْاَةَ فِيْ دُخُوْلِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْاَسِيْرِ "وَالضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ" هُوَ الشَّاقُّ الشَّدِيْدُ وَقَوْلُهُ "فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا" اَيْ لَا تَطْلُبُوْا طَرِيْقًا تَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَتُؤْذُوْنَهُنَّ بِهٖ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۲۷۹: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: "اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

وَقَالَ مَعْنٰى "لَا تُقَبِّحْ": لَا تَقُلْ قَبَّحَكَ اللّٰهُ.

۲۸۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

سے الگ کر دو اور ان کو مارو (مگر صرف اس وقت جب باقی تدابیر بے کار جا چکی ہوں) مگر مار دردناک نہ ہو۔ پس اگر وہ تمہاری فرمانبرداری اختیار کر لیں تو خواہ مخواہ ان پر اعتراض کا راستہ مت تلاش کرو۔ اچھی طرح سن لو! بے شک تمہارا ان پر حق ہے اور تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارا بستر (گھر) ان لوگوں کو روندنے نہ دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ ان لوگوں کو تمہارے گھروں میں آنے دیں جن سے تم نفرت کرتے ہو۔ خبردار! ان کا حق تم پر یہ ہے کہ کپڑوں اور کھانے کے بارے میں ان پر احسان کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَوَانٍ: قیدی جمع عَانِيَة: قیدی عورت۔

اَلْعَانِيُّ: قیدی مرد۔ حضور اکرم ﷺ نے عورت کو خاوند کی ماتحتی میں قیدی سے تشبیہ دی ہے۔

اَلضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ: دکھ آمیز، سخت۔

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا: تم ان پر خواہ مخواہ اعتراض کا راستہ مت تلاش کرو۔ تاکہ اس سے ان کو تکلیف پہنچا سکو۔ واللہ اعلم

۲۷۹: حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کسی بیوی کا مرد پر کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب تم لباس پہنو تو اس کو پہناؤ اور اسکے چہرے پر مت مارو اور نہ اسے برا کہو اور نہ ہی اس سے علیحدگی اختیار کرو مگر گھر میں (ابوداؤد)

یہ حدیث حسن ہے۔

لَا تُقَبِّحْ: اس کو مت کہو اللہ تمہارا ستیاناس کرے یا تمہارا بیڑہ غرق کرے یا تجھے بدصورت بنا دے۔

۲۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق

إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میں سب سے اعلیٰ ہیں اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو عورتوں سے بہتر برتاؤ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱ : وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَآءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : وَلَقَدْ أَطَافَ بِآلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ : "ذَئِرْنَ" هُوَ بِذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُورَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ نُونٍ : أَيِ اجْتَرَأْنَ قَوْلُهُ "أَطَافَ" أَيْ أَحَاطَ.

۲۸۱: حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی باندیوں کو مت مارو! پس عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے تو کہا عورتیں اپنے خاوندوں پر جرأت مند ہو گئیں۔ اس پر مردوں کو مارنے کی اجازت دی گئی تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کے پاس کثرت سے عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آنے لگیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: محمد ﷺ کے گھروں میں بہت عورتیں شکایت لے کر آنے لگیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ تم میں سے اچھے نہیں۔ (ابوداؤد)

صحیح اسناد کے ساتھ۔

ذَئِرْنَ : جرأت مند ہونا۔

اَطَافَ: گھیر لیا' کثرت سے چکر لگایا۔

۲۸۲ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۲ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا نفع اٹھانے کی چیز ہے اور اس میں سب سے بہتر نفع اٹھانے کی چیز نیک عورت ہے''۔ (مسلم)

۳۵ :بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب: خاوند کا بیوی پر حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مرد حاکم ہیں عورتوں پر بوجہ اس فضیلت کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر عنایت فرمائی اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے۔ پس نیک عورتیں فرمانبرداری کرنے

﴿حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ [النساء:٣٤]

والیاں اور (خاوند) کی غیر موجودگی میں اپنی (عصمت کی) حفاظت کرنے والی ہیں اور اس حفاظت کے سبب جو اللہ نے فرمائی۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ السَّابِقِ بِالْبَابِ قَبْلَهٗ.

احادیث میں سے عمرو بن الاحوص کی روایت سابقہ باب والی بھی گزر چکی ہے مزید روایات یہ ہیں۔

٢٨٣ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا "اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا".

۲۸۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر کی دعوت دے اور وہ نہ آئے پس مرد اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزار دے تو اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو (بخاری و مسلم) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں' جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑے ہوئے رات گزارے تو اس پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے پس وہ انکار کر دے تو آسمانوں والی ذات (اللہ عزوجل) اس پر ناراض رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے خاوند کو راضی کر لے۔

٢٨٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۲۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ (نفلی) روزہ رکھے جبکہ اس کا خاوند موجود ہو مگر اس کی اجازت سے اور نہ ہی کسی کو گھر میں اس کی اجازت کے بغیر آنے کی اجازت دے (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

٢٨٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر ایک تم میں سے نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے امیر اپنی رعایا کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی''۔ (بخاری و مسلم)

٢٨٦ : وَعَنْ اَبِىْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ – حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢٨٦: حضرت ابوعلی طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اس کو آ جانا چاہئے خواہ وہ تنور ہی پر کیوں نہ ہو''۔(ترمذی۔نسائی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٢٨٧ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَوْ كُنْتُ امِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢٨٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کر لے''۔(ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٨٨ : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٨٨ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہو گی''۔(ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٢٨٩ : وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا تُؤْذِىْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِى الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ! فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٨٩ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت جب اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو اس کی جنت میں ہونے والی اس کی بیوی حورعین کہتی ہے اس کو تُو تکلیف مت دے۔ اللہ تمہیں ہلاک کرے۔ پس وہ تیرے ہاں چند روز رہنے والا ہے۔ عنقریب وہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا''۔(ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩٠ : وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا تَرَكْتُ بَعْدِىْ فِتْنَةً هِىَ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ

٢٩٠: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مردوں کے لئے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ زیادہ نقصان دہ نہیں

مِنَ النِّسَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

چھوڑا"۔ (بخاری ومسلم)

٣٦ : بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [البقرة:٢٣٣] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتَاهَا﴾ [الطلاق:٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ [سبا:٣٩]

باب: اہل وعیال پر خرچ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور والد پر ان کا خرچہ اور کپڑے ہیں دستور کے مطابق"۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جو تنگ دست ہو پس وہ اس میں سے خرچ کرے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو دے رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو جتنا اس کو دیا ہے اس سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو بھی تم خرچ کرو کسی چیز میں سے وہ اس کو نائب (عوض) بنانے والے ہیں"۔ (سبا)

٢٩١ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٩١: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک دینار وہ ہے جو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جس کو کسی گردن چھڑانے کے لئے خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک وہ دینار ہے جس کو تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو تو اپنے اہل پر خرچ کرے گا"۔ (مسلم)

٢٩٢ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٩٢: حضرت ابوعبداللہ اور کہا جاتا ہے ابوعبدالرحمٰن ثوبان بن بجدؓ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام' روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "سب سے افضل دینار جس کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جس کو وہ اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے۔ پھر وہ دینار ہے جس کو وہ اللہ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور پھر وہ دینار ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے"۔ (مسلم)

٢٩٣ : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَجْرٌ اِنْ اُنْفِقْ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ : "نَعَمْ لَكِ اَجْرُ

٢٩٣: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ابوسلمہ سے میری جو اولاد ہے ان پر خرچ کرنے میں مجھے اجر ملے گا میں ان کو اس طرح تو نہیں چھوڑ سکتی کہ وہ اِدھر اُدھر مارے مارے پھریں۔ بلاشبہ وہ میرے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں تیرے لئے ان پر خرچ کرنے میں اجر

مَا اَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹٤ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الَّذِىْ قَدَّمْنَاهُ فِىْ اَوَّلِ الْكِتَابِ فِىْ بَابِ النِّيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِىْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِىْ فِىْ امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹٥ : وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهِىَ لَهُ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِىْ صَحِيْحِهِ بِمَعْنَاهُ قَالَ : "كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهُ"

۲۹۷ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : "مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۸ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ

ہے"۔ (بخاری ومسلم)

۲۹۴ : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس طویل روایت جس کو ہم شروع کتاب میں باب النیہ میں ذکر کر آئے ہیں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تو جو کچھ خرچ کرے گا جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو گی اس پر اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو"۔ (بخاری ومسلم)

۲۹۵ : حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آدمی اپنے اہل پر کچھ خرچ کرتا ہے اس میں ثواب کا امیدوار ہو پس وہ اس کے لئے صدقہ ہے"۔ (بخاری ومسلم)

۲۹۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے گناہ کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ (ان کا حق) ضائع کرے جن کا وہ ذمہ دار ہے۔ ابوداؤد وغیرہ' مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں معناً اس طرح روایت کیا"۔ كَفٰى بِالْمَرْءِ...... : آدمی کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہاتھ کو اس سے روک لے جن کی خوراک کا ذمہ دار ہے۔

۲۹۷ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہر روز صبح کو جب بندے اٹھتے ہیں تو دو فرشتے (آسمان) سے اترتے ہیں۔ ایک ان میں سے کہتا ہے اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا یہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف فرما"۔ (بخاری ومسلم)

۲۹۸ : حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کے تم ذمہ دار ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے بعد ہو جو آدمی (حرام

يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ﺳﮯ) ﭘﺎﮎ ﺩﺍﻣﻨﯽ ﻃﻠﺐ ﮐﺮﮮ ﺍﻟﻠﮧ ﺍﺱ ﮐﻮ ﭘﺎﮎ ﺩﺍﻣﻦ ﺑﻨﺎ ﺩﯾﺘﮯ ﮨﯿﮟ ﺟﻮ ﺁﺩﻣﯽ ﻏﻨﺎﺀ ﻃﻠﺐ ﮐﺮﮮ ﺍﻟﻠﮧ ﺗﻌﺎﻟﯽٰ ﺍﺱ ﮐﻮ ﻏﻨﯽ ﮐﺮ ﺩﯾﺘﮯ ﮨﯿﮟ"۔ (ﺑﺨﺎﺭﯼ)

٣٧ : بَابُ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

باب: پسندیدہ اور عمدہ چیزیں خرچ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران:٩٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ [البقرة:٢٦٧]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم کمال نیکی کو اس وقت نہیں پا سکتے جب تک کہ تم خرچ نہ کرو اس چیز کو جس کو تم بہت چاہتے ہو"۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں میں جو تم نے کمائی ہیں اور جن کو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے خرچ کرو اور اس میں سے خبیث چیز کا قصد بھی نہ کرو کہ تم اس کو خرچ کرو"۔ (البقرہ)

٢٩٩ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَآءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ عَلَيْكَ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ

٢٩٩: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کے اموال میں بیرحاء سب سے زیادہ ان کو پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل بالمقابل تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ انس کہتے ہیں جب یہ آیت اتری ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ کہ تم ہرگز کمال نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم خرچ نہ کرو اس چیز کو جس کو تم پسند کرتے ہو"۔ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوئے یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ آیت اتاری ہے اور بلاشبہ میرے مالوں میں سے سب سے زیادہ محبوب مجھے بیرحاء ہے۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے اجر اور ذخیرہ ہونے کے امیدوار ہوں۔ یا رسول اللہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ سمجھ کے مطابق اس کو جہاں مناسب خیال کریں اس کو خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب' خوب یہ تو بڑا نفع بخش مال

تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ" فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَّمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ ﷺ: مَالٌ "رَابِحٌ" رُوِيَ فِي الصَّحِيْحِ "رَابِحٌ" وَ "رَايِحٌ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ: اَيْ رَايِحٌ عَلَيْكَ نَفْعُهٗ' وَ "بَيْرُحَاءُ" حَدِيْقَةُ نَخْلٍ' وَرُوِيَ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا.

ہے۔ یہ تو بڑا فائدہ مند مال ہے۔ میں نے تمہاری بات سن لی۔ میری رائے میں اس کو تم اپنے اقربین میں تقسیم کر دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری ومسلم)

رابحٌ کا لفظ رَایِحٌ بھی روایت میں آیا ہے یعنی اس کا نفع تمہاری طرف لوٹنے والا ہے۔

بَیْرُحَاءَ: اس کا معنی کھجور کا باغ ہے۔

۳۸: بَابُ وُجُوْبِ اَمْرِهٖ اَهْلَهٗ وَاَوْلَادَهُ الْمُمَيِّزِيْنَ وَسَائِرَ مَنْ فِيْ رَعِيَّتِهٖ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُخَالَفَةِ وَتَاْدِيْبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ مِّنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ

باب: اپنے گھر والوں اور باعقل اولاد اور اپنے تمام ماتحتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دینا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت سے روکنا واجب ہے اور ممنوعہ کاموں کے ارتکاب کی حالت میں ان کی تادیب کرنا اور مخالفت سے ان کو منع کرنا ضروری ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ [طه:١٣٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ [تحريم:٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر جمے رہو"۔ (طٰہٰ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ!" (تحریم)

٣٠٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ"

وَقَوْلُهٗ: "كِخْ كِخْ" يُقَالُ بِاِسْكَانِ الْخَاءِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِيْنِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ

۳۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے لے لی اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے پھینک دو کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے"۔ (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ "ہمارے لئے صدقہ کا مال حلال نہیں ہے"۔

امام نووی فرماتے ہیں کِخْ کِخْ یہ کاف کے فتحہ وکسرہ کے ساتھ

لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَبِيًّا.

ڈانٹ کا کلمہ ہے جو بچے کو ناپسندیدہ باتوں سے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور حسن رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے۔

۳۰۱ : وَعَنْ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَتَطِيْشُ" : تَدُوْرُ فِیْ نَوَاحِی الصَّحْفَةِ.

۳۰۱ : حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے ربیب) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں میں چھوٹا بچہ تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چکر لگاتا (کیونکہ میں کھانے کے آداب سے واقف نہ تھا) اس پر آپؐ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا اوّلاً نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اس ارشاد کے بعد ہمیشہ میرا کھانے کا یہی طریقہ بن گیا۔ (بخاری ومسلم)

تَطِيْشُ : پیالے کی اطراف میں گھومنا۔

۳۰۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ' : اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ' وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ' وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِیْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ : فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۲ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ ہر ایک تم میں سے حاکم ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے۔ اس سے اسکی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اسکی ذمہ داری کی باز پرس ہوگی۔ پس ہر ایک تم میں سے ذمہ دار اور نگران ہے اور اپنی ذمہ داری کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی۔

۳۰۳ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳۰۳ : حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد و دادا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نماز کی وجہ سے ان کو مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان کے بستروں کو الگ الگ کر دو۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد) نے عمدہ اسناد سے روایت کیا۔

۳۰۴ : وَعَنْ اَبِیْ ثُرَيَّةَ سَبْرَةَ ابْنِ مَعْبَدٍ

۳۰۴ : حضرت ابوثریہ سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ - وَلَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ : "مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ".

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھا دو اور (اگر کوتاہی کریں تو) دس سال کی عمر میں ان کو مارو۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

ابوداؤد کے الفاظ : مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ ہیں۔

٣٩ : بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهٖ

باب: پڑوسی کا حق اور اُس کے ساتھ حسنِ سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء:٣٦]

رب ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان (کا سلوک) کرو اور قربت والوں' یتیموں' مساکین' قرابت والے پڑوسیوں' اجنبی پڑوسیوں' اجنبی ساتھی' مسافروں اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں یعنی غلام وغیرہ کے ساتھ احسان کرو''۔ (النساء)

٣٠٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٠٥ : حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اس کو وراثت میں بھی شریک بنا دیں گے۔ (بخاری ومسلم)

٣٠٦ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : اِنَّ خَلِيْلِيْ ﷺ اَوْصَانِيْ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ".

٣٠٦ : حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر جب تم سالن پکاؤ تو زیادہ پانی ڈال لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ (مسلم) مسلم کی دوسری روایت میں ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی جب تم شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو! پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر والے کو دیکھو اور ان کو اس میں سے بھلائی کا حصہ (سالن) پہنچاؤ۔

٣٠٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ" قِيْلَ : مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ :

٣٠٧ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں۔ عرض کیا گیا کون اے اللہ کے رسول ﷺ؟ ارشاد فرمایا

"الَّذِیْ لَا یَامَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ –
وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "لَا : یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَامَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ".

"الْبَوَائِقُ" : الْغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ.

۳۰۸ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۰۹ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ : "لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا لِیْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَكْتَافِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

رُوِیَ خُشُبَهُ "بِالْاِضَافَةِ وَالْجَمْعِ، وَرُوِیَ "خَشَبَةً" بِالتَّنْوِیْنِ عَلَی الْاِفْرَادِ – وَقَوْلُهُ مَا لِیْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ، یَعْنِیْ عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ–

۳۱۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَسْكُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۱۱ : وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِهٖ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (مسلم و بخاری) اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں''۔

بَوَائِقُ: شرارتیں اور خباثتیں۔

۳۰۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی پڑوسن دوسری پڑوسن کے لئے (ہدیہ کو) حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا ایک کُھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی پڑوسی دوسرے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مخاطبین کو فرمانے لگے میں تم کو اس بات سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اس (بات) کو تمہارے کندھوں کے درمیان ضرور پھینک کر رہوں گا (یعنی ضرور بیان کروں گا)۔

خُشُبَهُ اور خَشَبَةً دونوں طرح ہے۔ پہلا جمع دوسرا مفرد ہے۔ مَالِیْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ یعنی تم اس سنت کو چھوڑنے والے ہو۔

۳۱۰ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۱ : حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے پڑوسی پر احسان کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ بھلی بات

فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ.

کہے یا خاموش رہے۔ مسلم نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اس کے بعض الفاظ روایت کئے ہیں۔

۳۱۲ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ؟ قَالَ : اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے میں کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کا دروازہ تیرے زیادہ قریب ہے"۔ (بخاری)

۳۱۳ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۳۱۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتھیوں میں سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو پڑوسیوں کے لئے سب سے بہتر ہو"۔
ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے۔

٤٠ : بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ

باب: والدین سے احسان اور رشتے داروں سے حسنِ سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ [النساء:١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ﴾ [الرعد:٢١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ [العنكبوت:٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت والوں اور یتامیٰ و مساکین اور قرابت دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کا ساتھی اور مسافر اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوں (غلام ولونڈیاں) ان سے بہتر سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اس اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داریوں کے بارے میں (توڑنے سے) ڈرو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں اس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا جس کے ملانے کا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کی نصیحت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تیرے رب نے حکم دیا کہ ایک اللہ ہی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا﴾ [الاسراء:۲۳] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ﴾ [لقمان:۱۴]

دونوں ہی تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف مت کہواور نہ ڈانٹو اوران دونوں سے ادب کی بات کرواوران کے سامنے عاجزی کے بازو کو جھکاؤ مہربانی سے اور ان کیلئے (ہماری بارگاہ میں اس طرح دعا کرو) اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما، جس طرح بچپن میں انہوں نے میری تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''ہم نے انسان کواس کے والدین کے متعلق تاکید کی اس کی ماں نے اس کوتکلیف پر تکلیف اٹھا کراس کو پیٹ میں اٹھایااور اسکا دودھ چھڑانا دوسال میں ہوا۔ شکر کر میرااوراپنے والدین کا''۔

۳۱۴: وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ: "اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا" قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَیْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۳۱۴: حضرت ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کوزیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ (بخاری ومسلم)

۳۱۵: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ". رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی اولاد اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتی مگراس طرح کہ وہ اپنے والد کو غلام پاکراسکوخرید کر آزاد کردے''۔ (رواہ مسلم)

۳۱۶: وَعَنْہُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: "مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۳۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوآدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو اچھی طرح بات کہنی چاہئے یا خاموش رہنا چاہئے۔ (بخاری ومسلم)

۳۱۷: وَعَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ

۳۱۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب ان کی تخلیق سے

مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ : هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ : نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ بَلٰى، قَالَ : "فَذٰلِكِ لَكِ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ : فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ".

فارغ ہو چکا تو رحم کھڑا ہوا اور کہا یہ وہ مقام ہے جس میں قطع رحمی سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں اے رحم کیا تو اس پر راضی نہیں کہ اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع تعلق کرے۔ رحم نے جواب دیا کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے (خاص ہے) پھر رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: تم اگر چاہو تو یہ آیت (اس بات کی تائید میں) پڑھ لو فَهَلْ عَسَيْتُمْ ...... پس عنقریب جب تمہیں اقتدار مل جائے تو تم زمین پر فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور ان کو بہرا اور اندھا کر دیا۔ (محمد) (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: فَقَالَ اللّٰهُ ...... کہ جو تجھ سے ملائے میں اس سے ملاؤں گا اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں اس سے قطع کروں گا۔

۳۱۸ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ "اُمُّكَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ "اُمُّكَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : "اَبُوْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ - قَالَ : "اُمُّكَ" ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ "وَالصَّحَابَةُ" بِمَعْنٰى : الصُّحْبَةِ - وَقَوْلُهُ "ثُمَّ اَبَاكَ" هٰكَذَا هُوَ مَنْصُوْبٌ بِفِعْلٍ مَحْذُوْفٍ : اَيْ ثُمَّ بِرَّ اَبَاكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "ثُمَّ اَبُوْكَ" وَهٰذَا وَاضِحٌ.

۳۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ پھر پوچھا پھر کون؟ تو ارشاد فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تمہارا باپ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ" یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اچھے سلوک کا کون حقدار ہے؟ ارشاد فرمایا تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ پھر تمہارا قریبی۔ اَلصُّحْبَةُ کا لفظ صحبت کا ہم معنی ہے۔ اَبَاكَ کا لفظ نصب سے آیا ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول ہے۔ یعنی بِرَّ اَبَاكَ اور دوسری روایت میں ثُمَّ اَبُوْكَ اور یہ زیادہ واضح ہے۔

۳۱۹ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ : اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ

۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر خاک آلود ہو پھر خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا خواہ دونوں کو یا ان میں

يَدْخُلِ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۰: وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنَنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ - فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"وَتُسِفُّهُمْ" بِضَمِّ التَّاءِ وَكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الْفَاءِ "الْمَلُّ" بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَتَشْدِيْدِ اللَّامِ وَهُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ: اَيْ كَاَنَّمَا تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارَّ، وَهُوَ تَشْبِيْهٌ لِمَا يَلْحَقُهُمْ مِنَ الْاِثْمِ بِمَا يَلْحَقُ اٰكِلَ الرَّمَادِ الْحَارِّ مِنَ الْاَلَمِ وَلَا شَيْءَ عَلٰى هٰذَا الْمُحْسِنِ اِلَيْهِمْ لٰكِنْ يَنَالُهُمْ اِثْمٌ عَظِيْمٌ بِتَقْصِيْرِهِمْ فِيْ حَقِّهِ وَاِدْخَالِهِمُ الْاَذٰى عَلَيْهِ" وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۳۲۱: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنٰى: "يُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ" اَيْ يُؤَخَّرَ لَهُ فِيْ اَجَلِهِ وَعُمُرِهِ.

۳۲۲: وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدْخُلُهَا

سے ایک کو اور جنت میں داخل نہ ہوا (خدمت کر کے)۔ (مسلم)

۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں او وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں اور میں ان پر احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اسی طرح ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو ان کے منہ میں گویا گرم راکھ ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ جب تک تو اس صفت پر قائم رہے گا۔ (رواہ مسلم)

تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ: گرم راکھ کھلانا۔

گویا تو ان کو گرم راکھ کھلاتا ہے۔ اس میں اس گناہ کو جو ان کو ملے گا گرم راکھ کھانے والے کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس سے تشبیہ دی گئی۔ اس محسن پر کچھ بھی گناہ نہ ہو گا لیکن ان کو بڑا گناہ ملے گا کیونکہ وہ اس کے حق میں کوتاہی برتنے والے ہیں اور اس کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اس کو صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔ (بخاری و مسلم)

يُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ: اس کی مدت مقررہ اور عمر میں تاخیر ہو۔

۳۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کو اپنے اموال میں سب سے زیادہ بیرحاء پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں داخل

وَيَشْرَبُ مِنْ مَآءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران:٩٢] وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ بَنِيْ عَمِّهٖ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ بَيَانُ اَلْفَاظِهٖ فِيْ : بَابِ الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ.

ہوتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ جب یہ آیت اتری: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت اتاری ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ : اور بلاشبہ میرے مالوں میں سب سے زیادہ پسند مال بیرحاء ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کے اجر اور ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں۔ پس آپ اس کو جہاں چاہیں اپنی مرضی کے موافق خرچ فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت خوب' بہت خوب یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے' یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے اور میں نے سن پایا جو تم نے کہا۔ میری رائے یہ ہے کہ تو اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے یارسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس کو اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

یہ روایت باب الانفاق میں گزری ہے۔

٣٢٣ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ وَّالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ : فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى؟" قَالَ : نَعَمْ قَالَ : "فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا : جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ قَالَ : "اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟" قَالَ : نَعَمْ، قَالَ "فَفِيْهِمَا

٣٢٣ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس پر اجر کا خواہش مند ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو واقعۃً اللہ تعالیٰ سے اجر کا طالب ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ بخاری و مسلم کی متفقہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ قَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ نَعَمْ تو اس پر آپ نے فرمایا ان کی خدمت میں خوب

فَجَاهِدْ".

کوشش کرو۔

٣٢٤ : وَعَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"وَقَطَعَتْ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالطَّاءِ "وَرَحِمُهُ" مَرْفُوْعٌ.

٣٢٤: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو احسان کے بدلے میں احسان کرے بلکہ صلہ رحمی والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

رَحِمَہ مرفوع ہے۔

٣٢٥ : وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ : "مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢٥: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم عرش سے لٹکی ہوئی ہے اور کہہ رہی ہے کہ جو مجھے ملائے اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جو مجھے کاٹے اللہ تعالیٰ اسے کاٹے"۔ (بخاری ومسلم)

٣٢٦ : وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنِّيْ أَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ؟ قَالَ : "أَوَ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ نَعَمْ قَالَ : "أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢٦: حضرت ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی جب وہ دن آیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ہاں قیام تھا تو انہوں نے کہا کیا آپؐ نے محسوس کیا کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم وہ اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو تمہیں زیادہ اجر ملتا"۔ (بخاری ومسلم)

٣٢٧ : وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّيْ قَالَ : نَعَمْ صِلِيْ أُمَّكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢٧: حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ میرے پاس آئیں جبکہ وہ مشرکہ تھیں اور یہ آنحضرت ﷺ سے زمانہ معاہدہ کی بات ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا کہ میری والدہ میرے ہاں آئیں ہیں وہ چاہتی ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کروں کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو (اگرچہ وہ مشرک ہو) (بخاری ومسلم)

وَقَوْلُهَا : "رَاغِبَةٌ" أَيْ طَامِعَةٌ فِيْمَا عِنْدِيْ تَسْأَلُنِيْ شَيْئًا قِيْلَ كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ

رَاغِبَةٌ: مجھ سے کسی چیز کی خواہاں ہیں۔ یہ ماں نسب سے تھیں یا

وَقِيْلَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِيْحُ الْاَوَّلُ.

رضاعت سے؟ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ نسبی ماں تھی۔

۳۲۸ : وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ" قَالَتْ : فَرَجَعْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ لَهُ : اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ : اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ هُمَا؟" قَالَ : امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ زَيْنَبُ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟" قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۸ : حضرت زینب بنت ثقفیہ رضی اللہ عنہما حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات ہی سے ہو۔ حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ کر آئی اور ان سے کہا تم تھوڑے مال والے آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کرو کہ اگر وہ تم پر خرچ کر دوں تو کیا مجھے کفایت کر جائے گا یا دوسروں پر خرچ کروں۔ مجھے عبد اللہ نے کہا تم خود جا کر دریافت کرو (یہ زیادہ مناسب ہے) پس میں حاضر خدمت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر میرے والی حاجت لے کر کھڑی تھی اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب دیا گیا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جا کر عرض کرو کہ دو عورتیں آپؐ سے مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہیں۔ کہ کیا ان کو صدقہ اپنے خاوندوں اور زیر پرورش یتیموں پر کرنا درست ہے اور آپؐ کو ہمارے ناموں کی اطلاع مت دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ دو عورتیں کون ہیں؟ تو بلال رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک انصاری عورت اور دوسری زینب۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: کونسی زینب؟ کہا عبد اللہ بن مسعود کی بیوی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو (بتلاؤ کہ) انہیں دوگنا اجر ملے گا ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۹ : وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ ابْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ اِنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ - فَمَاذَا

۳۲۹ : حضرت ابو سفیان صخر بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی طویل حدیث جو قصہ ہرقل (شاہ روم) سے متعلق ہے، میں روایت کرتے ہیں کہ ہرقل نے مجھے کہا وہ کس بات کا حکم دیتے ہیں یعنی رسول اللہ صلی

يَأْمُرُكُمْ بِهٖ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ : يَقُوْلُ : اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اللہ علیہ وسلم ۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ و اجداد کہتے ہیں اور ہمیں حکم دیتے ہیں کہ نماز ادا کرو اور صدقہ کرو اور پاک دامنی اختیار کرو اور صلہ رحمی سے پیش آؤ''۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۰ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا : فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا" وَفِيْ رِوَايَةٍ : "فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا "اَوْ قَالَ " ذِمَّةً وَّصِهْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَآءُ : الرَّحِمُ الَّتِيْ لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ اُمِّ اِسْمَاعِيْلَ ﷺ مِنْهُمْ – "وَالصِّهْرُ" كَوْنُ مَارِيَةَ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ.

۳۳۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم عنقریب ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا تذکرہ ہوتا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ ...... " تم عنقریب مصر کو فتح کرو گے اس سرزمین میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے وہاں کے لوگوں سے بھلائی کا سلوک کرنا کیونکہ ان کا ہمارے ساتھ ذمہ اور رشتہ ہے اور دوسری روایت میں: "فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا ......" (مسلم) کہ جب تم اس کو فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کا ہمارے ساتھ ذمہ اور رشتہ ہے یا فرمایا ذمہ اور سسرالی تعلق ہے۔

علماء نے فرمایا رحم سے مراد ہاجرہ ام اسماعیل علیہ السلام کا ان میں سے ہونا ہے اور صہر کا مطلب ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کا ان میں سے ہونا ہے۔

۳۳۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ وَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ

۳۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ "کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ" اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو دعوت دی۔ وہ عام و خاص سارے جمع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبد شمس اور اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی مرہ بن کعب اپنے کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد مناف اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی ہاشم! اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب اپنے کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اپنے آپ کو تو آگ سے بچا۔ میں تمہارے

الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بِبَلَالِهَا قَوْلُهُ ﷺ هُوَ بِفَتْحِ الْبَاءِ الثَّانِيَةِ وَكَسْرِهَا وَ"الْبَلَالُ" اَلْمَاءُ - وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ: سَاَصِلُهَا شَبَّهَ قَطِيْعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهٰذِهِ تُبَرَّدُ بِالصِّلَةِ.

لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے۔ میں اس کا ضرور پاس کروں گا (یعنی دنیاوی اعتبار سے پورا خیال رکھوں گا اور اسے دنیاوی معاملات کی حد تک ضرور ملحوظ خاطر رکھوں گا)۔

بِبَلَالِهَا: اَلْبَلَالُ پانی۔ معنی اس روایات کا یہ ہے کہ میں صلہ رحمی کروں گا (مسلم)

قطع رحمی کو حرارت سے تشبیہ دی جس کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ رحم کو ٹھنڈک صلہ رحمی سے ہوتی ہے۔

۳۳۲: وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: "اِنَّ اٰلَ بَنِىْ فُلَانٍ لَيْسُوْا بِاَوْلِيَائِىْ اِنَّمَا وَلِيِّىَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَاللَّفْظُ الْبُخَارِىِّ.

۳۳۲: حضرت ابوعبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے طور پر فرماتے سنا۔ خفیہ نہیں کہ آل بنی فلاں میرے دوست نہیں میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں البتہ ان کی رشتہ داری ہے جس کا لحاظ رکھوں گا۔ (بخاری و مسلم)

یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۳۳۳: وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِى الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِىْ مِنَ النَّارِ - فَقَالَ النَّبِىُّ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِى الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کرتا رہ اور صلہ رحمی کیا کر (بخاری و مسلم)

۳۳۴: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ: قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ" وَقَالَ: "اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰى ذِى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ:

۳۳۴: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہئے کیونکہ وہ برکت والی چیز ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی کے ساتھ اس لئے کہ وہ پاک اور پاک کرنے والا ہے اور فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ دو صدقے ہیں۔ ایک صدقہ اور دوسرے صلہ رحمی۔ ترمذی نے

حَدِيثٌ حَسَنٌ.

روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۵ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ : طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "طَلِّقْهَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۵ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے مجھے محبت تھی مگر عمر اس کو پسند نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے فرمایا اس کو طلاق دے دو میں نے انکار کر دیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد ترمذی)

ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۶ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً وَّاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۶ : حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے پس اگر تو چاہتا ہے تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کر۔ (ترمذی)
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ - وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ : مِنْهَا حَدِيْثُ اَصْحَابِ الْغَارِ ' وَحَدِيْثُ جُرَيْجٍ وَّقَدْ سَبَقَا ' وَاَحَادِيْثُ مَشْهُوْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ حَذَفْتُهَا اخْتِصَارًا وَمِنْ اَهَمِّهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الطَّوِيْلُ الْمُشْتَمِلُ عَلٰى جُمَلٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ وَاٰدَابِهٖ وَسَاَذْكُرُهٗ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ بَابِ الرَّجَآءِ قَالَ فِيْهِ :

۳۳۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب کے متعلق صحیح میں بہت سی احادیث مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک وہ حدیث اصحاب غار والی اور حدیث جریج ہر دو گزر چکی ہیں۔ ان احادیث مشہورہ کو میں نے خود حذف کر دیا ہے۔ ان میں سے زیادہ اہم روایت حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی ہے۔ طویل روایت ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے بہت سے قواعد پر مشتمل ہے اس کو مکمل باب الرجاء میں ذکر کیا جائے گا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ میں یعنی ابتداء نبوت میں حاضر ہوا۔ میں نے سوال کیا آپ (صلی اللہ علیہ

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ يَعْنِي فِي أَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: "نَبِيٌّ" فَقُلْتُ: "وَمَا نَبِيٌّ؟" قَالَ: أَرْسَلَنِي اللّٰهُ تَعَالَى: فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِي" بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ" وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

وسلم) کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے صلہ رحمی اور بتوں کو توڑ پھینکنے کے لئے بھیجا ہے اور اس بات کے ساتھ بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک مانا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور تمام حدیث بیان فرمائی۔ واللہ اعلم

٤١: بَابُ تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

باب: قطع رحمی اور نافرمانی کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ﴾ [محمد: ٢٢، ٢٣] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ، أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ [الرعد: ٢٥] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ [الاسراء: ٢٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پس یقیناً قریب ہے کہ تمہیں اقتدار مل جائے تو زمین میں فساد کرنے لگو اور قطع رحمی کرو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور ان کو بہرہ اور انکی آنکھوں کو اندھا کر دیا''۔ (محمد)

ارشاد جل مجدہ ہے: ''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پختہ وعدوں کو مضبوط باندھنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں ان لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے''۔ (الرعد)

اللہ جل مجدہ نے فرمایا اور تیرے رب نے حکم دیا کہ تم اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں سے کسی ایک کا بڑھاپا آ جائے یا دونوں کا بڑھاپا تو ان کو اُف تک مت کہو اور ان کو ڈانٹو مت اور اچھی بات ان کو کہو اور عاجزی کے بازو کو ان کے لئے جھکا دو اور اس طرح (ہماری بارگاہ میں) کہو اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت و پرورش کی''۔ (الاسراء)

٣٣٨: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ

٣٣٨: حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتلا دوں؟'' آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ ہم نے عرض کیا کیوں

الْكَبَائِرِ؟ ثَلاثًا : قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ : "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۹ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" اَلَّتِيْ يَحْلِفُهَا كَاذِبًا عَامِدًا سُمِّيَتْ غَمُوْسًا لِاَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْاِثْمِ.

۳۴۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ!" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ "يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ : "اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ! قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ : "يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ.

۳۴۱ : وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ" قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رِوَايَتِهٖ

نہیں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانا، (۲) والدین کی نافرمانی، آپؐ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپؐ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اچھی طرح سن لو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر آپؐ اس کو مسلسل دہراتے رہے (تاکیداً) یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں (بخاری و مسلم)

۳۳۹ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی جان کو قتل کرنا (۴) اور جھوٹی قسم اٹھانا۔ (بخاری و مسلم)

اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ : جان بوجھ کر کھائی جانے والی جھوٹی قسم یعنی غیر ارادی نہیں کھائی، اسی لیے وہ قسم اٹھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے۔

۳۴۰ : حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا کیا آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں! یہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دے اور وہ جواباً اس کے باپ کو۔ اسی طرح یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے کہ بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے تو صحابہ نے عرض کیا آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ فرمایا دوسرے کے باپ کو گالی دے اور وہ اس کے باپ کو اور یہ اُس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو۔

۳۴۱ : ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا''۔ سفیان راوی نے اپنی روایت میں لفظ قاطع رحم ذکر کیے (معنی میں

يَعْنِىْ قَاطِعَ رَحِمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٤٢ : وَعَنْ اَبِىْ عِيْسَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ ، وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ "مَنْعًا" مَعْنَاهُ : مَنْعُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ "وَهَاتِ" طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهٗ "وَوَاْدُ الْبَنَاتِ" مَعْنَاهُ وَدَفْنُهُنَّ فِى الْحَيٰوةِ. "وَقِيْلَ وَقَالَ" مَعْنَاهُ : اَلْحَدِيْثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهٗ فَيَقُوْلُ قِيْلَ كَذَا وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهٗ وَلَا يَظُنُّهَا وَكَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ "وَاِضَاعَةُ الْمَالِ" تَبْذِيْرُهٗ وَصَرْفُهٗ فِىْ غَيْرِ الْوُجُوْهِ الْمَاْذُوْنِ فِيْهَا مِنْ مَّقَاصِدِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهٖ مَعَ اِمْكَانِ الْحِفْظِ. "وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ" اَلْاِلْحَاحُ فِيْمَا لَا حَاجَةَ اِلَيْهِ— وَفِى الْبَابِ اَحَادِيْثُ سَبَقَتْ فِى الْبَابِ قَبْلَهٗ كَحَدِيْثِ : وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ" وَحَدِيْثُ : "مَنْ قَطَعَنِىْ قَطَعَهُ اللّٰهُ".

فرق نہیں)۔(بخاری و مسلم)

۳۴۲: حضرت ابوعیسیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام کیا اور ضرورت کے موقع پر خرچ نہ کرنے اور بلاضرورت سوال اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا اور فضول بحث مباحثہ کو اور کثرتِ سوال کو اور مال کو بے جا ضائع کرنے کو تمہارے لئے ناپسند فرمایا۔

مَنْعًا . جس کا خرچ کرنا ضروری ہے اس کو روکنا۔ وَهَاتِ : اس چیز کو مانگنا جو اس کے لئے مناسب نہ ہو اور اس کی نہ ہو۔ وَاْدُ الْبَنَاتِ : زندہ درگور کرنا ہے۔ قِيْلَ وَقَالَ : جو نے اس کو بیان کرنے لگے اور یوں کہے یوں کہا گیا اور فلاں نے یوں کہا حالانکہ اس کو اس کے صحیح، غلط کا علم نہ ہو اور نہ اس کا گمان غالب ہو اور آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ ہر سنی سنائی کہہ ڈالے۔ اِضَاعَةُ الْمَالِ: مال کا ضائع کرنا، فضول خرچ کرنا اور اس کا ان مقامات پر خرچ کرنا جو نامناسب ہوں اور آخرت و دنیا کے معاملات سے ان کا تعلق نہ ہو اور حفاظت کی حتی الامکان قدرت کے باوجود حفاظت نہ کرنا و کثرت سے وسوال کرنا۔ مراد یہ ہے جس چیز کی ضرورت نہ ہو اس میں بہت اصرار کرنا اور اس باب میں اور روایات بھی ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔ مثلاً حدیث وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ اور حدیث مَنْ قَطَعَنِىْ قَطَعَهُ اللّٰهُ ۳۱۷، ۳۲۵۔

٤٢ : بَابُ بِرِّ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَآئِرِ مَنْ يُّنْدَبُ اِكْرَامُهٗ

باب: ماں باپ کے دوستوں اور رشتہ داروں اور بیوی اور تمام وہ لوگ جن کا اکرام مستحب ہے

٣٤٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے تعلق جوڑے"۔(مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَأْسِهِ قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ وُدَّ اَبِيْهِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی عبداللہ کو مکہ کے راستہ میں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا اور اس کو اپنے گدھے پر سوار کیا جس پر خود سوار تھے اور اس کو وہ عمامہ عنایت کیا جو ان کے سر پر بندھا ہوا تھا۔ عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے۔ یہ دیہاتی لوگ تو معمولی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ (اور آپ نے اس کو اپنا عمامہ عنایت فرما دیا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا اس کا باپ میرے والد کا دوست تھا اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے بیشک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے بھلائی کا سلوک کرے۔ (مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ:

عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ فَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَاَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَقَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ" رَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ

اور ایک روایت میں ہے جو انہی ابن دینار کے واسطہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جس پر سواری کر کے وہ آرام حاصل کرتے جب اونٹ پر سواری سے اکتا جاتے اور ایک پگڑی جس کو وہ سر پر باندھ لیتے۔ اس دوران کہ وہ ایک دن گدھے پر سوار جا رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا۔ آپ نے اسے فرمایا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ آپ نے وہ گدھا اس کو دے دیا اور فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اور اس کو عمامہ عنایت فرمایا اور فرمایا اس کو اپنے سر پر باندھ لے۔ آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے۔ آپؓ نے اس دیہاتی کو گدھا دے دیا حالانکہ آپؓ اس کی سواری سے راحت حاصل کرتے تھے اور پگڑی دے دی جس کو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بے شک عظیم نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے ان کے چلے جانے کے بعد اور اس کا والد عمر رضی اللہ عنہ کا

كُلُّهَا مُسْلِمٌ.

دوست تھا۔ یہ تمام روایات مسلم نے روایت کی ہیں۔

٣٤٤: وَعَنْ اَبِي اُسَيْدٍ "بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ" مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: "نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۴۴: ابوسعید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک آدمی آ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی نیکی ایسی رہ گئی جو میں اپنے والدین کی موت کے بعد ان کے سلسلہ میں کرسکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان دونوں کے لئے دعا اور استغفار اور ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور ان رشتوں کی صلہ رحمی جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کا اکرام واحترام۔

(ابوداؤد)

٣٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَآءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَآئِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَاَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ: فَيَقُوْلُ: "اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِيْ فِيْ خَلَآئِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ — وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُوْلُ: "اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰى اَصْدِقَآءِ خَدِيْجَةَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ: اِسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ".

۳۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی غیرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہ تھا (وجہ غیرت یہ تھی) کہ آپ ﷺ ان کا اکثر تذکرہ فرماتے اور بسا اوقات بکری ذبح کرکے اس کے اعضاء الگ الگ کرتے پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو ارسال فرماتے۔ بسا اوقات میں آپ سے کہہ دیتی کہ گویا دنیا میں اور کوئی عورت سوائے خدیجہ کے نہیں ہے۔ اس پر آپ فرماتے وہ بیشک اور تھی (یعنی ایسی خوبیوں والی) اور میری اولاد بھی اسی سے ہوئی (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ بکری ذبح کرتے تو ان کو اتنا گوشت بھیجتے جو ان کو کافی ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر آپ بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس بھیج دو اور ایک روایت میں ہے ہالہ بنت خویلد یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ایسا محسوس کیا کہ خدیجہ اجازت مانگ رہی ہیں۔ پس اس سے آپ کو بہت خوشی ہوئی اور فرمایا یا اللہ یہ ہالہ بنت خویلد ہے۔

قَوْلُهَا "فَارْتَاحَ" هُوَ بِالْحَاءِ وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ: "فَارْتَاعَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ: اهْتَمَّ بِهِ.

٣٤٦ : وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

امام حمیدی کی کتاب الجمع بین الصحیحین میں فارتاح کی بجائے فارتاع ہے۔اس کا معنی غمگین ہونا ہے (خدیجہ کی یاد آنے کی وجہ سے)۔

۳۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا (میری کم عمری کے باوجود) وہ میری خدمت کرتے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ انہوں نے فرمایا میں نے انصار کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح کرتے تھے تو میں نے بھی قسم کھالی ہے کہ جس کسی انصاری کے بھی میں ساتھ جاؤں گا میں اس کی خدمت کروں گا (بخاری ومسلم)

٤٣: بَابُ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب:٣٣] قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ [الحج:٣٢].

٣٤٧ : وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي

باب: رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا اکرام اور اُن کی فضیلت

ربّ ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اے اہل بیت اور تم کو پاک کردے''۔(الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے''۔(الحج)

۳۴۷: یزید بن حیان کہتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کی خدمت میں بیٹھ گئے تو ان کو حصین نے کہا اے یزید آپ نے بہت سی بھلائیاں پائی ہیں۔ آپ نے حضورؐ کی زیارت کی' آپؐ کی باتیں سنیں' آپؐ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی اور آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ غرضیکہ اے زید آپ میں بہت سی بھلائیاں پائیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہؐ سے سنی ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا اے بھتیجے! میری عمر بڑی ہوگئی اور زمانہ بھی میرا کافی گزر گیا میں رسول اللہؐ کی بعض باتیں بھول گیا

وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ اَعِيَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ" فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ "وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَآؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ؟ قَالَ نِسَآؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ قَالَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَّاٰلُ عَقِيْلٍ وَّاٰلُ جَعْفَرٍ وَّاٰلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰٓؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَلَا وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ.

۳۴۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ اَنَّهٗ قَالَ: اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

مَعْنٰى "اُرْقُبُوْهُ" رَاعُوْهُ وَاحْتَرِمُوْهُ

جو مجھے یاد تھیں۔ پس جو باتیں میں بیان کروں ان کو قبول کرلو اور جو نہ بیان کروں اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر فرمایا ایک دن رسول اللہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ''خم'' نامی چشمہ پر خطبہ دینے کے لئے ہم میں کھڑے ہوئے۔ پس آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ ونصیحت اور تذکیر فرمائی اور پھر فرمایا امابعد! خبردار اے لوگو! میں انسان ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کی بات مان لوں۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ ان میں پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو لو اور اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ پس آپؐ نے کتاب اللہ پر عمل کیلئے اُبھارا اور اس کی طرف ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں میں تم کو اپنے اہل بیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ حصین نے کہا کیا آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت نہیں؟ تو زید نے فرمایا آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت سے یہاں مراد وہ ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا۔ حصین نے پوچھا وہ کون ہیں؟ زید نے کہا وہ اولادِ علیؓ، اولادِ عقیلؓ، اولادِ جعفرؓ، اولادِ عباسؓ ہیں۔ کیا یہ تمام وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے؟ تو زید نے کہا ہاں (مسلم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اَلَا وَاِنِّيْ ...... کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک ان میں کتاب اللہ ہے: هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ ...... وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔

۳۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ انہی پر موقوف ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے اہل بیت کے سلسلہ میں خیال رکھو۔ (بخاری)

اُرْقُبُوْهُ کا معنی ان کی رعایت کرو اور ان کا اکرام واحترام

وَاَکْرِمُوْهُ' وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ.

٤٤: بَابُ تَوْقِيرِ الْعُلَمَآءِ وَالْكِبَارِ وَاَهْلِ الْفَضْلِ وَتَقْدِيمِهِمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ ' وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ ' وَاظْهَار مرتبتهم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ؟ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر:٩]

٣٤٩: وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَدْرِىِّ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ ' فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَآءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ ' فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً ' فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِىْ سُلْطَانِهٖ ' وَلَا يَقْعُدُ فِىْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُ: "فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا" بَدَلَ "سِنًّا" اَىْ اِسْلَامًا - وَفِىْ رِوَايَةٍ "يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ قِرَآءَةً' فَاِنْ كَانَتْ قِرَآءَتُهُمْ سَوَآءً فَيَؤُمُّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا" وَالْمُرَادُ "بِسُلْطَانِهٖ مَحَلُّ وِلَايَتِهٖ اَوِ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ يَخْتَصُّ بِهٖ "وَتَكْرِمَتُهٗ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّآءِ وَهِىَ مَا يَنْفَرِدُ بِهٖ مِنْ فِرَاشٍ وَّسَرِيْرٍ وَّنَحْوِهِمَا.

٣٥٠: وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کرو۔ واللہ اعلم

باب: علماء بڑوں اور فضیلت والے لوگوں کی عزت کرنا اور اُن کو دوسروں سے مقدم کرنا اور اُن کو اُونچے مقام پر بٹھانا اور اُن کے مرتبے کا پاس کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''فرمادیں اے پیغمبر (ﷺ) کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے؟ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں''۔ (الزمر)

۳۴۹: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کی امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اگر قراءت میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو سنت سے زیادہ واقفیت رکھنے والا ہو۔ پس اگر وہ علم سنت میں برابر ہوں تو وہ جو ان میں سے پہلے ہجرت کرنے والا ہو پس اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو پھر عمر میں جو بڑا ہو اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے غلبہ والی جگہ میں امامت نہ کروائے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مخصوص نشست گاہ پر بیٹھے سوائے اس کی اجازت کے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں سنًّا کی بجائے سلمًا یا اسلامًا کے الفاظ ہیں کہ جو اسلام میں ان میں سبقت کرنے والا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قوم کی امامت ان میں سے بڑا قاری کروائے جو قراءت میں سب سے زیادہ ماہر ہو اگر ان کی قراءت برابر ہو تو پھر ان میں جو پہلے ہجرت کرنے والا ہو اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں بڑا ہو۔

بِسُلْطَانِهٖ سے مراد اس کے اثر و حکومت کی جگہ یا وہ جگہ جو اس کے ساتھ خاص ہے۔

تَكْرِمَتُهٗ: مخصوص نشست گاہ یا بستر۔

۳۵۰: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ : "اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ ﷺ "لِيَلِنِيْ" هُوَ بِتَخْفِيفِ النُّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ: وَرُوِيَ بِتَشْدِيْدِ النُّوْنِ مَعَ يَاءٍ قَبْلَهَا. "وَالنُّهٰى" : الْعُقُوْلُ وَاُولُوا الْاَحْلَامِ" هُمُ الْبٰلِغُوْنَ، وَقِيْلَ اَهْلُ الْحِلْمِ وَالْفَضْلِ.

صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں کو چھوتے نماز میں (کھڑے ہونے کے وقت) اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور میرے قریب تم میں سے عقل و سمجھ والے کھڑے ہوں۔ پھر وہ جو ان سے قریب ہوں (عقل و عمر کے لحاظ سے)۔ (مسلم)

لِيَلِنِيْ لِيَلِنِّيْ بھی مروی ہے۔

النُّهٰى جمع نُهْيَةُ عقلیں۔

اُولُو الْاَحْلَام: بالغ یا حلم وفضیلت والے۔

۳۵۱ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" ثَلَاثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چاہئے کہ تم میں سے میرے قریب عقل و سمجھ والے لوگ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں (سمجھ میں) آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور پھر فرمایا بازاروں کے شور وغل سے بچو۔ (مسلم)

۳۵۲ : وَعَنْ اَبِيْ يَحْيٰى وَقِيْلَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ "بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ" الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ : "كَبِّرْ كَبِّرْ" وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ : "اَتَحْلِفُوْنَ

۳۵۲: حضرت ابو یحیٰ بعض نے کہا ابو محمد سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیبر کی طرف گئے اور یہ صلح کے ایام تھے۔ پس وہ دونوں جدا ہوئے۔ جب محیصہ واپس عبد اللہ بن سہل کے پاس لوٹے تو عبداللہ کو خون میں لت پت مقتول پایا۔ پاس ہی اس کو دفن کیا پھر مدینہ آئے۔ پھر عبد الرحمٰن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے دونوں بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ عبدالرحمٰن نے گفتگو شروع کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بڑا آدمی بات کرے اور عبد الرحمٰن تو سب میں چھوٹے تھے اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پس محیصہ اور حویصہ مسعود کے دونوں بیٹوں نے گفتگو کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم قسم اٹھاتے

وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ؟" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور اپنے مقتول کے قاتل سے حق طلب کرتے ہو۔ مکمل روایت ذکر کی۔

وَقَوْلُهُ ﷺ: "كَبِّرْ كَبِّرْ" مَعْنَاهُ: يَتَكَلَّمُ الْاَكْبَرُ.

کَبِّرْ کَبِّرْ: تم میں سے بڑا کلام کرے۔

٣٥٣: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ يَعْنِيْ فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ؟ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوۂ احد کے مقتولین میں دو دو کو ایک قبر میں جمع فرماتے تھے۔ پھر فرماتے ان میں سے کون قرآن کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے والا تھا؟ پس ان میں سے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو قبر میں پہلے رکھتے (یعنی لحد میں قبلہ کی جانب مقدم فرماتے)۔ (بخاری)

٣٥٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

۳۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پھر میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دیں' تو میں نے بڑے کو دے دی۔

(مسلم نے مسنداً اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ہے)

٣٥٥: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۳۵۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عزت و احترام بجا لانے میں سے یہ بھی ہے کہ (۱) سفید داڑھی والے مسلمان (۲) قرآن کا حافظ جو اس میں غلو کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی اس سے جفا اور زیادتی کرنے والا ہو اور (۳) انصاف والے بادشاہ کا اکرام کرنا۔ (ابوداؤد)

٣٥٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۳۵۶: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ شعیب اور دادا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کے مرتبہ کو نہ پہچانا"۔ (ابوداؤد' ترمذی

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ' وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ : حَقَّ كَبِيْرِنَا".

حدیث صحیح)

ابوداؤد کی روایت میں حَقَّ كَبِيْرِنَا کے الفاظ ہیں کہ بڑوں کا حق نہ پہچانا۔

۳۵۷ : وَعَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَاَقْعَدَتْهُ فَاَكَلَ فَقِيْلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ لٰكِنْ مَيْمُوْنٌ : لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِيْ اَوَّلِ صَحِيْحِهِ تَعْلِيْقًا فَقَالَ : وَذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ ' وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِهِ ' مَعْرِفَةِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ" وَقَالَ : هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۷ : حضرت میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا انہوں نے اس کو روٹی کا ٹکڑا عنایت فرمایا۔ پھر ایک آدمی گزرا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کی حالت بھی اچھی تھی۔ آپ نے اس کو بٹھایا پس اس نے کھانا کھایا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتارو (یعنی مراتب کا لحاظ رکھو) (ابوداؤد) میمون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے اس روایت کو معلق ذکر کیا ہے اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ تم لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھا کرو۔ اس روایت کو حاکم نے معرفۃ علوم الحدیث میں ذکر کیا اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۸ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلاً كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ : يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ لَهُ فَاَذِنَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ : هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ : فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى

۳۵۸ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن مدینہ آئے اور اپنے بھتیجے حُر بن قیس کے پاس ٹھہرے اور حر ان لوگوں میں سے تھے جن کو عمر رضی اللہ عنہ قریب کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مجلس مشاورت کے ارکان قراء تھے خواہ ادھیڑ عمر ہوں یا نوجوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے برادر زادے تمہیں اس امیر کے ہاں خاص مقام حاصل ہے۔ مجھے ان سے ملنے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے اس کے لئے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دے دی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب' اللہ کی قسم تم ہمیں بڑے عطیات نہیں دیتے اور نہ ہی ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہو۔ حضرت عمر یہ سن کر غضب ناک ہو گئے یہاں تک کہ ان کو

هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ. وَ اللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سزا دینے کا ارادہ کیا۔ اس پر حر نے ان کو کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمایا: خُذِ الْعَفْوَ تم درگزر کو لازم پکڑو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو اور بے شک یہ جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! حضرت عمر کے سامنے جب انہوں نے یہ آیت تلاوت کی تو انہوں نے اس آیت سے تجاوز نہیں کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ٹھہر جانے والے تھے۔ (اس پر مضبوطی سے رُک کر عمل پیرا ہونے والے)۔ (بخاری)

٣٥٩ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدْ كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ اَحْفَظُ عَنْهُ. فَمَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا اَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ اَسَنُّ مِنِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٥٩: حضرت ابوسعید سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوعمر لڑکا تھا اور میں آپ کی باتیں یاد کر لیتا تھا مگر ان کو بیان کرنے سے یہ بات روکتی کہ وہاں مجھ سے زیادہ عمر والے لوگ موجود ہوتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

٣٦٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٣٦٠: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لوگ مقرر کر لیتا ہے جو بڑھاپے میں اس کی عزت کریں۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

٤٥ : بَابُ زِيَارَةِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَمُجَالَسَتِهِمْ وَصُحْبَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ وَالدُّعَآءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

باب: نیک لوگوں کی ملاقات اور اُن کے پاس بیٹھنا اور اُن سے ملنا اور اُن سے دُعا کرانا اور فضیلت والے مقامات کی زیارت کرنا

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا...... اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى...... قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟﴾ [الكهف: ٦٠-٦٦] وَقَالَ تَعَالٰى:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جب کہا موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان کو کہ میں سفر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچ جاؤں یا پھر میں عرصہ دراز تک چلتا رہوں گا سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿قَالَ لَهٗ مُوْسٰى......﴾ ان کو موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ [الكهف: ٢٨]

سکھائیں جو آپ کو سکھائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مضبوطی سے جما کر رکھیں جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اسی کی ذات کے طالب ہیں''۔

٣٦١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَتْ : اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٦١: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد کہا آؤ ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کے لئے چلیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔ پس جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا میں اس لئے نہیں روتی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ بلکہ میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ پس ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا پس وہ دونوں اس کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم)

٣٦٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ : اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ : اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ : هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ : لَا : غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ : فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

يُقَالُ "اَرْصَدَهٗ" لِكَذَا اِذَا وَكَّلَهٗ بِحِفْظِهٖ "وَالْمَدْرَجَةُ" بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَالرَّآءِ الطَّرِيْقُ –

٣٦٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی دوسرے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جو اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے بتایا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو اس نے جواب دیا نہیں۔ صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے تیری طرف بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ جس طرح تو اس سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہے۔ (مسلم)

وَمَعْنَى "تَرُبُّهَا" تَقُوْمُ بِهَا وَتَسْعَى فِيْ صَلَاحِهَا".

اَرْصَدَهٗ: حفاظت کے لئے مقرر کرنا۔ المَدْرَجَه: راستہ۔ تربُّها: تو اس کی درستی اور بقاء کی کوشش کرتا ہے۔

۳٦٣ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِاَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ غَرِيْبٌ.

۳۶۳: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے یا صرف اللہ کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا بلند آواز سے کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوشگوار ہو تجھے جنت میں مقام ملے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے بعض میں غریب کا لفظ ہے)

۳٦٤ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا مُّنْتِنَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال اس طرح ہے جیسے کستوری والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ کستوری والا یا تو تجھے عطیہ دے دے گا یا تو خود اس سے خرید لے گا یا پھر تو اس سے پاکیزہ خوشبو پا لے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا ڈالے گا یا تو اس سے بدبودار ہوا پائے گا۔

(بخاری ومسلم)

"يُحْذِيْكَ" يُعْطِيْكَ.

يُحْذِيْكَ: وہ تجھے دے گا۔

۳٦٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَمَعْنَاهُ اَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُوْنَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْاَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ فَاحْرِصْ اَنْتَ عَلٰى ذَاتِ الدِّيْنِ وَاظْفَرْ بِهَا وَاحْرِصْ عَلٰى صُحْبَتِهَا.

۳۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورت سے چار وجوہ کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے: (۱) مال کی وجہ سے۔ (۲) خاندانی حسب ونسب کی وجہ سے۔ (۳) حسن وجمال کی وجہ سے۔ (۴) اس کے دین کی بناء پر۔ پس تو دین دار عورت کو حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں''۔ (بخاری ومسلم) اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ لوگ عام طور پر نکاح میں یہ چار چیزیں پیش نظر رکھتے ہیں تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنا چاہئے اور اسی کی کوشش ہو اور اس کی رفاقت اختیار کرنے کی تمنا ہو۔

۳٦٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِجِبْرِيْلَ : "مَا

۳۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جبرئیل امین علیہ السلام سے کہا تمہارے ہماری

يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا؟" فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ملاقات کے لئے اس سے زیادہ بار آنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ تو یہ آیت اتری: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ......﴾ ہم تو تمہارے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ اسی کے لئے ہے جو ہمارے پیچھے اور سامنے ہے اور اس کے درمیان ہے۔ (بخاری)

٣٦٧ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ.

٣٦٧: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو ہی اپنا ساتھی بناؤ اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے۔ (ابوداؤد، ترمذی ایسی سند کے ساتھ جس میں حرج نہیں)

٣٦٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٣٦٨ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، سند صحیح کے ساتھ)

ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٦٩ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ".

٣٦٩: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی (بخاری و مسلم) ایک روایت میں آنحضرتؐ سے پوچھا گیا آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس کی ان سے ملاقات نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا آدمی ان کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

٣٧٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟" قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ: "اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

٣٧٠: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت۔ آپ نے فرمایا تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور مسلم و بخاری کی اور روایت میں ہے کہ دیہاتی نے جواب میں کہا کہ نہ تو میں نے قیامت کیلئے نفلی روزے تیار کئے ہیں اور نہ نفلی نمازیں اور نہ زیادہ صدقہ لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔

٣٧١ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِىْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۷۱ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر وہ ان کے ساتھ (مرتبہ و اعمال سے) نہیں ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی ان کے ساتھ ہو گا جن سے اس کو محبت ہے۔ (بخاری و مسلم)

٣٧٢ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ.

قَوْلَهُ "اَلْاَرْوَاحُ" الخ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا.

۳۷۲ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح مختلف کانیں ہیں۔ ان میں سے زمانہ جاہلیت کے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں اور ارواح مختلف اقسام کے لشکر ہیں پس ان میں سے جس کی ایک دوسرے سے جان پہچان ہو گئی وہ آپس میں مانوس اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ (مسلم)

بخاری نے اَلْاَرْوَاح کا لفظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

٣٧٣ : وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَيُقَالُ ابْنُ جَابِرٍ وَهُوَ "بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ" قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ : اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ : اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَقَالَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ : لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاْتِىْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ

۳۷۳ : حضرت اسید بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس جب بھی یمن والوں میں سے غازیانِ اسلام آتے تو وہ ان سے پوچھتے کیا تم میں اویس بن عامر ہیں حتیٰ کہ ایک وفد میں اویس آ گئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تم اویس بن عامر ہو؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا مراد کے گھرانے اور قرن قبیلہ سے تمہارا تعلق ہے؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا کہ کیا تمہارے جسم پر برص کے داغ تھے وہ صحیح ہو گئے ہیں۔ سوائے ایک درہم کے برابر حصہ کے؟ جواب دیا ہاں۔ پوچھا کیا تمہاری والدہ ہیں؟ کہا جی ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ تمہارے پاس مراد کے قرن قبیلہ کا اویس بن عامر اہل یمن کے غازیوں کے ساتھ آئے گا جو جہاد میں لشکر اسلام کی مدد کرتے ہیں۔ ان کے جسم پر برص کے نشان ہوں گے جو

بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ" فَاسْتَغْفِرْلِيْ فَاسْتَغْفَرَلَهٗ . فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ : اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ : الْكُوْفَةَ قَالَ - اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَآءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ - فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ فَقَالَ : تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ" فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ : اسْتَغْفِرْلِيْ : قَالَ : اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ : لَقِيْتَ عُمَرَ ؟ قَالَ نَعَمْ ' فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ ' فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَيْضًا عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ : هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَآءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ : "اِنَّ

درہم کے برابر کے حصہ کے علاوہ صحیح ہو گئے ہوں گے۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے تو یقیناً اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادیں گے۔ پس تم اے عمر! اگر ان سے مغفرت کی دعا کرواسکو تو ضرور کروانا۔ اس لئے تم میرے لئے بخشش کی دعا کر دو چنانچہ انہوں نے عمرؓ کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر نے پوچھا اب کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ فرمایا کوفہ۔ حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں کوفہ کے گورنر کے نام تمہارے لئے خط نہ لکھ دوں؟ جواب دیا میں ان لوگوں میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں جو غریب و مسکین ہوں جنہیں نہ کوئی جانتا ہے اور نہ ان کی پروا کی جاتی ہے۔ جب آئندہ سال آیا تو یمن کے لوگوں میں سے ایک معزز شخص حج پر آیا اور اس کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی تو آپ نے اس سے اویس کی بابت دریافت کیا تو اس نے بتلایا کہ میں ان کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کی زندگی نہایت سادہ ہے اور دنیا کا سامان بہت کم رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ تمہارے پاس مراد قبیلہ کی شاخ قرن کا اویس بن عامر یمن کے رہنے والے امدادی فوجی گروہ کے ساتھ آئے گا۔ اس کو برص کی تکلیف ہوگی جو درست ہو چکی ہوگی سوائے ایک درہم کی مقدار کے۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری فرمادیں گے۔ پس اگر تم ان سے مغفرت کی دعا کرواسکو تو ضرور کروانا۔ پس یہ شخص حج سے فراغت کے بعد حضرت اویس کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی کہ میری بخشش کی دعا فرمائیں۔ اویس نے جواب دیا ایک نیک سفر سے تو تم نئے نئے آئے ہو۔ تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو۔ نیز انہوں نے پوچھا کیا تم عمر کو ملے؟ اس نے کہا ہاں۔ پس اویس نے اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ تب لوگوں نے انکے مقام کو جان لیا اور وہ اپنے راستہ پر چلے گئے (مسلم) مسلم کی دوسری روایت اسیر

رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالَى فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ" وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ "إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ"

قَوْلُهُ "غَبْرَاءِ النَّاسِ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ وَالْمَدِّ وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَصَعَالِيكُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهُ مِنْ أَخْلَاطِهِمْ "وَالْأَمْدَادُ" جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْأَعْوَانُ وَالنَّاصِرُونَ الَّذِينَ كَانُوا يُمِدُّونَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْجِهَادِ.

بن جابرؓ سے ہے کہ کوفہ سے کچھ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ ان میں ایک ایسا آدمی تھا جو حضرت اویس کا مذاق اڑاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کیا یہاں قبیلہ قرن والوں میں سے بھی کوئی ہے۔ پس یہ شخص آیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا۔ اسے اویس کہا جاتا ہو گا۔ وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی پس اس نے اللہ سے دعا کی اللہ نے اس کی وہ بیماری دور کر دی۔ اب برص کا داغ ایک درہم یا دینار کے برابر رہ گیا ہے۔ پس تم میں سے جو ملے اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کراؤ۔ مسلم کی ایک روایت میں جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تابعین میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے اس کی والدہ زندہ ہے اور اس کے جسم میں برص کے داغ ہیں تم اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں۔ غَبْرَاءِ النَّاسِ: غریب و مفلس، غیر معروف لوگ۔ اَلْاَمْدَادُ: جہاد میں مدد دینے والے۔

٣٧٤: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ: "لَا تَنْسَانَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: "أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۴: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے عمرے پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت عنایت فرما دی اور فرمایا اے میرے پیارے بھائی ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں فراموش نہ کرنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد میرے لئے اتنا بڑا اعزاز ہے کہ مجھے اس کے مقابلہ میں ساری دنیا بھی اچھی نہیں لگتی اور ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اے میرے پیارے بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک رکھنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوداود، ترمذی، ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٧٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ

۳۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قباء تشریف لے جاتے کبھی سواری پر اور کبھی پیدل اور وہاں پہنچ کر آپ دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ قباء تشریف لے جاتے کبھی

قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

سواری پر کبھی پیدل اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کرتے۔

٤٦ : بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَإِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ يُحِبُّهُ، وَمَا ذَا يَقُولُ لَهُ إِذَا أَعْلَمَهُ

باب: اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی فضیلت اور اس کی ترغیب اور جس سے محبت ہو اس کو بتلانا اور آگاہی کے کلمات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ [الفتح:٢٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ﴾ [الحشر:٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں...... آخر سورہ تک''۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کے گھر میں اقامت اختیار کی اور ایمان میں پختہ رہے اور وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتے ہیں''۔

٣٧٦ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ''ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ : أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٧٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین عادات ایسی ہیں جن میں وہ پائی جائیں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی لذت و مٹھاس محسوس کرے گا: (١) اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے ماسوا سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (٢) کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھے (٣) اور کفر میں لوٹ جانے کو اس طرح برا سمجھے جیسا کہ آگ میں ڈالا جانا جبکہ اللہ نے اس کو کفر سے بچالیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

٣٧٧ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ''سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ

٣٧٧: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا سات قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن اللہ سایہ دے گا جبکہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: (١) منصف حکمران (٢) اللہ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان (٣) وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو (٤) اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اسی پر وہ جمع ہوتے اور جدا ہوتے ہیں (٥) وہ آدمی جس کو حسین و جمیل عورت دعوتِ گناہ دے مگر وہ اس کے جواب میں کہے میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں (٦) وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ چھپا کر کیا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا دیا (٧) وہ

يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں۔ (بخاری ومسلم)

٣٧٨ : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میری عظمت وجلالت کیلئے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جس دن کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

٣٧٩ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور تم مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اس کو اختیار کرو گے تو باہم محبت کرنے لگ جاؤ گے وہ یہ ہے کہ تم آپس میں السلام علیکم کو پھیلاؤ۔ (مسلم)

٣٨٠ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا" وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلٰى قَوْلِهِ : "إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِالْبَابِ قَبْلَهُ.

۳۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی کی طرف اپنے کسی بھائی کی ملاقات کے لئے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں انتظار کے لئے فرشتہ بٹھا دیا اور باقی روایت بیان کی کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے جس طرح تو اللہ کی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہے۔ (مسلم) (باب سابق میں روایت گزری)

٣٨١ : وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ : "لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انصار سے محبت مؤمن ہی کرے گا اور ان سے بغض منافق ہی رکھے گا جو ان سے محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (بخاری ومسلم)

٣٨٢ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : "قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَلْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ

۳۸۲: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ میری عظمت وجلالت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ ان

مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٣٨٣ : وَعَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَاِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَسْنَدُوْهُ اِلَيْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ رَاْيِهِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ : هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُّهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ وَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ : وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ . فَقَالَ : آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ : اَللّٰهِ فَقَالَ : آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ : اَللّٰهِ فَاَخَذَنِيْ بِحُبْوَةِ رِدَآئِيْ فَجَبَذَنِيْ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ.

قَوْلُهُ "هَجَّرْتُ" اَيْ بَكَّرْتُ وَهُوَ بِتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ قَوْلُهُ : "اَللّٰهُ فَقُلْتُ : اَللّٰهُ" الْاَوَّلُ بِهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ لِلْاِسْتِفْهَامِ وَالثَّانِيْ بِلَا مَدٍّ.

٣٨٤ : وَعَنْ اَبِيْ كُرَيْمَةَ الْمِقْدَادِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ"

کے لئے نور کے ممبر ہیں ان پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۳: ابوادریس خولانیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں دِمشق کی مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ایک جوان آدمی جس کے دانت خوب چمک دار ہیں اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہیں جب وہ آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کے متعلق اُس سے سوال کرتے اور اپنی رائے سے رجوع کر کے اُس کی رائے کو قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس نوجوان کی بابت پوچھا تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ معاذ بن جبلؓ ہیں۔ جب اگلا روز ہوا تو میں صبح سویرے مسجد میں آ گیا مگر میں نے دیکھا کہ جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں۔ میں نے ان کو نماز پڑھتے پایا پھر میں ان کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ میں ان کے سامنے آیا اور میں نے سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا واقعی ایسا ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ انہوں نے پھر فرمایا کیا واقعی ایسا ہے؟ میں نے کہا واقعی اللہ کی قسم۔ پس انہوں نے مجھے میری چادر کی گوٹ سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا مبارک ہو بے شک میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ اللہ فرماتا ہے میری محبت ان کیلئے واجب ہو گئی ہے جو میرے لئے آپس میں محبت کرتے' ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے' آپس میں ملاقات کرتے اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ امام مالک نے اس کو صحیح سند کے ساتھ موطا میں روایت کیا ہے۔

هَجَّرْتُ : میں صبح سویرے آیا۔ آللّٰهِ فَقُلْتُ اَللّٰهِ : پہلا اور ہمزہ ممدودہ استفہام کے لئے ہے اور دوسرا بغیر مد کے ہے۔

۳۸۴: ابوکریمہ مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بتلا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ہے۔(ابوداؤد)
ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٨٥: وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثُمَّ اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

٣٨٥: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑو: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" اے اللہ مجھے اپنے ذکر وشکر کی اور اپنی اچھی عبادت کی توفیق عنایت فرما"۔(ابوداؤد نسائی)
صحیح سند کے ساتھ۔

٣٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟" قَالَ: لَا: قَالَ: اَعْلِمْهُ فَلَحِقَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ اَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ". رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

٣٨٦: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اور آدمی کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں یقیناً اس گزرنے والے شخص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کو بتلایا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو بتلا۔ چنانچہ وہ شخص اس کے پاس گیا اور اس سے کہا میں تجھ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ اس نے جواباً کہا وہ اللہ تم سے محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ ابوداؤد صحیح سند کے ساتھ۔

٤٧: بَابُ عَلَامَاتِ حُبِّ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْعَبْدِ وَالْحُبُّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهَا وَالسَّعْيِ فِيْ تَحْصِيْلِهَا

باب: بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اور ان علامات کو حاصل کرنے کی ترغیب وکوشش

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران: ٣١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فرما دیجئے اے پیغمبر! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں"۔(آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر گیا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لائیں گے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ [المائدة:٥٤]

گے۔ وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت والے جاننے والے ہیں''۔ (المائدہ)

٣٨٧ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ أَعْطَيْتُهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٨٧ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ نے فرمایا جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرے گا یقیناً میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے اور میرے بندے کا فرائض کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اسکی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

مَعْنٰى "اٰذَنْتُهُ" : أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّيْ مُحَارِبٌ لَهُ- وَقَوْلُهُ "اسْتَعَاذَنِيْ" رُوِيَ بِالْبَاءِ وَرُوِيَ بِالنُّوْنِ.

اٰذَنْتُهُ: میں اسے بتلا دیتا ہوں کہ میری اس سے جنگ ہے۔

اسْتَعَاذَ بِيْ یا لِيْ دونوں طرح۔

٣٨٨ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ : إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ : "إِنِّيْ أُحِبُّ

٣٨٨ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرئیل کو بتلاتا ہے کہ اللہ کو فلاں بندے سے محبت ہے۔ پس تُو بھی اس سے محبت کر۔ پس جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمانوں والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کے لئے زمین میں بھی قبولیت ڈال دیتا ہے (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر اس سے فرماتا ہے کہ اس سے محبت کر کیونکہ

فُلَانًا فَاحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ' ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ : اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ.

میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس جبرئیل اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جبرئیل آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بے شک اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کیلئے زمین میں قبولیت ڈال دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتے ہیں میں فلاں بندے سے دشمنی کرتا ہوں تو بھی اس سے دشمنی کر پس جبرئیل بھی اس سے دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں میں نداء کرتے ہیں کہ اللہ فلاں سے دشمنی کرتا ہے تم بھی اس سے دشمنی کرو پھر اس کیلئے زمین میں دشمنی رکھ دی جاتی ہے۔

٣٨٩ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ "بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ فَسَاَلُوْهُ ' فَقَالَ : لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٨٩: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا اور اپنی قراءت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پر ختم کرتا۔ جب یہ لشکر لوٹ کر آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ انہوں نے پوچھا تو اس نے بتلایا کہ اس میں رحمان کی صفت ہے۔ اس لئے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بتلا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٤٨ : بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنْ اِيْذَاءِ الضُّعَفَآءِ الصَّالِحِيْنَ وَالضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ

باب: صلحاء، ضعفاء اور مساکین کو ایذا دینے سے باز رہنا چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب:٥٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ [الضحى :٩٠ ١٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں بلا ان کے قصور کے انہوں نے بہت بڑا بہتان باندھا اور کھلا ہوا گناہ کیا''۔ (الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس پھر تو یتیم کو مت ڈانٹ اور سائل کو مت جھڑک''۔ (الضحیٰ)

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ، مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا: "مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ" وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِیْ بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَقَوْلُهٗ ﷺ: "يَا اَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ".

اس باب میں احادیث بہت ہیں ان میں سے وہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو سابقہ باب میں گزری ہے "مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا ...... الخ اور ان میں سے حدیث سعد بن ابی وقاص ہے جو مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ میں گزری۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "يَا اَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ". اے ابوبکر اگر تم نے انہیں (حضرت بلال وغیرہم) کو ناراض کر دیا تو رب کو ناراض کر دیا"۔

٣٩٠ : وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ صَلّٰی صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبُهٗ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٩٠: حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور ضمانت میں ہے پس اللہ تعالیٰ ہرگز تم سے اپنی ضمانت کے بارے میں کچھ بھی باز پرس نہ کریں گے۔ اس لئے کہ وہ جس سے اپنی ذمہ داری کے بارے میں کوئی چیز طلب کرے گا اور اس کو پالے گا تو اس کو منہ کے بل جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔ (مسلم)

٤٩ : بَابُ اِجْرَآءِ اَحْكَامِ النَّاسِ عَلَی الظَّاهِرِ وَسَرَائِرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی

باب: احکام کو لوگوں کے ظاہر کے مطابق جاری کریں گے باطن اللہ کے سپرد ہوں گے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ [التوبة: ٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو"۔ (التوبۃ)

٣٩١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٩١: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ سب کر لیں تو ان کے خون اور مال مجھ سے محفوظ ہو گئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب (باطن) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے"۔ (بخاری و مسلم)

٣٩٢ : وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ ابْنِ اَشْيَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

٣٩٢: حضرت ابو عبد اللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

يَقُوْلُ : "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب (باطن) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے"۔ (مسلم)

٣٩٣ : وَعَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ الْمِقْدَادِ ابْنِ الْاَسْوَدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَىَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّىْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ : اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَاَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ" فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَىَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ : لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِىْ قَالَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٩٣ : حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا حکم ہے اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو جائے اور ہم آپس میں لڑائی کریں؟ پس وہ وار سے میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے پھر مجھ سے درخت کی پناہ میں ہو جائے اور کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ اس کے کہنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مت قتل کرو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور پھر یہ کہا کاٹنے کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مت قتل کر۔ اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ تو اس کو قتل کرے اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کلمہ اپنی زبان سے نکالتا۔ (بخاری و مسلم)

وَمَعْنٰى "اِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ" : اَىْ مَعْصُوْمُ الدَّمِ مَحْكُوْمٌ بِاِسْلَامِهِ وَمَعْنٰى "اِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ" اَىْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا اَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِى الْكُفْرِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

اِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ: یعنی اس کا خون محفوظ اور اس پر مسلمان کا حکم لگے گا۔ اِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ: ورثاء کے لئے تیرا خون قصاص میں بہانا مباح ہو گیا یعنی وہ قصاص میں تیرا خون بہا سکتے ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ تو کفر میں اس کے مرتبے میں پہنچ گیا۔

٣٩٤ : وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِىُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِىْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ لِىْ : "يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ

٣٩٤ : حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلہ کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا۔ صبح صبح ہم ان کے پانی کے چشموں پر حملہ آور ہو گئے۔ میری اور ایک انصاری کی مڈبھیڑ ان میں سے ایک آدمی سے ہو گئی۔ جب ہم نے اس کو قابو کر لیا تو اس نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا مگر میں نے اس کو اپنا نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس لوٹے تو یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد کہ اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا

يَقُوْلُ: "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٩٣: وَعَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ الْمِقْدَادِ ابْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، اَاَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ "لَا تَقْتُلْهُ" فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ: "لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنٰى "اِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ": اَيْ مَعْصُوْمُ الدَّمِ مَحْكُوْمٌ بِاِسْلَامِهِ وَمَعْنٰى "اِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ" اَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا اَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْكُفْرِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

٣٩٤: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: "يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ

کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب (باطن) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے"۔ (مسلم)

۳۹: حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا حکم ہے اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو جائے اور ہم آپس میں لڑائی کریں؟ پس وہ وار سے میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے پھر مجھ سے درخت کی پناہ میں ہو جائے اور کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ اس کے کہنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مت قتل کرو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور پھر یہ کہا کاٹنے کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مت قتل کر۔ اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ تو اس کو قتل کرے اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کلمہ اپنی زبان سے نکالتا۔ (بخاری ومسلم)

اِنَّهُ بِمَنْزِلَتِکَ: یعنی اس کا خون محفوظ اور اس پر مسلمان کا حکم لگے گا۔ اِنَّکَ بِمَنْزِلَتِهِ: ورثاء کے لئے تیرا خون قصاص میں بہانا مباح ہو گیا یعنی وہ قصاص میں تیرا خون بہا سکتے ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ تو کفر میں اس کے مرتبے میں پہنچ گیا۔

۳۹۴: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلہ کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا۔ صبح صبح ہم ان کے پانی کے چشموں پر حملہ آور ہو گئے۔ میری اور ایک انصاری کی مڈبھیڑ ان میں سے ایک آدمی سے ہو گئی۔ جب ہم نے اس کو قابو کر لیا تو اس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا مگر میں نے اس کو اپنا نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس لوٹے تو یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد کہ اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ: "اَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ؟" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ: "اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَقَالَهَا اَمْ لَا؟" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

"اَلْحُرَقَةُ" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِنْ جُهَيْنَةَ الْقَبِيْلَةِ الْمَعْرُوْفَةِ. وَقَوْلُهُ "مُتَعَوِّذًا": اَيْ مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَهَا.

اللّٰہ کہا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے یہ صرف جان بچانے کے لئے کیا۔ پھر فرمایا کیا تم نے اس کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کے بعد قتل کر دیا۔ آپ اس کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا (تاکہ نیا مسلمان ہونے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے) (بخاری ومسلم) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہہ دیا اور تو نے اس کو قتل کر دیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے یہ بات ہتھیار کے خوف سے کہی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا کہ تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا یا نہیں؟ آپؐ اس بات کو لوٹاتے رہے یہاں تک کہ مجھے تمنا ہوئی کہ میں اس دن اسلام لاتا۔

اَلْحُرَقَةُ: جہینہ کی شاخ۔

مُتَعَوِّذًا: قتل سے بچنے کے لئے کلمہ پڑھا تھا' اعتقاد سے نہیں پڑھا تھا۔

٣٩٥: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا شَاءَ اَنْ يَقْصِدَ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَاَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيْرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ وَاَخْبَرَهُ حَتّٰى اَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: "لِمَ قَتَلْتَهُ؟" فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا

٣٩٥: حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکین کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کا آپس میں مقابلہ ہوا۔ مشرکوں میں سے ایک آدمی جب کسی مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو موقع پا کر اس کو قتل کر دیتا۔ مسلمانوں میں سے بھی ایک شخص اس کی غفلت کو تاڑنے لگا اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے جب انہوں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ خوشخبری دینے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے اس سے حالات پوچھے اس نے بتلائے یہاں تک کہ اس نے اس آدمی کا واقعہ بھی بیان کیا کہ اس نے کس طرح کیا۔ آپؐ نے اس کو بلایا اور ان سے پوچھا تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو بڑی تکلیف دی اور اس نے

وَسَمّٰى لَهٗ نَفَرًا وَاِنِّیْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَى السَّيْفَ قَالَ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَقَتَلْتَهٗ؟" قَالَ : نَعَمْ قَالَ : "فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟" قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِیْ قَالَ: وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟" فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ : "كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فلاں فلاں کے نام لے کر بتایا کہ ان کو قتل کیا اور میں نے اس پر حملہ کیا۔ جب اس نے تلوار کو دیکھا تو اس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ آپ ؐ نے فرمایا تو اس وقت کیا کرے گا جب لا الٰہ الا اللہ آئے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ کیا کرے گا؟ آپ یہی فقرہ دہراتے جاتے اور اس پر کوئی فقرہ زائد نہ فرماتے کہ جب یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے۔ (مسلم)

٣٩٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : اِنَّ نَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْیِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمَنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيْرَتِهٖ شَیْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِیْ سَرِيْرَتِهٖ شَیْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِیْ سَرِيْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْٓءًا لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٣٩٦ : حضرت عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں کچھ لوگوں کا مواخذہ تو وحی کے ذریعہ ہو جاتا تھا لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور باطن کے حالات پر مواخذہ ممکن نہیں رہا۔ اس لئے ہم اب تمہارا مواخذہ صرف تمہارے ان عملوں پر کریں گے جو ہمارے سامنے آئینگے پس جو ہمارے سامنے بھلائی ظاہر کرے گا ہم اس کو امن دیں گے اور اس کو اپنے قریب کریں گے۔ ہمیں اس کے اندرونی حالات سے کوئی سروکار نہ ہو گا ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ہمارے سامنے برائی ظاہر کرے گا ہم اسے امن نہ دیں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس کا باطن اچھا تھا۔ (بخاری)

٥٠ : بَابُ الْخَوْفِ

باب: خشیتِ الٰہی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ﴾ [البقرة: ٤٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ [البروج: ١٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور مجھ ہی سے ڈرو''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔'' (البروج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ کسی بستی کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والی ہوتی ہے۔ بلاشبہ اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔ بے شک اس میں نشانی ہے اس شخص کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرا۔ یہ وہ دن

ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ﴾ [ھود:۱۰۲-۱۰۶] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ [آل عمران:۲۸] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ﴾ [عبس:۳۴-۳۷] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ کُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ﴾ [الحج:۱-۲] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴾ [الرحمٰن:۴۶] اَلْاٰیَاتِ

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ قَالُوْۤا اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ﴾ [الطور:۲۵-۲۸] وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ جِدًّا مَعْلُوْمَةٌ وَالْغَرَضُ الْاِشَارَةُ اِلٰی بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَکَثِیْرَةٌ جِدًّا فَنَذْکُرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ.

ہے جس دن میں لوگ جمع ہوں گے اور یہ دن حاضری کا ہے۔ ہم اسے صرف مؤخر کر رہے ہیں ایک شمار کی ہوئی مدت کے لئے۔ اس دن کوئی نفس کلام نہیں کر سکے گا مگر اس کی اجازت سے۔ پس ان میں کچھ لوگ بدبخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ پس پھر وہ لوگ جو بدبخت ہوئے وہ آگ میں ہوں گے۔ ان کے لئے اس آگ میں چیخنا اور چلانا ہوگا''۔ (ھود) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اولاد سے۔ ہر شخص کے لئے ان میں سے اس دن ایک ایسی حالت ہوگی جو اس کو دوسروں سے بے نیاز کر دے گی''۔ (عبس) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرو! بے شک قیامت کے زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل گر جائے گا اور تم دیکھو گے کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ مستی میں نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے''۔ (الحج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرا (اس کے لئے) دو باغ ہیں''۔ (الرحمٰن) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے وہ کہیں گے بے شک ہم اپنے گھروں میں ڈرتے تھے پس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے اسی کو پکارتے تھے۔ بے شک وہی احسان کرنے والا مہربان ہے''۔ (الطور)

اس سلسلہ میں آیات تو بہت ہیں اور معروف بھی ہیں اور مقصد بعض کی طرف اشارہ کرنا ہے جو حاصل ہوگیا۔ باقی احادیثِ مبارکہ اور بھی بہت ہیں ہم ان میں سے چند کو ذکر کر رہے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

٣٩٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ وَالْمَصْدُوْقُ "اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ - فَوَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا ' وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٩٧ : حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہؐ نے بیان فرمایا اور آپؐ سچے رسول ہیں۔ بے شک تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ میں نطفے کی صورت میں چالیس دن تک رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے پس اس میں روح پھونکی جاتی ہے اور فرشتے کو چار باتوں کا حکم ملتا ہے۔ اس کا رزق' اس کا وقت مقررہ اور اس کا عمل اور وہ بدبخت ہے یا خوش نصیب ہے لکھ دو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا لکھا ہوا اس پر غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے۔ پس وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے اور بے شک تم میں سے ایک شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پس اس پر لکھا ہوا غالب آجاتا ہے پس وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

٣٩٨ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٩٨ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس دن جہنم کو لایا جائے گا اس حالت میں کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ (مسلم)

٣٩٩ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُوْضَعُ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ ' جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٩٩ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا اور وہ خیال کرے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب والا کوئی شخص نہیں۔ حالانکہ وہ اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

٤٠٠ : وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

٤٠٠ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی كَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی حُجْزَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْحُجْزَةُ" مَعْقِدُ الْاِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ-

وَ"التَّرْقُوَةُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ : هِیَ الْعَظْمُ الَّذِیْ عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْاِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِیْ جَانِبَیِ النَّحْرِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ وہ ہوں گے جن کو آگ ٹخنوں تک بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو انکی کمر تک اور بعض کو ان کی ہنسلی تک پکڑے گی۔(مسلم)

اَلْحُجْزَةُ: ازار بند کی جگہ۔

اَلتَّرْقُوَةُ :ہنسلی کی ہڈی کو کہا جاتا ہے جو مقام نحر کے دونوں طرف ہوتی ہے۔

۴۰۱ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی یَغِیْبَ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

"وَالرَّشْحُ" الْعَرَقُ.

۴۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایک ان میں سے اپنے پسینے میں نصف کان تک ڈوبا ہوا ہوگا۔(بخاری ومسلم)

اَلرَّشْحُ :پسینہ۔

۴۰۲ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ - "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا" فَغَطّٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِیْنٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ - وَفِیْ رِوَایَةٍ "بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَیْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ : عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا فَمَا اَتٰی عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِیْنٌ".

"اَلْخَنِیْنُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ : هُوَ الْبُكَاءُ

۴۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمیں ایسا خطبہ دیا کہ اس جیسا خطبہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور ان کے رونے کی آوازیں تھیں (بخاری ومسلم) ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق کوئی بات پہنچی تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی۔ میں نے آج کے دن کی طرح کا بھلائی و برائی کا دن نہیں دیکھا۔ اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ اس دن سے زیادہ سخت دن اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ آیا۔ انہوں نے اپنے سروں کو ڈھانپ لیا اور ان کی رونے کی آواز آ رہی تھی۔

مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْاَنْفِ.

اَلْخَنِيْنُ: ناک سے آواز نکال کر رونا۔

۴۰۳ : وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ" قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِيْ عَنِ الْمِقْدَادِ : فَوَ اللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ" فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ : فَمِنْهُمْ مَّنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا" وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلٰى فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۳ : حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج کو مخلوق سے اتنا قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک میل کی مقدار ہو گا۔ سلیم بن عامر جو حضرت مقداد سے روایت کرنے والے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بخدا! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے زمین کی پیمائش والا میل مراد ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھوں کو سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ ان میں سے بعض وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک بعض کے گھٹنوں تک۔ بعض کے کولہوں تک اور بعض کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

۴۰۴ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن پسینے میں ہوں گے حتیٰ کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک جائے گا اور پسینہ ان کو لگام ڈالے گا۔ یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

وَمَعْنٰى "يَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ" يَنْزِلُ وَيَغُوْصُ.

يَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ : زمین میں اترے گا اور سرایت کر جائے گا گہرائی تک۔

۴۰۵ : وَعَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ : "هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟" قُلْنَا "اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ" قَالَ : هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جبکہ آپؐ نے دھماکہ سنا۔ پس آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جس کو آگ میں پھینکا گیا ستر سال پہلے اور وہ لڑھکتا ہوا آگ میں جا رہا تھا یہاں تک کہ وہ اس کی گہرائی میں پہنچا تو تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی۔ (مسلم)

۴۰۶ : وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۰۶ : حضرت علی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ : فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٠٧ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى . وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"وَاَطَّتْ" بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَتَشْدِيْدِ الطَّآءِ "وَتَئِطُّ" بِفَتْحِ التَّآءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ – وَالْاَطِيْطُ صَوْتُ الرَّحْلِ وَالْقَتَبِ وَشِبْهِهِمَا وَمَعْنَاهُ اَنَّ كَثْرَةَ مَنْ فِي السَّمَآءِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْعَابِدِيْنَ قَدْ اَثْقَلَتْهَا حَتّٰى اَطَّتْ وَ "الصُّعُدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ : الطُّرُقَاتُ وَمَعْنٰى "تَجْاَرُوْنَ تَسْتَغِيْثُوْنَ".

٤٠٨ : وَعَنْ اَبِيْ بَــرْزَةَ "بِرَآءٍ ثُمَّ زَايٍ" فَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَزُوْلُ قَدَمَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے جو بھی کوئی ہے عنقریب اس کا رب اس سے پوچھے گا جبکہ درمیان میں کوئی ترجمان بھی نہ ہو گا۔ بندہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے اپنے بھیجے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اپنے آگے بھیجے ہوئے عمل ہی دیکھے گا اور اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم کے سوا سامنے کچھ نہ دیکھے گا پس تم آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو‘‘۔ (بخاری ومسلم)

۴۰۷: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ آسمان چر چر کرتا ہے اور اس کو چر چر کرنے کا حق بھی ہے کیونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو۔ بخدا! اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ اور تم بستروں پر اپنی عورتوں کے ساتھ لطف اندوز نہ ہوتے اور تم جنگلوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہوئے نکل جاتے۔ (ترمذی) نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

اَطَّتْ : اَطِیْطُ کجاوے کی آواز کو کہا جاتا ہے یہ فرشتوں کی کثرت سے تشبیہ دی کہ اتنے زیادہ ہیں کہ آسمان بوجھل ہو کر چر چر کی آواز کرتا ہے۔

الصُّعُدَاتُ : راستے۔

تَجْاَرُوْنَ : پناہ طلب کرتے ہو فریاد کرتے ہو۔

۴۰۸: حضرت ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بندے کے قدم قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہٹنے پائیں گے جب تک اس سے کچھ پوچھ نہ لیا جائے کہ

عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيمَا فَعَلَ فِيهِ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيمَا أَبْلَاهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اس نے اپنی عمر کو کن کاموں میں صرف کیا؟ اس کے علم کے متعلق کہ اس نے کن چیزوں میں صرف کیا؟ اور مال کے متعلق کہ کہاں سے اس نے کمایا اور کن مواقع میں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے متعلق کہ کن چیزوں میں اسے کھپایا۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٠٩ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ ثُمَّ قَالَ: "أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟" قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: "فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۰۹ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے قرآن مجید کی آیت: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ جس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی تلاوت فرمائی پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر بندے اور عورت کے خلاف ان کاموں کی گواہی دے گی جو اس کی پشت پر انہوں نے کیے اور کہے گی تو نے فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن میں کیا۔ پھر یہی اس کی خبریں ہیں (ترمذی) نے کہا حدیث حسن ہے۔

٤١٠ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ" فَكَانَ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

"الْقَرْنُ" هُوَ الصُّورُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ كَذَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

۴۱۰ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کس طرح نعمتوں سے مزا لے سکتا ہوں جبکہ صور والا فرشتہ صور کو منہ میں لئے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اجازت پر کان لگائے ہوئے ہے کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے تاکہ وہ صور پھونکے۔ پس یہ بات کہو: ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ کہ اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الْقَرْنُ : اس سے مراد صور ہے جس کو اس آیت میں ذکر فرمایا: ﴿نُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اسی طرح تفسیر فرمائی۔

٤١١ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ – أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ،

۴۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ڈرا وہ منہ اندھیرے نکل گیا جو منہ اندھیرے نکلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا سامان

اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"وَادْلَجَ" بِاِسْكَانِ الدَّالِ وَمَعْنَاهُ: سَارَ مِنْ اَوَّلِ الَّيْلِ - وَالْمُرَادُ التَّشْمِيْرُ فِي الطَّاعَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

قیمتی ہے۔ اچھی طرح سنو! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے (ترمذی)
ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔
اَدْلَجَ: رات کے شروع حصہ میں چلنا مراد اس سے اطاعت میں جلدی ہے۔

٤١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ قَالَ: "يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: "الْاَمْرُ اَهَمُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"غُرْلًا" بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: اَيْ غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ.

۴۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے: ''لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں بے ختنہ ننگے جسم اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مرد' عورتیں سب ننگے ہوں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا اے عائشہ! قیامت کا معاملہ اس سے بہت زیادہ سخت ہے کہ کوئی اس بات کا ارادہ بھی کرے۔
اور ایک روایت میں ہے کہ معاملہ اس سے بہت بڑھ کر ہوگا کہ کوئی ایک دوسرے کو دیکھنے کی جرأت بھی کرے۔
غُرْلًا: غیر مختون۔

٥١: بَابُ الرَّجَاءِ

باب: (اُمید و) رَجاء کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ [الزمر: ٥٣] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَهَلْ نُجَازِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ﴾ [سباء: ١٧] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَا اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى﴾ [طه: ٤٨] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ [الاعراف: ١٥٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبر! فرمادیں اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمانے والے ہیں۔ بے شک وہی بخشش کرنے والے مہربان ہیں''۔ (الزمر)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نہیں سزا دیتے مگر ناشکرے کو ہی''۔ (سباء)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک ہماری طرف وحی کی گئی کہ عذاب اس پر ہے جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا''۔ (طٰہ)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے''۔ (الاعراف)

٤١٣: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ

۴۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ".

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ وحدہ لاشریک ہے اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ جو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف بھیجی ہوئی روح ہیں اور بے شک جنت تو حق ہے اور آگ برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے خواہ جس عمل پر بھی ہو''۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کردی ہے۔

٤١٤ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ . وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا ' وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا ' وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لئے دس گنا اجر ہے یا اس سے بھی بہت زیادہ دوں گا اور جو برائی لے کر آیا تو برائی کا بدلہ اس کی مثل سے ہوگا یا اس کو بخش دوں گا اور جو مجھ سے ایک بالشت کے برابر قریب ہوگا میں اُس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا۔ میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوں گا جو میرے پاس چل کر آئے گا۔ میں اُس کی طرف دوڑتا ہوا آؤں گا اور جو میرے پاس زمین بھر برائی لائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو میں اس سے اسی قدر بخشش سے ملوں گا۔ (مسلم)

مَعْنَى الْحَدِيْثِ : "مَنْ تَقَرَّبَ" اِلَيَّ بِطَاعَتِيْ "تَقَرَّبْتُ" اِلَيْهِ بِرَحْمَتِيْ وَاِنْ زَادَ زِدْتُ "فَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ" وَاَسْرَعَ فِيْ طَاعَتِيْ اَتَيْتُهُ "هَرْوَلَةً" اَيْ صَبَبْتُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ وَسَبَقْتُهُ بِهَا وَلَمْ اُحْوِجْهُ اِلَى الْمَشْيِ الْكَثِيْرِ فِي الْوُصُوْلِ اِلَى الْمَقْصُوْدِ "وَقُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ اَصَحُّ وَاَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ مَا يُقَارِبُ

مَنْ تَقَرَّبَ : یعنی جو میری اطاعت کے ذریعے سے میرے قریب ہو۔ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ : تو میں اپنی رحمت کے ساتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری اطاعت میں سرگرمی سے حصہ لیتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں یعنی میں اس پر رحمت کا دریا بہا دیتا اور رحمت کے ساتھ اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہوں اور اسے مقصود حاصل کرنے کے لئے زیادہ چلنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ قُرَابُ : یہ ضمہ کے ساتھ زیادہ صحیح ہے۔ اس کا معنی جو قریب قریب زمین کو بھر

مِلَاهَا" وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

دے۔ واللہ اعلم

٤١٥ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ : "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ وہ جنت میں جائے گا اور جس کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا"۔ (مسلم)

٤١٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ : "يَا مُعَاذُ" قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ : "يَا مُعَاذُ" قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ۔ قَالَ : "يَا مُعَاذُ" قَالَ : لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ : "مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا" فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ معاذ آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ! تین مرتبہ آپؐ نے آواز دی اور معاذ نے لبیک وسعدیک کہا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا جو بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بشرطیکہ یہ گواہی دل کی سچائی سے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ بات میں لوگوں کو نہ بتلاؤں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا تب وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت معاذ نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لئے اس فرمان نبوی کو بیان فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

قَوْلُهٗ "تَاَثُّمًا" : اَيْ خَوْفًا مِّنَ الْاِثْمِ فِيْ كَتْمِ هٰذَا الْعِلْمِ.

"تَاَثُّمًا" : کتمانِ علم پر گناہ کا خوف۔

٤١٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَكَّ الرَّاوِيْ وَلَا يَضُرُّ الشَّكُّ فِيْ عَيْنِ الصَّحَابِيِّ لِاَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۴۱۷: حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے روایت ہے۔ راوی نے شک کا اظہار کیا ہے اور صحابی کی تعیین میں شک مضر نہیں ہے کیونکہ صحابہ سب عدول ہیں۔ روایت یہ ہے کہ جب غزوۂ تبوک پیش آیا تو لوگوں کو بھوک پہنچی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپؐ اجازت فرمائیں تو ہم اپنے

لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَكَلْنَا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِفْعَلُوْا" فَجَآءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "نَعَمْ" فَدَعَا بِنِطْعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ : خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ" فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ وَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اونٹ ذبح کرلیں۔ ہم گوشت کھائیں اور چربی بھی حاصل کرلیں؟ آپؐ نے فرمایا ایسا کرلو! اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ادھر آ گئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم ہوجائیں گی۔ لیکن آپؐ ان کو حکم دیں اپنا بچا ہوا زادِراہ لائیں پھر ان کے لئے اس میں برکت کی دعا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ صحیح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چمڑے کا دسترخوان منگوایا اور بچھادیا۔ پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے زادِراہ کو منگوایا۔ کوئی آدمی مکئی کی ایک روٹی لا رہا تھا اور دوسرا ایک مٹھی کھجوریں اور تیسرا روٹی کا ٹکڑا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر کچھ زادِراہ جمع ہوگیا۔ پھر آپؐ نے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ انہوں نے اپنے اپنے برتنوں میں ڈالا۔ حتیٰ کہ لشکر میں کوئی برتن ایسا نہ چھوڑا جس کو بھر نہ لیا پھر انہوں نے کھایا یہاں تک کہ سارے سیر ہوگئے پھر بھی کچھ بچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور کوئی بندہ ان دونوں باتوں کے ساتھ نہیں ملے گا کہ اس حال میں کہ ان میں شک کرنے والا ہو' پھر اسے جنت سے روک لیا جائے۔ یعنی وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ (روایت مسلم)

٤١٨ : وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ : كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَآءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ اِذَا جَآءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ

۴۱۸ : حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' یہ ان صحابہ میں سے ہیں' جو بدر میں شریک تھے' عتبان کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارشیں آتیں تو ان کی مسجد کی طرف جانا میرے لئے مشکل ہوجایا کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری نگاہ بھی کچھ کمزور ہے۔ میرے اور قوم کے درمیان وادی میں بارشوں کے وقت سیلاب آجاتا ہے جس سے میرا وادی پار کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپؐ

تأتيني فتصلي في بيتي مكانا أتخذه مصلى فقال رسول الله ﷺ: "سأفعل" فغدا رسول الله ﷺ وأبوبكر رضي الله عنه بعد ما اشتد النهار واستأذن رسول الله ﷺ فأذنت له فلم يجلس حتى قال: أين تحب أن أصلي من بيتك فأشرت له إلى المكان الذي أحب أن يصلي فيه فقام رسول الله ﷺ فكبر وصففنا وراءه فصلى ركعتين ثم سلم وسلمنا حين سلم فحبسته على خزيرة تصنع له فسمع أهل الدار أن رسول الله ﷺ في بيتي فثاب رجال منهم حتى كثر الرجال في البيت فقال رجل: ما فعل مالك لا أراه! فقال رجل ذلك منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله ﷺ "لا تقل ذلك ألا تراه قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله تعالى" فقال: الله ورسوله أعلم أما نحن فو الله ما نرى وده ولا حديثه إلا إلى المنافقين: فقال رسول الله ﷺ: فإن الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله" متفق عليه.

"وعتبان" بكسر العين المهملة وإسكان التاء المثناة فوق وبعدها باء موحدة. "والخزيرة" بالخاء المعجمة والزاي: هي دقيق يطبخ بشحم - وقوله "ثاب رجال" بالثاء المثلثة: أي جاءوا واجتمعوا.

میرے گھر میں تشریف لا کر ایک جگہ نماز پڑھ دیں۔ جس کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میں ایسا کروں گا چنانچہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ سمیت تشریف لائے اس کے بعد کہ دن خوب روشن ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے پہلے ہی فرمایا۔ تم اپنے گھر میں میرا نماز پڑھنا کہاں پسند کرتے ہو؟ میں نے وہ جگہ بتلائی۔ جس میں میں چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپؐ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیر لیا۔ میں نے آپؐ کو خزیرہ کے لئے (ایک خاص کھانا) روک لیا جو آپ کے لئے بنایا گیا۔ آس پاس کے گھر والوں نے سن لیا کہ آپ میرے گھر میں ہیں۔ پس لوگ آنا شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ کافی لوگ ہو گئے۔ ایک آدمی نے کہا۔ مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آرہا۔ دوسرے نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ایسا مت کہو کہ تم نہیں دیکھتے ہو کہ اس نے لا إله إلا الله کہا ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضامندی ہی کو چاہنے والا ہے۔ اس آدمی نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ باقی ہم بخدا اس کی محبت اور بات چیت منافقین ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے آگ اس شخص پر حرام کر دی ہے جس نے صرف اللہ کی رضامندی کے لئے لا إله إلا الله کہا ہے۔ (بخاری ومسلم)

عِتبانُ کا لفظ عین کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

الْخَزِيرَةُ: آٹے اور چربی سے بنایا جانے والا کھانا۔

ثَابَ رِجَالٌ: آئے اور اکٹھے ہو گئے۔

۴۱۹ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ ؟ قُلْنَا : لَا وَاللّٰهِ . فَقَالَ : "اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۱۹ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ ایک قیدی عورت دوڑتی پھرتی تھی۔ جب وہ ایک بچے کو قیدیوں میں پاتی تو اس کو پکڑتی' سینے سے چمٹاتی اور اس کو دودھ پلاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ نہیں اللہ کی قسم! تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بہت بڑھ کر مہربان ہیں جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۰ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ : اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ ' وَفِيْ رِوَايَةٍ "غَلَبَتْ غَضَبِيْ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "سَبَقَتْ غَضَبِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس کو ایسی کتاب میں لکھ دیا جو اس کے ہاں عرش پر ہے (اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ) اور دوسری روایت میں (غَلَبَتْ غَضَبِيْ) اور تیسری روایت میں سَبَقَتْ غَضَبِيْ۔ یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے یا سبقت کرنے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۱ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ : "اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ

۴۲۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے' ننانوے اپنے ہاں محفوظ کر لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا۔ اسی ایک حصے ہی کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کھاتی ہے یہاں تک کہ جانور بھی اپنا کھر اپنے بچے سے اس ڈر سے ہٹا لیتا ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کو جنات' انسانوں' چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتارا۔ اسی کے سبب ہی وہ آپس میں نرمی کرتے اور رحم کھاتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتوں کو مؤخر کیا جن سے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی وہ روایت جو سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

اَيۡضًا مِنۡ رِوَايَةِ سَلۡمَانَ الۡفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحۡمَةٍ فَمِنۡهَا رَحۡمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الۡخَلۡقُ بَيۡنَهُمۡ وَتِسۡعٌ وَتِسۡعُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ" وَفِيۡ رِوَايَةٍ "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِائَةَ رَحۡمَةٍ كُلُّ رَحۡمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيۡنَ السَّمَآءِ اِلَى الۡاَرۡضِ فَجَعَلَ مِنۡهَا فِي الۡاَرۡضِ رَحۡمَةً فَبِهَا تَعۡطِفُ الۡوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالۡوَحۡشُ وَالطَّيۡرُ بَعۡضُهَا عَلٰى بَعۡضٍ فَاِذَا كَانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ اَكۡمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحۡمَةِ"

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کے سبب مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے ہیں اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں وزمین کو پیدا فرمایا۔ سو رحمتیں پیدا فرمائیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے کہ آسمان وزمین کے خلا کو بھر دے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھ دی۔ اسی رحمت ہی کی وجہ سے والدہ اپنے بیٹے پر اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کھاتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو رب ذوالجلال والاکرام اپنی رحمتوں کو ملا کر اس رحمت کو مکمل فرمادیں گے۔

٤٢٢ : وَعَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡمَا يَحۡكِيۡ عَنۡ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: "اَذۡنَبَ عَبۡدٌ ذَنۡبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذۡنَبَ عَبۡدِيۡ ذَنۡبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغۡفِرُ الذَّنۡبَ وَيَاۡخُذُ بِالذَّنۡبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذۡنَبَ فَقَالَ: اَيۡ رَبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَذۡنَبَ عَبۡدِيۡ ذَنۡبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغۡفِرُ الذَّنۡبَ وَيَاۡخُذُ بِالذَّنۡبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذۡنَبَ فَقَالَ: اَيۡ رَبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذۡنَبَ عَبۡدِيۡ ذَنۡبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغۡفِرُ الذَّنۡبَ وَيَاۡخُذُ بِالذَّنۡبِ قَدۡ غَفَرۡتُ لِعَبۡدِيۡ فَلۡيَفۡعَلۡ مَا شَآءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ وَقَوۡلُهٗ تَعَالٰى: "فَلۡيَفۡعَلۡ مَا شَآءَ" اَيۡ مَا دَامَ يَفۡعَلُ هٰكَذَا يُذۡنِبُ وَيَتُوۡبُ اَغۡفِرُ لَهٗ فَاِنَّ التَّوۡبَةَ تَهۡدِمُ مَا قَبۡلَهَا.

۴۲۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس بندے نے کوئی گناہ کیا ہو پھر کہا: (اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ) کہ اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما۔ پس اللہ فرماتے ہیں میرے بندے نے ایک گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ایسا ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور پھر کہا اے رب: (اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ) اے میرے رب میرے گناہ کو معاف فرما۔ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے ایک گناہ کیا پھر جانا کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے۔ پھر بندے نے تیسری بار گناہ کیا اور گناہ کر کے ہی کہا اے رب: (اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ) اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے جانا کہ میرا رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پس وہ جو چاہے کرے۔ (بخاری ومسلم) (هَلۡ يَفۡعَلُ مَا شَاءَ) یعنی جب تک وہ گناہ کرتا اور اس سے توبہ کرتا رہے گا میں اس کو بخشتا جاؤں گا۔ بے شک توبہ ماقبل کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

٤٢٣ : وَعَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى

۴۲۳: حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نے ارشاد فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو مٹا کر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو گناہ کر کے اللہ سے معافی مانگیں گے اور ان کو اللہ معاف فرما دے گا۔ (مسلم)

٤٢٤ : وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : "لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ خَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۴ : حضرت ابوایوب خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ ایسی مخلوق کو پیدا فرماتے جو گناہ کر کے استغفار کرتے پھر (اللہ عزوجل) ان کو بخشتے۔ (مسلم)

٤٢٥ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اذْهَبْ فَمَنْ لَقِيْتَ وَرَآءَ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں بیٹھے تھے جن میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جیسے لوگ بھی موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور واپسی میں دیر کر دی۔ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ ﷺ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ پس ہم گھبرا کر اٹھے تو سب سے پہلے گھبرانے والا میں ہی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ انصار کے ایک باغ میں پہنچا۔ لمبی روایت ذکر کی گئی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہ جاؤ جس کو بھی اس دیوار کے باہر پاؤ بشرطیکہ وہ لا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دل کے یقین کے ساتھ دیتا ہو اس کو جنت کی خوشخبری دے"۔ (مسلم)

٤٢٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اِبْرَاهِيْمَ ﷺ : ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ﴾ [ابراهيم:٣٦] الاية وَقَوْلَ عِيْسٰى ﷺ : ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

۴۲۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ﴾ اور حضرت عیسیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدۃ) پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں عرض کی: اَللّٰهُمَّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ۔ اے اللہ میری امت میری

[المائدة:١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ" وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ؟ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : "يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ : اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِىْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

امت اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اللہ نے فرمایا اے جبرائیل محمد کے پاس جاؤ اور تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے اور ان سے پوچھو! کیوں روتے ہو؟ پس جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتلایا جو آپ نے کہا تھا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو ہم تم کو تمہاری امت کے سلسلے میں راضی کر دیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض نہیں کریں گے۔ (رواہ مسلم)

٤٢٧ : وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِىِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ : "يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ : "فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ : "لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا۔ پس آپؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والا ہو وہ اس کو عذاب نہ دے میں نے عرض کی یارسول اللہؐ کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سنا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مت خوشخبری دو۔ پس وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے یعنی عمل چھوڑ دیں گے۔ (بخاری ومسلم)

٤٢٨ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِى الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ﴾ [ابراهيم:٢٧] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۸ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پس اللہ کے اس ارشاد ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ﴾ (ابراہیم) کا یہی مطلب ہے "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا میں مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رکھتے ہیں اور آخرت میں بھی"۔ (مسلم بخاری)

٤٢٩ : وَعَنْهُ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ

۴۲۹ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فرمایا جب کافر دنیا میں کوئی اچھا عمل کر لیتا ہے تو اس کے بدلے میں اس کو دنیا میں ایک لقمہ دے دیا جاتا ہے باقی رہا مؤمن پس اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے نیکیوں کو جمع کر دیتے ہیں اور دنیا میں اس کی اطاعت پر اس کو رزق بھی دیتا ہے اور ایک روایت میں الفاظ بھی آتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی مؤمن پر اس کی کسی نیکی کے معاملے میں ظلم نہیں کرتا۔ بس اس کا بدلہ دنیا میں بھی دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی دیں گے۔ مگر کافر دنیا میں جو عمل اللہ کی خاطر اچھے کر لیتا ہے تو اس کے بدلے اسے کھانا دیا جاتا ہے جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے گا۔

٤٣٠ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْغَمْرُ" اَلْكَثِيْرُ.

۴۳۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال لبالب بھری ہوئی نہر کی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو جس سے وہ دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو۔ (مسلم)

اَلْغَمْرُ: کا معنی بہت زیادہ۔

٤٣١ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ کو ایسے چالیس آدمی ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے متعلق ان کی سفارش کو قبول فرماتے ہیں۔ (مسلم)

٤٣٢ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ "اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: "اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ- قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ

۴۳۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریباً چالیس افراد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر ارشاد فرمایا کیا تم خوش ہو گے کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ پھر فرمایا کیا تم پسند کرو گے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ مجھے اُمید ہے

لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے اور وہ اس طرح کہ جنت میں صرف مؤمن جائیں گے اور مشرکین کی تعداد کے مقابلہ میں تم ایسے ہو جیسے کالے بیل کی کھال میں سفید بال یا سرخ بیل کے چمڑے پر سیاہ بال۔ (بخاری ومسلم)

٤٣٣ - وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ" وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک ایک یہودی یا نصرانی عنایت فرما کر فرمائے گا یہ تیرا آگ سے بچنے کا فدیہ ہے اور ایک اور روایت انہوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی۔ اس میں فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا کچھ مسلمان ایسے بھی آئیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وہ گناہ بھی بخش دیں گے۔ (مسلم)

قَوْلُهُ: دَفَعَ اِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ" مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "لِكُلِّ اَحَدٍ مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ فَالْمُؤْمِنُ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَلَفَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ لِاَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِذٰلِكَ بِكُفْرِهِ "وَمَعْنَى" فِكَاكُكَ "اِنَّكَ كُنْتَ مُعَرَّضًا لِدُخُوْلِ النَّارِ وَهٰذَا فِكَاكُكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمْلَؤُهَا فَاِذَا دَخَلَهَا الْكُفَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ صَارُوْا فِي مَعْنَى الْفِكَاكِ لِلْمُسْلِمِيْنَ" وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

دَفَعَ اِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اور پھر فرمائیں گے: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ اس کا معنی وہ ہے جو حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ہر ایک کا جنت میں ایک ٹھکانہ ہے اور ایک ٹھکانہ آگ میں ہے پس مؤمن جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر جہنم میں اس کا جانشین ہوگا۔ اس لئے کہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اس کا حق دار ہوگا اور فِكَاكُكَ کا معنی یہ ہے تیرا فدیہ یعنی تو جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا اور یہ تیرا فدیہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کے لئے ایک تعداد مقرر کی ہے جن سے وہ اس آگ کو بھرے گا۔ پس جب کافر اپنے کفر اور گناہ کی وجہ سے آگ میں داخل ہوں گے تو وہ ایسے ہوں گے گویا وہ مسلمانوں کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن گئے۔ واللہ اعلم

٤٣٤ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَبِّهِ

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے روز مؤمن اپنے رب کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں لے لے

حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوْبِهِ فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ: فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِی الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"كَنَفَهُ" سَتْرُهُ وَرَحْمَتُهُ.

٤٣٥ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَلِیَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ جَمِيْعُ اُمَّتِیْ كُلِّهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٣٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ. قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهُ "اَصَبْتُ حَدًّا" مَعْنَاهُ مَعْصِيَةً تُوْجِبُ التَّعْزِيْرَ وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْحَدَّ الشَّرْعِیَّ الْحَقِيْقِیَّ كَحَدِّ الزِّنَا وَالْخَمْرِ وَغَيْرِهِمَا فَاِنَّ هٰذِهِ الْحُدُوْدَ لَا تَسْقُطُ

گا۔ پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ کا علم ہے؟ مؤمن کہے گا ہاں۔ اے رب! جانتا ہوں۔ تو اللہ فرمائے گا میں نے دنیا میں بھی تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج بھی میں تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں پھر اسے اس کی نیکیوں کا دفتر دے دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

كَنَفَهُ: اس کی رحمت اور پردہ پوشی۔

۴۳۵ : حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتلایا جس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... ﴾ "اور تم نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں"۔ اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے لئے ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ میری امت تمام کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۶ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایسا جرم ہو گیا جس سے میں سزا کا مستحق ہو گیا ہوں۔ آپؐ وہ سزا مجھ پر نافذ فرمائیں ادھر نماز کا وقت ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے قابل سزا جرم کا ارتکاب ہو گیا ہے۔ آپؐ میرے متعلق اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تیرا گناہ معاف کر دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

اَصَبْتُ حَدًّا کا معنی یہ ہے کہ مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جس پر حد لازم ہے۔ اس سے مراد حقیقی حد شرعی نہیں ہے جیسے زنا اور شراب نوشی وغیرہ یہ حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتیں اور نہ ہی حاکم کو ان کا

بالصَّلوٰةِ وَلَا يَجُوزُ لِلْاِمَامِ تَرْكُهَا.

ترک کرنا جائز ہے۔

٤٣٧ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْاَكْلَةُ" بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَهِيَ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الْاَكْلِ كَالْغَدْوَةِ وَالْعَشْوَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۴۳۷ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی اس ادا پر خوش ہوتے ہیں کہ وہ کھانا کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے یا پانی نوش کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ (مسلم)

الاکلۃ : ایک مرتبہ کھانا جیسا کہ عشوہ وغدوہ : صبح یا شام کا کھانا۔ (واللہ اعلم)

٤٣٨ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ دن کو برائی کا ارتکاب کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ رات کو برائی کا ارتکاب کرنے والا توبہ کرلے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

٤٣٩ : وَعَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَمْرِو ابْنِ عَبَسَةَ "بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْبَاءِ" السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ وَاَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَظُنُّ اَنَّ النَّاسَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ اَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلٰى رَاحِلَتِيْ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ : مَا اَنْتَ؟ قَالَ : "اَنَا نَبِيٌّ" قُلْتُ : وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ : "اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ" قُلْتُ : بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ "اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَيْءٌ" قُلْتُ فَمَنْ مَعَكَ

۴۳۹ : حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور وہ کسی دین پر نہیں ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر میں نے ایک آدمی کی بابت سنا کہ وہ مکے میں کچھ باتیں کرتا ہے۔ چنانچہ میں اپنی سواری پر بیٹھا اور اس شخص کے پاس مکہ آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپ کر اپنا تبلیغی کام کر رہے ہیں اور آپؐ پر آپؐ کی قوم دلیر ہے۔ پس میں نے خفیہ طریقے سے آپ سے ملنے کی تدبیر کی۔ حتیٰ کہ میں مکہ میں آپؐ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے آپؐ سے کہا آپؐ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا نبی کون ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپؐ کو اللہ نے کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجھے اس نے صلہ رحمی کرنے، بتوں کو توڑنے، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیا ہے۔ میں نے عرض کیا

عَلٰی هٰذَا؟ قَالَ: "حُرٌّ وَعَبْدٌ" وَمَعَهٗ یَوْمَئِذٍ
اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ:
اِنِّیْ مُتَّبِعُکَ قَالَ: "اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ
ذٰلِکَ یَوْمَکَ هٰذَا اَلَا تَرٰی حَالِیْ وَحَالَ
النَّاسِ؟ وَلٰکِنِ ارْجِعْ اِلٰی اَهْلِکَ فَاِذَا
سَمِعْتَ بِیْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِیْ" قَالَ: فَذَهَبْتُ
اِلٰی اَهْلِیْ وَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِیْنَةَ
وَکُنْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَجَعَلْتُ اَتَخَبَّرُ الْاَخْبَارَ
وَاَسْاَلُ النَّاسَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی قَدِمَ
مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ فَقُلْتُ لَهٗ فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ
الَّذِیْ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ؟ فَقَالُوْا: النَّاسُ اِلَیْهِ
سِرَاعٌ وَقَدْ اَرَادَ قَوْمُهٗ قَتْلَهٗ فَلَمْ یَسْتَطِیْعُوْا
ذٰلِکَ فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنِیْ قَالَ: "نَعَمْ
اَنْتَ الَّذِیْ لَقِیْتَنِیْ بِمَکَّةَ" قَالَ فَقُلْتُ: یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَمَّا عَلَّمَکَ اللّٰهُ
وَاَجْهَلُهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ؟ قَالَ صَلِّ
صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی
تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِیْدَ رُمْحٍ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ
تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا
الْکُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ
مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ
اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ
فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ
مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ
الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ

پھر آپؐ کے ساتھ اس میں کون کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک آزاد
اور ایک غلام اور آپؐ کے ساتھ اس دن ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما
تھے۔ میں نے کہا میں آپؐ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا۔
تو ان دنوں اس کی طاقت نہیں رکھتا؟ کیا تو میرا اور لوگوں کا حال نہیں
دیکھ رہا اپنے وطن کی طرف لوٹ جا پس جب تم میری بابت سنو کہ میں
غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس چلے آنا۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے اہل و
عیال میں آ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے
گئے اور میں اپنے اہل وعیال میں ہی تھا پس میں نے حالات معلوم
کرنے شروع کئے۔ میں کچھ لوگوں سے دریافت کرتا جب آپؐ
مدینہ تشریف لائے۔ یہاں تک کہ ہمارے کچھ لوگ مدینہ آئے۔ تو
میں نے ان سے کہا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے جو مدینہ آیا ہے؟
انہوں نے کہا لوگ اس کی طرف تیزی سے آ رہے ہیں اور اس کی قوم
نے تو اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ میں
مدینہ میں آ کر حاضر خدمت ہوا۔ میں نے کہا اے اللہ کے
رسول ﷺ! کیا آپؐ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں تم
وہی ہو جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ مجھے وہ باتیں بتلائیں جو اللہ نے آپؐ کو
سکھلائی ہیں اور میں ان سے ناواقف ہوں۔ مجھے نماز کی بابت
بتلایئے۔ آپؐ نے فرمایا تم صبح کی نماز پڑھو، پھر سورج کے ایک
نیزے کی مقدار بلند ہونے تک نماز سے رکے رہو۔ اس لئے کہ جب
تک سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا
ہے اور اس وقت کافر اسے سجدہ کرتے ہیں پھر تم نماز پڑھو اس لئے کہ
نماز میں فرشتے گواہ ہوتے اور لکھنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں
تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے۔ پھر نماز سے رک جاؤ اس
لئے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ بڑھنے لگے تو نماز
پڑھو۔ اس لئے کہ نماز میں فرشتے گواہ اور حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں

بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ" قَالَ فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءَ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ؟ فَقَالَ : "مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ' ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ' ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ" فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا اُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ اُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فِيْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو : يَا اَبَا اُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ اَجَلِيْ وَمَا بِيْ حَاجَةٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ ' مَا حَدَّثْتُ اَبَدًا بِهٖ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ' رَوَاهُ

تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اس لئے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ وضو کے متعلق مجھے بتلائیں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص وضو کا پانی اپنے قریب کرے تو وہ مضمضہ کرے (کلی کرے) اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے تو اس کے چہرے' منہ اور ناک کے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا منہ دھوتا ہے جیسے اسے اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کی غلطیاں اس کی داڑھی کے کناروں کے ساتھ گر جاتی ہیں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی غلطیاں اس کے بالوں کے کنارے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بزرگی اس طرح بیان کی۔ جس طرح وہ اس کا حق رکھتا ہے' اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کر دیا تو گناہوں سے اس طرح صاف ہو کر نکلتا ہے جیسے وہ اس وقت تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔ اس روایت کو عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوامامہ رسول ﷺ کے صحابی سے بیان کیا ہے۔ ان سے ابوامامہ نے فرمایا اے عمرو۔ دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ ایک ہی جگہ پر ایک آدمی کو یہ مقام دے دیا جائے گا؟ حضرت عمرو نے کہا اے ابوامامہ میری عمر بڑی ہو گئی۔ میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری موت قریب آ گئی۔ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔ اگر میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا مگر ایک دو تین نہیں بلکہ سات مرتبہ تو میں اس کو کبھی بھی بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے تو اس کو اس سے بھی زیادہ مرتبہ

مُسلم. قَوْلُهٗ "جُرءَ آءُ عَلَيْهِ قَوْمُهٗ" هُوَ بِجِيْمٍ مَضْمُوْمَةٍ وَبِالْمَدِّ عَلٰى وَزْنِ عُلَمَاءَ : اَیْ جَاسِرُوْنَ مُسْتَطِيْلُوْنَ غَيْرُ هَائِبِيْنَ ' هٰذِهِ الرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ ' وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِیُّ وَغَيْرُهٗ حِرَاءٌ بِكَسْرِ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ وَقَالَ مَعْنَاهُ : غِضَابٌ ذَوُوْ غَمٍّ وَهَمٍّ قَدْ عِيْلَ صَبْرُهُمْ بِهٖ حَتّٰى اَثَّرَ فِیْ اَجْسَامِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ: حَرٰى جِسْمُهٗ يَحْرِیْ اِذَا نَقَصَ مِنْ اَلَمٍ اَوْ غَمٍّ وَنَحْوِهٖ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ بِالْجِيْمِ قَوْلُهٗ ﷺ "بَيْنَ قَرْنَیْ شَيْطَانٍ" اَیْ نَاحِيَتَیْ رَاْسِهٖ وَالْمُرَادُ التَّمْثِيْلُ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ حِيْنَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشِيْعَتُهٗ وَيَتَسَلَّطُوْنَ - وَقَوْلُهٗ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَآءَ الَّذِیْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ - وَقَوْلُهٗ "اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا" هُوَ بِالْخَآءِ الْمُعْجَمَةِ اَیْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ "جَرَتْ" بِالْجِيْمِ وَالصَّحِيْحُ بِالْخَآءِ وَهُوَ رِوَايَةُ الْجُمْهُوْرِ وَقَوْلُهٗ فَيَنْتَثِرُ اَیْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِیْ اَنْفِهٖ مِنْ اَذًى - وَالنَّثْرَةُ: طَرَفُ الْاَنْفِ.

سا ہے۔(مسلم)

جُرءَ آءُ عَلَيْهِ قَوْمُهٗ :یعنی وہ آپ پر بڑی جسارت کرنے والے ہیں اور اس میں قطعاً ڈرنے والے نہیں۔ یہ مشہور روایت ہے اور حمیدی نے اس کو حرآء نقل کیا ہے۔جس کا معنی غضب ناک، غم اور فکر والے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے اور وہ غم ان کے جسم میں اثر کر جائے۔جیسے کہتے ہیں حری یحری جب جسم غم ورنج وغیرہ سے کمزور ہو جائے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے۔

بَيْنَ قَرْنَیْ شَيْطَانٍ :شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان یعنی اس کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان اور مطلب اس کا یہ ہے کہ شیطان اور اس کا ٹولہ اس وقت حرکت میں ہوتا ہے اور تسلط وغلبہ کرتا ہے۔

يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ:اس کا معنی اس پانی کو قریب لائے جس سے وضو کرتا ہو۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا :غلطیاں گر جاتی ہیں۔بعض نے جرت روایت کیا ہے اور صحیح لفظ خاء کے ساتھ ہے اور جمہور کی روایت یہی ہے۔

فَيَنْتَثِرُ:ناک صاف کرے۔

نَثْرَةٌ :ناک کی ایک جانب کو کہتے ہیں۔

٤٤٠ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ حَیٌّ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا

۴۴۰:حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب اللہ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے پیغمبر کی روح پہلے قبض فرمالیتا ہے اور اس کو ان کا استقبالی اور میر سامان بنادیا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اسے عذاب دیتا ہے جبکہ اس کا نبی زندہ ہوتا ہے پس اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے حالانکہ پیغمبر ان کو دیکھ رہا ہوتا ہے اللہ ان کی ہلاکت کے ذریعے نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ ان لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور اس کے

اَمْرَهُ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حکم کی نافرمانی کی تھی۔ (مسلم)

٥٢ : بَابُ فَضْلِ الرَّجَاءِ

باب: ربّ تعالیٰ سے اچھی توقع رکھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ : ﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ، فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا﴾[غافر: ٤٤-٤٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان برائیوں سے بچالیا جن کی انہوں نے تدبیریں کیں''۔ (غافر)

٤٤١ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : "قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِىْ وَاللّٰهِ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا، وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَىَّ يَمْشِىْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِى الْبَابِ قَبْلَهُ – وَرُوِىَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ : "وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِىْ" بِالنُّوْنِ وَفِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ "حَيْثُ" بِالثَّاءِ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ.

۴۴۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے۔ اللہ کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ چیز کو پالیتا ہے اور جو میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے۔ تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں (بخاری و مسلم) یہ مسلم کی ایک روایت ہے اس کی شرح حدیث ۴۱۲ میں گزری ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور ایک روایت میں حَيْثُ کا لفظ ہے۔ یہ دونوں صحیح ہیں۔

٤٤٢ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ : "لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی وفات سے تین روز قبل یہ ارشاد سنا۔ تم میں سے کسی کو ہرگز موت نہ آئے مگر کہ وہ اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔ (مسلم)

٤٤٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِىْ وَرَجَوْتَنِىْ

۴۴۳ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے

غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ ' یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ ' یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ : وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

"عَنَانُ السَّمَآءِ" بِفَتْحِ الْعَیْنِ قِیْلَ ھُوَ مَا عَنَّ لَکَ مِنْھَا اَیْ ظَھَرَ اِذَا رَفَعْتَ رَأْسَکَ - وَقِیْلَ : ھُوَ السَّحَابُ - وَ "قُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ وَقِیْلَ بِکَسْرِھَا وَالضَّمُّ اَصَحُّ وَاَشْھَرُ وَھُوَ : مَا یُقَارِبُ مِلْأَھَا ' وَاللّٰہُ اَعْلَمُ.

اچھی امید رکھے گا۔ میں تجھے بخشتا رہوں گا خواہ تیرے عمل کیسے ہی ہوں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تجھے بخش دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ آئے تو پھر تو مجھے اس حالت میں ملے کہ میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ تو میں تیرے پاس زمین بھر کر بخشش لاؤں گا۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

عَنَانُ السَّمَآءِ: بعض نے کہا اس کا مطلب جو تیرے لئے ظاہر ہو جب تو سر اٹھا کر دیکھے بعض نے کہا مراد بادل ہے۔

قُرَابُ الْاَرْضِ یا قِرَابُ الْاَرْضِ:
جو قریباً زمین کو بھر دے۔
واللہ اعلم۔

۵۳ : بَابُ الْجَمْعِ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ

اِعْلَمْ اَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِیْ حَالِ صِحَّتِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ خَائِفًا رَاجِیًا وَیَکُوْنَ خَوْفُہٗ وَرَجَاؤُہٗ سَوَآءً وَفِیْ حَالِ الْمَرَضِ یُمَحِّضُ الرَّجَاءُ - وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُّصُوْصِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مُتَضَاھِرَۃٌ عَلٰی ذٰلِکَ.

باب: ربّ تعالیٰ سے خوف واُمید (دونوں چیزیں) رکھنے کا بیان

بندے کے لئے حالت صحت میں بہتر یہ ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اس کی رحمت کی امید ہو اور اس کا خوف اور امید برابر ہو اور بیماری کی حالت میں امید کو غالب رکھے۔ شریعت کے اصول اور کتاب وسنت کے نصوص اور دیگر دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : ﴿فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ [اعراف:۹۹] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّہٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ﴾ [یوسف:۸۷] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ﴾ [آل

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر خسارہ پانے والے لوگ''۔ (الاعراف) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں''۔ (یوسف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے''۔ (آل عمران) اللہ

عمران:۱۰۶] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الاعراف:۱۶۷] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ﴾ [الانفطار:۱۳-۱۴] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ﴾ [القارعة:۶-۹] وَالْاٰيَاتُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِيْ اٰيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ اَوْ اٰيَاتٍ اَوْ اٰيَةٍ.

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک آپ کا رب جلد بدلہ لینے والا ہے اور وہ بخشش کرنے والا مہربان ہے''۔ (الاعراف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک نیک لوگ البتہ نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک گناہگار لوگ جہنم میں ہوں گے''۔ (الانفطار) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس پھر وہ شخص جس کے وزن بھاری ہوئے پس وہ من مانی زندگی میں ہوگا اور پھر وہ شخص جس کے وزن ہلکے ہوئے پس اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔ (القاریہ)

آیات اس سلسلہ میں بہت ہیں پس دو یا زیادہ متصل آیات میں خوف اور امید دونوں جمع ہو جاتے ہیں یا کسی ایک آیت یا کئی آیات میں جمع ہیں۔

٤٤٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مؤمن جان لیتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سزا ہے تو اس کی جنت کی کوئی طمع نہ کرتا اور اگر کافر جان لیتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت ہے تو اس کی جنت سے کوئی مایوس نہ ہوتا''۔ (مسلم)

٤٤٥ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ اَوِ الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا : اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۵ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت تیار کر کے رکھ دی جاتی ہے اور لوگ یا آدمی اس کو کندھوں پر اٹھاتے ہیں پس اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے مجھے آگے بڑھاؤ مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ بدکار کی میت ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے۔ ہائے افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔ (بخاری)

٤٤٦ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۶ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تمہارے ہر شخص کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور آگ بھی اسی طرح قریب ہے''۔ (بخاری)

٥٤: بَابُ فَضْلِ الْبُكَآءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَوْقًا اِلَيْهِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ [الاسراء:١٠٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ﴾ [النساء:٥٩،٦٠]

٤٤٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: "اِقْرَاْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: "اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ" فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: "حَسْبُكَ الْاٰنَ" فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٤٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا" قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَسَبَقَ بَيَانُهُ فِيْ بَابِ الْخَوْفِ.

٤٤٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کے خوف اور اُس کی ملاقات کے شوق میں رونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر جاتے ہیں اور ان کے خشوع میں (قرآن) اضافہ کرتا ہے''۔ (الاسراء) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات (قرآن) سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں''۔ (النساء)

۴۴۷ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں! حالانکہ آپؐ پر قرآن اترا۔ آپؐ نے فرمایا میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔ میں نے آپؐ کے سامنے سورۂ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا ......﴾ پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپؐ کو ان سب پر گواہ لائیں گے'' تو آپؐ نے فرمایا اب اتنا کافی ہے! میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری و مسلم)

۴۴۸ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا...... میں نے کبھی اس جیسا نہیں سنا...... پھر ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں۔ تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ حضرت انس کہتے ہیں اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ (بخاری و مسلم)

روایت ۴۰۰ 'باب الخوف میں بیان ہو چکی۔

۴۴۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ آدمی آگ میں داخل نہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا۔ یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس لوٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہنچنے والا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں

وَدُخَانُ جَهَنَّمَ ' رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٥٠ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : إِمَامٌ عَادِلٌ : وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ' وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ ' وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ ' وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن سایہ دیں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) عادل حاکم' (۲) عبادت گزار نوجوان' (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو' (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر باہمی محبت کرتے ہیں ان کا جدا اور جمع ہونا اسی بنیاد پر ہوتا ہے' (۵) وہ آدمی جس کو کسی حسین اور صاحب مرتبہ عورت نے گناہ کی طرف بلایا مگر اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں' (۶) وہ آدمی جس نے صدقہ چھپ کر کیا کہ اسکے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوا جو اسکے دائیں ہاتھ نے کیا' (۷) وہ آدمی جس نے علیحدگی میں اللہ کو یاد کیا بس اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ (بخاری ومسلم)

٤٥١ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۴۵۱: حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپؐ کے سینے سے رونے کی وجہ سے چولھے پر رکھی ہوئی ہنڈیا جیسی آواز نکل رہی تھی۔ یہ حدیث صحیح ہے (ابوداؤد) ترمذی نے فضائل میں سند صحیح سے روایت کیا۔

٤٥٢ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ : "نَعَمْ" فَبَكَى أُبَيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ' وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِيْ.

۴۵۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ حضرت اُبی (فرطِ محبت سے) رو پڑے۔ (بخاری ومسلم)

دوسری روایت میں ''اُبی رونے لگے'' ہے۔

٤٥٣ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَا كَمَا

۴۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فرمایا: ہمارے ساتھ ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کے لئے چلو!

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنِّيْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا — رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ زِيَارَةِ اَهْلِ الْخَيْرِ.

٤٥٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهٗ قِيْلَ لَهٗ فِي الصَّلٰوةِ — قَالَ: "مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ غَلَبَهُ الْبُكَآءُ فَقَالَ: "مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ" وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٥٥: وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَآئِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ اِنْ غُطِّيَ بِهَا رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا —

جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔ جب دونوں حضرات وہاں پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے وہ بہت بہتر ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا میں اس لئے نہیں روتی۔ میں بھی بخوبی جانتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ زیادہ بہتر ہے لیکن میں اس لئے روتی ہوں کہ وحی آسمانوں سے آنی بند ہوگئی۔ اس بات نے اُن کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا چنانچہ وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم) یہ روایت زیارت اہل خیر میں گزری۔

۴۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کا درد (مرض الموت) زیادہ شدید ہوگیا۔ آپؐ کو نماز کے متعلق عرض کیا گیا تو ارشاد فرمایا ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا بے شک ابوبکر نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ قرآن مجید پڑھتے ہیں تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: انہی کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ایک روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب ابوبکر آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگ ان کی قراءت نہ سن پائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۵: ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس افطاری کے وقت کھانا لایا گیا۔ اس لئے کہ آپ روزہ سے تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن نے فرمایا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر میسر آئی۔ کہ اگر اس سے ان کے سر کو ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا۔ اس کے بعد دنیا کو ہمارے لئے وسیع کر دیا گیا جو تم دیکھ رہے ہو یا یہ فرمایا کہ ہمیں دنیا اتنی عطا کر دی گئی جو

قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ظاہر ہے۔ ہم تو ڈر رہے ہیں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی جلدی نہ دے دیا گیا ہو؟ پھر رونے لگے۔ یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔ (بخاری)

٤٥٦ : وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ ابْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - وَأَمَّا الْأَثَرَانِ : فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۵۶: حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب و پسندیدہ نہیں۔ ایک آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو جہاد کرتے ہوئے نکلے اور رہے دو نشان تو ایک نشان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑتے ہوئے پڑ جائے اور دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کرتے ہوئے پڑ جائے۔

ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مِنْهَا حَدِيثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ - وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ.

اس باب میں روایات بہت ہیں ان میں سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں وعظ فرمایا جس سے دل نرم پڑ گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ میں روایت گزری۔

٥٥ : بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ

باب: دُنیا میں بے رغبتی اور اس کو کم حاصل کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ [يونس:٢٤] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی جیسی ہے جس کو ہم نے آسمان سے اتارا پس اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا نکلا جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین پوری پُر رونق ہو چکی اور مزین ہو گئی اور زمین کے مالکوں نے یہ گمان کیا۔ بے شک وہ اس پر قابو پالیں گے تو اس حال میں ہمارا حکم دن یا رات میں آ پہنچا۔ پس اس کو کٹا ہوا بنا دیا۔ گویا یہاں کل کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم اسی طرح آیات کھول کر بیان کرتے ہیں سوچ و بچار کرنے والوں کے لئے“۔ (یونس) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”آپ ان کے

مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا﴾ [الكهف: ٤٥:٤٦] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ [الحديد: ٢٠] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾ [آل عمران: ١٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ [فاطر: ٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ﴾ [التكاثر: ١-٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا

سامنے بیان فرمادیں دنیا کی زندگی کی مثال جس طرح وہ پانی جس کو ہم نے آسمان سے اتارا۔ پس ملا جلا نکلا اس سے زمین کا سبزہ پھر وہ چور چورا ہو گیا جس کو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک عمل تیرے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔'' (کہف) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم جان لو بے شک دنیا کی زندگی کھیل تماشا اور زینت اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ ہے۔ جس طرح کہ بادل جس کی کھیتی کسان کو بہت اچھی لگتی ہے پھر وہ خوب زور میں آتی ہے پھر اسے تم زرد دیکھتے ہو پھر کچھ عرصہ کے بعد ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور رضامندی اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے''۔ (الحدید) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے لئے پسندیدہ چیزیں جیسے عورتیں اور سونے اور چاندی کے جمع شدہ خزانے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتوں کی محبت خوبصورت بنا دی گئیں مگر یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی کے ہاں بہتر ٹھکانہ ہے''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے پس ہرگز تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی اللہ کے متعلق تمہیں دھوکے میں ڈالے''۔ (فاطر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم کو مال کی کثرت کے مقابلے میں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ یقیناً عنقریب تم جان لوگے پھر یقیناً عنقریب تم جان لوگے یقیناً کاش کہ تم جان لیتے یقین سے جاننا''۔ (تکاثر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشا ہے بے شک آخرت کا گھر وہی حقیقی گھر ہے کاش کہ وہ جان

يَعۡلَمُوۡنَ﴾[العنكبوت:٦٤].

وَالۡاٰيٰتُ فِى الۡبَابِ كَثِيۡرَةٌ مَّشۡهُوۡرَةٌ.

وَاَمَّا الۡاَحَادِيۡثُ فَاَكۡثَرُ مِنۡ اَنۡ تُحۡصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِّنۡهَا عَلٰى مَا سِوَاهُ.

٤٥٧ : وَعَنۡ عَمۡرِو بۡنِ عَوۡفِ الۡاَنۡصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيۡدَةَ بۡنَ الۡجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ اِلَى الۡبَحۡرَيۡنِ يَاۡتِىۡ بِجِزۡيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الۡبَحۡرَيۡنِ فَسَمِعَتِ الۡاَنۡصَارُ بِقُدُوۡمِ اَبِىۡ عُبَيۡدَةَ فَوَافَوۡا صَلٰوةَ الۡفَجۡرِ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ انۡصَرَفَ فَتَعَرَّضُوۡا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ حِيۡنَ رَاٰهُمۡ ثُمَّ قَالَ : اَظُنُّكُمۡ سَمِعۡتُمۡ اَنَّ اَبَا عُبَيۡدَةَ قَدِمَ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡبَحۡرَيۡنِ؟ فَقَالُوۡا اَجَلۡ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فَقَالَ : "اَبۡشِرُوۡا وَاَمِّلُوۡا مَا يَسُرُّكُمۡ فَوَاللّٰهِ مَا الۡفَقۡرَ اَخۡشٰى عَلَيۡكُمۡ وَلٰكِنِّىۡ اَخۡشٰى اَنۡ تُبۡسَطَ الدُّنۡيَا عَلَيۡكُمۡ كَمَا بُسِطَتۡ عَلٰى مَنۡ كَانَ قَبۡلَكُمۡ فَتَنَافَسُوۡهَا كَمَا تَنَافَسُوۡهَا فَتُهۡلِكَكُمۡ كَمَا اَهۡلَكَتۡهُمۡ" مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ.

٤٥٨ : وَعَنۡ اَبِىۡ سَعِيۡدِ الۡخُدۡرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ : جَلَسَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الۡمِنۡبَرِ وَجَلَسۡنَا حَوۡلَهٗ فَقَالَ : "اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ بَعۡدِىۡ مَا يُفۡتَحُ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ زَهۡرَةِ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ.

٤٥٩ : وَعَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ

لیتے''۔(عنکبوت)

آیات اس باب میں بہت اور مشہور ہیں۔

باقی احادیث تو شمار سے بھی باہر ہیں۔ہم ان میں سے چند کے بارے میں آپ کو مطلع کرتے ہیں۔

۴۵۷: حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین بھیجا تا کہ وہاں سے وہ جزیہ وصول کر لائیں۔ وہ بحرین سے مال لائے چنانچہ انصار نے ابوعبیدہ کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھ کر ان کی طرف رخ موڑا۔ پس وہ آپ کے سامنے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔ پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کے متعلق بحرین سے کچھ لانے کا سنا ہوگا۔ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر سے خطرہ نہیں لیکن مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم لوگوں پر فراخ کر دی جائے۔ جیسے ان لوگوں پر فراخ کی گئی جو تم سے پہلے ہوئے پس تم اس میں کہیں اسی طرح نہ رغبت کرنے لگ جاؤ جس طرح انہوں نے رغبت کی۔ پس یہ تم کو کہیں اسی طرح ہلاک نہ کر دے جس طرح ان کو ہلاکت میں ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ پس آپ نے فرمایا بے شک وہ چیز جس کا تمہارے بارے میں اپنے بعد ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الدُّنيا حُلوةٌ خضرةٌ وّانّ اللهَ تعالى مُستخلفُكم فيها فينظرُ كيف تعملون فاتّقوا الدّنيا واتّقوا النّسآء" رواه مُسلم.

نے ارشاد فرمایا بے شک دنیا میٹھی سرسبز ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنائے گا۔ پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس تم دنیا سے بچنا اور عورتوں سے بچنا۔ (بخاری و مسلم)

٤٦٠ : وعن انس رضي اللهُ عنه انّ النّبيّ ﷺ قال : "اللّهمّ لا عيش الّا عيش الأخرة" مُتّفق عليه.

۴۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ زندگی تو فقط آخرت ہی کی زندگی ہے''۔ (بخاری، مسلم)

٤٦١ : وعنهُ عن رسول الله ﷺ قال : "يتبعُ الميّت ثلاثةٌ : اهلُه ومالُه وعملُه فيرجعُ اثنان ويبقى واحدٌ : يرجعُ اهلُه ومالُه ويبقى عملُه" مُتّفق عليه.

۴۶۱: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ گھر والے، مال اور عمل۔ بس دو لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے اس کے گھر والے اور اس کا مال لوٹ آتا ہے اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٤٦٢ : وعنهُ قال : قال رسول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم : "يُؤتى بانعم اهل الدّنيا من اهل النّار يوم القيمة فيُصبغُ في النّار صبغةً ثمّ يقالُ : يا ابن ادم هل رأيت خيرا قطّ هل مرّ بك نعيمٌ قطّ؟ فيقولُ : لا واللّه لا ربّ ويُؤتى باشدّ النّاس بؤسا في الدّنيا من اهل الجنّة فيُصبغُ صبغةً في الجنّة فيُقالُ لهُ : يا ابن ادم هل رأيت بؤسا قطّ هل مرّ بك شدّةٌ قطّ؟ فيقولُ لا واللّه ما مرّ بي بؤسٌ قطّ ولا رأيتُ شدّةً قطّ" رواه مُسلم.

۴۶۲: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن آگ والوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ خوشحال شخص کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ایک ڈبکی دی جائے گی۔ پھر پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا کبھی نعمتوں پر تیرا گزر ہوا؟ پس وہ کہے گا نہیں اللہ کی قسم اے میرے رب اور دنیا میں سب سے زیادہ تنگ دست جو اہل جنت میں سے ہو گا اس کو لایا جائے گا اور جنت میں اس کو ایک مرتبہ رنگا جائے گا۔ پھر اس کو کہا جائے گا اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کوئی تنگی کبھی دیکھی؟ کیا تیرے پاس کبھی تنگی کا گزر بھی ہوا؟ پس وہ کہے گا۔ نہیں اللہ کی قسم مجھ پر کبھی تنگی کا گزر بھی نہیں ہوا اور میں نے کبھی تنگی کا منہ بھی نہیں دیکھا''۔ (مسلم)

٤٦٣ : وعن المُستورد بن شدّاد رضي اللهُ عنهُ قال : قال رسول الله ﷺ : "ما الدّنيا في الأخرة الّا مثلُ ما يجعلُ احدُكم اصبعهُ في اليمّ فلينظر بم يرجعُ" رواه مُسلم.

۴۶۳: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں رکھے پھر وہ دیکھے کہ وہ کیا اپنے ساتھ لائی ہے''۔ (مسلم)

٤٦٤ : وعن جابر رضي اللهُ عنهُ انّ رسول

۴۶۴: حضرت جابرؓ سے مروی ہے رسول اللہؐ کا گزر بازار سے ہوا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ وَالنَّاسُ كَنَفَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ : "اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟" فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ ثُمَّ قَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا اَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ ' فَقَالَ "فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "كَنَفَيْهِ" اَيْ عَنْ جَانِبَيْهِ وَ"الْاَسَكُّ" الصَّغِيْرُ الْاُذُنِ.

٤٦٥ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرَّةِ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ عِنْدِيْ مِثْلَ اُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِيْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا" عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ ' ثُمَّ سَارَ فَقَالَ : اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ "وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ" ثُمَّ قَالَ لِيْ : "مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ" ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَرَدْتُ اَنْ

اس حال میں کہ آپؐ کے دونوں طرف لوگ تھے۔ پس آپؐ کا گزر چھوٹے کانوں والے ایک بکری کے مُردار بچے کے پاس سے ہوا۔ آپؐ نے اس کو کان سے پکڑا اور پھر فرمایا۔ تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ ایک درہم کے بدلے اس کو لے؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ بغیر کسی چیز کے بدلے یہ ہمیں مل جائے۔ ہم اس کو لے کر کیا کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ یہ تمہاری ملکیت ہوتا؟ تو انہوں نے عرض کی۔ اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تو یہ عیب دار تھا۔ اسلئے کہ اس کے کان چھوٹے ہیں' پس کس طرح (اس کو لینا ہم پسند کر سکتے) اب جبکہ وہ مردار ہے۔ فرمایا: اللہ کی قسم دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ تمہارے۔

كَنَفَيْهِ: دونوں طرف۔ اَلْاَسَكُّ: چھوٹے کانوں والا۔

۴۶۵ : حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرمؐ کے ساتھ حرہ مدینہ میں چل رہا تھا۔ ہمارے سامنے کوہِ اُحد آ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہؐ۔ فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو مگر وہ چیز جس کو میں کسی قرض کی ادائیگی کیلئے روکوں مگر یہ کہ لوگوں میں اس طرح تقسیم کر دوں' اپنے دائیں اور بائیں اور پیچھے کی طرف آپؐ نے اشارہ فرمایا۔ پھر آپؐ چل دیئے اور فرمایا بے شک زیادہ مال والے قیامت کے دن اجر کے لحاظ سے بہت کم ہونگے مگر جس نے کہ مال کو اس اس طرح اپنے بائیں اور پیچھے اشارہ فرمایا' خرچ کیا اور وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔ پھر فرمایا تم اپنی جگہ پر ٹھہرو یہاں تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر رات کے اندھیرے میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پس میں نے ایک آواز بلند ہوتے سنی۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں کوئی آپؐ کے درپے تو نہیں ہو گیا لہٰذا میں نے آپؐ کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا۔ پھر مجھے آپؐ کا ارشاد یاد آیا: (لا تبرح

اتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ: لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰى اَتَانِىْ فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ: "وَهَلْ سَمِعْتَهٗ؟" قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِىْ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ" قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ' وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ.

حَتّٰى اٰتِيَكَ) پس میں اپنی جگہ سے نہ ہٹا یہاں تک کہ آپؐ تشریف لائے۔ میں نے کہا مجھے ایک ایسی آواز سنائی دی جس سے میں ڈر گیا۔ پھر میں نے ساری بات آپؐ سے ذکر کی۔ فرمایا کیا تو نے اس کو سنا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا وہ جبرائیل تھے جو میرے پاس آئے اور کہا جو آپؐ کی امت میں اس حال میں فوت ہو جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ فرمایا اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ (بخاری و مسلم) بالفاظ بخاری۔

٤٦٦ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ كَانَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِىْ اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَىَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِىْ مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا شَىْءٌ اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا ہو مجھے یہ بات پسند آتی ہے مجھ پر تین دن رات اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس باقی ہو مگر اتنی چیز جس کو میں قرضے کے لئے روک رکھوں۔ (بخاری و مسلم)

٤٦٧ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ' وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ - وَفِىْ رِوَايَةِ الْبُخَارِىِّ: "اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِى الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ".

۴۶۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کے معاملے میں تم ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے کمتر ہوں اُن کو مت دیکھو جو تم سے اوپر ہوں۔ یہ بات زیادہ مناسب ہے اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ قرار دو (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ بخاری کی روایت میں یہ ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مال اور خلقت میں تم سے اچھا ہے تو چاہئے کہ اس کو بھی دیکھ لو جو اس سے کمتر ہے۔

٤٦٨ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِىَ رَضِىَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۴۶۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو دینار و درہم اور چادر اور شال کا بندہ اگر اس کو کچھ دیا جائے تو راضی ہو اور نہ ملے تو ناراض ہو۔ (بخاری)

٤٦٩ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ

۴۶۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے ستر آدمی ایسے دیکھے جن میں سے کسی ایک کے

رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَآءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پاس بھی اوڑھنے کی چادر نہ تھی یا تو تہبند اور یا چادر جسے وہ اپنی گردنوں میں باندھتے ان میں سے بعض کی چادریں نصف پنڈلی تک پہنچتی اور بعض کی ٹخنوں تک۔ پس وہ اس کے دونوں کناروں کو اپنے ہاتھ سے جمع کر کے رکھتے۔ اس ڈر سے کہ ان کا ستر والا حصہ ظاہر نہ ہو۔ (بخاری)

٤٧٠ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مؤمن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے''۔ (مسلم)

٤٧١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: "اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں یوں رہو جیسے مسافر یا راہ گیر'' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کرتے تھے جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت میں سے اپنی بیماری کے لئے اور زندگی میں سے موت کے لئے کچھ حاصل کر لو۔ (بخاری)

قَالُوْا فِيْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ: لَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَآءِ فِيْهَا وَلَا بِالْاِعْتِنَآءِ بِهَا وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا اِلَّا بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الذَّهَابَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ دنیا کی طرف مت جھکو اور نہ اس کو وطن بناؤ اور نہ اپنے دل کو لمبی دیر رہنے کے لئے اس میں لگاؤ اور نہ اس کی طرف زیادہ توجہ دو اور اس سے اتنا ہی تعلق رکھو جتنا مسافر غیر وطن سے رکھتا ہے اور اس کے اندر مشغول نہ ہو جس طرح وہ مسافر مشغول نہیں ہوتا جو کہ اپنے گھر واپس لوٹنا چاہتا ہے وباللہ التوفیق۔

٤٧٢ : وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ، فَقَالَ: "اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ

۴۷۲: حضرت ابو العباس سہل ابن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا عمل بتائیے جب میں اس کو کر لوں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کریں گے اور جو کچھ

اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِاَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ.

لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کریں گے"۔ یہ حدیث حسن ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ نے اچھی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۷۳ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : ذَكَرَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ : لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الدَّقَلُ" بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ : رَدِیْءُ التَّمْرِ.

۴۷۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو لوگوں کو دنیا ملی تھی اس کا تذکرہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دن گزارتے ہوئے دیکھا۔ بھوک سے آپؐ لپٹ رہے ہوتے اور ردی کھجور بھی نہیں ملتی تھی جس سے آپؐ اپنے پیٹ کو بھر لیتے۔ (مسلم)

الدَّقَلُ: گھٹیا کھجور۔

۴۷۴ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِيْ بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهَا "شَطْرُ شَعِيْرٍ" اَيْ شَيْءٌ مِّنْ شَعِيْرٍ كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اس حالت میں وفات پائی کہ میرے گھر میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھائے' سوائے ان تھوڑے سے جو کے جو طاق میں رکھے ہوئے تھے۔ پس میں ایک مدت دراز تک اسی میں سے لے کر کھاتی رہی پس میں نے ان کو ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔ (بخاری ومسلم)

شَطْرُ شَعِيْرٍ: تھوڑے سے جو۔

ترمذی نے اس کی اسی طرح تفسیر کی۔

۴۷۵ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۵ : حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہما ام المومنین جویریہ بنت حارث کے بھائی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ درہم چھوڑا نہ دینار نہ کوئی غلام لونڈی اور نہ کوئی اور چیز البتہ وہ سفید خچر چھوڑا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے تھے اور اپنے ہتھیار اور وہ زمین جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری)

۴۷۶ : وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۴۷۶: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے

عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"النَّمِرَةُ": كِسَاءٌ مُلَوَّنٌ مِنْ صُوْفٍ وَقَوْلُهٗ "اَيْنَعَتْ" اَيْ نَضِجَتْ وَاَدْرَكَتْ وَقَوْلُهٗ "يَهْدِبُهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ اَيْ يَقْطِفُهَا وَيَجْتَنِيْهَا وَهٰذِهٖ اسْتِعَارَةٌ لِمَا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوْا فِيْهَا.

٤٧٧ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٤٧٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٤٧٩ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو گیا۔ پس ہم میں سے کچھ وہ ہیں جو فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی حصہ نہیں پایا۔ انہی میں مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جو اُحد کے دن شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑی جب ہم ان سے ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے سر کو ڈھانپ کر ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس ڈال دو۔ اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ ان کو چن رہے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

النَّمِرَةُ: اون کی دھاری دار چادر۔

اَيْنَعَتْ: پک گئے اور پالئے۔

يَهْدِبُهَا: اس کا پھل چن رہا ہے یہ استعارہ ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان پر دنیا کو فتح کر دیا اور انہوں نے اس پر قدرت پالی۔

۴۷۷: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی نہ ملتا''۔ (ترمذی)

اور انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۴۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار بے شک دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے ماسوا اللہ کے ذکر کے اور جو چیز اس سے موافقت رکھنے والی ہے عالم اور متعلم کے۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۴۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: جائیدادیں مت بناؤ اس کے نتیجے میں تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٤٨٠: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ: "مَا هٰذَا؟" فَقُلْنَا: قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ: "مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۸۰: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ ہم اپنے ایک جھونپڑے کو درست کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا یہ کمزور ہوگیا ہم اس کو درست کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تو موت کے معاملے کو اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھ رہا ہوں''۔ (ابوداؤد' ترمذی) نے بخاری اور مسلم کی سند سے روایت کیا۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٨١: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۸۱: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر ایک امت کے لئے آزمائش ہے اور میری امت کے لئے آزمائش مال ہے۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٨٢: وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَيُقَالُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ أَبُوْ لَيْلٰى عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ، وَالْمَاءُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ: الْجِلْفُ: الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ - وَقَالَ غَيْرُهُ: هُوَ غَلِيْظُ الْخُبْزِ - وَقَالَ الْحَرَوِيُّ: الْمُرَادُ بِهِ هُنَا وِعَاءُ

۴۸۲: حضرت ابوعمرو' بعض نے کہا ابوعبداللہ اور بعض نے کہا ابولیلیٰ' عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے لئے سوائے ان چیزوں کے کسی اور چیزوں کا حق نہیں۔ ایک گھر جس میں وہ رہ سکے۔ ایک کپڑا جس میں وہ اپنے ستر کو ڈھانپ سکے اور روٹی کا ٹکڑا اور پانی (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا کہ میں نے ابوداؤد سلیمان بن خلعی کو فرماتے سنا کہ وہ کہتے ہیں نضر بن شمیل کو فرماتے سنا۔

جِلْفُ: روٹی کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔ بعض نے کہا موٹی روٹی کو کہتے ہیں۔

علامہ حروی نے فرمایا مراد یہاں روٹی والا برتن ہے۔ جیسے تھیلا

الْخَبِزِ : كَالْجَوَالِقِ وَالْخُرْجِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

اور جمیل وغیرہ، واللہ اعلم۔

٤٨٣ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ بِكَسْرِ الشِّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُشَدَّدَةِ الْمُعْجَمَتَيْنِ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ : ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ : "يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ : مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۳ : حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم : ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے پھر کہتے ہیں کہ: ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال حالانکہ اے آدم کے بیٹے تیرا مال نہیں ہے مگر جو تُو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے اس کو آگے چلا دیا۔

(صحیح مسلم)

٤٨٤ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ : "اُنْظُرْ مَا ذَا تَقُوْلُ؟" قَالَ : وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ : وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ : "اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"التِّجْفَافُ" بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ وَبِالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ شَيْءٌ يُلْبَسُهُ الْفَرَسُ لِيُتَّقٰى بِهِ الْاَذٰى وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْاِنْسَانُ.

۴۸۴ : حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا غور کر لے جو کچھ تو کہتا ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے یقیناً محبت کرتا ہوں۔ تین مرتبہ یہ کہا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر کا ٹاٹ تیار کر لے کیونکہ فقر اس آدمی کی طرف جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سے بھی زیادہ تیزی سے جاتا ہے جتنا سیلاب اپنے بہاؤ کی طرف جاتا ہے۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

التِّجْفَاف : وہ چیز ہے جس کو گھوڑے کو اس لئے پہناتے ہیں تاکہ تکلیف سے اس کو بچایا جا سکے اور کبھی بوقت ضرورت اس کو انسان بھی پہن لیتا ہے۔

٤٨٥ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِي الْغَنَمِ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۸۵ : حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور جاہ کی حرص آدمی کے دین کو پہنچاتی ہے۔ ترمذی اور اس نے

وقال: حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٨٦ : وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: نام رسول الله ﷺ على حصير فقام وقد اثّر في جنبه قلنا: يا رسول الله لو اتخذنا لک وطاءً فقال: "ما لي والدنيا؟ ما انا في الدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها" رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح.

۴۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، جب بیدار ہوئے تو اس کا نشان آپؐ کے پہلو پر پڑ گیا ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپؐ کے لئے نرم گدا تیار کروا دیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا سے کیا تعلق میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جس نے ایک درخت کا سایہ حاصل کیا پھر چلتا بنا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ ترمذی اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٨٧ : وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام": رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح.

۴۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "فقراء مالداروں سے جنت میں پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے"۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٨٨ : وعن ابن عباس وعمران ابن حصين رضي الله عنهم عن النبي ﷺ قال: "اطّلعت في الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطّلعت في النار فرايت اكثر اهلها النساء" متفق عليه من رواية ابن عباس ورواه البخاري ايضا من رواية عمران بن حصين.

۴۸۸: حضرت ابن عباس، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو پس میں نے وہاں کی اکثریت نادار لوگوں کو پایا اور میں نے آگ (جہنم) میں جھانکا تو دیکھا کہ وہاں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہے۔ (بخاری و مسلم)

ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

بخاری نے اس کو عمران بن حصین سے بھی روایت کیا ہے۔

٤٨٩ : وعن اسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: "قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين واصحاب الجد محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار" متفق عليه.

۴۸۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ پس وہاں داخل ہونے والے زیادہ لوگ مساکین ہیں اور مالدار (حساب کے لئے) ابھی روک لئے جائیں گے۔ البتہ آگ والے ان کے بارے میں آگ (یعنی جہنم) کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

"والجدّ" الحظ والغنى، وقد سبق بيان

اَلجدُّ: مال و دولت یہ حدیث فَضلِ الضَّعفَةِ کے باب میں

هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ بَابِ فَضْلِ الضَّعَفَةِ.

گزری۔

٤٩٠ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ - اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچی بات جس کو کسی شاعر نے کہا وہ لبید کی بات ہے۔ (اس کے کہا) خبردار ہر چیز اللہ کے سوا مٹ جانے والی ہے۔ (بخاری ومسلم)

٥٦ : بَابُ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَادُ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَغَيْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ وَتَرْكَ الشَّهَوَاتِ

باب: بھوک، سختی، کھانے پینے اور لباس میں تھوڑے پر اکتفا اور اسی طرح دیگر مرغوبِ نفس اشیاء چھوڑنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ [مريم:٥٩-٦٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ [القصص:٧٩-٨٠] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾[التكاثر:٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ [الاسراء:١٨] وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس ان کے بعد نالائق لوگ آئے جنہوں نے وقت کو ضائع کیا اور خواہشات کی اتباع کی۔ عنقریب وہ گمراہی کا انجام پائیں گے مگر وہ شخص جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیے پس وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کے حق میں ذرّہ برابر کمی نہ کی جائے گی''۔ (مریم) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قارون اپنی قوم کے سامنے زینت کے ساتھ آیا ان لوگوں نے کہا جو دنیا کی زندگی کے طالب تھے کاش ہمیں وہ کچھ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا بے شک وہ تو بڑے نصیب والا ہے اور ان لوگوں نے کہا جو (اللہ کا) علم رکھتے تھے تم پر افسوس ہے اللہ کا بدلہ بہت بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لایا اور اس نے عمل صالحہ کئے''۔ (القصص) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم سے ضرور بالضرور ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔ (تکاثر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص جلدی آنے والی دنیا کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کو جلدی اس دنیا میں دیتے ہیں جتنا چاہتے ہیں اور پھر اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جس میں پھر وہ داخل ہو گا۔ مذمت کیا ہوا دھتکارا ہوا''۔ (الاسراء)

اس سلسلہ میں آیتیں بہت مشہور ہیں۔

٤٩١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

۴۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے جو کی روٹی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں یہ ہے محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینہ آئے تین دن متواتر گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔

٤٩٢ : وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ : وَاللّٰهِ يَا ابْنَ أُخْتِيْ إِنْ كُنَّا نَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ : ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَارٌ قُلْتُ : يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ : اَلْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲: حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ اے میرے بھانجے ہم چاند کی طرف دیکھتے پھر ایک اور چاند پھر ایک اور چاند یعنی دو مہینے میں تین دن چاند گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا اے خالہ پھر آپ کا گزارا کس چیز سے ہوتا؟ آپ نے فرمایا دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری پڑوسی جن کے دودھ والے جانور تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ بھیج دیتے پس آپؐ ہمیں بھی پلا دیتے۔ (بخاری ومسلم)

٤٩٣ : وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"مَصْلِيَّةٌ" بِفَتْحِ الْمِيْمِ : أَيْ مَشْوِيَّةٌ.

۴۹۳: حضرت ابوسعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کا گزر ان لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپؐ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری)

مَصْلِيَّةٌ : بھنی ہوئی۔

٤٩٤ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ- وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ : وَلَا رَأٰى شَاةً

۴۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میز پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی اور نہ آپؐ نے میدے کی روٹی کھائی یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔ (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ نہ

سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ.

آپ علیہ نے کبھی اپنی دونوں آنکھوں سے بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

٤٩٥ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الدَّقَلُ" : تَمْرٌ رَدِيءٌ.

۴۹۵ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تمہارے پیغمبر علیہ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کو ادنیٰ کھجور اتنی تعداد میں میسر نہ تھی کہ جس سے اپنا پیٹ بھریں۔(مسلم)

الدَّقَلُ :ادنیٰ قسم کی کھجور۔

٤٩٦ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى - فَقِيْلَ لَهٗ : هَلْ كَانَ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنَاخِلُ؟ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ' فَقِيْلَ لَهٗ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۶ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے وفات تک چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں دیکھی۔ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے لے کر وفات تک چھلنی کو دیکھا تک نہیں۔ ان سے پوچھا گیا پھر آپ بغیر چھنے ہوئے جو کی روٹی کیسے کھاتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا ہم اس کو پیس کر پھونک مارتے پس اس میں سے جو اُڑنا ہوتا اُڑ جاتا اور جو باقی رہتا ہم اس کو گوندھ لیتے۔

(بخاری)

قَوْلُهٗ "النَّقِيُّ" هُوَ "بِفَتْحِ النُّوْنِ وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ" وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارٰى وَهُوَ الدَّرْمَكُ - قَوْلُهٗ "ثَرَّيْنَاهُ" هُوَ بِثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ ثُمَّ رَاءٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُوْنٍ" اَيْ بَلَلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ.

النَّقِيّ : میدے کی روٹی۔

ثَرَّيْنَاهُ : ہم اس کو تر کر کے گوندھ لیتے یعنی ہم اس کو بھگو لیتے اور نرم کر کے آٹا گوندھتے۔

٤٩٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ "قَالَا الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ

۴۹۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات کو گھر سے باہر نکلے پس اچانک ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپ کی ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس وقت تمہارے گھروں میں کس چیز نے نکالا؟ دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھوک نے۔ آپ نے فرمایا میں بھی۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

اَخْرَجَكُمَا قُوْمَا" فَقَامَا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّيْ" فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ: كُلُوْا وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا – فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا "يَسْتَعْذِبُ" : اَيْ يَطْلُبُ الْمَآءَ الْعَذْبَ وَهُوَ الطَّيِّبُ وَالْعِذْقُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَاِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْكِبَاسَةُ وَهِيَ الْغُصْنُ. "وَالْمُدْيَةُ" بِضَمِّ الْمِيْمِ وَكَسْرِهَا: هِيَ السِّكِّيْنُ "وَالْحَلُوْبُ" ذَاتُ اللَّبَنِ – وَالسُّؤَالُ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ سُؤَالُ تَعْدِيْدِ النِّعَمِ لَا سُؤَالُ تَوْبِيْخٍ وَّتَعْذِيْبٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ – وَهٰذَا الْاَنْصَارِيُّ الَّذِيْ اَتَوْهُ هُوَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، كَذَا جَآءَ مُبَيَّنًا فِيْ رِوَايَةِ

مجھے بھی اسی چیز نے نکالا جس نے تم دونوں کو نکالا۔ پس اٹھو وہ دونوں آپؐ کے ساتھ چل دیئے۔ پس آپؐ ایک انصاری کے ہاں تشریف لائے وہ اس وقت اپنے گھر میں نہیں تھا۔ جب ان کی بیوی نے آپؐ کو دیکھا تو مَرْحَبًا اور اَهْلًا وَّسَهْلًا کہا آپؐ نے اس کو فرمایا کہ فلاں کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے کے لئے گئے ہیں اسی دوران وہ انصاری آ گیا چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا پھر کہا الحمد للہ آج مجھ سے زیادہ مہمانوں کے لحاظ سے عزت والا کوئی نہیں پھر وہ گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لایا جس میں گوری خشک اور تر کھجوریں تھیں اور کہا کھائیے۔ پھر چھری لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ پس اس نے ان کے لئے بکری ذبح کی۔ پس انہوں نے بکری کا گوشت اور اس خوشے میں سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب شکم سیر ہو گئے اور سیراب ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سے ضرور ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا پھر تم گھروں میں نہیں لوٹے یہاں تک کہ تمہیں اللہ نے یہ نعمتیں پہنچا دیں۔ (بخاری)

يَسْتَعْذِبُ : خوشگوار پانی لینے گئے۔

اَلْعَذْبُ : میٹھا پانی۔

اَلْعِذْقُ : شاخ۔

اَلْمُدْيَةُ : چھری۔

اَلْحَلُوْبُ : دودھ والا جانور۔

اَلسُّؤَالُ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ : اس سوال سے مراد نعمتوں کا شمار کروانا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ اور سزا دینے کے لئے سوال مراد نہیں۔ یہ انصاری ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ ترمذی کی روایت

التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهِ.

٤٩٨ : وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ، يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَّا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا وَّلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَّعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "اٰذَنَتْ" هُوَ بِمَدِّ الْاَلِفِ : اَيْ اَعْلَمَتْ – وَقَوْلُهُ "بِصُرْمٍ" هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ : اَيْ بِانْقِطَاعِهَا وَفَنَائِهَا – قَوْلُهُ : "وَوَلَّتْ حَذَّاءَ" هُوَ بِحَاءٍ مُّهْمَلَةٍ مَّفْتُوْحَةٍ ثُمَّ ذَالٍ

میں واضح طور پر آیا ہے۔

۴۹۸ : حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں عتبہ بن غزوان جو بصرہ کے گورنر تھے انہوں نے خطبہ دیا۔ پس اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر کہا اما بعد ! دنیا نے اپنے ختم ہونے پر اعلان کر دیا اور تیزی سے منہ پھیر کر چلی اور اس میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے تلچھٹ کے جیسے برتن کی تلچھٹ ہوتی ہے جس کو برتن والا سمیٹتا ہے اور بے شک تم اس سے منتقل ہو کر ایک ایسے گھر میں جاؤ گے جس کو زوال نہیں پس تم اپنے پاس موجود چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز کے ساتھ منتقل ہو۔ ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے گا وہ اس میں ستر سال تک گرتا رہے گا پھر بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ اللہ کی قسم وہ جہنم بھر دی جائے گی کیا تمہیں تعجب ہے؟ تحقیق ہمارے سامنے بیان کیا گیا کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر یقینا ایک دن ایسا آئے گا وہ انسانوں کی بھیڑ سے بھری ہوئی ہوگی۔ تحقیق میں نے اپنے آپ کو ساتوں میں ساتواں آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پایا۔ ہمارے پاس ایسا وقت بھی نہیں تھا کہ کھانے کی کوئی چیز درخت کے پتوں کے سوا نہ تھی۔ یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں پس اسی دوران مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اسے اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان دو حصوں میں کر لیا آدھے کو میں نے چادر کے طور پر باندھ لیا اور نصف کو حضرت سعد نے چادر بنا لیا۔ لیکن آج ہم میں سے ہر شخص اس طرح ہو گیا کہ وہ کسی نہ کسی چیز کا حاکم ہے۔ میں اللہ جل جلالہ کی اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے ہاں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ جل جلالہ کے ہاں چھوٹا۔ (مسلم)

آذَنَتْ : اعلان کر دیا۔

مُعْجَمَةٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ اَلِفٍ مَمْدُوْدَةٍ : اَىْ سَرِيْعَةً ' وَالصُّبَابَةُ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ – الْبَقِيَّةُ الْيَسِيْرَةُ وَقَوْلُهُ "يَتَصَابُّهَا" هُوَ بِتَشْدِيْدِ الْبَآءِ قَبْلَ الْهَاءِ : اَىْ يَجْمَعُهَا. "وَالْكَظِيْظُ" : الْكَثِيْرُ الْمُمْتَلِئُ – وَقَوْلُهُ "قَرِحَتْ" هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ الرَّآءِ : اَىْ صَارَتْ فِيْهَا قُرُوْحٌ.

بِصُرْمٍ : انقطاع وفناء۔

وَوَلَّتْ حَذَّآءَ : تیزی سے جانے والی۔

الصُّبَابَةُ : معمولی بچا ہوا' تلچھٹ۔

يَتَصَابُّهَا : وہ اس کو جمع کرتا ہے۔

الْكَظِيْظُ : بہت پُر' بھرا ہوا۔

قَرِحَتْ : زخمی ہونا یعنی اس میں زخم ہوگئے۔

٤٩٩ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَخْرَجَتْ لَنَا عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَآءً وَاِزَارًا غَلِيْظًا قَالَتْ : قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ هٰذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۹: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک اوڑھنے اور ایک باندھنے والی موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ان دو چادروں میں وفات پائی۔ (بخاری و مسلم)

٥٠٠ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنِّىْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خَلْطٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْحُبْلَةُ" بِضَمِّ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ : وَهِىَ وَالسَّمُرُ نَوْعَانِ مَعْرُوْفَانِ مِنْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ.

۵۰۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں وہ پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلا تیر پھینکا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کوئی کھانا سوائے کیکر کے درخت کے پتوں کے نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک اس طرح قضائے حاجت کرتا جس طرح بکری کرتی ہے۔ اس میں خشکی کی وجہ سے ملاوٹ نہ ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

الْحُبْلَةُ: کیکر اور یہ دونوں جنگل کے مشہور درخت ہیں۔

٥٠١ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا" : مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ : قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ وَالْغَرِيْبِ مَعْنٰى "قُوْتًا" : اَىْ مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ.

۵۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا فرمائی کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو اتنی روزی عنایت فرما جو جسم و جان کے رشتے کو باقی رکھ سکے۔ (بخاری و مسلم)

قُوْت : اتنی خوراک جس سے جان اور جسم کا رشتہ باقی رہے۔

٥٠٢ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

۵۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے قسم ہے

وَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ
بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ ' وَاِنْ
كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِیْ مِنَ
الْجُوْعِ – وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ
الَّذِیْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِیْ وَعَرَفَ مَا فِیْ
وَجْهِیْ وَمَا فِیْ نَفْسِیْ ثُمَّ قَالَ : "اَبَاهِرٍّ"
قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ' قَالَ : "اَلْحَقْ" وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ '
فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِیْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا
فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ : "مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ" قَالُوْا :
اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ – اَوْ فُلَانَةُ – قَالَ :
"اَبَاهِرٍّ" قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ
الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِیْ" قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ
اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ
وَلَا عَلٰى اَحَدٍ ' وَكَانَ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ
بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ
هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ
فِيْهَا ' فَسَاۤءَنِیْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ : وَمَا هٰذَا
اللَّبَنُ فِیْ اَهْلِ الصُّفَّةِ! كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِيْبَ
مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا فَاِذَا جَاۤءُوْا
وَاَمَرَنِیْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ
يَّبْلُغَنِیْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ
وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ '
فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ

اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اپنا جگر زمین پر بھوک کی وجہ
سے ٹیک دیتا تھا اور بعض وقت میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر
باندھتا تھا۔ میں ایک دن اس راستہ پر بیٹھا جس سے لوگ مسجد نبوی
سے نکل رہے تھے۔ پس ابوبکر کا گزر ہوا تو میں نے ان سے کتاب اللہ
کی ایک آیت اس لئے پوچھی کہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں وہ
گزر گئے انہوں نے ایسا نہ کیا پھر عمر گزرے میں نے ان سے بھی
کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے ان سے بھی
اس لئے پوچھا کہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں مگر وہ بھی گزر گئے
انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کا میرے پاس سے گزر
ہوا۔ آپ نے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جو کچھ میرے دل اور چہرے پر تھا
اس کو پہچان گئے۔ پھر فرمایا ابوہریرہ ہو! میں نے عرض کیا لبیک
یارسول اللہ آپ نے فرمایا آؤ اور آپ چل پڑے۔ میں آپ کے
پیچھے ہولیا۔ آپ گھر میں داخل ہوئے۔ پس میں نے اجازت طلب
کی تو مجھے اجازت مل گئی۔ سو میں داخل ہوا۔ آپ نے ایک پیالے
میں دودھ پایا۔ پس آپ نے فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ انہوں
نے کہا آپ کے لئے فلاں مرد یا عورت نے ہدیتاً بھیجا۔ آپ نے
فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے کہا حضور حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا
اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ابوہریرہ کہتے
ہیں کہ یہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھر نہیں تھا' نہ مال
اور نہ کسی کا سہارا' کچھ بھی نہ لیتے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو
آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود بھی اس میں سے تناول فرماتے
اور ان کو اس میں شریک کر لیتے۔ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔
میں نے دل میں کہا یہ دودھ اہل صفہ کا کیا کرے گا۔ میں اس بات کا
زیادہ حقدار ہوں کہ میں اس میں سے ایک مرتبہ اتنا پی لوں جس سے
مجھے طاقت حاصل ہو جائے جب وہ آجائیں گے اور آپ مجھے حکم
دیں گے پس میں ان کو دوں گا۔ تو امید نہیں کہ اس دودھ میں سے

لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ - قَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "خُذْ فَاَعْطِهِمْ" قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَاُعْطِيْهِ الْاٰخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الْاٰخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَىَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ "اَبَاهِرٍّ" قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : "بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ" قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ" فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ ، فَقَالَ : "اشْرَبْ" فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ : "اشْرَبْ" حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا ، قَالَ : "فَاَرِنِىْ" فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

مجھے کچھ پہنچے مگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے کوئی چارۂ کار بھی نہ تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو بلا لایا۔ وہ آ گئے اور اجازت طلب کی۔ آپؐ نے ان کو اجازت دے دی وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ پیالہ لو اور ان کو دیتے جاؤ۔ چنانچہ میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک کر کے میں آدمی کو دینے لگا بس وہ پیتا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا بس میں دوسرے کو دے دیتا بس وہ بھی پی کر سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا۔ بس اگلے کو دیتا بس وہ بھی پیتا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو جاتا۔ پھر یہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا۔ یہاں تک کہ میں حضورؐ تک پہنچ گیا بس سارے کے سارے لوگ سیراب ہو چکے ہیں۔ بس آپؐ نے پیالہ لے کر اپنے دست اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف تبسم سے دیکھتے ہوئے فرمایا ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں۔ پھر فرمایا اب میں اور تو باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ نے سچ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھو اور پیو۔ بس میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا۔ آپؐ نے فرمایا اور پیو بس میں نے پیا۔ آپؐ اشْرَبْ اشْرَبْ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا اب تو پیٹ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ آپؐ نے فرمایا بس مجھے دکھاؤ۔ میں نے آپؐ کو پیالہ پیش کیا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔ (بخاری)

۵۰۳ : وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ وَاِنِّىْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَىَّ ، فَيَجِىْءُ الْجَائِىْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِىْ وَيَرٰى اَنِّىْ مَجْنُوْنٌ وَمَا بِىْ مِنْ جُنُوْنٍ مَا بِىْ

۵۰۳ : حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میری یہ حالت بھی ہوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ تو آنے والے آتے اور اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتے اور یہ خیال کرتے کہ میں دیوانہ ہوں حالانکہ مجھے کچھ دیوانگی وغیرہ نہ تھی فقط بھوک

اِلَّا الْجُوْعَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

هوتی تھی۔ (بخاری)

٥٠٤ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ یَهُوْدِیٍّ فِیْ ثَلَاثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۰۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرّہ تیس صاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری ومسلم)

٥٠٥ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَهَنَ النَّبِیُّ ﷺ دِرْعَهٗ بِشَعِیْرٍ وَمَشَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ بِخُبْزِ شَعِیْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ : "مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا اَمْسٰی" وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْیَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

"اَلْاِهَالَةُ" بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ : الشَّحْمُ الذَّآئِبُ "وَالسَّنِخَةُ" بِالنُّوْنِ وَالْخَآءِ الْمُعْجَمَةِ وَهِیَ الْمُتَغَیِّرَةُ.

۵۰۵ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی زرّہ جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور چربی جس میں تغیر آ گیا وہ لے کر گیا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام تو ایک صاع خوراک بھی نہیں اور بے شک آپ کے نو گھر تھے۔ (بخاری)

اِهَالَةٌ : پگھلی ہوئی چربی۔

اَلسَّنِخَةُ : تغیر والی۔

٥٠٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَآءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۰۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اہل صفہ کو دیکھا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جن پر اوڑھنے والی چادر یا تہبند تھا یا اوپر لپٹنے والی چادر۔ جس کو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے جن میں سے بعض کی چادریں آدھی پنڈلی تک اور بعض کی ٹخنوں تک۔ پس وہ اس کے دونوں اطراف کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کر کے رکھتے اس خطرے سے کہ کہیں ستر نہ ظاہر ہو جائے۔ (بخاری)

٥٠٧ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِیْفٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۰۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا۔ (بخاری)

٥٠٨ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَدْبَرَ

۵۰۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اچانک ایک انصاری آدمی آیا پس اس نے آپ کو سلام کیا۔ پھر وہ واپس چل دیا۔ رسول اللہ ﷺ

الْاَنصارِیُّ فَقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَا اَخَا الْاَنصارِ كَيفَ اَخِی سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ فَقَالَ: صالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ يَعُوْدُهُ مِنكُمْ؟ فَقامَ وَقُمْنا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنا نِعالٌ وَلَا خِفافٌ وَلَا قَلانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِی فِی تِلْكَ السِّباخِ حَتّٰى جِئْناهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتّٰى دَنا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نے فرمایا اے انصاری بھائی۔ میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ٹھیک ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ان کی عیادت کے لئے جائے گا۔ آپؐ اٹھے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم دس سے کچھ زائد تھے۔ ہمارے پاس نہ جوتے' نہ موزے تھے اور نہ ٹوپیاں اور قمیصیں تھیں۔ ہم پتھریلی زمین میں چل رہے تھے یہاں تک کہ ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے گھر والے ان کے پاس سے ہٹ گئے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ اور جوان کے ساتھ تھے وہ ان کے قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ (مسلم)

٥٠٩: وَعَنْ عِمْرانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قالَ: "خَيْرُكُمْ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" قالَ عِمْرانُ: فَما اَدْرِی قالَ النَّبِیُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٠٩: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران کہنے لگے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی طلب کرنے کے بغیر ہی گواہی دیں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہوں گے اور نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے۔ ان میں موٹاپا غالب ہو جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

٥١٠: وَعَنْ اَبِی اُمامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلامُ عَلٰى كَفافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥١٠: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اگر تو زائد مال کو خرچ کرے گا تو وہ تیرے لئے بہت بہتر ہو گا اور اگر تو روک کر رکھے گا تو وہ تیرے لئے بہت برا ہو گا اور گزارے کے مال پر تمہیں ملامت نہ کی جائے گی۔ تم مال خرچ کرنے کی ابتداء ان سے کرو جن کے خرچ کی ذمہ داری تم پر ہے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥١١: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَنصارِیِّ الْخَطْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِی سِرْبِهِ مُعافًى فِی جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوْتُ

٥١١: حضرت عبید اللہ بن محصن انصاری خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی قوم میں اس حال میں صبح کرے کہ وہ امن سے ہو اور تندرست ہو اور اس کے پاس اس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لئے تمام دنیا تمام ساز و

يَرْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَا فِيْرِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"سِرْبِهٖ" بِكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ اَیْ نَفْسِهٖ، وَقِيْلَ قَوْمِهٖ.

سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی ہے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

سِرْبِهٖ : اپنی ذات یا قوم۔

٥١٢ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۲ : حضرت عبد اللہ بن عمر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام لایا وہ کامیاب ہو گیا اور اس کا رزق بقدر کفایت ملتا رہا اور اللہ نے اس کو جو دیا اس پر قناعت فرمائی۔ (مسلم)

٥١٣ : وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : طُوْبٰى لِمَنْ هُدِیَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَّقَنَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۳ : حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس آدمی کو خوش خبری ہو جس کو اسلام کی طرف ہدایت ملی اور اس کا گزر اوقات مناسب ہے اور وہ قناعت کرنے والا ہے۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥١٤ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيْتُ اللَّيَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَّاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۴ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی دن متواتر بھوکے گزار دیتے تھے اور آپؐ کے گھر والوں کو بھی شام کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور آپؐ کی اکثر روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥١٥ : وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ – وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ : هٰٓؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ : "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَّحَاجَةً" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

۵۱۵ : حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو بعض لوگ قیام میں بھوک کی وجہ سے گر پڑتے اور وہ اصحابِ صفہ میں سے ہوتے۔ یہاں تک کہ بعض دیہاتی یہ کہتے تھے کہ یہ پاگل ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر ان کی طرف منہ پھیرتے تو فرماتے اگر تم جان لو جو اللہ کے ہاں تمہارے لئے بدلہ ہے تم پسند کرتے کہ تم اس سے بھی زیادہ فاقے اور حاجت میں مبتلا ہوتے۔ (ترمذی)

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

"اَلْخَصَاصَةُ" اَلْفَاقَةُ وَالْجُوْعُ الشَّدِيْدُ.

اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْخَصَاصَةُ: فاقہ اور بھوک۔

٥١٦ : وَعَنْ اَبِىْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِىْ كَرِبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَا مَلَاَ اٰدَمِىٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ ' رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"اُكُلَاتٌ" : اَىْ لُقَمٌ.

۵۱۶: حضرت ابو کریمہ مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ بُرا نہیں بھرا۔ ابن آدم کے لئے اتنے ہی لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا کر دیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو تیسرا حصہ کھانے کے لئے، تیسرا پینے کے لئے اور تیسرا سانس کے لئے (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

اُكُلَاتٌ: چند لقمے۔

٥١٧ : وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِىِّ الْحَارِثِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ" اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ ' يَعْنِى التَّقَحُّلَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

"اَلْبَذَاذَةُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالذَّالَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ وَهِىَ رَثَاثَةُ الْهَيْئَةِ وَتَرْكُ فَاخِرِ اللِّبَاسِ وَاَمَّا "التَّقَحُّلُ" فَبِالْقَافِ وَالْحَاءِ : قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : اَلْمُتَقَحِّلُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَتَرْكِ التَّرَفُّهِ.

۵۱۷: حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے یعنی تکلفات کو چھوڑنا۔ (ابوداؤد)

اَلْبَذَاذَةُ : پراگندہ حال اور قیمتی لباس کا چھوڑنا۔

اَلتَّقَحُّلُ : اس آدمی کو کہتے ہیں کہ تنگ دستی اور خوش عیشی کو چھوڑنے کی وجہ سے جس کا چمڑا سوکھا ہوا ہو اور کم کھانے کی وجہ سے چہرہ جھریوں والا ہو جائے۔

٥١٨ : وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ - فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا

۵۱۸: حضرت ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستے میں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا۔ ہم قریش کے قافلے کا تعاقب کریں۔ ہمیں ایک تھیلہ کھجوروں کا دیا۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز آپؐ کو مہیا نہ ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہ ہمیں ایک کھجور

تَمْرَةً تَمْرَةً - فَقِيلَ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَآءِ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَآءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ : وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَآبَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ : مَيْتَةٌ ، ثُمَّ قَالَ : لَا ، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا ، فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ ، وَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَّعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا؟" فَاَرْسَلْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَاَكَلَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْجِرَابُ" : وِعَاءٌ مِنْ جِلْدٍ مَعْرُوْفٌ ، وَهُوَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَفَتْحِهَا وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ قَوْلُهُ "نَمَصُّهَا" بِفَتْحِ الْمِيْمِ "وَالْخَبَطُ" وَرَقُ شَجَرٍ مَعْرُوْفٍ تَاْكُلُهُ الْاِبِلُ. "وَالْكَثِيْبُ" :

دیتے رہے ان سے کہا گیا پھر تم کیسے گزارہ کرتے رہے؟ انہوں نے کہا ہم اس کو چوس لیتے تھے جس طرح بچہ چوستا ہے پھر ہم اس پر پانی پی لیتے تھے۔ پس وہ ہمارے پورے دن سے رات تک کافی ہو جاتا اور ہم لاٹھیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے۔ پھر ان کو پانی سے تر کر کے اس کو کھا لیتے تھے۔ ہم چلتے چلتے ساحل سمندر تک پہنچے۔ تو ہمارے سامنے ریت کے ایک بڑے ٹیلے کی طرح ایک چیز ظاہر ہوئی جب ہم اس کے پاس آئے تو وہ جانور تھا جسے عنبر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم تو اللہ کے رسول کے قاصد ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں اور تم مجبوری تک پہنچ چکے ہوں پس تم اس کو کھاؤ۔ پس ہم نے ایک مہینہ اس کے گوشت پر گزارا کیا ہماری تعداد تین سو تھی۔ ہم گوشت کھا کر موٹے ہو گئے اور ہم اس کی آنکھ کے خول سے چربی کے ڈول نکالتے تھے اور بیل کے برابر اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور اس کی آنکھ کے ایک گڑھے میں بٹھایا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو پکڑ کر اس کو کھڑا کیا پھر ہم نے اپنے پاس موجود سب سے بڑے اونٹ پر کجاوہ باندھا تو وہ اونٹ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم نے زادِراہ کے طور پر اس کے گوشت کے ٹکڑے لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا وہ رزق تھا جس کو اللہ نے تمہارے لئے نکالا۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے ہے وہ ہمیں بھی کھلاؤ۔ پس ہم نے ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جس کو آپؐ نے تناول فرمایا۔ (مسلم)

اَلْجِرَابُ : چمڑے کا تھیلا۔

نَمُصُّهَا: ہم چوس لیتے۔

اَلْخَبَطُ: مشہور درخت کے پتے جسے اونٹ کھاتا ہے۔

التَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ وَ "الْوَقْبُ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاِسْكَانِ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَهُوَ نُقْرَةُ الْعَيْنِ. "وَالْقِلَالُ" الْجِرَارُ "الْفِدَرُ" بِكَسْرِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ: الْقِطَعُ. "رَحَلَ الْبَعِيْرَ" بِتَخْفِيْفِ الْحَاءِ: اَيْ جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ "الْوَشَائِقُ" بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْقَافِ: اللَّحْمُ الَّذِيْ قُطِعَ لِيُقَدَّدَ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

الْكَثِيْبُ: ریت کا ٹیلہ۔
الْوَقْبُ: آنکھ کا خول یا گڑھا۔
الْقِلَالُ: گھڑا۔
الْفِدَرُ: ٹکڑا۔
رَحَلَ الْبَعِيْرَ: اونٹ پر کجاوہ ڈالنا۔
الْوَشَائِقُ: کھانے کے لئے گوشت کے جو ٹکڑے کئے جائیں انہیں کہا جاتا ہے۔
واللہ اعلم

٥١٩: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الرُّسْغِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"الرُّصْغُ" بِالصَّادِ وَالرُّسْغُ بِالسِّيْنِ اَيْضًا: هُوَ الْمَفْصَلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

٥١٩: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کی آستین (بازو کے) پانچے تک تھیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الرُّصْغُ: سینؔ اور صاد دونوں کے ساتھ۔ ہتھیلی اور کلائی کا درمیان والا جوڑ۔

٥٢٠: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: "اَنَا نَازِلٌ" ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مَا فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنْتُ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ

٥٢٠: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کے دن خندق کھود رہے تھے۔ ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔ صحابہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یہ چٹان خندق میں ہمارے لئے رکاوٹ بن گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں خود اترتا ہوں۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے تو اس حال میں کہ آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہمارے تین دن ایسے گزرے تھے کہ ہم نے کوئی چکھنے والی چیز نہ چکھی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کدال لے کر چٹان پر ماری جس سے وہ ریت کے ٹیلے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے آپؐ گھر جانے کی اجازت دیں۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی کو کہا میں نے آنحضرت ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے جس پر صبر نہیں کیا جا سکتا۔ کہا تیرے پاس کوئی چیز ہے اس نے کہا میرے پاس کچھ جَو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بکری کے بچہ کو

جِئْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَالْعَجِیْنُ قَدِ انْکَسَرَ وَالْبُرْمَۃُ بَیْنَ الْاَثَافِیِّ قَدْ کَادَتْ تَنْضَجُ فَقُلْتُ طُعَیِّمٌ لِّیْ فَقُمْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: "کَمْ ھُوَ؟" فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ "کَثِیْرٌ طَیِّبٌ قُلْ لَّھَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَۃَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰی اٰتِیَ" فَقَالَ "قُوْمُوْا" فَقَامَ الْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَیْھَا فَقُلْتُ، وَیْحَکِ قَدْ جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ وَالْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمَنْ مَّعَھُمْ قَالَتْ: ھَلْ سَاَلَکَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "اُدْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا" فَجَعَلَ یَکْسِرُ الْخُبْزَ وَیَجْعَلُ عَلَیْہِ اللَّحْمَ وَیُخَمِّرُ الْبُرْمَۃَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْہُ وَیُقَرِّبُ اِلٰی اَصْحَابِہٖ ثُمَّ یَنْزِعُ فَلَمْ یَزَلْ یَکْسِرُ وَیَغْرِفُ حَتّٰی شَبِعُوْا وَبَقِیَ مِنْہُ فَقَالَ: "کُلِیْ ھٰذَا وَاَھْدِیْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْھُمْ مَجَاعَۃٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ - وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ ﷺ خَمَصًا فَانْکَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ: ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ؟ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ خَمَصًا شَدِیْدًا، فَاَخْرَجَتْ اِلَیَّ جِرَابًا فِیْہِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُھَیْمَۃٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُھَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ فَفَرَغَتْ اِلٰی فَرَاغِیْ وَقَطَّعْتُھَا فِیْ بُرْمَتِھَا ثُمَّ وَلَّیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَمَنْ مَّعَہٗ، فَجِئْتُ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْنَا بُھَیْمَۃً لَّنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا

ذبح کیا اور اس میں جو کو پیسا۔ یہاں تک کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں ڈال دیا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ آٹا تیار تھا اور ہنڈیا چولہے پر پکنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا تھوڑا سا کھانا میرے پاس ہے۔ پس آپ رسول اللہ ﷺ اٹھیں اور ساتھ ایک دو آدمی اور لے لیں۔ آپ نے فرمایا وہ کتنا ہے۔ میں نے ذکر کر دیا۔ آپ نے فرمایا بہت ہے اور عمدہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی کو جا کر کہو کہ ہنڈیا کو نیچے نہ اتارے اور روٹی کو تنور سے نہ نکالے جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر آپ نے فرمایا اٹھو چنانچہ مہاجرین و انصار کھڑے ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا خدا تیرا بھلا کرے۔ حضور بمع مہاجرین و انصار کے اور جوان کے ساتھ ہیں تشریف لا رہے ہیں۔ اس نے کہا کیا تم سے حضور نے پوچھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا داخل ہو جاؤ اور تنگی مت کرو۔ پھر آنحضرت ﷺ روٹی کو توڑ کر اس پر گوشت رکھتے اور ہنڈیا اور تنور کو ڈھانپ دیتے جب اس سے روٹی اور سالن لے لیتے اور صحابہ کی طرف بھیج دیتے یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور اس میں سے کچھ بچ گیا۔ پھر فرمایا تو بھی اس میں سے کھا لے ہدیہ بھی بھیج دے لوگ بھوکے ہیں۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے حضور ﷺ کو بھوک کی حالت میں پایا۔ پس میں اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور اسکو کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے رسول اللہ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے وہ میرے پاس ایک تھیلا نکال کر لائی جس میں جو تھے ہمارے پاس بکری کا ایک پالتو بچہ تھا۔ پس میں نے اس کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال دیا۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چلتے ہوئے میری بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ

مِنْ شعِيرٍ ، فقال أنتَ ونفرٌ معَكَ ، فصاح رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فقال: "يا أهلَ الخندقِ: إنَّ جابرًا قدْ صنعَ سُؤْرًا فحيَّهلا بِكُمْ" فقال النبيُّ ﷺ: "لا تُنزِلُنَّ بُرمتكُمْ ولا تخبزُنَّ عجينكُمْ حتى أجيءَ" فجئتُ وجاءَ النبيُّ ﷺ يقدمُ الناسَ حتى جئتُ امرأتي فقالتْ: بكَ وبكَ! فقلتُ: قدْ فعلتُ الذي قلتِ ، فأخرجتْ عجينًا فبسقَ فيهِ وباركَ ، ثمَّ عمدَ إلى بُرمتنا فبصقَ وباركَ ثمَّ قالَ: "ادعي خابزةً فلتخبزْ معكِ ، واقدحي منْ بُرمتكُمْ ولا تُنزِلُوها" وهُمْ ألفٌ فأقسمُ باللهِ لأكلوا حتى تركُوهُ وانحرفُوا وإنَّ بُرمتنا لتغطُّ كما هيَ وإنَّ عجيننا ليُخبزُ كما هوَ.

قولُهُ "عرضتْ كُدْيةٌ" بضمِّ الكافِ وإسكانِ الدالِ وبالياءِ المثناةِ تحتُ: وهيَ قطعةٌ غليظةٌ صلبةٌ منَ الأرضِ لا يعملُ فيها الفأسُ "والكثيبُ" أصلُهُ تلُّ الرملِ والمرادُ هنا صارتْ ترابًا ناعمًا وهوَ معنى "أهيلَ" "والأثافي": الأحجارُ التي يكونُ عليها القدرُ. "وتضاغطُوا": تزاحمُوا. "والمجاعةُ": الجوعُ وهوَ بفتحِ الميمِ. "والخمصُ" بفتحِ الخاءِ والمعجمةِ والميمِ: الجوعُ. "وانكفأتُ" انقلبتُ ورجعتُ. "والبُهيمةُ" بضمِّ الباءِ تصغيرُ بُهمةٍ وهيَ: العناقُ. بفتحِ العينِ "والداجنُ"

کے پاس آیا اور آپ کے کان میں بات کی۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا چھوٹا سا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جو پیسے ہیں۔ پس آپ اور کچھ آدمی آپ کے ساتھ آ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمادیا اے خندق والو جابر نے کھانا تیار کیا ہے۔ پس تم سب آؤ۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا تم اپنی ہانڈی چولہے سے ہرگز نہ اتارنا اور آٹے سے روٹیاں نہ بنانا جب تک میں نہ آ جاؤں۔ چنانچہ میں گھر آیا اور آنحضرت ﷺ لوگوں سے پہلے تشریف لائے یہاں تک کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اس نے کہا یہ تو نے کیا کیا! میں نے کہا میں نے تو وہ کہا جو تم نے کہا۔ اس نے آٹا نکالا اور آنحضرت ﷺ نے اس میں لعاب دہن ملایا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ہماری ہنڈیا کی طرف تشریف لائے اس میں بھی لعاب دہن ملایا اور برکت کی دعا کی۔ پھر میری بیوی کو فرمایا تو ایک اور روٹی پکانے والی کو بلا لے تا کہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور اپنی ہنڈیا میں سے سالن پیالے میں ڈالتی جاؤ اور ہنڈیا کو چولہے سے مت اتارو۔ صحابہ کی تعداد ایک ہزار تھی۔ مجھے اللہ کی قسم ہے ان سب نے کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ کر واپس چلے گئے اور ہماری ہنڈیا اسی طرح بھری ہوئی جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا اس طرح تھا اور آٹے سے اس طرح روٹیاں بنائی جا رہی تھیں جس طرح وہ پہلے تھا۔

عَرَضَتْ كُدْيَةٌ: زمین کا سخت ٹکڑا جس میں کدال اثر نہ کرے۔

الْكَثِيْبُ: اصل معنی ریت کا ٹیلہ یہاں مراد نرم مٹی اور اَهْيَلَ بھی یہی معنی ہے۔

الْأَثَافِيُّ: وہ پتھر جن پر ہنڈیا رکھی جاتی ہے۔

تَضَاغَطُوْا: کا معنی بھیڑ کرنا۔

الْمَجَاعَةُ: بھوک۔

الْخَمَصُ: بھوک۔

هِيَ الَّتِي اَلِفَتِ الْبَيْتَ" "وَالسُّوْرُ" : الطَّعَامُ
الَّذِيْ يُدْعَى النَّاسُ اِلَيْهِ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ
وَحَيَّهَلًا" : اَيْ تَعَالَوْا وَقَوْلُهَا "بِكَ وَبِكَ"
اَيْ خَاصَمَتْهُ وَسَبَّتْهُ لِاَنَّهَا اعْتَقَدَتْ اَنَّ الَّذِيْ
عِنْدَهَا لَا يَكْفِيْهِمْ فَاسْتَحْيَتْ وَخَفِيَ عَلَيْهَا
مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ
هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْاٰيَةِ الْبَاهِرَةِ.
"بَسَقَ" : اَيْ بَصَقَ. وَيُقَالُ اَيْضًا : بَزَقَ
ثَلَاثُ لُغَاتٍ "وَعَمَدَ" بِفَتْحِ الْمِيْمِ : اَيْ
قَصَدَ. "وَاقْدَحِيْ" اَيْ اغْرِفِيْ وَالْمِقْدَحَةُ
الْمِغْرَفَةُ – "وَتَغِطُّ" اَيْ لِغَلَيَانِهَا صَوْتٌ،
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

٥٢١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ
اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ : قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ
فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ
فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ
خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ
تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ
النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ﷺ : "اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟" فَقُلْتُ : نَعَمْ،
فَقَالَ : "اَلِطَعَامٍ" فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ : "قُوْمُوْا فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ

انْكَفَأْتُ: میں لوٹا۔
الْبُهَيْمَةُ: یہ بُهْمَةٍ کی تصغیر ہے جس کا معنی بکری کا بچہ۔
الدَّاجِنُ: پالتو۔
السُّوْرُ: دعوت کا کھانا یہ فارسی کا لفظ ہے۔
حَيَّهَلًا: آؤ۔ بِكَ وَبِكَ: اس نے اس سے جھگڑا کیا اور
سخت ست کہا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جو اس کے پاس کھانا ہے وہ ان
کو کافی نہ ہوگا اس لئے ان کو حیا آئی۔ مگر ان پر وہ چیز مخفی تھی جس
معجزے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو عزت عنایت فرمائی۔ بَسَقَ:
سین اور صاد دونوں کے ساتھ اور بَزَقَ تینوں کا معنی تھکارنا۔ عَمَدَ:
اس نے ارادہ کیا۔ وَاقْدَحِيْ: چمچے سے ڈالو۔ الْمِقْدَحَةُ: چمچہ۔
تَغِطُّ: ہانڈی کے اُبلنے کی آواز۔
واللہ اعلم

۵۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی
اللہ عنہ نے حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا میں نے
حضور ﷺ کی آواز میں کچھ کمزوری محسوس کی۔ میرا خیال ہے کہ
بھوک کی وجہ سے تھی کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا
ہاں۔ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا ایک دوپٹہ لے کر
ایک کنارے میں روٹی لپیٹی پھر اس کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا کر
دوپٹے کا کچھ حصہ میرے اوپر ڈال دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں بھیجا۔ میں وہ لے کر گیا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے
اور آپؐ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑے ہو
گیا پس مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے
میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا کھانے کے لئے؟ میں نے
کہا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھو پس وہ سب چل دیئے
اور میں ان کے آگے آگے چلتا رہا یہاں تک کہ میں ابوطلحہ کے پاس
پہنچا اور اس کو اس کی اطلاع دی۔ ابوطلحہ نے کہا اے ابوسلیم حضور

اَبُوْ طَلْحَةَ : يَا اُمَّ سُلَيْمٍ : قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ - فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ" فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ ' فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ : ثُمَّ قَالَ : "ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ' ثُمَّ قَالَ : "ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ" حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُوْنَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ وَّيَخْرُجُ عَشَرَةٌ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَكَلُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا - وَفِيْ رِوَايَةٍ : ثُمَّ اَفْضَلُوْا مَا بَلَّغُوْا جِيْرَانَهُمْ - وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ : لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوْا : مِنَ الْجُوْعِ ' فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ

لوگوں کے ساتھ تشریف لے آئے اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں جو ہم ان سب کو کھلائیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ابوطلحہ چلے یہاں تک کہ حضور ﷺ سے جا ملے۔ حضور ﷺ ان کے ساتھ تشریف لائے یہاں تک کہ گھر میں دونوں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوسلیم جو تمہارے پاس ہے وہ میرے پاس لے آؤ' وہ وہی روٹیاں لے کر آئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا اُم سلیم نے اس پر گھی کی کپی نچوڑ دی اور اس کا سالن بنا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں وہ کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ یعنی دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دو۔ پس ابوطلحہ نے ان کو اجازت دی۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے۔ پھر فرمایا دس اور کو اجازت دو۔ یہاں تک کہ تمام نے کھالیا اور سیر ہو گئے۔ لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دس دس داخل ہوتے اور نکلتے رہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ رہا جو داخل نہ ہوا ہو اور اس نے کھایا اور سیر نہ ہوا ہو۔ پھر اس کھانے کو جمع کیا گیا تو وہ اسی طرح تھا جیسا کہ کھانے سے پہلے تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے کھایا یہاں تک کہ ایسا اسی آدمیوں نے کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے بعد میں تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور بچا ہوا کھانا چھوڑا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر انہوں نے اتنا کھانا بچایا کہ انہوں نے اپنے پڑوسیوں کو پہنچایا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے اپنے پیٹ کو ایک پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ میں نے آپ کے بعض اصحاب سے کہا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر کیونکر پٹی باندھی ہے؟ انہوں نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابوطلحہ کے پاس گیا یہ اُم سلیم

زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى أُمِّيْ فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ، فَإِنْ جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ. وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

بنت ملحان کے خاوند ہیں۔ پس میں نے کہا ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پٹی سے اپنے پیٹ کو باندھنے والے ہیں۔ پس میں نے آپ کے بعض صحابہ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتلایا کہ بھوک کی وجہ سے پٹی باندھ رکھی ہے۔ پس ابوطلحہ میری والدہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ میرے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے اور کچھ کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اکیلے تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو سیر کر سکتے ہیں اور اگر آپ کے ساتھ دوسرے آ جائیں تو ان سے کم رہ جائے گا اور باقی حدیث کا ذکر کیا۔

٥٧ : بَابُ الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْمَعِيْشَةِ وَالْاِنْفَاقِ وَذَمِّ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: قناعت ومیانہ روی کا حکم اور بلاضرورت سوال کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ [هود:٦] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ [البقرة:٢٧٣] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ [الفرقان:٦٧] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَّمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ﴾ [الذاريٰت:٥٦،٥٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”زمین پر چلنے والا جو بھی جانور ہے اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے“۔ (ھود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ صدقہ ان فقراء کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں روکے گئے ہیں زمین میں سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کو جاہل لوگ مالدار سمجھتے ہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے تو ان کو ان کے چہروں کے نشانات سے پہچانے گا وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کریں گے“۔ (بقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل بلکہ ان کے درمیان ہے ان کا گزران“۔ (فرقان) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ کھلائیں“۔ (ذاریات)

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي

اس موضوع پر احادیث اکثر سابقہ بابوں میں گزریں جو پہلے

الْبَابَيْنِ السَّابِقَيْنِ، وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ.

٥٢٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : "لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّآءِ هُوَ الْمَالُ.

٥٢٣ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٢٤ : وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حَكِيْمُ : اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا : فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْا حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهُ – فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَهُ اللّٰهُ لَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نہیں آئیں وہ درج ہیں۔

۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مالداری کثرت سامان سے نہیں لیکن مالداری نفس کے غنا سے ہے''۔ (بخاری ومسلم)

اَلْعَرَضُ: مال۔

۵۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام قبول کیا وہ کامیاب ہوا اور مناسب رزق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اس کو دیا اس پر قناعت فرمائی۔ (مسلم)

۵۲۴: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپؐ نے مجھے دیا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ پھر آپؐ نے مجھے دیا۔ پھر آپؐ سے میں نے سوال کیا آپؐ نے پھر مجھے عنایت فرمایا۔ پھر فرمایا اے حکیم یہ مال سرسبز میٹھا اور شیریں ہے جس نے اس کو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔ اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی گئی اور جس نے اس کو نفس کی چاہت کے لئے دیا۔ اس میں برکت نہ دی گئی اور اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا میں آپؐ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا یہاں تک کہ میں رخصت ہو جاؤں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حکیم کو ان کا عطیہ دینے کے لئے بلاتے مگر وہ اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پھر اسی طرح عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو عطیے کے لئے بلایا۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانو! میں تم کو حکیم کے بارے میں گواہ بناتا ہوں کہ میں ان کے سامنے ان کا وہ حق پیش کرتا ہوں جو ان کو اس مال فئے میں اللہ

"يَرْزَأُ" بِرَاءٍ ثُمَّ زَايٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ اَىْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَحَدٍ شَيْئًا ' وَاَصْلُ الرُّزْءِ : النُّقْصَانُ : اَىْ لَمْ يَنْقُصْ اَحَدًا شَيْئًا بِالْاَخْذِ مِنْهُ. "وَاِشْرَافُ النَّفْسِ" تَطَلُّعُهَا وَطَمْعُهَا بِالشَّيْءِ "وَسَخَاوَةُ النَّفْسِ" هِيَ عَدَمُ الْاِشْرَافِ اِلَى الشَّيْءِ وَالطَّمَعِ فِيْهِ وَالْمُبَالَاةِ بِهِ وَالشَّرَهِ.

نے دیا ہے وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی وفات تک کسی سے کچھ نہ لیا۔ (بخاری و مسلم)

لَمْ يَرْزَأْ : وہ نہیں لیتے ہیں رُزْءٌ کا اصل معنی نقصان اور کمی ہے۔ یعنی لے کر کسی کی کوئی چیز کم نہیں کرتے۔

اِشْرَافُ النَّفْسِ : نفس کا کسی چیز کو جھانکنا اور اس کا طمع کرنا اور سخاوت نفس نہ کسی چیز کی طرف جھانکنا اور نہ کسی چیز کا طمع کرنا۔

٥٢٥ : وَعَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمِيْ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِيْ فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ مَا كُنْتُ اَصْنَعُ بِاَنْ اَذْكُرَهُ ' قَالَ كَاَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَكُوْنَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٢٥ : حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے ہمارے قدم زخمی ہو گئے۔ میرا پاؤں بھی زخمی ہوا اور میرے ناخن گر گئے۔ ہم اپنے پاؤں پر کپڑے کے چیتھڑے لپیٹتے تھے۔ اس لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا۔ ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی پھر ناپسند کیا اور کہا میں اس کو ذکر کرنا نہ چاہتا تھا۔ ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں گویا انہوں نے اپنے کسی بھی نیک عمل کو ظاہر ہونے کو ناپسند کیا۔ (بخاری و مسلم)

٥٢٦ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَاِسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِىَ بِمَالٍ اَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا ' فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُعْطِى الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِىْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنَ الَّذِىْ اُعْطِىْ

٥٢٦ : حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال اور قیدی لائے گئے جن کو آپ نے تقسیم کر دیا۔ آپؐ نے کچھ آدمیوں کو دیا اور کچھ آدمیوں کو چھوڑ دیا۔ پھر آپؐ کو یہ اطلاع ملی کہ جن کو آپؐ نے چھوڑ دیا ہے انہوں نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ پس آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد! اللہ کی قسم میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اور دوسرے آدمی کو چھوڑتا ہوں اور وہ جس کو میں چھوڑتا ہوں وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جس کو میں دیتا ہوں۔ لیکن میں کچھ لوگوں کو دیتا ہوں

وَلٰكِنِّي اِنَّمَا اُعْطِي اَقْوَامًا لِمَا اَرَى فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ! مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ" فَوَ اللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْهَلَعُ" هُوَ اَشَدُّ الْجَزَعِ، وَقِيْلَ الضَّجَرُ.

کیونکہ میں ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی پاتا ہوں اور دوسرے لوگوں کو میں اس غنا اور بھلائی کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے اور ان لوگوں میں عمرو بن تغلب بھی ہے۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں یہ نہیں چاہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بدلے میں مجھے سرخ اونٹ ملتے۔ (بخاری)

اَلْهَلَعُ: انتہائی گھبراہٹ، بعض نے کہا، اکتاہٹ۔ اور بعض نے اس کے معنی تکلیف کے بھی کئے ہیں۔

٥٢٧ : وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ اَخْصَرُ.

٥٢٧ : حضرت حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہت بہتر ہے اور ان لوگوں سے خرچ کی ابتدا کرو جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے اور سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو ضروریات پوری کرنے کے بعد دیا جائے اور جو آدمی سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو سوال سے بچاتے ہیں اور جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اُسے بے نیاز کر دیتے ہیں (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں مسلم کے لفظ اس سے مختصر ہیں۔

٥٢٨ : وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ ابْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ، فَوَ اللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْاَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتُهُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٢٨ : حضرت ابوعبدالرحمٰن معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیچھے پڑ کر سوال مت کرو اللہ کی قسم جو شخص تم میں سے مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے گا اور اس کا وہ سوال مجھ سے کوئی چیز نکلوائے گا جبکہ میں اس کو ناپسند کرنے والا ہوں گا تو یہ نہیں ہوسکتا کہ جو کچھ اس کو میں نے دیا ہے اس میں برکت دی جائے۔ (مسلم)

٥٢٩ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً فَقَالَ : "اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ" وَكُنَّا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا : قَدْ

٥٢٩ : حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں نو یا آٹھ یا سات افراد تھے اور ہم نے ابھی نئی نئی بیعت کی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا ہم نے قریب ہی بیعت کی ہے۔ آپؐ نے پھر فرمایا کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے عرض

بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : "اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ" فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا : قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ : "اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوا اللّٰهَ" وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيْفَةً "وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا" فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُنَاوِلُهٗ اِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کیا ہم تھوڑا عرصہ قبل آپؐ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے ہو؟ عوف کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کے لئے پھیلا دیئے اور کہا ہم تو آپؐ سے بیعت کر چکے ہیں۔ پس اب کس بات پر بیعت کریں؟ آپؐ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور پانچ نمازیں ادا کرو گے اور آپؐ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو گے۔ میں نے اس جماعت میں سے بعض افراد کو دیکھا کہ اگر کسی کا کوڑا بھی گر جاتا تو اس کے اٹھانے کے لئے بھی کسی سے سوال نہ کرتے۔ (مسلم)

٥٣٠ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْمُزْعَةُ" بِضَمِّ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الزَّايِ وَبِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ الْقِطْعَةُ.

٥٣٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو آدمی سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے گا تو اس کے چہرہ پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

اَلْمُزْعَةُ : ٹکڑا۔

٥٣١ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ : "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى - وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٣١ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ بات فرمائی۔ آپؐ نے صدقے کا ذکر کیا اور سوال سے بچنے کا اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ کیونکہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔ (بخاری ومسلم)

٥٣٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٣٢ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں سے سوال اپنا مال بڑھانے کے لئے کیا پس وہ انگارے کا سوال کرتا ہے۔ پس وہ تھوڑے طلب کرے یا زیادہ۔ (مسلم)

٥٣٣ : وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ

٥٣٣: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سوال کرنا خراش ہے

الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

"الْكَدُّ": وَالْخَدْشُ وَنَحْوُهُ.

٥٣٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

"يُوشِكُ" بِكَسْرِ الشِّيْنِ: أَيْ يُسْرِعُ.

٥٣٥ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

٥٣٦ : وَعَنْ أَبِي بِشْرٍ قَبِيصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُ فِيهَا فَقَالَ: "أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا" ثُمَّ قَالَ: "يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ

جس سے آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے مگر یہ کہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ (ترمذی)

اوراس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الْكَدُّ: خراش

۵۳۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس کو فاقہ پہنچے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے اس کا فاقہ ختم نہ ہوگا۔ جس نے اس کو اللہ کے سامنے رکھا تو اللہ عنقریب اس کو جلد یا بدیر رزق عنایت فرمائیں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

اوراس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

يُوشِكُ: جلدی کرتا ہے۔

۵۳۵: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مجھے یہ ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں اس پر میں نے عرض کیا کہ میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ (ابوداؤد)

۵۳۶: حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک ضمانت اٹھائی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں اس کے سوال کے لئے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے اس میں سے تمہارے لئے حکم کردوں گا۔ پھر فرمایا اے قبیصہ! سوال صرف تین آدمیوں کے لئے حلال ہے ایک وہ آدمی جس نے کوئی ضمانت اٹھائی۔ پس اس کے لئے سوال اس وقت تک حلال ہے جب تک کہ ضرورت کو پالے پھر وہ رک جائے۔ دوم وہ آدمی جس کو کوئی حادثہ پہنچا جس سے اس کا مال جاتا رہا۔ اس کے لئے سوال درست ہے

عَيْشٍ ' وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ' فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ يَا قُبَيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْحَمَالَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ: اَنْ يَّقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيْقَيْنِ فَيُصْلِحُ اِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ فَيَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ - "وَالْجَائِحَةُ": الْاٰفَةُ تُصِيْبُ مَالَ الْاِنْسَانِ "وَالْقِوَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا: هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَّالٍ وَّنَحْوِهٖ - "وَالسِّدَادُ" بِكَسْرِ السِّيْنِ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيْهِ. "وَالْفَاقَةُ": الْفَقْرُ. "وَالْحِجٰى": الْعَقْلُ.

یہاں تک کہ اتنی مقدار پالے جس سے زندگی گزار سکے یا اس کی ضرورت کو پورا کر دے اور تیسرے نمبر پر وہ آدمی جس کو فاقہ پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند لوگ کہہ دیں کہ فلاں فاقے کا شکار ہو گیا۔ اس کو اس وقت تک سوال جائز ہے یہاں تک کہ گزرے اوقات پالے یا حاجت کو پورا کر دے۔ اے قبیصہ اس کے علاوہ وہ سوال آگ ہے جس کو وہ سوال کرنے والا کھاتا ہے۔

اَلْحَمَالَةُ: دو فریقوں کے درمیان صلح کے لئے ضمانت۔

اَلْجَائِحَةُ: وہ مصیبت جو انسان کے مال کو پہنچے۔

اَلْقِوَامُ: جس سے آدمی کا معاملہ (کاروبار وغیرہ) قائم رہے۔ جیسے مال وغیرہ۔

اَلسِّدَادُ: جس سے تنگ دست کی ضرورت پوری ہو جائے اور اسے کافی ہو جائے۔

اَلْفَاقَةُ: فقر۔

اَلْحِجٰى: عقل۔

٥٣٧: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ' وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٣٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس چکر لگائے اور اس کو ایک دو لقمہ واپس کر دیں یا لوٹا دیں اور ایک دو کھجوریں اس کو لوٹا دیں لیکن مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہیں پاتا جو اس کو بے نیاز کر دے اور نہ اس کی ظاہری حالت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس پر کوئی صدقہ کرے اور نہ وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥٨: بَابُ جَوَازِ الْاَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ اِلَيْهِ

باب: بغیر سوال اور جھانک کے لینے کا جواز

٥٣٨: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

٥٣٨: حضرت سالم اپنے والد عبداللہ اور وہ اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے جو کچھ دیتے

عَنْهُمْ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْنِى الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ : اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّىْ - فَقَالَ : "خُذْهُ اِذَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَىْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ فَتَموَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ" قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"مُشْرِفٌ" بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ اَىْ مُتَطَلِّعٌ اِلَيْهِ.

تو میں عرض کرتا اس کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر آپؐ فرماتے کہ لے لو! جب تمہارے پاس اس مال میں سے کوئی چیز آئے اور تمہیں اس کی طمع نہ ہو اور نہ تم سوال کرنے والے ہو تو اس کو لے لو اور اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ چاہو تو اس کو کھا لو اور چاہو تو اس کو صدقہ کر دو اور جو مال اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو مت لگاؤ۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میرے والد عبد اللہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے اور جو چیز دی جاتی اس کا انکار نہیں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مُشْرِف : جھانک رکھنے والا۔

٥٩ : بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَالتَّعَفُّفِ بِهٖ عَنِ السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْاِعْطَاءِ

باب: کما کر کھانے کی ترغیب اور سوال اور تعریض سے بچنے کی تاکید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ [الجمعة: ١٠]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو تلاش کرو''۔ (الجمعہ)

٥٣٩ : وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَاْتِىَ الْجَبَلَ فَيَاْتِىَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

٥٣٩ : حضرت ابو عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی رسیوں کو لے کر پہاڑ پر جائے پھر وہاں سے اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر اس کو بیچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے چہرے کو ذلت سے بچائے گا۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اس کو دے دیں یا انکار کر دیں۔ (بخاری)

٥٤٠ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاَنْ يَّحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ

٥٤٠ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی آدمی لکڑیاں کاٹ کر اپنی پشت پر ایک گٹھا لائے وہ اس کے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اس کو دے دیں یا

يَسْأَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهُ اَوْ يَمْنَعَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انکار کر دیں۔ (بخاری و مسلم)

٥٤١ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "كَانَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۱ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری)

٥٤٢ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

(مسلم)

٥٤٣ : وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۳ : حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہیں کھایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

(بخاری)

٦٠ : بَابُ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ ثقة بالله تعالى

باب : اللہ پر اعتماد کر کے بھلائی کے مقامات پر خرچ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ [سبا:٣٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ [البقرة:٢٧٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة:٢٧٣]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ اس کو اس کا نائب بنا دے گا"۔ (سبا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو تم مال میں سے خرچ کرو اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے اور تم نہیں خرچ کرو گے مگر اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔ اور جو تم خرچ کرو مال میں سے وہ تم کو لوٹا دیا جائے گا اور تمہارے حق میں کمی نہیں کی جائے گی۔ (البقرة) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جو تم خرچ کرو مال میں سے اللہ اس کو جاننے والے ہیں"۔ (البقرة)

٥٤٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَمَعْنَاهُ : يَنْبَغِيْ اَنْ

۵۴۴ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حسد نہیں مگر ان دو آدمیوں میں : (۱) وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو پھر اس کو اس کے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی ہمت بھی دی ہو۔ (۲) وہ آدمی جس کو اللہ نے سمجھ دی ہو جس سے وہ فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو (بخاری و مسلم) اس کا

لَا یَغْبِطَ اَحَدٌ اِلَّا عَلٰی اِحْدٰی هَاتَیْنِ الْخَصْلَتَیْنِ.

معنی یہ ہے کہ ان خصلتوں کے علاوہ اور کسی پر رشک کرنا درست نہیں۔

٥٤٥ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَیُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ؟" قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ ـ قَالَ "فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۴۵ : حضرت ابن مسعودؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہو؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا آدمی نہیں مگر اس کو اپنا مال زیادہ پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور پھر اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا۔ (بخاری)

٥٤٦ : وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۴۶ : حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو"۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٧ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۴۷ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا اور آپؐ نے نہ کہا ہو۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٨ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : "اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ : "اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۴۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس دن بندے صبح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ عنایت فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو ہلاکت دے۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٩ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : "اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ یُنْفَقْ عَلَیْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۴۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے آدم کے بیٹے خرچ کر تم پر خرچ کیا جائے گا"۔ (بخاری و مسلم)

٥٥٠ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ : "تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۵۰ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا "تو کھانا کھلا اور واقف و ناواقف کو سلام کہہ"۔

(بخاری و مسلم)

٥٥١ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ.

۵۵۱ : حضرت عبد اللہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں۔ان میں سب سے اعلیٰ دودھ والی بکری کا عطیہ دینا ہے جو شخص بھی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو اس نیت سے اپنائے گا کہ اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس میں کیئے ہوئے وعدہ کی تصدیق ہو تو اللہ اسکی وجہ سے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔(بخاری) یہ روایت کثرہ طرق الخیر میں بیان ہو چکی ہے۔

٥٥٢ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ ابْنِ عَجْلَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲ : حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر تو ضرورت سے زائد کو خرچ کرے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک کر رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہے اور گزارے کے موافق روزی پر تو قابل ملامت نہیں اور ان سے شروع کرو جن کی ذمہ داری تم پر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہت بہتر ہے۔(مسلم)

٥٥٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يَقَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَاءً مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۳ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے نام پر سوال نہیں کیا گیا مگر کہ آپ ؐ نے اس کو دے دیا اور آپ ؐ کی خدمت میں ایک آدمی آیا آپ ؐ نے اس کو دو پہاڑیوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب عنایت فرما دیں۔پس وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا۔اے میری قوم! اسلام قبول کرلو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرح عطیہ دیتے ہیں جو فقر کا خطرہ ہی نہ رکھتا ہو۔بے شک آدمی دنیا کی غرض سے اسلام لاتا مگر تھوڑے عرصہ بعد اس کا اسلام اس کو دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔(مسلم)

٥٥٤ : وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانُوْا اَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ؟ قَالَ : "اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ اَنْ يَّسْاَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ فَاُعْطِيَهُمْ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ

۵۵۴ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے علاوہ لوگ ان سے زیادہ اس مال کے حق دار تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا کہ وہ مجھ سے سخت انداز سے سوال کریں اور پھر میں ان کو دوں یا مجھے بخیل قرار دیں حالانکہ میں بخیل

وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نہیں ہوں۔ (مسلم)

۵۵۵ : وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ : بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : "اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"مَقْفَلَهُ" : اَيْ فِيْ حَالِ رُجُوْعِهِ. "وَالسَّمُرَةُ" : شَجَرَةٌ. "وَالْعِضَاهُ" : شَجَرٌ لَهُ شَوْكٌ.

۵۵۵ : حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین سے واپسی پر چلے آ رہے تھے کہ کچھ دیہاتی آپؐ سے چمٹ کر سوال کرنے لگے۔ یہاں تک کہ آپؐ کو ایک کیکر کے درخت تک مجبور کر دیا۔ پس آپؐ کی چادر اس درخت سے اچٹ گئی۔ آپؐ رک گئے اور فرمایا میری چادر تو مجھے دے دو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چوپائے ہوتے تو میں یقیناً ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔ پھر تم مجھے بخیل اور جھوٹا نہ پاتے اور نہ ہی بزدل۔ (بخاری)

مَقْفَلَهُ : لوٹنے کے وقت۔

اَلسَّمُرَةُ : ایک درخت ہے۔

اَلْعِضَاهُ : کانٹے دار درخت۔

۵۵۶ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی صدقہ کسی مال کو نہیں گھٹاتا اور مال ہی سے اللہ بندے کی عزت کو بڑھاتے ہیں اور جو کوئی اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے۔

(مسلم)

۵۵۷ : وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ عَمْرِو ابْنِ سَعْدٍ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ثَلَاثَةٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ : مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ : اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ : عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا

۵۵۷ : حضرت ابوکبشہ عمرو بن سعد انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تین باتیں ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک بات میں تمہیں بتاتا ہوں اس کو یاد کر لو۔ کسی بندے کا مال صدقے سے کم نہیں ہوتا اور جس مظلومیت پر بندہ صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کی بات فرمائی اور میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں اس کو یاد کر لو۔ دنیا کے اعتبار سے لوگ چار قسم پر ہیں: (۱) وہ بندہ جس کو اللہ نے مال اور علم دیا وہ اس میں اپنے

وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا الْحَدِيْثُ بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ ، وَعَبْدٌ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ربّ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس میں پہچانتا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ مرتبے والا ہے۔ (۲) وہ بندہ جس کو اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں جیسے عمل کرتا تو اس کو اس کی نیت کا ثواب ملے گا اور دونوں کا بدلہ برابر ہے۔ (۳) وہ بندہ جس کو اللہ نے مال دیا اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اپنے ربّ سے اس میں نہیں ڈرتا اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس میں اللہ کا حق پہچانتا ہے یہ بدترین مرتبے والا ہے یا وہ بندہ جس کو اللہ نے مال اور علم نہیں دیا لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں عمل کرتا پس اس کو اس کی نیت پر بدلہ ملے گا اور دونوں (پہلے اور تیسرے) کا گناہ برابر ہے۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۸ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا بَقِيَ مِنْهَا؟" قَالَتْ : مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا . قَالَ : "بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ – وَمَعْنَاهُ : تَصَدَّقُوْا بِهَا اِلَّا كَتِفَهَا فَقَالَ بَقِيَتْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَتِفَهَا.

۵۵۸ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کتنا حصہ باقی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک دستی باقی ہے۔ آپؐ نے فرمایا دستی کے علاوہ باقی سب باقی۔ (ترمذی) اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ دستی کے علاوہ باقی سب صدقہ کر دیا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہمارے لئے آخرت میں دستی کے علاوہ باقی رہ گیا۔

۵۵۹ : وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُوْكِيْ فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ "اَنْفِقِيْ اَوِ انْفَحِيْ اَوِ انْضَحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ، وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۹ : اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا تو بندھن باندھ کر نہ رکھ ورنہ تم پر بھی بندھن باندھا جائے گا اور ایک روایت میں ہے تو خرچ کر اور تو گن گن کر نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دیں گے اور جمع نہ کر پس اللہ بھی تمہارے لئے روک لیں گے۔

(بخاری ومسلم)

"وَانْفَحِیْ" بِالْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ، وَهُوَ بِمَعْنَى: "اَنْفِقِیْ" وَكَذٰلِكَ "اَنْضِحِیْ".

وَانْفَحِیْ، اَنْفِقِیْ، اَنْضِحِیْ: تو خرچ کر

٥٦٠ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا - فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِیَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ - وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر سینے سے لے کر ہنسلی تک دو لوہے کی زر ہیں ہیں۔ پس ان میں سے جو خرچ کرنے والا ہے وہ جب خرچ کرتا ہے تو زرہ اس کے جسم پر پوری آ جاتی ہے یا اس کے چمڑے پر اتنی بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ اسکے پوروں کو چھپالیتی ہے اور وہ اسکے قدموں کے نشانات کو مٹادیتی ہے باقی رہا بخیل وہ اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرنا چاہتا تو زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے وہ اس کو وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ وسیع نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

"وَالْجُنَّةُ": اَلدِّرْعُ، وَمَعْنَاهُ الْمُنْفِقُ كُلَّمَا اَنْفَقَ سَبَغَتْ وَطَالَتْ حَتّٰى تَجُرَّ وَرَآءَهٗ وَتُخْفِیَ رِجْلَيْهِ وَاَثَرَ مَشْيِهٖ وَخُطُوَاتِهٖ.

اَلْجُنَّةُ: زرہ۔ اس کا معنی یہ ہے جب خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو زرہ پوری اور لمبی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کو پیچھے کھینچتی ہے اور اس کے دونوں پاؤں کے نشانات کو چھپا دیتی ہے۔

٥٦١ : وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی پاکیزہ کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا اور اللہ تو پاکیزہ ہی کو قبول کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر کے پھر اس کے مالک کے لئے اس کی تربیت کرتے ہیں۔ جس طرح کہ تم میں سے کوئی شخص بچھیرے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

"اَلْفَلُوُّ" بِفَتْحِ الْفَآءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ وَيُقَالُ اَيْضًا بِكَسْرِ الْفَآءِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيْفِ الْوَاوِ: وَهُوَ الْمُهْرُ.

اَلْفَلُوُّ: بچھیرا۔

٥٦٢ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ: اسْقِ

۵۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی صحرا میں جا رہا تھا اس نے ایک بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغیچے کو تو سیراب کر۔ وہ بادل علیحدہ

حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَآءَهُ فِيْ حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَآءُهُ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْحَرَّةُ" الْأَرْضُ الْمُلْبَسَةُ حِجَارَةً سَوْدَآءَ. "وَالشَّرْجَةُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الرَّآءِ وَبِالْجِيْمِ: هِيَ مَسِيْلُ الْمَآءِ.

ہوااور ایک پتھریلی زمین میں اپنا پانی برسایا۔ پھر ایک نالے نے ان نالوں میں سے اس سارے پانی کو جمع کیا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے چل دیا پس اچانک اس نے ایک آدمی کو اپنے باغ میں کھڑے دیکھا جو پانی کو اپنے کدال سے اپنے باغ میں لگا رہا تھا اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہاں فلاں۔ نام وہی تھا جو اس نے بادل سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس بادل کا یہ پانی ہے کہ تو فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر دے جو تیرا ہی نام ہے۔ تُو بتلا اس میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا اب جب تُو نے یہ کہا۔ تو میں بتاتا ہوں کہ میں جو کچھ اس کی آمدنی ہے اس کو دیکھتا ہوں اور اس کے تیسرے حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں اور میں اور میرے گھر والے تیسرا حصہ کھاتے ہیں اور تیسرا حصہ باغ میں دوبارہ لگا دیتا ہوں۔

اَلْحَرَّةُ: سیاہ پتھروں والی زمین۔
اَلشَّرْجَةُ: پانی کا نام۔

٦١: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى﴾ [الّیل: ١١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [التغابن: ١٦]

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَتَقَدَّمَتْ جُمْلَةٌ مِنْهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ.

باب: بخل کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پھر جس نے بخل کیا اور بے پرواہی اختیار کی اور بھلی بات کو جھٹلا دیا ہم اس کے لئے تنگی کا سامان مہیا کریں گے اور اس کا مال اس کو کام نہ دے گا جب وہ ہلاک ہوگا''۔ (اللیل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی نفس کے بخل سے بچا لیا گیا پس وہ وہی کامیاب ہے''۔ (التغابن)

احادیث تمام سابقہ باب میں گزری۔

٥٦٣: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ

۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰہِ قَالَ : "اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے اور بخل سے بچو۔ بخل نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا اور ان کو خون بہانے اور حرام کو حلال قرار دینے پر آمادہ کیا''۔ (مسلم)

٦٢ : بَابُ الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

باب: ایثار وہمدردی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر:٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهِ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ [الانسان:٨] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو خود بھوک ہو''۔ (الحشر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین' یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں'' (الانسان)......آیات کے آخر تک۔

٥٦٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ : وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَآءٌ – فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ : اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ : هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ : لَا، اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ – قَالَ : فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَاِذَا اَرَادُوا الْعَشَآءَ فَنَوِّمِيْهِمْ وَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِ السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ

٥٦٤ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں بھوک سے نڈھال ہوں۔ پس آپؐ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے ہاں پیغام بھیجا' انہوں نے جواب دیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپؐ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کا جواب دیا۔ یہاں تک کہ تمام نے اسی طرح کا جواب دیا کہ جس ذات نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا اس مہمان کی آج مہمانی کون کرے گا؟ ایک انصاری نے کہا میں یارسول اللہ! پس وہ اس کو لے کر اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی کو کہا رسول اللہؐ کے مہمان کا اکرام کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی بیوی کو کہا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں سوائے میرے بچوں کی خوراک کے۔ اس نے کہا ان کو کسی چیز سے بہلا دو جب وہ رات کا کھانا مانگیں پھر ان کو سلا دو۔ جب ہمارا مہمان داخل ہو تو دیا گل کر دینا اور ظاہر یہ کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ بیٹھ گئے۔ مہمانوں

الضَّيفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ ' فَلَمَّا اَصبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيفِكُمَا اللَّيلَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٦٥ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ ' وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

٥٦٦ : وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ ' وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ" فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٥٦٧ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فَقَالَتْ : نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهُ فَقَالَ فُلَانٌ : اكْسُنِيهَا مَا اَحْسَنَهَا فَقَالَ : "نَعَمْ" فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى

نے کھانا کھالیا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری۔ جب صبح ہوئی اور وہ نبی اکرمؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے مہمان کے ساتھ اس سلوک پر بہت خوش ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے''۔

۵۶۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا اور اپنی نگاہ دائیں بائیں گھمانے لگا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہو اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس بچا ہوا توشہ ہو پس وہ اس کو زادِ راہ دے دے جس کے پاس توشہ نہ ہو پھر آپؐ نے مال کی مختلف اقسام کا جتنا تذکرہ فرمانا تھا کر دیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد چیز میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔

(مسلم)

۵۶۷: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی چادر لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے تاکہ میں یہ آپؐ کو پہناؤں۔ آنحضرتؐ نے اس کو ضرورت کی چیز سمجھ کر قبول فرمالیا۔ پھر آپؐ اس چادر کو ازار کے طور پر باندھ کر ہمارے پس تشریف لائے۔ ایک شخص نے کہا یہ چادر کس قدر خوبصورت ہے یہ آپؐ مجھے پہنا دیں۔ آپؐ نے فرمایا بہت اچھا! پھر آپ مجلس میں بیٹھ گئے اور پھر

اللّٰہُ علیہ وسلّم فی المجلس ثمّ رجع فطواھا ثمّ ارسل بھا الیہ فقال لہ القوم: ما احسنت لبسھا النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم محتاجا الیھا ثمّ سألتہ وعلمت انّہ لا یردّ سائلا! فقال: انّی واللّٰہ ما سألتہ لالبسھا انّما سألتہ لتکون کفنی - قال سھل: فکانت کفنہ' رواہ البخاری.

٥٦٨ : وعن ابی موسٰی رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: "انّ الاشعریّین اذا ارملوا فی الغزو او قلّ طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثمّ اقتسموہ بینھم فی اناء واحد بالسّویّۃ فھم منّی وانا منھم" متّفق علیہ.

"ارملوا" فرغ زادھم او قارب الفراغ.

٦٣ : باب التنافس فی امور الاٰخرۃ والاستکثار ممّا یتبرّک بہ

قال اللّٰہ تعالٰی: ﴿وفی ذٰلک فلیتنافس المتنافسون﴾

[المطففین:٢٦]

٥٦٩ : وعن سھل بن سعد رضی اللّٰہ عنہ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اُتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ الاشیاخ فقال للغلام: "اتاذن لی ان اُعطی ھٰؤلاء؟" فقال الغلام: لا واللّٰہ یا رسول اللّٰہ لا اُوثر بنصیبی منک احدا فتلّہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی یدہ"

واپس تشریف لے گئے اور اس چادر کو اتار کر لپیٹا اور اس آدمی کی طرف بھیج دیا۔ اس شخص کو لوگوں نے کہا تو نے یہ اچھا نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنی ضرورت کے طور پر پہن رکھا تھا۔ پھر تو نے یہ جانتے ہوئے کہ آپؐ کسی سائل کو واپس نہیں کرتے آپ سے مانگ لیا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے یہ اپنے پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ میں نے اس لئے مانگی ہے تا کہ یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل کہتے ہیں کہ پھر یہ چادر ان کے کفن ہی کے کام آئی۔ (بخاری)

٥٦٨: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اشعری لوگوں کا جب جہاد میں زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینہ میں ان کے اہل وعیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے ان کو ایک کپڑے میں جمع کر دیتے ہیں پھر ایک برتن کے ساتھ ان کو آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (بخاری ومسلم)

اَرْمَلُوْا: زادراہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے۔

باب: آخرت کے معاملات میں باہمی مقابلہ اور متبرک چیزوں کو زیادہ طلب کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اس کے بارے میں چاہئے کہ رغبت کرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کریں" (مطففین)

٥٦٩: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مشروب لایا گیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ آپؐ کے دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دے دوں۔ لڑکے نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے پر کسی اور کو ترجیح نہیں دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ میں پیالہ دے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"تَلَّهُ" بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ: اَیْ وَضَعَهُ وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

٥٧٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "بَيْنَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰی؟ قَالَ: بَلٰی وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

دیا۔ (بخاری ومسلم)

تَلَّهُ: رکھ دیا۔ دے دیا۔

یہ با اعتماد لڑکے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

۵۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرما رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب ان کو اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے ان کے ربّ نے ان کو آواز دی اے ایوب! کیا میں نے تجھے غنی نہیں کر دیا ان چیزوں سے جو تو دیکھ رہا ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں آپ کی عزت کی قسم لیکن آپ کی برکت سے تو بے نیازی نہیں ہو سکتی۔ (بخاری)

٦٤: بَابُ فَضْلِ الْغَنِیِّ الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ اَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَّجْهِهٖ وَصَرَفَهُ فِیْ وُجُوْهِهِ الْمَأْمُوْرِ بِهَا

باب: شکر گزار غنی کی فضیلت اور وہ وہ ہے جو مال کو جائز طریقے سے لے اور مناسب مقامات پر خرچ کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰی﴾ [الليل: ٥-٧] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ يُؤْتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ يَرْضٰی﴾ [الليل: ١٧-٢١] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ [البقرة: ٢٧١] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پھر جس شخص نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بھلی بات کی تصدیق کی ہم اس کو آسانی کی طرف سہولت دے دیں گے''۔ (اللیل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب وہ جہنم سے بچا لیا جائے گا جو بڑا پرہیز گار ہے جو کہ اپنا مال پاکیزگی کیلئے دیتا ہے اور کسی کا اس کے اوپر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہے صرف اپنے بزرگ ربّ کی رضامندی کو چاہنے کیلئے وہ خرچ کرتا ہے اور عنقریب یقیناً وہ راضی ہو جائے گا''۔ (اللیل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم صدقات کو ظاہر کر کے دو تو یہ بہت خوب ہے اور اگر تم ان کو چھپاؤ اور فقراء کو دے دو تو وہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے وہ تم سے تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور اللہ تمہارے عملوں کی خبر رکھتے ہیں''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز تم کمال نیکی کو نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جس کو تم پسند کرتے ہو اور جو

عَلِيْمٌ﴾ [آل عمران:٩٢]

وَالْآيَاتُ فِيْ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

٥٧١ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ قَرِيْبًا.

٥٧٢ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْآنَاءُ" السَّاعَاتُ.

٥٧٣ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ : "وَمَا ذَاكَ؟" فَقَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ

چیز بھی تم خرچ کرو اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے"۔ (آل عمران)

نیکی کے راستے میں خرچ کرنے کے متعلق آیات کریمہ بہت معروف ہیں۔

۵۷۱: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے بارے میں رشک کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جسکو اللہ نے مال دیا اور پھر اس کو حق کے راستے میں خرچ کرنے پر لگا دیا اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت و سمجھ عنایت فرمائی۔ اس کے علاوہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اس کی تشریح قریب گزر چکی ہے۔

۵۷۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رشک دو آدمیوں کے بارے میں جائز ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو۔ پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے یعنی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے دوسرے نمبر پر وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اس کو دن رات کے اوقات میں خرچ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

الآناء: اوقات۔

۵۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء و مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے۔ مال والے لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں۔ وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ نہیں کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم غلام آزاد نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں جس سے تم اپنے لئے آگے جانے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے آگے سبقت کر جاؤ اور تم سے کوئی بھی زیادہ فضیلت والا نہ ہو مگر وہ شخص جو کرے جس طرح تم نے کیا۔

اللّٰهِ قَالَ: "تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً" فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ.

"الدُّثُوْرُ" اَلْاَمْوَالُ الْكَثِيْرَةُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو۔ پھر فقراء مہاجرین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ ہمارے مال والے بھائیوں نے سن لیا جو ہم نے کیا۔ چنانچہ انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عنایت فرمائے۔ (بخاری و مسلم)

الدُّثُوْرُ: کثیر مال۔

٦٥ : ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْاَمَلِ

باب: موت کی یاد اور تمناؤں میں کمی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ [آل عمران:١٨٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ [لقمان:٣٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ [الاعراف:٣٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے بے شک تمہیں قیامت کے دن پورا پورا اجر دیا جائے گا پس جو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کسی نفس کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کمائے گا اور نہ ہی یہ کسی نفس کو معلوم ہے کہ کس زمین میں اس کی موت آئے گی''۔ (لقمان) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب ان کا وقت مقررہ آ جاتا ہے تو ایک گھڑی بھی اس سے نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں''۔ (النحل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا پس وہی نقصان اٹھانے والا ہے اور تم خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو رزق دیا۔ اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت آئے اور یوں کہنے لگے کہ اے میرے ربّ تو نے مجھے کیوں نہ مہلت دی۔ قریب وقت کے لئے کہ میں صدقہ کر لیتا اور نیکوں میں سے بن جاتا۔ ہرگز اللہ تعالیٰ مہلت نہیں دیں گے کسی نفس کو بھی جب کہ اس کا وقت مقرر آ جائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے''۔ (المنافقون) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

[المنافقون:٩-١١] وقال تعالیٰ: ﴿حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ؟﴾ الى قوله تعالیٰ: ﴿كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ؟ قَالُوْا: لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ قَالَ: اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ [المؤمنون:٩٩-١١٥] وقال تعالیٰ: ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ [الحديد:١٦]

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

٥٧٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ

''یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے ربّ تو مجھے واپس کر دے تاکہ میں نیک اعمال کروں اس زندگی میں جس کو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز ایسا نہیں بے شک وہ ایک بات ہے جس کو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے برزخ ہے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک۔ پس جب صور میں پھونک ماردی جائے گی تو اس دن ان میں کوئی رشتہ دار نہیں رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے سوال کر سکیں گے۔ پس وہ شخص جس کے میزان بھاری ہوئے پس وہی کامیاب ہونے والا ہے اور وہ شخص جس کے میزان ہلکے ہوئے پس وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلس ڈالے گی اور وہ اس میں بدشکل ہو جائیں گے۔ کیا میری آیات تم پر نہ پڑھی جاتی تھیں کہ تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿کَمْ......﴾ کہ تم کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں آپ گنتی کرنے والوں سے پوچھ لیں۔ اللہ فرمائیں گے تم واقعتاً تھوڑا ٹھہرے ہو کاش کہ تم اس کو جان لیتے۔ کیا تم نے یہ گمان کر لیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس واپس نہیں لوٹائے جاؤ گے''۔ (المؤمنون) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہ کیا ایمان والوں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے جھک پڑیں اور جو کچھ حق اللہ نے نازل فرمایا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی۔ پس ان پر زمانہ طویل ہو گیا پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سارے ان میں سے فاسق ہیں۔ (الحدید)

آیات اس سلسلے کی بہت اور معروف ہیں۔

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو ناواقف یا مسافر ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سَبِيلٍ" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کہا کرتے تھے جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی صحت میں سے بیماری کے لئے اور اپنی زندگی ہی سے موت کے لئے حصہ لے لو یعنی تیاری کرلو۔ (بخاری)

٥٧٥ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَا حَقُّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

۵۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان شخص کے لئے کہ جس کے پاس کوئی وصیت کی چیز ہو یہ جائز نہیں کہ دو راتیں بھی وہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ (بخاری ومسلم) بالفاظ بخاری۔ مسلم کی روایت میں ہے تین راتیں ایسی گزارے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس موجود نہ ہو۔

٥٧٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ: "هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی لکیریں کھینچیں۔ پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا مقررہ وقت ہے پس وہ اسی دوران میں ہوتا ہے کہ سب سے قریب خط اس کے درمیان آجاتا ہے۔

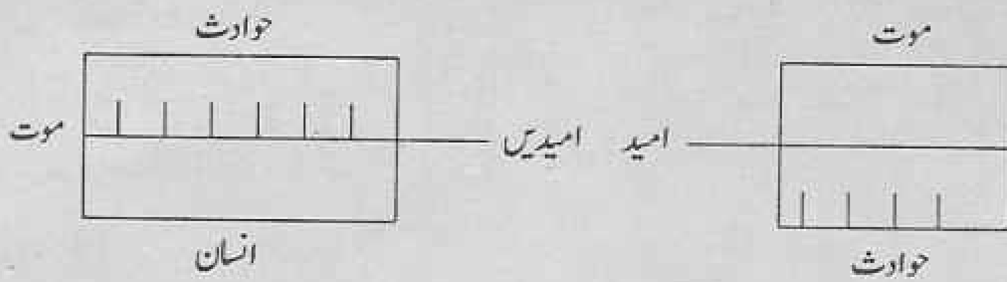
(بخاری)

٥٧٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ فَقَالَ: هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيطًا بِهِ - اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کا خط کھینچا اور اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو اس مربع کے درمیان سے نکلنے والا تھا اور چھوٹے چھوٹے خط کھینچے جو اس وسط کے درمیان تھے پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت مقررہ۔ اور یہ اس کا گھیرا ڈالا ہوا ہے اور یہ باہر نکلنے والی اس کی امید ہے اور یہ چھوٹے خط یہ حوادثات ہیں۔ اگر ایک حادثہ اس سے خطا کرتا ہے دوسرا آکر دبوچ لیتا ہے اور اگر اس سے نکلتا ہے تو تیسرا آکر دبوچ لیتا ہے۔

(بخاری)

وهذه صُوْرتُهٗ- | اس کی صورت یہ ہوگی۔



۵۷۸ : وعن ابی ھُریرۃ رضی اللّٰہ عنہُ انَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قالَ : "بادِرُوْا بالاعمالِ" سبعًا ھلْ تنتظِرُوْنَ الَّا فقرًا مُّنسیًا ' اَوْ غِنًی مُّطغیًا ' او مرضًا مُّفسِدًا اوْ ھرمًا مُّفنِدًا او موتًا مُّجھِزًا او الدَّجالَ فشرُّ غائبٍ یُّنتظرُ ' او السّاعۃَ فالسّاعۃُ اَدھٰی وَامرُّ رواہُ التِّرمذِیُّ وقالَ : حدیثٌ حسنٌ.

۵۷۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کر رہے ہو یا سرکشی میں ڈالنے والی مالداری کا یا بگاڑ دینے والی بیماری کا یا سٹھیا دینے بڑھاپے کا یا تیار موت کا یا دجال کا۔ پس وہ تو بدترین غائب چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے باقیات کا۔ قیامت تو بہت بڑی مصیبت یا تلخ ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۵۷۹ : وعنہُ قالَ : قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "اَکثِرُوْا مِنْ ذِکرِ ھادِمِ اللَّذَّاتِ" یَعْنِی الْمَوْتَ' رواہُ التِّرمذِیُّ وقالَ : حدیثٌ حسنٌ.

۵۷۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لذتوں کو لٹانے والی یعنی موت کا کثرت سے انتظار کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۵۸۰ : وعن اُبیِّ بنِ کعبٍ رضی اللّٰہُ عنہُ قال : کانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذا ذھبَ ثُلُثُ اللَّیلِ قامَ فقالَ : "یاَیُّھا النّاسُ اذکُرُوا اللّٰہَ' جاءَتِ الرّاجفۃُ تتبعُھا الرّادفۃُ' جاءَ الْمَوْتُ بِما فیہِ' جاءَ الْمَوْتُ بِما فیہِ" قُلْتُ : یا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنّی اُکثِرُ الصَّلاۃَ علَیکَ فکَمْ اَجعَلُ لکَ مِنْ صَلاتِی؟ فقالَ : "ما شِئْتَ؟" قُلْتُ : الرُّبُعَ؟ قالَ : "ما شِئتَ فَاِنْ زِدْتَ فھُوَ خیرٌ لکَ" قُلْتُ : فالنِّصفَ؟ قالَ

۵۸۰ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تیسرا حصہ گزر جاتا تو آپؐ عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ لرزہ طاری کر دینے والی اور اس کے پیچھے آنے والا آ گیا۔ موت اپنی ساری ہولناکیوں سمیت آ گئی موت جو کچھ اس میں ہے وہ سب کے ساتھ آ گئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ پر اکثر درود پڑھتا ہوں میں کتنا وقت درود کے لئے مقرر کروں؟ آپؐ نے فرمایا جتنا تو چاہتا ہے میں نے عرض کیا چوتھائی۔ پھر فرمایا جتنا تو چاہتا ہے اگر تو نے اضافہ کیا تو وہ تیرے لئے بہت بہتر ہے۔ میں نے کہا آدھا فرمایا جتنا تو چاہتا

"مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ہے اگر تو نے اس سے زیادہ اضافہ کیا تو وہ تیرے لئے بہت بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی۔ فرمایا جتنا تو چاہتا ہے پس اگر تو نے بڑھا دیا تو تیرے لئے بہت بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ میں اپنا سارا وقت آپ پر درود پڑھنے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تیرے غموں کے لئے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کو بخش دیا جائے گا (ترمذی) اور اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

٦٦: بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُوْلُهُ الزَّائِرُ؟

باب: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت مستحب ہے اور زیارت کرنے والا کیا کہے؟

٥٨١: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُوْرَ الْقُبُوْرَ فَلْيَزُرْ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْآخِرَةَ".

۵۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ پس اب تم ان کی زیارت کیا کرو (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے وہ زیارت کرے۔ پس بے شک وہ آخرت کو یاد دلانے والی ہے۔

٥٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت ﷺ کی جب میرے ہاں باری ہوتی تو آپؐ رات کے آخری حصہ میں بقیع کی طرف نکل جاتے اور فرماتے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ": اے مسلمان! گھر والو تمہیں سلام ہو تمہارے پاس آ گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا۔ کل جس کا وقت مقرر کیا گیا تھا اور بے شک اللہ نے چاہا تو ہم تمہیں ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔ (مسلم)

٥٨٣: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

۵۸۳: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ لوگوں کو سکھاتے جب وہ قبروں کی طرف جاتے وہ اس طرح کہا کرتے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ......" اے مسلمان اور مومن گھر والو تم پر سلام ہو بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہیں ملنے والے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ

"نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

٥٨٤ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی کچھ قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے ان کی طرف چہرے کا رخ فرما کر کہا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ" سلام ہوا ے قبروں والے تم پر اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٦٧ : بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّى الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ وَلَا بَاْسَ بِهٖ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِى الدِّيْنِ

باب: کسی جسمانی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا مکروہ ہے مگر دین میں فتنہ کے خوف سے کوئی حرج نہیں

٥٨٥ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ، اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ، وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا".

۵۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو شاید اس کی نیکیاں بڑھ جائیں اور اگر گناہگار ہے تو شاید وہ توبہ کر لے۔ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کے الفاظ ہیں مسلم کی روایت میں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ہے اس میں فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی موت کی تمنا نہ کرے اور آنے سے پہلے اس کے لئے دعا بھی نہ کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا اور مؤمن کے لئے اس کی عمر بھلائی کا ذریعہ ہے۔

٥٨٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّىْ، وَتَوَفَّنِىْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّىْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا کسی دنیاوی دکھ کی وجہ سے نہ کرے۔ اگر ایسا کرنا ضروری ہو جائے تو یوں کہے "اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّىْ....." اے اللہ جب تک زندگی میں میرے لئے بہتری ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔ (بخاری و مسلم)

٥٨٧ : وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ : اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا ، وَاِنَّا اَصَبْنَا مَالًا لَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ وَلَوْ لَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَهُوَ يَبْنِىْ حَائِطًا لَهٗ فَقَالَ : "اِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ يُنْفِقُهٗ اِلَّا فِىْ شَىْءٍ يَجْعَلُهٗ فِىْ هٰذَا التُّرَابِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ.

۵۸۷: حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب بن الارت کی بیمار پرسی کے لئے ان کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے حضرت خباب نے فرمایا کہ ہمارے وہ ساتھی جو گزر گئے اور چلے گئے دنیا نے ان کے اجر کو کم نہیں کیا اور ہم نے اتنی دولت پالی جس کے لئے ہم کوئی جگہ نہیں پاتے سوائے مٹی کے۔ اگر پیغمبر ﷺ نے موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ پھر کچھ وقت کے بعد ہم دوسری مرتبہ حاضر ہوئے جب وہ اپنی دیوار تعمیر کر رہے تھے پس انہوں نے فرمایا کہ بے شک مسلمان کو ہر چیز کا اجر ملتا ہے جس کو وہ خرچ کرے مگر اس چیز میں جس کو وہ اس مٹی میں لگائے۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

٦٨ : بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: پرہیز گاری اختیار کرنا اور شبہات کا چھوڑنا

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ﴾ [النور:١٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر:١٤]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس کو ہلکا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ کے ہاں بہت بھاری چیز تھی''۔ (النور) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک آپ کا ربّ البتہ گھات میں ہے''۔ (الفجر)

٥٨٨ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ ، وَمَنْ وَقَعَ فِى الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِىْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ ، اَلَا وَاِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ

۵۸۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بے شک حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے جو آدمی شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا۔ جس طرح کہ وہ چرواہا جو چراگاہ کے اردگرد جانور چراتا ہے قریب ہے کہ اس کا جانور اُس میں چرے۔ اچھی طرح سن لو؟ بے شک ہر بادشاہ کے لئے ایک چراگاہ ہے؟ بے شک اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ بے شک جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔

الْجَسَدُ كُلُّهُ : وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ : اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ' وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ.

خبردار وہ دل ہے۔ (بخاری ومسلم)

دونوں نے اس کو قریب الفاظ سے روایت کیا۔

٥٨٩ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ : "لَوْ لَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٨٩: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک کھجور پائی۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے اس کے صدقہ میں سے ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس کو ضرور کھا لیتا۔ (بخاری ومسلم)

٥٩٠ : وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"حَاكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ ' اَيْ تَرَدَّدَ فِيْهِ.

٥٩٠: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس کے بارے میں مطلع ہوں۔ (مسلم)

حَاكَ : کھٹکے۔

٥٩١ : وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ؟" قُلْتُ : نَعَمْ - فَقَالَ : "اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ ' وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ ' رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِيْ مُسْنَدَيْهِمَا.

٥٩١: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نیکی کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دل سے پوچھ لو۔ نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو اور نفس مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینے میں اس کے متعلق تردد ہو۔ خواہ اس کے متعلق مجھے لوگ فتویٰ دیں اور فتویٰ دیں۔ حدیث حسن ہے۔ (مسند احمد' مسند دارمی)

٥٩٢ : وَعَنْ اَبِيْ سِرْوَعَةَ "بِكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا" عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ : اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا ' فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ : مَا

٥٩٢: حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کی تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اور اس لڑکی کو جس سے اس نے شادی کی ہے دودھ پلایا ہے۔ تو عقبہ نے اس کو کہا مجھے معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا اور نہ تو نے مجھے قبل ازیں اس کی

اعلمُ انّكَ ارضعتنيْ وَلا اخبرتني فركبَ الى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بالمدينة فسالهُ فقال رسُوْلُ اللهِ ﷺ : "كيفَ وقدْ قيلَ؟" ففارقها عُقبةُ ونكحتْ زوجًا غيرهُ" رواهُ البُخاريُّ.

"إهابٌ" بكسرِ الهمزةِ "وعزيزٌ" بفتح العين وبزاي مكررةٍ

خبر دی۔ پس وہ سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں دریافت کیا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نکاح کیسے رہ سکتا ہے جبکہ اس کے بارے میں کہا جا چکا۔ پس عقبہ نے اس سے جدائی اختیار کی اور اس لڑکی نے کسی اور مرد سے شادی کر لی۔ (بخاری)

اِهابٌ۔ عزیز.

۵۹۳ : وعن الحسن بن عليٍّ رضي اللهُ عنهما قال : حفظتُ من رَسُوْلِ اللهِ ﷺ : "دعْ ما يُريبُكَ الى ما لا يُريبُكَ" رواهُ الترمذيُّ وقال : حديثٌ حسنٌ صحيحٌ، معناهُ : اتركْ ما تشكُّ فيهِ وخُذْ ما لا تشكُّ فيهِ.

۵۹۳ : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے: "دَعْ مَا يُرِيبُكَ الى مَالا يُرِيبُكَ" تم اس چیز کو چھوڑ دو جو شک میں ڈال دے اور اس کو اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکوک کو چھوڑ دو اور اس کو اختیار کرو جو غیر مشکوک ہو۔

۵۹۴ : وعنْ عائشةَ رضي اللهُ عنها قالتْ : كانَ لابي بكرٍ الصِّدِّيقِ رضي اللهُ عنهُ غلامٌ يُخرجُ لهُ الخراجَ وكانَ ابُو بكرٍ يأكلُ منْ خراجهِ فجاءَ يومًا بشيءٍ فأكلَ منهُ ابُوبكرٍ، فقالَ لهُ الغلامُ : تدري ما هذا؟ فقالَ ابُوبكرٍ : وما هُوَ؟ فقالَ : كُنتُ تكهنتُ لإنسانٍ في الجاهليةِ وما أُحسنُ الكهانةَ إلا أني خدعتهُ فلقيني فأعطاني بذلكَ هذا الذي أكلتَ منهُ، فأدخلَ ابُوبكرٍ يدهُ فقاءَ كُلَّ شيءٍ في بطنهِ" رواهُ البُخاريُّ.

۵۹۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو کمائی کر کے لاتا اور آپ اس کی کمائی سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا۔ آپ نے اس میں کچھ کھایا۔ غلام نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے یہ کیا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک نجومیوں والی پیشین گوئی کی تھی اور میں کہانت کو اچھی طرح نہ جانتا تھا صرف میں نے اسے دھوکہ دیا پس آج وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے یہ دیا یہ وہی ہے جس سے آپ نے کھایا ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کر کے پیٹ میں جو کچھ تھا قے کر دیا۔ (بخاری)

"الخراجُ" شيءٌ يجعلهُ السيدُ على عبدهِ يؤديهِ كُلَّ يومٍ وباقي كسبهِ يكونُ للعبدِ.

اَلْخَرَاجُ: وہ رقم جو آقا اپنے غلام ماذون پر یومیہ مقرر کرتا ہے اور باقی غلام کا ہوتا ہے۔

٥٩٥ : وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ الَافٍ وَفَرَضَ لِابْنِهٖ ثَلَاثَةَ الَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقِيْلَ لَهٗ : هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ؟ فَقَالَ : اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبُوْهُ يَقُوْلُ : لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٩٦ : وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا مِمَّا بِهٖ بَاْسٌ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٦٩ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّيْنِ وَوُقُوْعٍ فِيْ حَرَامٍ وَشُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيْرٌ مُبِيْنٌ﴾ [الذاريات: ٥٠]

٥٩٧ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اَلْمُرَادُ "بِالْغَنِيِّ" غَنِيُّ النَّفْسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ.

٥٩٨ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ

٥٩٥ : حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطا[ب] اللہ تعالیٰ عنہ نے مہاجرین اوّلین کا وظیفہ چار ہزار درہم مقرر [فرمایا] اپنے بیٹے کے لئے تین ہزار پانچ سو مقرر فرمایا۔ ان کو کہا [گیا] وہ مہاجرین میں سے ہے تو آپ ان کا حصہ کیوں کم کرتے [ہیں] تو آپ نے فرمایا اس کے باپ نے اس کو ہجرت کروائی [اس کا] مطلب یہ ہے کہ وہ ان کی طرح نہیں جنہوں نے بذات [خود] ہجرت کی۔ (بخاری)

٥٩٦ : حضرت عطیہ بن عروہ سعدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت [ہے] کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ پرہیزگاروں کے [مقام] تبھی پہنچ سکتا ہے۔ جبکہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جن میں کوئی [حرج] نہ ہو۔ اس خطرے سے کہ وہ ان میں مبتلا ہو جن میں حرج [ہے۔] (ترمذی) یہ روایت حسن ہے۔

باب: لوگوں اور زمانے کے بگاڑ، دین میں فتنہ اور حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے وقت علیحدگی اختیار کرنا بہتر ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو، [بے شک] میں تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں''۔ (الذاریات)

٥٩٧ : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت [ہے] کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بے شک اللہ [تعالیٰ] پرہیزگار مخلوق سے بے نیاز اور پوشیدہ رہنے والے بندے کو [پسند کرتا] ہے''۔ (مسلم)

اَلْغَنِيُّ سے یہاں مراد دل کے غنا والا ہے جیسے پچھلی صحیح حدیث [میں] گزرا ہے۔

٥٩٨ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت [ہے] ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا شخص افضل [ہے؟] آپ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے نفس ا[ور]

وَمَالِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّہٗ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ "یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

کے ساتھ جہاد کرنے والا ہے۔ عرض کی پھر کون؟ فرمایا وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کر اپنے ربّ کی عبادت کر رہا ہو اور ایک روایت میں ہے وہ اللہ سے ڈرتا اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہو"۔ (بخاری ومسلم)

۵۹۹ : وَعَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "یُوْشِکُ اَنْ یَکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتَّبِعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

وَ "شَعَفُ الْجِبَالِ" : اَعْلَاھَا.

۵۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے جائے گا۔ (بخاری)

شَعَفُ الْجِبَالِ: پہاڑوں کی چوٹیاں۔

۶۰۰ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ" فَقَالَ اَصْحَابُہٗ : وَاَنْتَ؟ قَالَ : نَعَمْ، کُنْتُ اَرْعَاھَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۶۰۰ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھی بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا آپ نے بھی؟ آپ نے ارشاد فرمایا جی ہاں! میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

۶۰۱ : وَعَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ : "مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّہٗ، اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَۃٍ مِنْ ھٰذِہِ الشُّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

"یَطِیْرُ" : اَیْ یُسْرِعُ "وَمَتْنُہٗ" : ظَھْرُہٗ. "وَالْھَیْعَۃُ": الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ. "وَالْفَزْعَۃُ" : نَحْوُہٗ. "وَمَظَانُّ الشَّیْءِ" اَلْمَوَاضِعُ الَّتِیْ

۶۰۱ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں تھامنے والا ہو اور اس کی پشت پر ہوا میں اڑتا ہو۔ جب بھی کوئی خوفناک آواز یا گھبراہٹ سنتا ہے تو اس پر اڑ کر قتل ہو جانے کے لئے وہاں پہنچ جاتا ہے یا موت کے مقامات کو تلاش کرتا ہے یا پھر وہ آدمی جو اپنی بکریوں میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہ کر نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت تک اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اور لوگوں میں سے وہ خیر یا بہتر حالت پر ہے۔ (مسلم)

یَطِیْرُ : وہ تیزی کرتا ہے۔ بَطْنَہٗ : اس کی پشت۔

اَلْھَیْعَۃُ : لڑائی کے لئے پکار۔

اَلْفَزْعَۃُ : اس کا بھی وہی مطلب ہے۔

يظُنُّ وُجُودَهُ فِيهَا. "وَالْغُنَيْمَةُ" بِضَمِّ الْغَيْنِ. تَصْغِيرُ الْغَنَمِ. "وَالشَّعَفَةُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ وَالْعَيْنِ: وَهِيَ أَعْلَى الْجَبَلِ.

مَظَانُّ الشَّيْءِ: جہاں کسی چیز کے ملنے کا گمان ہو۔
الْغُنَيْمَةُ: یہ غنم کی تصغیر ہے تھوڑی بکریاں۔
شَعَفَةٌ: پہاڑ کی چوٹی۔

٧٠: بَابُ فَضْلِ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُورِ جُمَعِهِمْ وَجَمَاعَاتِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْخَيْرِ، وَمَجَالِسِ الذِّكْرِ مَعَهُمْ، وَعِيَادَةِ مَرِيضِهِمْ وَحُضُورِ جَنَائِزِهِمْ وَمُوَاسَاةِ مُحْتَاجِهِمْ، وَإِرْشَادِ جَاهِلِهِمْ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَّصَالِحِهِمْ، لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَمَعَ نَفْسَهُ عَنِ الْإِيذَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الْأَذٰى

باب: لوگوں کے ساتھ میل جول، جمعہ اور جماعتوں میں شرکت، ذکر اور بھلائی کے مقامات پر حاضری، بیماروں کی عیادت، جنازوں میں حاضر ہونا، محتاج کی خبر گیری، ناواقف کی راہنمائی اور دیگر بھلے کاموں میں شرکت کرنا جو آدمی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرسکتا ہے اور ایذاء سے اپنے نفس کو روک سکتا اور دوسروں کی ایذاء پر صبر کرسکتا ہے ان سب کی فضیلت

اِعْلَمْ أَنَّ الْاِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي ذَكَرْتُهُ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَكْثَرِ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ.

امام نووی فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ میل جول اس طریقے سے جس کا میں نے ذکر کیا نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ سارے انبیاء علیہم الصلوات والسلام اور اسی طرح خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد تبع تابعین اور ان کے بعد علماء مسلمین اور ان کے نیک لوگ سب کے ہاں پسندیدہ ہے اور اکثر تابعین کا یہی مسلک ہے اور اس کو امام شافعی، احمد اور اکثر فقہاء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ [المائدة: ٢] وَالْآيَاتُ فِي مَعْنَى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو''۔
اس سلسلہ کی آیات بہت زیادہ اور مشہور ہیں۔

٧١ : بَابُ التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِينَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الشعراء:٢١٥] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ [المائدة:٥٤] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ [الحجرات:١٣] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ [النجم:٣٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا : مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ' اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ؟ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ [الاعراف:٤٨،٤٩]

باب: تواضع اور مومنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو اپنے بازو کو جھکا دے ان مومنوں کے لئے جو تیرے پیروکار ہیں''۔ (الشعراء) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر گیا اللہ عنقریب ایسی قوم کو لائیں گے جن سے وہ محبت کریں گے' وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ مومنوں کے ساتھ نرمی کرنے والے اور کافروں پر غالب اور زبردست ہوں گے''۔ (المائدہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والے اللہ کے ہاں وہ ہیں جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہیں''۔ (الحجرات) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اپنے آپ کو پاک مت قرار دو وہ خوب جانتا ہے اس کو جو بڑے تقویٰ والا ہے''۔ (النجم) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اعراف والے آواز دیں گے ان آدمیوں کو جن کو وہ ان کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے کہیں گے تمہاری پارٹی نے تم کو کوئی فائدہ نہ دیا اور ان چیزوں سے جن پر تم تکبر کرتے تھے۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں اٹھاتے تھے۔ ان کو اللہ رحمت عنایت نہیں فرمائیں گے تم داخل ہو جاؤ جنت میں نہ تم پر کوئی خوف ہو گا اور نہ تم غمگین ہو گے''۔ (اعراف)

٦٠٢ : وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۲: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع (عاجزی وانکساری) اختیار کرو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی بھی دوسرے پر فخر نہ کرے نہ دوسرے پر زیادتی کرے۔ (مسلم)

٦٠٣ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۶۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ ' وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا ' وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور جتنا بندہ درگزر کرتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتے ہیں اور جس نے اللہ کے لئے تواضع کی اللہ نے اس کو بلند کر دیا۔ (مسلم)

٦٠٤ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۴ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گزر چند بچوں کے پاس سے ہوا جن کو انہوں نے سلام کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

٦٠٥ : وَعَنْهُ قَالَ : اِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اِمَاءِ الْمَدِيْنَةِ لَتَاْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے کہ مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔ (بخاری)

٦٠٦ : وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ : كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ ' فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۶ : حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ وہ کہنے لگیں کہ آپ گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ (بخاری)

٦٠٧ : وَعَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ تَمِيْمِ بْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ؟ فَاَقْبَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ ' فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۷ : حضرت ابورفاعہ تمیم بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ایک مسافر آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے اسے دین کا پتا نہیں۔ رسول اللہؐ میری طرف خطبہ چھوڑ کر متوجہ ہوئے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ گئے۔ آپ کے لئے ایک کرسی لائی گئی جس پر آپ تشریف فرما ہوئے اور مجھے وہ سکھلانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا۔ پھر اپنے خطبے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے آخری حصے کو مکمل فرمایا۔ (مسلم)

٦٠٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ : وَ قَالَ: "اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا

۶۰۸ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو اس سے وہ مٹی کو دور کر کے اس کو کھالے اور اس کو

يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ" وَامَرَ اَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ قَالَ : فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِىْ اَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پیالے کو چاٹ لیا کریں۔ ارشاد فرمایا تم نہیں جانتے ہو؟ کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

٦٠٩ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ" قَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۶۰۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھی بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور آپ بھی؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط پر چراتا تھا۔ (بخاری)

٦١٠ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَلَوْ اُهْدِىَ اِلَىَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۶۱۰ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے پائے یا بازو کھانے کی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں اور اگر میرے پاس پائے یا بازو ہدیۃً بھیجے گئے تو میں ضرور قبول کروں گا۔ (بخاری)

٦١١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ اَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ، فَجَاءَ اَعْرَابِىٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ النَّبِىُّ ﷺ فَقَالَ : "حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَىْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۶۱۱ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹ سبقت نہیں کر سکتا تھا ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس سے آگے نکل گیا یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گرانی کو پہچان لیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو بھی چیز دنیا میں بلند ہے اس کو نیچا کر دے۔ (بخاری)

٧٢: بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

باب: تکبر اور خود پسندی کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [القصص:٨٣] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا﴾ [الاسراء:٣٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہم مقرر کریں گے جو زمین میں بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد اور اچھا انجام متقین کا ہے''۔ (القصص) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہ زمین میں تو اکڑ کر مت چل'' (الاسراء) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تو اپنے رخسار کو لوگوں کے لئے مت پھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں

تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ [لقمان:١٨] وَمَعْنٰی: "تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ": اَیْ تُمِیْلُہٗ وَتُعْرِضُ بِہٖ عَنِ النَّاسِ تَکَبُّرًا عَلَیْھِمْ. "وَالْمَرَحُ" التَّبَخْتُرُ. وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَیْھِمْ وَاٰتَیْنٰہُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَہٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ اِذْ قَالَ لَہٗ قَوْمُہٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ﴾ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی: ﴿فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ﴾ [القصص:٧٦-٨١] الْاٰیَاتِ.

کرتے۔ (لقمان)

تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ: کا معنی ہے تکبر کی وجہ سے لوگوں سے چہرہ پھیرنا۔

اَلْمَرَحُ: اکڑنا' اترانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا۔ پس اس نے ان پر سرکشی کی ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے کہ جن کی چابیاں ایک طاقتور جماعت کو بوجھل کر دیتی تھیں۔ جب اس کو اس کی قوم نے کہا مت اتراؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ اکڑنے والے کو پسند نہیں کرتے'' .... ''پس ہم نے اس کو گھر سمیت دھنسا دیا''۔ (القصص)

٦١٢: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ!" فَقَالَ رَجُلٌ: "اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنَۃً؟" قَالَ: "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ الْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

"بَطَرُ الْحَقِّ": دَفْعُہٗ وَرَدُّہٗ عَلٰی قَائِلِہٖ. "وَغَمْطُ النَّاسِ" بِمَعْنٰی احْتِقَارُھُمْ.

٦١٢: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک ذرّے کے برابر تکبر ہو۔ ایک شخص نے پوچھا بے شک آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے خوبصورت ہوں اور اس کے جوتے خوبصورت ہوں۔ ارشاد فرمایا بے شک اللہ جمال والے ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں۔ کِبرُ حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ (مسلم)

بَطَرُ الْحَقِّ: حق کو رد کرنا۔

غَمْطُ النَّاسِ: لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

٦١٣: وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ: "کُلْ بِیَمِیْنِکَ" قَالَ: لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتَ: مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ" قَالَ: فَمَا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

٦١٣: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: خدا کرے کہ تو طاقت نہ رکھے۔ اس کو تکبر نے اس بات سے روکا تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ اپنا دایاں ہاتھ منہ کی طرف نہیں اٹھا سکا۔ (مسلم)

٦١٤ : وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِىْ بَابِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

٦١٤: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کیا میں تم کو آگ والوں کے بارے میں نہ بتلا دوں؟ ہر سرکش، بخیل، متکبر جہنمی ہے۔ (بخاری و مسلم) اس کی تشریح ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ روایت نمبر ۲۵۲ میں گزر چکی۔

٦١٥ : وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ : فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ - فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا : اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِىْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ ، وَاِنَّكِ النَّارُ عَذَابِىْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦١٥: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ و جنت نے آپس میں جھگڑا کیا۔ آگ نے کہا میرے اندر سرکش اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مساکین ہوں گے۔ پھر اللہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت تو رحمت ہے تیرے ساتھ جس کو میں چاہوں گا رحم کروں گا اور آگ سے کہا کہ اے آگ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ جس کو میں چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے۔ (مسلم)

٦١٦ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦١٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو نہیں دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو کھینچا۔ (بخاری و مسلم)

٦١٧ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ : شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْعَائِلُ" : اَلْفَقِيْرُ.

٦١٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ انہیں پاک فرمائیں گے اور نہ ہی انہیں رحمت سے دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) بوڑھا زانی، (۲) جھوٹا بادشاہ، (۳) متکبر فقیر۔ (مسلم)

اَلْعَائِلُ: فقیر

٦١٨ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "اَلْعِزُّ اِزَارِىْ ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ - فَمَنْ نَازَعَنِىْ فِىْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَدْ عَذَّبْتُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦١٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں عزت میرا پہناوا ہے اور کبریائی میری چادر ہے۔ پس جو ان میں سے کسی ایک چیز کی مجھ سے کھینچا تانی کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔ (مسلم)

٦١٩ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ يَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ" اَيْ مُمَشِّطُهُ.

"يَتَجَلْجَلُ" بِالْجِيْمَيْنِ : اَيْ يَغُوْصُ وَيَنْزِلُ.

٦١٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے ایک جوڑے میں چل رہا تھا اور اس کو اپنا آپ اچھا معلوم ہو رہا تھا اس کے سر پر کنگھی کی ہوئی تھی اپنی چال میں وہ اترا رہا تھا۔ اسی وقت اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔ پس وہ زمین میں قیامت تک دھنستا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ : بالوں پر کنگھی کی ہوئی۔

يَتَجَلْجَلُ: اُترتا جائے گا۔

٦٢٠ : وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهُ مَا اَصَابَهُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ – وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ" اَيْ يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ.

٦٢٠: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سرکشوں میں لکھا جاتا ہے پس اس کو وہی سزا ملے گی جو ان کو ملی۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ: بڑائی اور تکبر کرتا ہے۔

٧٣ : بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: اعلیٰ اخلاق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [ن:٤] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ [آل عمران:١٣٤] اَلْاٰيَه.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بے شک آپ (ﷺ) اعلیٰ اخلاق پر ہیں''۔ (نون)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں''۔ (آل عمران)

٦٢١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٢١: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ (بخاری و مسلم)

٦٢٢ : وَعَنْهُ قَالَ : مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ

٦٢٢: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے میں نے کسی بڑے موٹے ریشم کو اور نہ باریک ریشم کو چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ مجھے آپؐ نے کبھی بھی اُف تک نہیں

فَمَا قَالَ لِیْ قَطُّ 'اُفٍّ' وَلَا قَالَ لِشَیْءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَیْءٍ لَمْ اَفْعَلْهُ: اَلَّا فَعَلْتَ كَذَا؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فرمایا اور نہ ہی کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا یہ فرمایا کہ یہ تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا' جو میں نے نہیں کیا کہ تو نے اس طرح کیوں نہ کیا؟

٦٢٣ : وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَهْدَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَیَّ ' فَلَمَّا رَاٰی مَا فِیْ وَجْهِیْ قَالَ : "اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا لِاَنَّا حُرُمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۳: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ آپؐ نے مجھے واپس کر دیا اور جب میرے چہرے پر اثرات دیکھے تو فرمایا ہم نے تیرا یہ ہدیہ اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

٦٢٤ : وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ : "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ' وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۴: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔ (مسلم)

٦٢٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا – وَكَانَ يَقُوْلُ : "اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۵ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے اور نہ بتکلف فحش کہنے والے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

٦٢٦ : وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِیْ مِيْزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ ' وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۲۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کے میزان میں قیامت کے دن حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی بھاری چیز نہ ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بدکلامی اور بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

"اَلْبَذِیُّ" هُوَ الَّذِیْ يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ وَرَدِیْءِ الْكَلَامِ.

اَلْبَذِیُّ : بے ہودہ اور ردی باتیں کرنے والا۔ ایسا شخص جو ہر وقت بے حیائی پر کمربستہ رہے۔

٦٢٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ ، قَالَ : "تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ : "اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٦٢٧ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا۔ لوگوں کو جنت میں لے جانے والے اعمال کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ڈر اور حسن اخلاق۔ پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ کونسی چیزیں لوگوں کو زیادہ آگ میں لے جانے والی ہیں؟ فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔ (ترمذی)
کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٢٨ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٦٢٨ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومنوں میں حسن اخلاق والے کامل مومن ہیں اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے بارے میں سب سے بہتر ہیں۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٢٩ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٦٢٩ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک مومن اپنے حسن اخلاق سے ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور شب بیدار کا درجہ پا لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

٦٣٠ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا ، وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، اَبُوْدَاوُدَ.
"اَلزَّعِيْمُ" : اَلضَّامِنُ.

٦٣٠ : حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کے لئے، جس نے حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دیا، جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور اس شخص کے لئے بھی جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جس نے جھوٹ کو چھوڑ دیا خواہ مزاح کے طور پر ہی ہو اور اس شخص کے لئے بھی جنت کے بلند ترین مقام میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنا لیا۔ (ابوداؤد) حدیث صحیح ہے۔
الزَّعِيْمُ : ضامن

٦٣١ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا ، وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ

٦٣١ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پیارا اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب مجلس کے لحاظ سے وہ شخص ہوگا جو اخلاق میں سب سے اچھا ہوگا اور تم میں سب سے زیادہ

وَابْعَدَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيمَةِ وَالثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: "الْمُتَكَبِّرُوْنَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"وَالثَّرْثَارُ" هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا. "وَالْمُتَشَدِّقُ" الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِمِلْءِ فِيْهِ تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا بِكَلَامِهِ. "وَالْمُتَفَيْهِقُ" اَصْلُهُ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِيْ يَمْلَأُ فَمَهُ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ وَيُغْرِبُ بِهِ تَكَبُّرًا وَّارْتِفَاعًا وَّاِظْهَارًا لِلْفَضِيْلَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى.

ناپسندیدہ اور زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو بہت زیادہ باتیں کرنے والے، بناوٹ کرنے والے اور تکبر سے منہ کھول کر باتیں کرنے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتونی اور بناوٹ والے لوگ تو ہم سمجھ گئے مُتَفَیْھِقُوْنَ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ متکبر ہیں۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

وَالثَّرْثَارُ: بہت تکلف سے بات کرنے والے۔

اَلْمُتَشَدِّقُ: اعلیٰ گفتگو کا حامل ظاہر کرنے والا جو اپنے کلام کو منہ بھر کر اور لوگوں پر اپنے کلام کی بڑائی ظاہر کرنے والا ہو۔ اَلْمُتَفَیْھِقُ اس کی اصل اَلْفَھْقُ ہے اور وہ منہ بھرنے کو کہتے ہیں، یعنی جو منہ بھر کر کلام کرتا ہے اور منہ کو وسیع کرتا ہے اور دوسروں پر بڑائی اور بلندی ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی فضیلت کو ظاہر کرنے کے لئے تکبر سے باتیں کرتا ہے (ترمذی) نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے حسن خلق کی تفسیر خندہ پیشانی، سخاوت سے کام لینا اور ایذاء نہ پہنچانا سے کی ہے۔

٧٤: بَابُ الْحِلْمِ وَالْاَنَاةِ وَالرِّفْقِ

باب: حوصلہ، نرمی اور سوچ سمجھ کر کام کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ [الاعراف: ١٩٩] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ [فصلت: ٣٤-٣٥] وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''عفو و درگزر کو لازم پکڑو اور بھلائی کا حکم کرو اور جاہلوں سے اعراض کرو''۔ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نیکی اور برائی برابر نہیں۔ برائی کو اچھے طریقے سے ٹالو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص کہ تیرے اور اس کے درمیان دشمنی ہے وہ ایسا ہو جائے گویا کہ وہ گہرا دوست ہے اور یہ توفیق انہی لوگوں کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں انہی کے حصے میں آتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں''۔ (فصلت)

تَعَالٰى : ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ [الشورى:٤٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا یقیناً یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے''۔ (الشوریٰ)

٦٣٢ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ : "إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ": الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا بے شک تم میں دو اچھی عادتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا: ایک حلم اور دوسرا سوچ سمجھ کر کام کرنا۔ (مسلم)

٦٣٣ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور سارے معاملات میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

٦٣٤ : وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نرمی کرنے والے اور نرمی کو پسند کرنے والے ہیں اور نرمی پر وہ کچھ دیتے ہیں جو سختی پر نہیں دیتے اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور چیز پر دے دیتے ہیں. (مسلم)

٦٣٥ : وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۵ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو مزین کر دیتی اور جس چیز سے نرمی نکال لی جاتی ہے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔ (مسلم)

٦٣٦ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "دَعُوْهُ وَأَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنَ الْمَاءِ أَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۳۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اٹھے تا کہ اسے سزا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ بے شک تم تو آسانی والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔ (بخاری)

"السَّجْلُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْجِيْمِ : وَهِيَ الدَّلْوُ الْمُمْتَلِئَةُ مَاءً ، وَكَذٰلِكَ الذَّنُوْبُ.

السَّجْلُ : پانی سے بھرا ہوا ڈول
الذَّنُوْبُ کا بھی یہی معنی ہے۔

٦٣٧ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

۶۳۷ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ قَالَ: "يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اکرم ﷺ نے فرمایا آسانی کرو، تنگی نہ کرو، خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ۔ (بخاری ومسلم)

٦٣٨ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : "مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۸: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو آدمی نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم)

٦٣٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : اَوْصِنِيْ - قَالَ : "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ : "لَا تَغْضَبْ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو۔ اس نے سوال کئی مرتبہ دہرایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کرو۔ (بخاری)

٦٤٠ : وَعَنْ اَبِيْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۴۰: حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے انداز سے کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ پس جب تم دشمن کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چھری کو خوب تیز کر لو اور اپنے ذبیحہ کو خوب راحت پہنچاؤ۔ (مسلم)

٦٤١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ کو دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپؐ نے ان میں سے جو زیادہ آسان ہوا اُس کو اختیار فرمایا بشرطیکہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔ رسول اللہؐ نے اپنی ذات کی خاطر کسی سے بھی انتقام نہیں لیا مگر جب اللہ کی حرمت کو توڑا جائے تو آپؐ اللہ کی خاطر اس سے انتقام لیتے۔ (بخاری ومسلم)

٦٤٢ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۴۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو میں ایسے آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو آگ پر حرام ہیں یا جن پر آگ حرام ہے۔ ہر وہ شخص جو قریب والا، آسانی کرنے والا، نرمی برتنے والا، نرم خو۔ اس پر آگ حرام ہے (ترمذی) کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٧٥ : بَابُ الْعَفْوِ وَاِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الاعراف:١٩٩] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ [الحجر:٩٥] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ [النور:٢٢] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران:١٣٤] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [الشورى:٣٤] وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

باب: عفو اور جہلا سے درگزر

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”عفو کو لازم پکڑو، بھلائی کا حکم دو اور جہلاء سے اعراض کرو“۔ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان سے اچھا درگزر کر“۔ (الحجر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور چاہیئے کہ وہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں معاف کرے“۔ (النور)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرمانے والے ہیں“۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے صبر کیا اور بخش دیا بے شک یہ عظیمت کے کاموں میں سے ہے“۔ (الشوریٰ)

آیات اس سلسلہ میں بہت اور معروف ہیں۔

٦٤٣ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ : "لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ وَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، فَنَادَانِيْ

٦٤٣ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کیا آپ پر یوم اُحد سے زیادہ سخت دن آیا؟ آپ نے فرمایا تمہاری قوم کی طرف سے تکالیف اٹھائیں اور ان میں سب سے زیادہ عقبہ والے دن پیش آئی جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا۔ اس نے میری دعوت کو جس طرح میں چاہتا تھا اس طرح قبول نہ کیا میں چل دیا اس حال میں کہ میں بہت غمگین تھا۔ مجھے اس غم سے افاقہ نہ ہوگا مگر اس وقت کہ جب میں قرن ثعالب کے مقام پر پہنچا پس میں نے جونہی سر اٹھایا تو ایک بادل کو اپنے اوپر سایہ فگن پایا۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو اس میں جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی بات کو سن لیا اور جو انہوں نے جواب دیا وہ بھی اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم ان کو جو چاہو ان کے متعلق حکم دو پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی

مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبِّي إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَلْ أَرْجُوا أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْأَخْشَبَانِ" الْجَبَلَانِ الْمُحِيطَانِ بِمَكَّةَ– وَالْأَخْشَبُ: هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيظُ.

اور سلام کیا۔ پھر کہا اے محمد ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی بات سن لی جو انہوں نے آپؐ کو کہی اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور میرے رب نے مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپؐ مجھے اپنے معاملے میں حکم دیں۔ بس آپؐ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپؐ چاہتے ہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس دیتا ہوں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا لیکن مجھے اُمید ہے کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو اللہ تعالیٰ وحدہ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں گے۔ (بخاری)

اَلْاَخْشَبَانِ: مکہ کے اردگرد والے دونوں پہاڑ۔

اَلْاَخْشَبُ: سخت اور بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔

٦٤٤: وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ تَعَالَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۴۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے کسی خادم و عورت کو کبھی نہیں مارا مگر آپؐ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے اور کبھی ایسا نہیں کہ آپؐ کو کسی کی طرف سے تکلیف پہنچی ہو اور آپؐ نے اس کا بدلہ اس تکلیف پہنچانے والے سے لیا ہو۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کے محارم میں سے کسی چیز کی بے عزتی کی جاتی تو یقیناً آپؐ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے۔ (مسلم)

٦٤٥: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپؐ کے اوپر موٹے کناروں والی نجرانی چادر تھی۔ پس آپؐ کو ایک اعرابی ملا اور اس نے آپؐ کی چادر کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے کندھے کو دیکھا تو اس پر چادر کے موٹے کناروں کا نشان زیادہ کھینچنے کی وجہ سے پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میرے لئے اس مال کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے۔ آپؐ اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرا دیئے پھر اس کے لئے عطیہ کا حکم فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

٦٤٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا

قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک پیغمبر کا ذکر فرما رہے تھے کہ ان کی قوم نے ان کو مارا اور ان کو خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے اللہ میری قوم کو بخش دے پس وہ نہیں جانتے۔ (بخاری ومسلم)

٦٤٧: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی مضبوط نہیں جو پچھاڑ دے۔ بے شک مضبوط وہ ہے جو اپنے نفس پر کنٹرول غصے کی حالت میں کر لے۔ (بخاری)

٧٦: بَابُ احْتِمَالِ الْأَذَى

باب: تکالیف اٹھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٣٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ [الشورى: ٤٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکیوں کو پسند فرماتے ہیں''۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا بیشک یہ عزیمت کے کاموں میں سے ہے''۔ (الشوریٰ)

وَفِي الْبَابِ: اَلْأَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

اسی باب سے متعلق احادیث ماقبل باب صلة الارحام میں گزر چکی ہیں۔

٦٤٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ! فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ صِلَةِ الْأَرْحَامِ.

۶۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے کچھ قرابت دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے حوصلہ مندی سے پیش آتا ہوں وہ مجھ سے جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو پھر گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈالتا ہے اور جب تک تو ایسا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے ایک مددگار رہے گا۔ (مسلم)

اس کی شرح باب صلۃ الارحام میں گزر چکی روایت ۳۱۸۔

٧٧ : بَابُ الغَضَبِ اِذَا انْتُهِكَتْ حُرُمَاتُ الشَّرعِ وَالْاِنْتِصَارِ لِدِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ [الحج: ٣٠] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ [محمد: ٧] وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْعَفْوِ.

٦٤٩ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا! فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ ، فَقَالَ : "يٰاَيُّهَا النَّاسُ : اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ ، فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٥٠ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ "يَا عَائِشَةُ: اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلسَّهْوَةُ" كَالصُّفَّةِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ. "وَالْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ : سِتْرٌ رَقِيْقٌ "وَهَتَكَهُ" اَفْسَدَ الصُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهِ.

باب: دین کی بے حرمتی پر غصہ اور دین کی مدد و حمایت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی معظم چیزوں کا احترام کرتا ہے۔ پس وہ اس کیلئے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے''۔ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے قدموں کو مضبوط کر دیں گے''۔ اس باب سے متعلق حدیث باب عفو میں بروایت ۶۴۴ عائشہ رضی اللہ عنہا گزری۔

۶۴۹ : حضرت ابو مسعود عقبہ ابن عمر بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے میں صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی وعظ میں اس قدر غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا جتنا اس وعظ میں اس دن دیکھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! بعض لوگ تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں پس جو شخص تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے وہ مختصر کرلے۔ اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھے' بچے اور ضرورت مند لوگ ہوتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سفر سے تشریف لائے اور میں نے گھر کے سامنے چبوترے پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا۔ جس میں تصاویر تھیں جب آپؐ نے ان کو دیکھا تو ان کو بگاڑ دیا اور آپؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن لوگوں میں اللہ کے ہاں زیادہ عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت اختیار کرنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اَلسَّهْوَةُ : چبوترہ' ڈیوڑھی۔

اَلْقِرَامُ : باریک پردہ۔

هَتَكَهُ : اس میں جو تصویر تھی اس کو بگاڑ دیا۔

۶۵۱ : وَعَنْهَا اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا : مَنْ یُّكَلِّمُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالُوْا : مَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ ابْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : "اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ! وَایْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۵۱ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ قریش کو اس عورت کے معاملے نے پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کرے گا؟ پھر کہنے لگے اس کی جرأت تو اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے پیارے ہیں وہی کر سکتے ہیں۔ پس اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپؐ سے گفتگو کی تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟ پھر آپؐ اٹھے اور خطبہ دیا جس میں فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ (بخاری)

۶۵۲ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی نُخَامَةً فِی الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ حَتّٰی رُؤِیَ فِیْ وَجْهِهٖ ، فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِیَدِهٖ فَقَالَ : "اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ ، فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ ، وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ" ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِیْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ : "اَوْ یَفْعَلُ هٰكَذَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَالْاَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ هُوَ فِیْمَا اِذَا كَانَ فِیْ غَیْرِ الْمَسْجِدِ ، فَاَمَّا فِی الْمَسْجِدِ فَلَا یَبْصُقُ اِلَّا فِیْ ثَوْبِهٖ.

۶۵۲ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ والی (دیوار) میں تھوک دیکھا۔ ناراضگی کے آثار آپؐ کے چہرہ پر نمایاں ہوئے پس آپؐ کھڑے ہوئے اور اس کو اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے ربّ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ اس لئے تم میں سے کوئی بھی ہرگز قبلہ کی جانب نہ تھوکے۔ البتہ اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکنے میں حرج نہیں۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ پکڑا اور اس میں تھوکا اور اس کے بعض حصے کو دوسرے سے ملا کر فرمایا یا پھر اس طرح کر لے (بخاری و مسلم) امام نووی فرماتے ہیں کہ اپنے بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکنے کا حکم مسجد کے علاوہ دوسرے مقامات پر ہے۔ جب مسجد میں ہو تو کپڑے میں ہی تھوکے۔

۷۸ : بَابُ اَمْرِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ بِالرِّفْقِ بِرَعَایَاهُمْ وَنَصِیْحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَیْهِمْ

باب: حکام کو رعایا پر شفقت و نرمی کرنی چاہیے' ان کی خیر خواہی مدنظر ہو' ان پر سختی

وَالنَّهْيِ عَنْ غَشِّهِمْ وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْهِمْ وَاهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَآئِجِهِمْ

ان کے حقوق سے غفلت اور ان کے ساتھ فریب کاری نہ کرنی چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الشعراء:٢١٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل:٩٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے بازو کو اپنے پیروکار مسلمانوں کے لئے جھکا دو''۔ (الشعراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور رشتے دار کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور منکرات اور سرکشی سے روکتے ہیں وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو''۔ (النحل)

٦٥٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں اور ہر ایک تم میں سے ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

٦٥٤: وَعَنْ اَبِيْ يَعْلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رَآئِحَةَ الْجَنَّةِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ

۶۵۴: حضرت ابویعلیٰ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ اپنی رعایا کا نگران بنا دے اور وہ اپنی رعایا کو دھوکہ دینے کی حالت میں ہی مر جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے اس نے ان کی خیر خواہی پوری نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو امیر مسلمانوں کے معاملے کا ذمہ دار ہو اور پھر ان کے لئے محنت نہ کرے اور خیر خواہی نہ برتے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں

وَيَنْصَحُ لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ".

داخل نہ ہوگا۔

٦٥٥ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي بَيْتِي هٰذَا: "اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۵۵ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے اس گھر میں فرما رہے تھے۔ اے اللہ جو شخص بھی میری امت کا کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور وہ امت کو مشقت میں ڈالے تو تو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت کے معاملات میں سے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے پھر ان میں سے کسی معاملے میں نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی فرما۔ (مسلم)

٦٥٦ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُوْنُ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ" قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ : "أَوْفُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، ثُمَّ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاست کیا کرتے تھے۔ جب کوئی پیغمبر فوت ہوتا تو دوسرا پیغمبر اس کا جانشین بنتا اور شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس بارے میں ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا تم سب سے پہلے کی بیعت کو پورا کرو اور پھر ان کا حق ان کو دو اور اپنے حقوق کا سوال اللہ سے کرو۔ اللہ تعالیٰ ان سے خود اس رعایا کے بارے میں پوچھ لیں گے جن کا ان کو والی بنایا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٦٥٧ : وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ : أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۷ : حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس داخل ہوئے اور اس کو فرمایا اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک بدترین حاکم وہ ہیں جو رعایا پر ظلم کرنے والے ہوں تو اپنے آپ کو ان میں سے بچا۔ (بخاری و مسلم)

٦٥٨ : وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ : احْتَجَبَ اللّٰهُ

۶۵۸ : حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی کا ذمہ دار بنادے اور پھر وہ ان کی ضروریات اور حاجات اور فقر کے درمیان رکاوٹ ڈالے تو اللہ تعالیٰ قیامت

دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

کے دن اس کی حاجات وضروریات اور محتاجی کے درمیان رکاوٹ ڈال دے گا۔ پس اسی وقت حضرت امیر معاویہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی حاجات کے لئے مقرر کردیا۔ (ابوداؤد ترمذی)

٧٩ : بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

باب: عادل حکمران

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾ [النحل: ٩٠] وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [الحجرات:٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کا حکم فرماتے ہیں“۔ (النحل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں“۔ (الحجرات)

٦٥٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ : اِمَامٌ عَادِلٌ ' وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ' وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ' وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ ' وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ ' وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٥٩ : حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دے دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (١) امام عادل (٢) اللہ کی عبادت میں پرورش پانے والا نوجوان (٣) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے، جمع ہوتے اور اسی خاطر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جس کو مرتبے اور خوبصورتی والی عورت گناہ کی طرف دعوت دے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (٦) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں جو اس نے دائیں ہاتھ سے دیا (٧) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اُس سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ (بخاری ومسلم)

٦٦٠ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ : اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦٦٠: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلے میں اور گھر کے معاملے میں اور جن کے وہ ذمہ دار ہیں انصاف برتتے ہیں۔ (مسلم)

٦٦١ : وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٦٦١: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تمہارے سربراہوں میں وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو تم سے

دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَآئِجِ النَّاسِ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٧٩ : بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾ [النحل: ٩٠] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [الحجرات:٩]

٦٥٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ : اِمَامٌ عَادِلٌ ' وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ' وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ' وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ' وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ ' وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ ' وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٦٠ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ : اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وُلُّوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦٦١ : وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کے دن اس کی حاجات وضروریات اور محتاجی کے درمیان رکاوٹ ڈال دے گا۔ پس اسی وقت حضرت امیر معاویہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی حاجات کے لئے مقرر کر دیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

باب: عادل حکمران

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کا حکم فرماتے ہیں''۔ (النحل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں''۔ (الحجرات)

۶۵۹: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دے دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) امام عادل (۲) اللہ کی عبادت میں پرورش پانے والا نوجوان (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے، جمع ہوتے اور اسی خاطر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جس کو مرتبے اور خوبصورتی والی عورت گناہ کی طرف دعوت دے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں جو اس نے دائیں ہاتھ سے دیا (۷) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اُس سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (بخاری ومسلم)

۶۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلے میں اور گھر کے معاملے میں اور جن کے وہ ذمہ دار ہیں انصاف برتتے ہیں۔ (مسلم)

۶۶۱: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تمہارے سربراہوں میں وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو تم سے

وَسَلَّمَ : يَقُوْلُ : "خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ ، وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ!" قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ : "لَا" مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ ، 'لَا' مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ" : تَدْعُوْنَ لَهُمْ.

محبت کرنے والے ہوں۔تم ان کے لئے رحمت کی دعائیں کرنے والے ہوں اور وہ تمہارے لئے رحمت کی دعائیں کرنے والے ہیں۔بدترین حکمران وہی ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم ان پر لعنتیں کرتے اور وہ تم پر لعنتیں کرتے ہوں۔عوف کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ان کی بیعت نہ توڑ دیں؟ فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں۔نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز کو قائم کرتے رہیں۔(مسلم)

تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ :تم ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔

٦٦٢ : وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ : ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ ، رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۲: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تین طرح کے آدمی جنتی ہیں: (۱) انصاف والا حکمران جن کو بھلائی کی توفیق ملی ہو۔ (۲) وہ مہربان آدمی جس کا دل ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم ہو۔ (۳) وہ پاک دامن جو عیال دار ہونے کے باوجود سوال سے بچنے والا ہو۔(مسلم)

٨٠ : بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْاَمْرِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيْمِ طَاعَتِهِمْ فِي الْمَعْصِيَةِ

باب: جائز کاموں میں حکام کی اطاعت کا لازم ہونا اور گناہ میں ان کی اطاعت کا حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ٥٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو حکمران ہوں ان کی''۔(النساء)

٦٦٣ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد پر سننا اور اطاعت کرنا ان سب باتوں میں ضروری ہے جو اس کو پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ گناہ کا حکم دیا جائے پس جب گناہ کا حکم دیا جائے گا پھر سننا اور ماننا لازم نہیں۔(بخاری ومسلم)

٦٦٤ : وَعَنْهُ قَالَ : كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا : "فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی بیعت ہر بات سننے اور ماننے پر کرتے تو حضور ﷺ فرماتے جس میں تمہاری طاقت ہو۔ (بخاری ومسلم)

٦٦٥ : وَعَنْـهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : "وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً".

"اَلْمِيْتَةُ" بِكَسْرِ الْمِيْمِ.

۶۶۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو آدمی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے جو آدمی اس حال میں فوت ہوا جو جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا ہے وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اَلْمِيْتَةُ: میم کی زیر کے ساتھ۔

٦٦٦ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۶۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حکام کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو خواہ تم پر کوئی حاکم حبشی غلام بنایا جائے جس کا سر کشمش کے برابر ہو۔ (بخاری)

٦٦٧ : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر سننا اور اطاعت کرنا تمہاری تنگی اور خوشحالی میں بھی، خوشی اور ناپسندیدگی میں بھی اور تم پر دوسروں کو ترجیح کی صورت میں بھی تم پر (ہر حال میں) ضروری ہے۔ (مسلم)

٦٦٨ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا ، فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ- فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۶۶۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مقام پر قیام کیا ہم میں سے کچھ اپنے خیمے درست کر رہے تھے اور کچھ تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے اور بعض مویشیوں میں مصروف تھے تو اچانک حضور ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے۔ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو بھی پیغمبر

فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ ، وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا ، وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ ، فَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "يَنْتَضِلُ" : اَيْ يُسَابِقُ بِالرَّمْيِ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَّابِ. "وَالْجَشَرُ" بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالرَّآءِ: وَهِيَ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَرْعٰى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهُ "يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا" : "اَيْ يُصَيِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَقِيْقًا: اَيْ خَفِيْفًا لِعِظَمِ مَا بَعْدَهُ ، فَالثَّانِيْ يُرَقِّقُ الْاَوَّلَ - وَقِيْلَ مَعْنَاهُ - يُشَوِّقُ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بِتَحْسِيْنِهَا وَتَسْوِيْلِهَا ، وَقِيْلَ يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

ہواس پر لازم تھا کہ وہ اپنی امت کو ان سب بھلائی کے کاموں کو بتلاتے جن کو وہ جانتا تھا اور جن برائی کے کاموں کو ان کے متعلق وہ جانتا تھا ان سے ان کو ڈرائے۔ بے شک یہ ہماری امت' اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس امت کے آخری حصے کو آزمائش پہنچے گی اور ایسے حالات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب سمجھتے ہو اور ایسے فتنے آئیں گے کہ ایک دوسرے کو ہلکا کر دے گا اور فتنہ آئے گا جس پر مؤمن کہے گا کہ اس میں میری ہلاکت ہے پھر وہ چھٹ جائے گا پھر دوسرا فتنہ آئے گا پس مؤمن کہے گا یہی ہلاکت ہے۔ پس جس آدمی کو پسند ہو کہ وہ آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی موت ایسی حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا طرز عمل برتنے والا ہو جس کے بارے میں پسند کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ برتا جائے اور جو آدمی کسی حاکم کی بیعت کر لے تو وہ اس کو پورا کرے اور اپنے دل کے پھل اس کو دے اور اس حاکم کی جس حد تک ہوسکتا ہے اطاعت کرے۔ پھر اگر کوئی دوسرا آ کر اس کو تابع بنانے کے لئے جھگڑا کرے تو اس دوسرے کی گردن مار دے۔ (مسلم)

یَنْتَضِلُ: تیراندازی میں مقابلہ۔

اَلْجَشَرُ: جانوروں کو چرانا اور ان کے لئے راستہ کی جگہ بنانا۔

یُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا :بعد والا فتنہ پہلے فتنے کو ہلکا اور چھوٹا بنا دے گا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ایک فتنہ دوسرے کا شوق دلائے گا اور اس کے لئے دل میں تزئین پیدا کرے گا اور بعض نے کہا کہ ہر فتنہ ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہو گا (یا یہ کہ پے در پے فتنے آتے جائیں گے)

٦٦٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُنَيْدَةَ وَآئِلِ ابْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

٦٦٩: حضرت ابوہنیدہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں اگر ہم پر ایسے امراء

أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مسلط ہو جائیں جو اپنا حق ہم سے مانگیں مگر ہمارا حق ادا نہ کریں؟ آپؐ نے اس سوال سے اعراض فرمایا۔ اس نے دوبارہ سوال کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ بیشک ان کے ذمہ اس کا بوجھ ان کو اٹھوایا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم اٹھوائے گئے ہو۔ (مسلم)

٦٧٠: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا!" "قَالُوا" يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ؟ قَالَ: "تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میرے بعد عنقریب اپنوں کو ترجیح ہوگی اور ایسے کام پیش آئیں گے جن کو تم اوپرا خیال کرو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں سے جو اس حالت کو پائے آپؐ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو تم پر ان کا حق بنے تم اس کو ادا کرو اور تمہارا حق جو ان کے ذمہ ہو اس کا سوال بارگاہ الٰہی سے کرو۔ (بخاری ومسلم)

٦٧١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی پس اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو امیر کی اطاعت کرے گا پس اس نے گویا میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرے گا پس گویا اس نے میری نافرمانی کی۔ (بخاری ومسلم)

٦٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے پس وہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بالشت کے برابر حاکم کی اطاعت سے نکلا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (بخاری ومسلم)

٦٧٣: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: "مَنْ أَهَانَ السُّلْطَانَ أَهَانَهُ اللَّهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ

۶۷۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس نے بادشاہ کی توہین کی اللہ تعالیٰ اس کی توہین فرمائیں گے۔ (ترمذی) اور کہا حدیث حسن ہے۔

اس باب میں بہت سی احادیث صحیح ہیں۔ جن میں سے بعض مختلف

فِي الصَّحِيحِ وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِي أَبْوَابٍ.

ابواب میں گزریں۔

٨١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوِلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ عَلَيْهِ أَوْ تَدْعُ حَاجَةٌ إِلَيْهِ

باب: عہدے کا سوال ممنوع ہے جب عہدہ اسکے لئے متعین نہ ہو تو عہدہ چھوڑ دینا چاہئے اسی طرح ضرورت کے وقت بھی عہدہ چھوڑ دینا چاہئے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [القصص:٨٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ آخرت والا گھر ہم ان لوگوں کو دیں گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام تقویٰ والوں کا ہے''۔ (القصص)

٦٧٤ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ : لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٧٤ : حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ عہدے کا سوال مت کرو اور اگر تمہیں بلا سوال مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی (اللہ کی طرف سے) اور اگر سوال سے ملا تو تمہیں عہدے کے حوالہ کر دیا جائے گا جب تم کسی بات کی قسم اٹھاؤ پھر تم کسی اور کام میں اس سے زیادہ بہتری پاؤ تو وہ کرو جو بہت بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (بخاری ومسلم)

٦٧٥ : وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي ، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦٧٥ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور میں تمہارے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں ہرگز دو آدمیوں پر بھی حاکم مت بننا اور یتیم کے مال کا متولی نہ بننا۔ (مسلم)

٦٧٦ : وَعَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ : "يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا

٦٧٦ : حضرت ابوذرؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ مجھے کسی جگہ کا عامل مقرر کیوں نہیں فرماتے؟ آپؐ نے اپنا دست اقدس میرے کندھے پر مار کر فرمایا اے ابوذر! وہ عہدہ امانت ہے اور قیامت کے دن وہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث بنے گا۔ البتہ وہ شخص جس نے اس کو اس کی ذمہ داری کے ساتھ لیا اور اس کے

وَادَّى الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بارے میں جو ذمہ داری تھی اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

۶۷۷ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَةِ، وَسَتَکُوْنُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۶۷۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عنقریب تم حکومت اور امارت کی حرص کرو گے اور وہ قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہو گی۔ (بخاری)

۸۲ : حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِی وَغَیْرِهِمَا مِنْ وُّلَاةِ الْاُمُوْرِ عَلٰی اتِّخَاذِ وَزِیْرٍ صَالِحٍ وَّتَحْذِیْرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ وَالْقَبُوْلِ مِنْهُمْ

باب: بادشاہ اور قضاۃ کو نیک وزیر مقرر کرنا چاہئے اور برے ہم مجلسوں سے بچنا چاہئے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ﴾ [الزخرف:۶۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے تقویٰ والے لوگوں کے''۔ (الزخرف:۶۷)

۶۷۸ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ، وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۶۷۸ : حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھیجا اور ان کے بعد جس کو ان کا جانشین بنایا اس کے دو راز دار ساتھی ہوتے تھے۔ ایک راز دار اس کو نیکی کا حکم دیتا اور اس پر اس کو آمادہ کرتا اور دوسرا رازدار اس کو برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا اور معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔ (بخاری)

۶۷۹ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِیْرِ خَیْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ اِنْ نَّسِیَ ذَکَّرَهٗ وَاِنْ ذَکَرَ اَعَانَهٗ، وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَیْرَ ذٰلِکَ جَعَلَ لَهٗ وَزِیْرَ سُوْءٍ اِنْ نَّسِیَ لَمْ یُذَکِّرْهُ وَاِنْ ذَکَرَ لَمْ یُعِنْهُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۶۷۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسکو راست باز وزیر عنایت فرماتے ہیں کہ اگر وہ بھول جاتا ہے تو وہ اسکو یاد دلاتا ہے اور اسکو نیک کام یاد ہوتا ہے تو اسکی مدد کرتا ہے اور جب کسی حاکم سے دوسری بات کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کیلئے برا وزیر مقرر فرمادیتے ہیں۔ اگر وہ بھول جائے تو اسکو یاد نہیں دلاتا اور اگر اسکو یاد ہوتا ہے تو اسکی مدد نہیں کرتا۔ (ابوداؤد) نے شرط مسلم پر عمدہ سند۔

فِى الصَّحِيْحِ وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِىْ اَبْوَابٍ.

ابواب میں گزریں۔

٨١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْاِمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوِلَايَاتِ اِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ عَلَيْهِ اَوْ تَدْعُ حَاجَةٌ اِلَيْهِ

باب: عہدے کا سوال ممنوع ہے جب عہدہ اسکے لئے متعین نہ ہوتو عہدہ چھوڑ دینا چاہئے اسی طرح ضرورت کے وقت بھی عہدہ چھوڑ دینا چاہئے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ [القصص:٨٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ آخرت والا گھر ہم ان لوگوں کو دیں گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام تقویٰ والوں کا ہے''۔ (القصص)

٦٧٤ : وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ : لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٧٤ : حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ عہدے کا سوال مت کرو اور اگر تمہیں بلاسوال مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی (اللہ کی طرف سے) اور اگر سوال سے ملا تو تمہیں عہدے کے حوالہ کر دیا جائے گا جب تم کسی بات کی قسم اٹھاؤ پھر تم کسی اور کام میں اس سے زیادہ بہتری پاؤ تو وہ کرو جو بہت بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (بخاری و مسلم)

٦٧٥ : وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّىْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّىْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِىْ، لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦٧٥ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور میں تمہارے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں ہرگز دو آدمیوں پر بھی حاکم مت بننا اور یتیم کے مال کا متولی نہ بننا۔ (مسلم)

٦٧٦ : وَعَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِىْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِىْ ثُمَّ قَالَ : "يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْىٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا

٦٧٦ : حضرت ابوذرؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ مجھے کسی جگہ کا عامل مقرر کیوں نہیں فرماتے؟ آپؐ نے اپنا دست اقدس میرے کندھے پر مار کر فرمایا اے ابوذر! وہ عہدہ امانت ہے اور قیامت کے دن وہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث بنے گا۔ البتہ وہ شخص جس نے اس کو اس کی ذمہ داری کے ساتھ لیا اور اس کے

٨٣ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ بِهَا

٦٨٠ : عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا ، وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: کسی ایسے آدمی کو حکومت وقضاء کا عہدہ دینا ممنوع ہے جو اس کے حصول کے لئے حرص رکھتا ہو یا تعریض کرے

۶۸۰ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے جن علاقوں پر آپؐ کو والی بنایا ہے ان میں سے کسی پر ہمیں بھی حاکم بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔ پس آپؐ نے ارشاد فرمایا ہم اس کام کا والی کسی ایسے کو نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے یا کسی ایسے کو جو اس کی حرص کرے۔ (بخاری و مسلم)

كِتَابُ الْأَدَبِ

٨٤ : بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ

٦٨١ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٨٢ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ" أَوْ قَالَ: "اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ".

باب: حیاء اور اُس کی فضیلت اور اسے اپنانے کی ترغیب

۶۸۱ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو! اس لئے کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۸۲ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حیاء خیر ہی لاتی ہے''۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ حیاء ساری کی ساری خیر ہے یا فرمایا حیاء تمام کی تمام بھلائی ہے۔

٦٨٣ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً ' فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْبِضْعُ" بِكَسْرِ الْبَآءِ وَيَجُوْزُ فَتْحُهَا وَهُوَ مِنَ الثَّلَاثَةِ اِلَى الْعَشَرَةِ. "وَالشُّعْبَةُ" : اَلْقِطْعَةُ وَالْخَصْلَةُ "وَالْاِمَاطَةُ" : اَلْاِزَالَةُ. "وَالْاَذٰى" : مَا يُؤْذِیْ كَحَجَرٍ وَّشَوْكٍ وَّطِيْنٍ وَّرَمَادٍ وَّقَذَرٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ.

٦٨٣ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور سب سے کم راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔ (بخاری و مسلم)

اَلْبِضْعُ: تین سے دس تک بولا جاتا ہے۔

اَلشُّعْبَةُ: ٹکڑا' عادت۔

اَلْاِمَاطَةُ: ازالہ۔

اَلْاَذٰى : جو تکلیف دے مثلاً کانٹا' پتھر' مٹی' راکھ' گندگی اور اسی طرح کی چیزیں۔

٦٨٤ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِهَا ' فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلَمَآءُ : حَقِيْقَةُ الْحَيَآءِ خُلُقٌ يَّبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيْحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِیْ حَقِّ ذِی الْحَقِّ وَرَوَيْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ الْحَيَآءُ رُؤْيَةُ الْاٰلَآءِ "اَیِ النِّعَمِ" وَرُؤْيَةُ التَّقْصِيْرِ فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمّٰى حَيَآءً" وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

٦٨٤ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر حیاء دار تھے۔ اس لئے کہ جب کوئی ایسی چیز آپ دیکھتے جو ناپسند ہوتی تو ہم اس کے آثار آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے۔ (بخاری و مسلم)

علماء نے فرمایا کہ حیاء ایک ایسی خصلت کو کہتے ہیں جو آدمی کو بری چیز کے ترک پر آمادہ کرے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی سے رکاوٹ بنے۔ ابو القاسم جنید رحمہ اللہ سے ہم نے نقل کیا کہ حیاء اس حالت کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر انعامات دیکھنے اور پھر ان میں اپنی کوتاہیوں پر نظر کرنے سے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

٨٥ : بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

باب : بھید کی حفاظت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:٣٤]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم وعدہ کو پورا کرو بے شک وعدے کے متعلق پوچھا جائے گا''۔ (الاسراء)

٦٨٥ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ مِنْ

٦٨٥ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ

أَشَدِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى الْمَرْاَةِ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

میں بدتر وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی سے ملاپ کرے اور وہ اس سے ملاپ کرے پھر وہ مرد اس راز کو پھیلا دے"۔ (یعنی دوستوں میں مزے سے بیان کرے)۔ (مسلم)

٦٨٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ بِنْتُهُ حَفْصَةُ قَالَ لَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ: قَدْ بَدَالِيَ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا فَلَقِيْتُ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ. فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَقَبِلْتُهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"تَاَيَّمَتْ" اَيْ صَارَتْ بِلَا زَوْجٍ وَكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَجَدْتَ": غَضِبْتَ.

٦٨٦ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عمر کی صاحبزادی حفصہ بیوہ ہوگئیں تو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ پس میں نے ان کے سامنے حفصہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کا معاملہ پیش کیا۔ میں نے کہا اگر تم پسند کرو تو حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا نکاح میں تم سے کر دیتا ہوں۔ عثمان نے کہا میں اپنے معاملہ میں غور کروں گا۔ پس میں چند راتیں رکا رہا پھر وہ مجھے ملے اور کہا کہ میرے سامنے یہی بات آئی ہے کہ میں ان دنوں میں شادی نہ کروں۔ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا پس میں نے کہا اگر تم پسند کرو تو میں حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں؟ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا پس میں عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت ان پر زیادہ رنجیدہ ہوا۔ پس میں کچھ راتیں ٹھہرا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ نکاح کا پیغام بھیجا میں نے آپؐ سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگا شاید تم مجھ پر ناراض ہوتے ہو گے جبکہ تم نے نکاح حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ مجھ پر پیش کیا تو میں نے تمہیں کوئی جواب نہ دیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا مجھے اس میں جواب دینے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا مگر صرف اس بات نے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح کا ذکر فرمایا تھا اور میں حضور ﷺ کے راز کو افشاء کرنے والا نہ تھا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ ترک فرما دیتے تو میں اس کو قبول کر لیتا۔ (بخاری)

تَاَيَّمَتْ : بیوہ ہونا۔ وَجَدْتَ : تم ناراض ہوئے۔

٦٨٧ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

٦٨٧ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی

كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَقَالَ: "مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ - فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَأَنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ" وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ" فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: "يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟ فَضَحِكْتُ ضَحِكِيَ الَّذِي رَأَيْتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

اکرم ﷺ کی ازواج آپؐ کے پاس تھیں جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرہ بھر مختلف نہ تھی۔ جب ان کو آپؐ نے دیکھا تو خوش آمدید کہی اور فرمایا مَرْحَبًا بِابْنَتِي۔ پھر ان کو اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر ان سے رازدارانہ باتیں کہیں پس وہ بہت روئیں۔ جب آپؐ نے ان کی گھبراہٹ دیکھی تو دوسری مرتبہ ان سے رازداری کی بات فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ پھر میں نے ان کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں رازوں کے لئے اپنی بیویوں کے درمیان خاص کیا۔ پھر تم رو دیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز ظاہر کرنے والی نہیں ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں تمہیں اپنے حق کے حوالے سے قسم دیتی ہوں تم مجھے ضرور وہ بات بتلاؤ جو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کہی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اب میں بتلاتی ہوں۔ پھر پہلی مرتبہ جب حضورؐ نے مجھے رازداری کی بات فرمائی کہ مجھے یہ خبر دی کہ جبرائیل میرے ساتھ قرآن پاک ہر سال میں ایک یا دو مرتبہ دَور کرتے تھے اور انہوں نے اب دو مرتبہ کیا ہے اور میں نہیں خیال کرتا یہ کہ وقت مقررہ قریب آ گیا پس تو تقویٰ اختیار کرنا اور صبر کرنا۔ شان یہ ہے کہ میں تیرے لئے بہت اچھا پیش رو ہوں۔ پس میں رو پڑی جیسا کہ تم نے دیکھا۔ پھر جب آپؐ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو مجھے دوسری مرتبہ رازدرانہ بات فرمائی اور فرمایا اے فاطمہ! کیا تو راضی نہیں کہ تو مؤمنوں کی عورتوں کی سردار بنے یا اس امت کی عورتوں کی سردار بنے۔ پس میں ہنس پڑی جیسا تم نے میرا ہنسنا دیکھا۔ (بخاری و مسلم) یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

٦٨٨ : وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ

٦٨٨ : حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ

مع الغلمان فسلّم علينا فبعثني في حاجته فابطأت على امي فلما جئت قالت: ما حبسك؟ فقلت: بعثني رسول الله ﷺ لحاجة، قالت ما حاجته؟ قلت: انها سر – قالت: لا تخبرن بسر رسول الله ﷺ احدا. قال انس: والله لو حدثت به احدا لحدثتك به يا ثابت" رواه مسلم وروى البخاري بعضه مختصرا.

کھیل رہا تھا پس آپ نے ہمیں سلام کیا اور پھر مجھے اپنے کسی کام بھیج دیا جس سے مجھے اپنی والدہ کے پاس جانے میں دیر لگی۔ جب میں والدہ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تمہیں کس چیز نے روک دیا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی کام بھیجا۔ وہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے راز کی خبر ہرگز کسی کو نہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں وہ راز کسی کو بیان کرتا تو اے ثابت میں تمہیں بیان کرتا۔ (مسلم) بخاری نے اس کا کچھ حصہ مختصراً بیان کیا ہے۔

٨٦: بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَانْجَازِ الْوَعْدِ

باب : وعدہ وفا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء: ٣٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ﴾ [النحل: ٩١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [المائدة: ١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [الصف: ٢-٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔ (الاسراء) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم وعدے کو پورا کرو جب تم وعدہ کرو''۔ (النحل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے وعدوں کو پورا کرو''۔ (المائدہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے ہاں یہ ناراضگی کے لحاظ سے بہت بڑی بات ہے تم وہ بات کہو جو تم خود نہ کرو''۔ (الصف)

٦٨٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ".

٦٨٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں: (١) جب بات کرے جھوٹ بولے۔ (٢) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔ (٣) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (بخاری ومسلم) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں خواہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور خیال کرے کہ وہ مسلمان ہے۔

٦٩٠: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ

٦٩٠: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار باتیں جس میں ہونگی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں کوئی ایک خصلت پائی جائے تو اس میں منافقت کی

كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا : اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک خصلت ہوگی جب تک وہ اس کو ترک نہ کرے: (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔ (بخاری ومسلم)

٦٩١ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : "لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا" فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَادٰى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا. فَاَتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ : اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا" فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ لِيْ خُذْ مِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح دوں گا۔ بحرین کا مال نہ آیا یہاں تک کہ حضور ﷺ وفات پا گئے۔ جب بحرین کا مال آیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دے کر اعلان فرمایا جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وعدہ یا قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے پس میں ان کی خدمت میں آیا اور میں نے ان سے کہا بے شک نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس طرح اور اس طرح فرمایا۔ پھر انہوں نے مجھے دونوں ہاتھ بھر کر مال دیا جس کو میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو تھے پھر مجھے فرمایا کہ اس سے دوگنا اور لے لو۔ (بخاری ومسلم)

٨٧ : بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى مَا اعْتَادَهُ مِنَ الْخَيْرِ

باب: جس کارِ خیر کی عادت ہو اس کی پابندی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد:١١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ [النحل:٩٢] "وَالْاَنْكَاثُ" جَمْعُ نِكْثٍ وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ" وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ [الحديد:١٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ [١]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ نعمتوں والے معاملے کو تبدیل نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ اس چیز کو تبدیل کر دیں جو ان کے دلوں میں ہے"۔ (الرعد) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تم اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے سوت کو مضبوط کر لینے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا"۔ اَلْاَنْکَاثُ: جمع نِکْثٍ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا دھاگہ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور نہ وہ ان لوگوں کی طرح ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پس ان پر مدت دراز ہو گئی جس سے ان کے دل سخت ہو گئے"۔ (الحدید) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "انہوں نے حق رعایت نہ کی جیسا رعایت کرنے کا حق تھا"۔ (الحدید)

[١] الحديد:٢٧

٦٩٢ : وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پس اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔ (بخاری ومسلم)

٨٨ : بَابُ اِسْتِحْبَابِ طِيْبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: ملاقات کے وقت خوش کلامی اور خندہ پیشانی پسندیدہ ہے

قَالَ اللهُ تَعَالَى : ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الحجر:٨٨] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [آل عمران:١٥٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم اپنے بازوؤں کو مؤمنوں کے لئے جھکا دو''۔ (الحجر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر آپؐ تند مزاج' سخت دل ہوتے تو آپؐ کے گرد سے (لوگ) منتشر ہو جاتے''۔ (آل عمران)

٦٩٣ : وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو۔ پس جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے سے بچے۔ (بخاری ومسلم)

٦٩٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ تَقَدَّمَ بِطُوْلِهِ.

۶۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اچھی بات صدقہ ہے (بخاری ومسلم) اس طویل حدیث کا ایک حصہ روایت نمبر ۱۲۲ میں پہلے گزر چکا۔

٦٩٥ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۹۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھلائی میں سے چھوٹی چیز کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہو۔ (مسلم)

٨٩ : بَابُ اِسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَاِيْضَاحِهِ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيْرِهِ لِيَفْهَمَ اِذَا لَمْ يَفْهَمْ اِلَّا بِذٰلِكَ

باب: مخاطب کے لئے بات کی وضاحت اور تکرار تا کہ وہ بات سمجھ جائے' مستحب ہے

٦٩٦ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

۶۹۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب

ﷺ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کوئی بات فرماتے تو آپ اس کو تین دفعہ دوہراتے تا کہ اچھی طرح سمجھ آ جائے۔ جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو تین مرتبہ سلام فرماتے۔ (بخاری)

٦٩٧ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٦٩٧ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو جدا جدا ہوتی تھی جس کو ہر سننے والا سمجھ لیتا۔ (ابوداؤد)

٩٠ : بَابُ إِصْغَاءِ الْجَلِيْسِ لِحَدِيْثِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِيْ مَجْلِسِهِ

باب: ہم مجلس کی بات پر توجہ دینا جب تک کہ وہ حرام نہ ہو اور حاضرین مجلس کو عالم وواعظ کا خاموش کرانا

٦٩٨ : عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : "اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ : "لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٩٨ : حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد تم کفر کی طرف مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (بخاری ومسلم)

٩١ : بَابُ الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادُ فِيْهِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل:١٢٥]

باب: وعظ ونصیحت میں میانہ روی

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: "اپنے رب کے راستے کی طرف بلاتے رہو دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ"۔ (النحل)

٦٩٩ : وَعَنْ أَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ مَرَّةً – فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّيْ أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا

٦٩٩ : حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ہمیں ہر جمعرات کو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے ان سے ایک شخص نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ہر روز نصیحتیں فرمایا کریں تو اس پر انہوں نے فرمایا کہ خبردار مجھے اس بات سے یہ چیز مانع ہے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالوں۔ میں وعظ ونصیحت میں تمہارا اسی طرح خیال کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتاہٹ کے ڈر سے ہمارا خیال

مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"يَتَخَوَّلُنَا": يَتَعَهَّدُنَا.

فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

يَتَخَوَّلُنَا: ہمارا خیال رکھتے۔

۷۰۰ : وَعَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ - فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوْا الْخُطْبَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۰ : حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبے کو مختصر کرنا اس کی سمجھ داری کی علامت ہے۔ پس تم نماز کو لمبا کرو اور خطبہ مختصر دو۔ (مسلم)

"مَئِنَّةٌ" بِمِيْمٍ مَفْتُوْحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُوْرَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ مُشَدَّدَةٍ : اَیْ عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلٰی فِقْهِهٖ.

مَئِنَّةٌ: علامت۔ ایسی علامت جو اس کی سمجھ داری پر دال ہو۔

۷۰۱ : وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "بَيْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ : وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰی اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِیْ لٰكِنِّیْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَ اللّٰهِ مَا كَهَرَنِیْ وَلَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ قَالَ : "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْاٰنِ" اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَّاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ :

۷۰۱ : حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب نمازیوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی پس میں نے یرحمک اللہ کہا۔ پھر نمازیوں نے مجھے گھور کر دیکھا اس پر میں نے کہا تمہاری مائیں تم کو گم پائیں۔ تم مجھے اس طرح کیوں گھور رہے ہو؟ پس وہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ پس جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہتر معلم نہ آپؐ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپؐ کے بعد۔ اللہ کی قسم نہ مجھے ڈانٹا اور نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ بلکہ فرمایا بے شک یہ نماز ہے اس میں لوگوں کی کلام میں سے کوئی چیز مناسب نہیں۔ بے شک وہ تسبیح و تقدیس اور قراءت قرآن کا نام ہے یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا جاہلیت والا زمانہ قریب ہے اور اللہ نے مجھے اسلام دیا ہے اور ہم میں سے کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس مت جاؤ۔ میں نے کہا

"فَلا تَاْتِهِمْ" قُلْتُ : وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ : "ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلا يَصُدَّنَّهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الثُّكْلُ" بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ : الْمُصِيْبَةُ وَالْفَجِيْعَةُ - "مَا كَهَرَنِيْ" اَيْ مَا نَهَرَنِيْ.

۷۰۲ : وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِيْ بَابِ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَذَكَرْنَا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ قَالَ : اِنَّهُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۲ : بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ [الفرقان:٦٣]

۷۰۳ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى تُرٰى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اللَّهَوَاتُ" جَمْعُ لَهَاةٍ، وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِيْ هِيَ فِيْ اَقْصٰى سَقْفِ الْفَمِ.

۹۳ : بَابُ النَّدْبِ اِلٰى اِتْيَانِ الصَّلَاةِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج:٣٢]

ہم میں سے کچھ لوگ فال لیتے ہیں۔ وہ ایسی چیز ہے جس کو وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں پس ہرگز وہ شگون ان کو ان کے کام سے نہ روکے۔ (مسلم)

الثُّکْلُ: ناگہانی مصیبت۔

مَا کَھَرَنِیْ: مجھے ڈانٹا نہیں۔

۷۰۲: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا عمدہ وعظ فرمایا کہ جس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں اور حدیث کو انہوں نے ذکر کیا جو مکمل بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ نمبر ۱۵۷ میں گزری۔ ہم نے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: وقار وسکینہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان کو جاہلوں سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ ان کو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ (الفرقان)

۷۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی قہقہہ مار کر ہنستے نہیں دیکھا کہ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کا کوا نظر آئے۔ بے شک آپؐ تبسم فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

اللَّھَوَاتُ : جمع لَھَاۃٍ، حلق کا کوا۔ گوشت کا وہ ٹکڑا جو انتہائی حلق میں ہوتا ہے۔

باب: نماز وعلم اور دیگر عبادات کی طرف وقار وسکون سے آنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ادب واحترام کے مقامات کی تعظیم کرتا ہے پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے''۔ (الحج)

٧٠٤ : وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ : زَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَايَةٍ لَّهُ : فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ".

٧٠٤: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ تم چلتے ہوئے آؤ اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے پس جتنی نماز تم پالو اس کو پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے پس اسے پورا کرلو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کر لیتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے۔

٧٠٥ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ وَرَآءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِّلْاِبِلِ، فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ وَقَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

"اَلْبِرُّ" : اَلطَّاعَةُ. "وَالْاِيْضَاعُ" بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ قَبْلَهَا يَآءٌ وَهَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ وَهُوَ : اَلْاِسْرَاعُ.

٧٠٥: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عرفات کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کی اپنے پیچھے آواز سنی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ فرما کر کہا کہ اے لوگو! سکون اختیار کرو نیکی تیزی میں نہیں۔ (بخاری)

مسلم نے کچھ حصہ روایت کیا۔

اَلْبِرُّ: نیکی۔

اَلْاِیْضَاعُ: تیزی

٩٤ : بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ

باب: مہمان کا اکرام کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ فَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ؟﴾ [الذاريات: ٢٤] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَيْفِیْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی بات تمہارے پاس آئی؟ جب وہ ان کے پاس داخل ہوئے۔ پس انہوں نے سلام کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں سلام کہا۔ فرمایا اوپرے لوگ ہیں پھر وہ اپنے گھر کی طرف چلے گئے اور ایک موٹا بچھڑا لائے اور ان کے قریب کیا فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟'' (الذاریات) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ان کی قوم ان کے پاس تیزی سے دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے پہلے وہ برے کام کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں پس اللہ سے تم ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے

رَشِيۡدٌ؟﴾ [هود:٧٨]

میں مجھے رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی سمجھ دار آدمی نہیں؟'' (ھود)

٧٠٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے بس اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

٧٠٧ : وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ ابْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ" قَالُوْا : وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ : اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ : "يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَیْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ".

۷۰۷: حضرت ابوشریح خویلد ابن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو پس چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور اس کا جائزہ اس کو دے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات اور تین دن اس کی مہمانی جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہر کر اسے گنہگار کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیسے اس کو گنہگار کرے؟ فرمایا اس کے پاس ٹھہرے اور کوئی چیز بھی اس کے پاس نہ رہے کہ اس کے ساتھ اس کی مہمانی کر سکے۔

٩٥: بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْشِيْرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ

باب: بھلائی پر مبارک باد و خوشخبری مستحب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ﴾ [الزمر:١٦،١٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ﴾ [التوبة:٢١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تم میرے ان بندوں کو خوشخبری دے دو جو بات کو سن کر اس میں سب سے بہتر کی پیروی کرے''۔ (الزمر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان کا رب اپنی طرف سے رحمت، رضامندی اور ایسے باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہوں''۔ (توبہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا''۔

[فصلت:٣٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ﴾ [الصافات:١٠١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى﴾ [هود:٦٩] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ﴾ [هود:٧١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ﴾ [آل عمران:٣٩] اَلْاٰيَةَ وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ.

(فصلت) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس ہم نے ان کو حلم والے لڑکے کی خوشخبری دی''۔ (الصافات) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے قاصد ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لائے''۔ (ھود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان کی بیوی کھڑی تھی پس وہ ہنس پڑی۔ پس ہم نے اس کو اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی''۔ (ھود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس اس کو فرشتوں نے آواز دی جبکہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتے ہیں''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے مریم بے شک اللہ تمہیں اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام مسیح ہے۔'' (آل عمران)

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فِى الصَّحِيْحِ مِنْهَا:

اس باب میں آیتیں بہت اور معروف ہیں اور باقی احادیث وہ بھی بہت اور مشہور ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

٧٠٨ : عَنْ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَيُقَالُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَّيُقَالُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : بَشَّرَ خَدِيْجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْقَصَبُ" هُنَا : اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ.
"وَالصَّخَبُ" : الصِّيَاحُ وَاللَّغَطُ.
"وَالنَّصَبُ" : التَّعَبُ.

٧٠٨ : حضرت ابوابراہیم اور بعض نے کہا ابومحمد اور بعض نے کہا ابومعاویہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خالی موتیوں والے گھر کی خوشخبری دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ تکان۔ (بخاری ومسلم)

الْقَصَبُ : سوراخ دار موتی۔
الصَّخَبُ : شوروغوغا۔
النَّصَبُ : تھکاوٹ۔

٧٠٩ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِىْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِىْ هٰذَا، فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فَقَالُوْا : وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى اَثَرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ

٧٠٩ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے اور یہ کہا کہ ضرور بضرور میں آج رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا اور آج کا سارا دن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ چنانچہ وہ مسجد میں آئے اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا یہاں سے آپ تشریف لے گئے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے

بِئْرَ اَرِيْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰى قَضٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ
فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ
قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ ،
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ
الْبَابِ فَقُلْتُ : لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
ﷺ الْيَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَبُوْبَكْرٍ
فَقُلْتُ : عَلٰى رِسْلِكَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ : يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ:
"اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ
لِاَبِيْ بَكْرٍ: اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يُبَشِّرُكَ
بِالْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ
يَمِيْنِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَهٗ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ
فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ
وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ :
اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيْدُ اَخَاهُ. خَيْرًا يَّاْتِ بِهٖ ،
فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ، ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ : هٰذَا عُمَرُ
يَسْتَاْذِنُ؟ فَقَالَ: "اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ"
فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ : اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ

آپؐ کے بارے میں پوچھتا ہوا نکلا یہاں تک کہ آپؐ بئرِ اریس کے
اندر داخل ہوئے۔ میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ
آنحضرت ﷺ نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کیا پھر میں
اٹھ کر آپؐ کی طرف گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپؐ بئر اریس پر بیٹھے
ہیں اور اس کی منڈیر کو درمیان میں کر لیا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑے
کو ہٹا کر کنویں میں لٹکایا ہوا ہے۔ میں نے آپؐ کو سلام کیا پھر میں
واپس لوٹا اور دروازے کے پاس آ بیٹھا اور میں نے دل میں کہا کہ
آج ضرور رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ اسی دوران ابوبکر رضی
اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہیں؟ انہوں نے کہا
ابوبکر۔ میں نے کہا ٹھہر جائیے۔ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں گیا
اور کہا یا رسول اللہ۔ یہ ابوبکر آنے کی اجازت مانگتے ہیں آپؐ نے
فرمایا۔ ان کو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں نے
واپس لوٹ کر ابوبکر کو کہا اور داخل ہو جاؤ رسول اللہ ﷺ تمہیں جنت
کی خوشخبری دیتے ہیں۔ پس ابوبکر داخل ہوئے یہاں تک کہ نبی
اکرم ﷺ کے دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور کنویں کے اندر اسی
طرح پاؤں کو لٹکایا۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اپنی
پنڈلیوں کو بھی ننگا کر دیا۔ پھر میں لوٹ گیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔
میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتے چھوڑا تھا کہ وہ مجھے آ ملے گا۔ پس
میں نے دل میں کہا کہ اگر فلاں کے ساتھ مراد میرا اپنا بھائی تھا بھلائی
کا ارادہ اللہ نے کیا ہوگا تو اس کو لے آئے گا اسی لمحے ایک انسان
دروازے کو حرکت دینے لگا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ پس اس نے کہا
عمر بن خطاب۔ میں نے کہا ٹھہر جائیے۔ پھر میں حضور ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یہ عمر اجازت مانگ رہے ہیں۔
پس آپؐ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے
دو۔ پس میں عمر کے پاس آیا اور کہا حضور ﷺ اجازت دیتے ہیں
اور تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ پس وہ داخل ہوئے اور رسول

فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِيْ اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ، فَجَآءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهُ" فَجِئْتُ فَقُلْتُ: اُدْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: "وَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ الْبَابِ. وَفِيْهَا اَنَّ عُثْمَانَ حِيْنَ بَشَّرَهُ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

قَوْلُهُ "وَجَّهَ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ: اَيْ تَوَجَّهَ، وَقَوْلُهُ "بِئْرِ اَرِيْسٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الرَّآءِ وَبَعْدَهَا يَآءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتُ سَاكِنَةٌ ثُمَّ سِيْنٌ مُهْمَلَةٌ وَهُوَ مَصْرُوْفٌ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ صَرْفَهُ. "وَالْقُفُّ" بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْفَآءِ: وَهُوَ الْمَبْنِيُّ حَوْلَ الْبِئْرِ قَوْلُهُ: "عَلٰى رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّآءِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَقِيْلَ بِفَتْحِهَا اَيْ اَرْفُقْ.

٧١٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا

اللہ ﷺ کے پاس منڈیر پر بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کو کنویں میں لٹکا لیا پھر میں لوٹ کر بیٹھ گیا اور دل میں میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کے ساتھ یعنی میرے بھائی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہوگا تو اس کو لے آئے گا تو اسی لحہ ایک انسان نے آ کر دروازے کو حرکت دی۔ پس میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا عثمان ابن عفان۔ میں نے کہا ٹھہر جائیے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی۔ پس آپؐ نے فرمایا ان کو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ ایک آزمائش کے ساتھ جوان کو پہنچے گی۔ پس میں آیا اور میں نے کہا تم داخل ہو جاؤ اور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس ابتلاء کے ساتھ جو تمہیں پیش آئے گا۔ پس وہ داخل ہوئے اور منڈیر کو پُر پایا۔ پھر وہ ان کے سامنے دوسری جانب بیٹھ گئے۔ سعید ابن مسیب رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے کی۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے دروازے کی دربانی کا حکم دیا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ عثمان کو جب خوشخبری دی تو انہوں نے اللہ کی حمد کی اور پھر کہا کہ اللہ ہی اس قابل ہے کہ اس سے مدد طلب کی جائے۔

وَجَّهَ: متوجہ ہوئے۔

بِئْرِ اَرِيْسٍ: یہ اریس کا لفظ بعض منصرف اور بعض غیر منصرف پڑھتے ہیں یہ مدینہ منورہ کے ایک کنواں کا نام ہے۔

اَلْقُفُّ: کنویں کے اردگرد کی دیوار۔

عَلٰى رِسْلِكَ: ذرا رکو۔

۷۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے اردگرد بیٹھے تھے اور اس جماعت میں ہمارے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

فابطا علينا وخشينا ان يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله ﷺ حتى اتيت حائطا للانصار لبني النجار فدرت به هل اجد له بابا؟ فلم اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول الصغير، فاحتفزت فدخلت على رسول الله ﷺ فقال: "ابوهريرة؟" فقلت نعم يا رسول الله، قال: "ما شانك؟" قلت: كنت بين اظهرنا فقمت فابطات علينا فخشينا ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت اول من فزع فاتيت هذا الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهولاء الناس من ورآئي. فقال: "يا ابا هريرة" واعطاني نعليه فقال: "اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من ورآء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة" وذكر الحديث بطوله، رواه مسلم.

"الربيع" النهر الصغير وهو الجدول. بفتح الجيم" كما فسره في الحديث. وقوله "احتفزت" روي بالراء وبالزاي ومعناه بالزاي تضاممت وتصاغرت حتى امكنني الدخول.

درمیان سے اٹھ گئے اور پھر آپؐ نے بہت دیر فرمائی۔ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں کہیں آپؐ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو اور ہم گھبرا گئے۔ پھر ہم اٹھے اور میں پہلا گھبرانے والا تھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ میں بنی نجار کے ایک چار دیواری کے پاس آیا۔ میں اس کے ارد گرد گھوما تا کہ اس کا کوئی دروازہ مل جائے لیکن میں نے نہ پایا۔ پھر اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی۔ جو احاطے کے درمیان میں بیرونی کنویں سے جاتی تھی۔ ربیع چھوٹی نالی کو کہتے ہیں۔ میں نے سکڑ کر یعنی سمٹ سمٹا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: ابوہریرہ؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا آپؐ ہمارے درمیان تھے پھر آپ اُٹھ کر چلے آئے پھر آپؐ نے واپسی میں بہت دیر کر دی۔ پس ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپؐ کو قتل نہ کر دیا ہو۔ پس ہم گھبرائے اور ان گھبرانے والوں میں میں سب سے پہلا تھا۔ پس میں اس احاطے کے پاس آیا اور میں اس طرح سمٹا جس طرح لومڑی سمٹتی ہے اور یہ لوگ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! پھر آپؐ نے مجھے نعلین مبارک عنایت فرمائے اور فرمایا کہ ان کو لے جاؤ اور جو تمہیں اس دیوار کے پیچھے سے اس حال میں ملے کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو۔ اس کو جنت کی خوشخبری دے دو اور حدیث کو طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ (رواہ مسلم)

الربیع: چھوٹی نہر یا نالی جیسا حدیث میں اس کی تفصیل گزری ہے۔ احتفزت: میں سکڑا یہاں تک کہ داخلہ ممکن ہو گیا۔

۷۱۱: وعن ابن شماسة قال: حضرنا عمرو بن العاص رضي الله عنه وهو في سياقة الموت فبكى طويلا وحول وجهه

۷۱۱: حضرت ابن شماسہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس ایسے وقت میں حاضر ہوئے جب وہ قریب المرگ تھے۔ پس وہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا۔ ابن

اِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ : يَا اَبَتَاهُ اَمَا
بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ اَمَا
بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ فَاَقْبَلَ
بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ
كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ : لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا
اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ وَلَا
اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ
فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مِتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ
مِنْ اَهْلِ النَّارِ - فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ
قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : ابْسُطْ
يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ
يَدِيْ فَقَالَ : "مَالَكَ يَا عَمْرُو؟" قُلْتُ :
اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ : تَشْتَرِطُ مَاذَا؟
"قُلْتُ : اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ، قَالَ : "اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ
الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ
تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ
قَبْلَهُ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنِيْ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ
اَمْلَاَ عَيْنِيْ مِنْهُ اِجْلَالًا لَّهُ - وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ
اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنِيْ مِنْهُ
وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا
اَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا؟ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا
تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ، فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ
فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ

پر ان کا بیٹا کہنے لگا اے ابا جان! کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اس
اس طرح کی خوشخبری نہیں دی؟ کیا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ یہ
خوشخبری نہیں دی؟ اس پر وہ متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ بیشک سب سے
افضل چیز جس کو ہم شمار کرتے ہیں وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی ہے۔ مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں: (۱) میں نے
اپنے آپ کو اس حال میں پایا کہ مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے
کوئی بغض رکھنے والا نہ تھا۔ اور مجھے سب سے زیادہ محبوب یہ بات تھی
کہ میں آپ پر قابو پا کر آپؐ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس حالت
میں مر جاتا تو میں جہنم میں جاتا۔ (۲) پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو
میرے دل میں ڈال دیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپؐ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں
آپؐ کی بیعت کروں۔ پس آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں
نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے عمرو تمہیں کیا ہوا؟ میں
نے کہا میں شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا شرط لگانا چاہتا
ہے۔ میں نے کہا یہ کہ مجھے بخش دیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ اسلام ماقبل کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت
اپنے ماقبل کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج اپنے ماقبل کے تمام
گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی
سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی آپؐ سے بڑھ کر عظمت والا
میری نگاہ میں اور کوئی تھا اور آپؐ کے رعب کی وجہ سے میں آپ کو نظر
بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا اور اگر مجھ سے آپؐ کے حلیہ مبارک بیان کرنے کو
کہا جائے تو میں اس کی ہمت نہیں رکھتا کیونکہ میں نے آپؐ کو نظر بھر
کر کبھی دیکھا ہی نہیں اگر اس حالت میں میری موت آ جاتی تو مجھے
اُمید تھی کہ میں جنت میں جاتا پھر ہم بعض چیزوں پر نگران بنائے گئے
مجھے معلوم نہیں کہ میرا حال ان میں کیا ہو گا۔ پس جب میں فوت ہو
جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت نہ ہو

قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ "شُنُّوْا" رُوِیَ بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْمُهْمَلَةِ : اَیْ صُبُّوْهُ قَلِيْلًا قَلِيْلًا ' وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ.

اور نہ ہی آگ ہو۔ پھر جب تم دفن کر چکو اور مجھ پر تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر پر اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت بانٹا جاتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور دیکھ لوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوئے قاصدوں کو میں کیا دیتا ہوں۔ (مسلم)

شُنُّوْا : تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالو۔

٩٦ : بَابُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهٖ عِنْدَ فِرَاقِهٖ لِسَفَرٍ وَغَيْرِهٖ وَالدُّعَآءِ لَهٗ وَطَلَبِ الدُّعَآءِ مِنْهُ

باب: دوست کو الوداع کرنا اور سفر کیلئے جدائی کے وقت اُس کیلئے دُعا کرنا اور اس سے دُعا کروانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ : يٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ' اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ؟ قَالُوْا : نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وصیت کی اس بات کی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی ۔ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے دین کو چن لیا پس ہرگز تمہیں موت نہ آئے مگر اسلام ہی کی حالت میں۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جبکہ یعقوب (علیہ السلام) کو موت آ پہنچی اور جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم آپکے اور آپکے باپ دادا ابراہیم' اسماعیل و اسحٰق (علیہم السلام) کے ایک ہی معبود کی عبادت کریں گے اور ہم اسی ہی کے تابعدار ہیں''۔

٧١٢ : وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِیْ سَبَقَ فِیْ بَابِ اِكْرَامِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ : "اَمَّا بَعْدُ' اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا : كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ' فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا

٧١٢ : احادیث میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سند سے باب اکرام اھل بیت رسول اللہ ﷺ کے باب میں گزری۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا اما بعد! خبردار! اے لوگو بے شک میں ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کا پیغام قبول کرلوں۔ میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں پہلی کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت و نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامو! اور آپؐ نے کتاب اللہ پر عمل

بِهٖ" فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ – ثُمَّ قَالَ: "وَاَهْلُ بَيْتِيْ" "اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ.

کیلئے اُبھارا اور رغبت دلائی۔ پھر ارشاد فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں انکے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں (کہ ان پر کوئی زیادتی نہ کرے) (مسلم) روایت طوالت کے ساتھ گزری۔

۷۱۳ : وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِیْمًا رَفِیْقًا، فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا، فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ : "اِرْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِیْكُمْ فَاَقِیْمُوْا فِیْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ – زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ "وَصَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ".

قَوْلُهٗ :"رَحِیْمًا رَفِیْقًا" رُوِیَ بِفَاءٍ وَّقَافٍ، وَّرُوِیَ بِقَافَیْنِ.

۷۱۳ : حضرت ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم ایک جیسی عمر والے نوجوان تھے۔ پس ہم نے آپؐ کے ہاں بیس راتیں گزاریں۔ آپؐ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ پس آپؐ نے خیال کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہوگئے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے ہم سے پیچھے چھوڑے ہوئے اہل وعیال کے متعلق دریافت فرمایا۔ پس ہم نے آپؐ کو اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں میں قیام کرو اور ان کو تعلیم دو اور انہیں اچھی باتوں کا حکم دو اور فلاں فلاں نماز وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو۔ جب نماز کا وقت آئے تو ایک تم میں سے اذان دے اور تم میں سے بڑا نماز پڑھائے۔ (بخاری و مسلم) بخاری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔

رَفِیْقًا کا لفظ (فاء کے ساتھ) اور رَقِیْقًا کا لفظ (دو قافوں کے ساتھ) بھی منقول ہے دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۷۱۴ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ وَقَالَ : "لَا تَنْسَنَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَآئِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْیَا – وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ : "اَشْرِكْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَآئِكَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۱۴ : حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی۔ پس آپؐ نے مجھے اجازت دے کر فرمایا کہ اے ہمارے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھولنا۔ یہ آپؐ نے ایک ایسا کلمہ فرمایا جس پر مجھے اتنی خوشی ہے اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اے میرے چھوٹے بھائی، ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا۔ (ابوداؤد، ترمذی) اور اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۵ : وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

۷۱۵ : حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا : اُدْنُ مِنِّيْ حَتّٰى اُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ : اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

عبد اللہ بن عمر اس آدمی سے جو سفر کا ارادہ کرتا' فرماتے۔ میرے قریب آؤ تاکہ میں تمہیں الوداع کہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرماتے میں تیرے دین' تیری امانت اور تیرے عمل کے اختتام کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۶ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُوَدِّعَ الْجَيْشَ يَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ ، وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۷۱۶: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر کو الوداع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اس کو فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ ''میں تمہارے دین' تمہاری امانت اور تمہارے عمل کا انجام اللہ کے حوالے کرتا ہوں''۔
حدیث صحیح ہے۔

۷۱۷ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ ، فَقَالَ : "زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى" قَالَ : زِدْنِيْ قَالَ : "وَغَفَرَ ذَنْبَكَ" قَالَ : زِدْنِيْ قَالَ : "وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۷۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا۔ یارسول اللہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے زادراہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تمہیں تقویٰ کا زادِ راہ دے۔ اُس نے عرض کیا میرے لئے کچھ اضافہ فرمادیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ کو بخشے۔ اس نے کہا اور اضافہ فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تیرے لئے خیر کو آسان فرمادے جہاں بھی تو ہو۔ (ترمذی) کہا حدیث حسن ہے۔

۹۷ : بَابُ الْاِسْتِخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ

باب: استخارہ اور مشورہ

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ [آل عمران:۱۵۹] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ [الشورى:۳۸] اَيْ يَتَشَاوَرُوْنَ بَيْنَهُمْ فِيْهِ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور ان سے معاملات میں مشورہ کریں''۔ (آل عمران) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کے معاملات اپنے درمیان مشورے سے ہے''۔ (الشوریٰ) یعنی وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

۷۱۸ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي

۷۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے

الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ : يَقُوْلُ : "اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ! اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ : اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ" اَوْ قَالَ : عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ - وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ" اَوْ قَالَ : "عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ" قَالَ : وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز فرض کے علاوہ ادا کرے۔ پھر کہے اے اللہ میں آپ سے بھلائی کا طالب ہوں۔ آپ کے علم کے سبب اور آپ سے قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کے ذریعے اور آپ سے آپ کا بڑا فضل مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ آپ قدرت رکھتے ہیں میں قدرت نہیں رکھتا اور آپ جانتے ہیں میں نہیں جانتا اور آپ پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام زیادہ بہتر ہے میرے لئے دین اور دنیا کا اعتبار سے اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے یا یوں کہا میرے معاملے کے جلدی کے اعتبار سے یا اس کے مقررہ وقت کے اعتبار سے اس کو میرے لئے مقدر فرما اور آسان فرما۔ پھر اس میں برکت فرما میرے لئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے لئے دین اور دنیا کے اعتبار سے برا ہے اور معاملے کے انجام کے اعتبار سے یا فرمایا یا میرے کام کی جلدی اور مقررہ وقت کے لحاظ سے۔ پس اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی کو مقدر فرما جہاں ہوں۔ پھر مجھے اس پر راضی کرلے پھر فرمایا کہ اپنی حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

٩٨ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الذَّهَابِ اِلَى الْعِيْدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْجَنَازَةِ وَنَحْوِهَا مِنْ طَرِيْقٍ وَّالرُّجُوْعِ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ لِتَكْثِيْرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

باب: عید، عیادتِ مریض، حج، غزوہ وغیرہ کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے لوٹنا تا کہ عبادت کے مواقع زیادہ ہوں

٧١٩ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهٗ "خَالَفَ الطَّرِيْقَ" : يَعْنِيْ ذَهَبَ

٧١٩: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا (تو عید گاہ تشریف لے جاتے وقت) راستہ بدلتے۔ (بخاری)

خَالَفَ الطَّرِيْقَ : ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے

فِي الطَّرِيْقِ، وَرَجَعَ فِي طَرِيْقٍ اٰخَرَ۔

لوٹتے۔

٧٢٠ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۷۲۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طریق شجرہ سے نکلتے اور طریق معرس سے داخل ہوتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہو کر ثنیہ سفلیٰ کی طرف سے نکلتے۔ (بخاری ومسلم)

٩٩ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ الْيَمِيْنِ فِيْ كُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيْمِ

باب: ہر معزز کام میں دائیں ہاتھ کو مقدم رکھنا

كَالْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ وَلُبْسِ الثَّوْبِ وَالنَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسَّرَاوِيْلِ وَدُخُوْلِ الْمَسْجِدِ، وَالسِّوَاكِ وَالْاِكْتِحَالِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ، وَقَصِّ الشَّارِبِ، وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمُصَافَحَةِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ الْاَسْوَدِ، وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَالْاَخْذِ، وَالْاِعْطَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ فِيْ مَعْنَاهُ - وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيْمُ الْيَسَارِ فِيْ ضِدِّ ذٰلِكَ : كَالْاِمْتِخَاطِ وَالْبُصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ وَدُخُوْلِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَخَلْعِ الْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالثَّوْبِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ۔

مثلاً وضوء، غسل، تیمم، کپڑا، جوتا، موزہ، شلوار پہننے اور مسجد میں داخل ہونے، مسواک کرنے، ناخن کاٹنے، مونچھیں کاٹنے، بغل کے بال اکھاڑنے، سر منڈوانے اور اس طرح نماز میں سلام پھیرنے، کھانے اور پینے میں، مصافحہ کرنے، حجر اسود کو بوسہ دینے، بیت الخلاء سے نکلنے، کسی سے کوئی چیز لینے اور کسی کو کوئی چیز دینے وغیرہ جو اس طرح کے کام ہیں ان میں دائیں طرف کو مقدم کرے اور ان کے برعکس کاموں میں بائیں کو مقدم رکھے مثلاً تھوکنے، ناک صاف کرنے، بیت الخلاء میں داخل ہونے، مسجد سے نکلنے، موزہ اور جوتا اُتارنے، شلوار اور کپڑا اُتارنے اور استنجا اور اسی طرح کی گندگی والے افعال کرنے میں بائیں کو مقدم کرنا مستحب ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ : هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ﴾ [الحاقة : ١٩] الْاٰيَاتُ - وَقَالَ تَعَالٰى :

رب ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: ''پھر وہ جو دائیں ہاتھ میں کتاب دیا جائے گا (سبحان اللہ) پس وہ کہے گا کہ آؤ اور میرا نامۂ عمل پڑھو''۔ (الحاقہ)

﴿فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ، وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ﴾ [الواقعه:۸-۹].

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: دائیں ہاتھ والے کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے کیا برے ہیں بائیں ہاتھ والے''۔(الواقعہ)

۷۲۱ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِیْ شَانِهٖ كُلِّهٖ : فِیْ طُهُوْرِهٖ ، وَتَرَجُّلِهٖ ، وَتَنَعُّلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب اپنے کاموں میں پسند تھی۔(جیسے) وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتے پہننے میں۔(بخاری ومسلم)

۷۲۲ : وَعَنْهَا قَالَتْ : كَانَ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۷۲۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کہا دایاں ہاتھ وضو اور کھانے کے لئے اور بایاں ہاتھ بیت الخلاء کے لئے اور جو بھی اسی طرح کے گندگی والے کام ہیں۔(ابوداؤد حدیث صحیح ہے)

۷۲۳ : وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ زَيْنَبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : "ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۲۳ : حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے سلسلے میں ہمیں فرمایا کہ اس کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا اور اعضاء وضو سے کرنا۔(بخاری ومسلم)

۷۲۴ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ ، لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ ، وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۲۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے پہل کرے اور جب وہ اُتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تا کہ دایاں پاؤں جوتا پہننے کے وقت پہلا ہو اور جوتا اتارتے وقت آخری ہو۔(بخاری ومسلم)

۷۲۵ : وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَثِيَابِهٖ ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهٗ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ.

۷۲۵ : حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں کو کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لئے استعمال فرماتے اور بائیں کو ان کے علاوہ کاموں کے لئے استعمال فرماتے۔(ابوداؤد ترمذی)

۷۲۶ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَيَامِنِكُمْ ، حَدِيْثٌ

۷۲۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے ابتداء کرو۔

صَحِيحٌ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرمِذِيُّ بِاِسنَادٍ صَحِيحٍ.

(ابوداؤد' ترمذی صحیح اسناد کے ساتھ) حدیث صحیح ہے۔

٧٢٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ اَتَى مَنزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ : "خُذْ" وَاَشَارَ اِلَى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ : "لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ : "احْلِقْ" فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ : "اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ".

٧٢٧ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب منیٰ میں تشریف لائے اور پھر جمرہ کے پاس آ کر اس کو کنکریاں ماریں۔ پھر منیٰ میں اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے کو کہا لو اور اپنی دائیں جانب اشارہ کیا پھر بائیں جانب پھر وہ بال آپؐ لوگوں کو دینے لگے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آپؐ نے جمرہ کی رمی کر لی تو اپنی قربانی ذبح کر دی اور بال منڈوانے لگے تو مونڈنے والے کو سر کی دائیں جانب اس کی طرف کی پس اس نے مونڈ دیا۔ پھر ابوطلحہ انصاری کو بلایا اور وہ بال ان کو دے دیئے۔ پھر بائیں جانب اس کی طرف کی اور کہا کہ مونڈو۔ پس اس نے مونڈا وہ بھی آپؐ نے ابوطلحہ کو دے دیئے اور فرمایا کہ اس کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

كِتَابُ آدَابِ الطَّعَامِ

١٠٠ : بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي اَوَّلِهِ وَالْحَمْدِ فِي آخِرِهِ

باب: کھانے کے آغاز میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنا

٧٢٨ : عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧٢٨ : حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

٧٢٩ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ

٧٢٩ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کھانا کھانے لگے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا شروع میں بھول جائے تو

اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ ، وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وہ اس طرح کہے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ کہ میں اللہ کے نام پر اس کی ابتداء اور انتہا کرتا ہوں۔ (ابوداوُد، ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۰ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهٖ : لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى ، عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ : اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۳۰ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت بھی یاد کر لیتا ہے تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ نہ تمہارے لئے رات کا قیام ہے نہ ہی رات کا کھانا اور جب داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا قیام مل گیا جب کھانا کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے کہ تم نے رات کا قیام اور کھانا دونوں پا لئے۔

(مسلم)

۷۳۱ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهٗ ، وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِى الطَّعَامِ ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ، ثُمَّ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ ، فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ ، وَاِنَّهٗ جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا ، فَجَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِىِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِىْ يَدِىْ مَعَ يَدَيْهِمَا" ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَكَلَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۳۱ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں حاضر ہوتے تو کھانے میں ہم اُس وقت تک ہاتھ نہیں ڈالتے تھے جب تک رسول اللہ ﷺ ابتداء نہ فرماتے اور ہاتھ نہ رکھتے۔ ہم ایک مرتبہ آپؐ کے ساتھ ایک کھانے میں شامل ہوئے۔ ایک لڑکی اِس تیزی سے آئی گویا اُس کو دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے کے اندر اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہؐ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی اس تیزی سے آیا گویا اُس کو دھکیلا جا رہا ہے آپؐ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ وہ اس لڑکی کو لایا تا کہ اس کھانے کو اپنے لئے حلال کرے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک شیطان کا ہاتھ بھی ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں آیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور کھانا تناول فرمایا۔ (مسلم)

۷۳۲ : وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: "مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهٗ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۷۳۲: حضرت امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کا نام اس وقت تک نہ لیا یہاں تک کہ اس کا کھانے کا صرف ایک لقمہ رہ گیا تو اس نے جب وہ لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ اس پر نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور فرمایا۔ شیطان ان کے ساتھ کھاتا رہا۔ جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا جو کچھ پیٹ میں تھا وہ سب کچھ اس نے قے کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۷۳۳ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے ایک دیہاتی آیا اور سارے کھانے کے دو لقمے کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! اگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتا تو وہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہو جاتا (ترمذی) کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۴ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۳۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپؐ یہ دعا فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا ...... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس حال میں کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور بابرکت ہے نہ اس سے کفایت کی گئی ہے اور نہ ہی یہ آخری کھانا ہے اور اے ہمارے رب اس سے بے نیازی بھی نہیں ہو سکتی۔ (بخاری)

۷۳۵ : وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۷۳۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے کھانا کھا کر یہ کہا : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور مجھے میری طاقت و قوت کے بغیر رزق عنایت فرمایا) اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ابوداؤد) ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔

١٠١ : بَابُ لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ وَاسْتِحْبَابِ مَدْحِهِ

٧٣٦ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ : اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

٧٣٧ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ ، فَدَعَا بِهِ ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَ يَقُوْلُ : "نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ، نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٠٢ : بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ اِذَا لَمْ يُفْطِرْ

٧٣٨ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ! فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ ، وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَى "فَلْيُصَلِّ" فَلْيَدْعُ - وَمَعْنَى "فَلْيُطْعَمْ" فَلْيَاْكُلْ.

١٠٣ : بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ دُعِيَ اِلَى طَعَامٍ فَتَبِعَهُ غَيْرُهُ

٧٣٩ : عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ - فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : "اِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا : فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ ، وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ"

باب: کھانے کے عیب نہ نکالے بلکہ تعریف کرے

۷۳۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔ اگر پسند ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہو تو چھوڑ دیا۔ (بخاری ومسلم)

۷۳۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے کہا کہ سوا سرکہ کے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تو آپؐ نے سرکہ ہی طلب فرمایا آپؐ اس کو کھاتے جاتے اور فرماتے جاتے: "نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ" سرکہ تو بہت اچھا کھانا ہے۔ (مسلم)

باب: روزہ دار کے سامنے کھانا آئے اور وہ روزہ افطار نہ کرے تو کیا کہے؟

۷۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔ اگر وہ روزہ دار ہے تو پھر وہ دعا کرے اور اگر وہ روزہ سے نہ ہو تو وہ افطار کرے۔ (مسلم)

علماء نے فرمایا کہ فَلْيُصَلِّ کا معنی دعا کرنا اور فَلْيُطْعَمْ کا معنی ہے: چاہیے کہ کھالے۔

باب: جب مدعو کے ساتھ اور آدمی (بن بلائے) چلا جائے تو وہ کیا کہے؟

۷۳۹: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جس میں چار آدمی آپؐ کے علاوہ تھے۔ پھر ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا۔ جب دروازے پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ آدمی ہمارے ساتھ چلا آیا اگر تم چاہو تو اس کو اجازت دو اور اگر چاہو تو وہ لوٹ جائے۔ اس نے کہا

قَالَ : بَلْ اٰذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

یارسول اللہ ﷺ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۴ : بَابُ الْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ وَوَعْظِهٖ وَتَاْدِيْبِهٖ مَنْ يُّسِيْئُ اَكْلَهُ

باب: اپنے سامنے سے کھانا اور نامناسب انداز سے کھانے والے کو تادیب ونصیحت

٧٤٠ : عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَوْلُهُ : "تَطِيْشُ" بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتُ مَعْنَاهُ : تَتَحَرَّكُ وَتَمْتَدُّ اِلٰى نَوَاحِي الصَّحْفَةِ.

۷۴۰: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کی پرورش میں بچہ تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا۔ مجھے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے اللہ کا نام لو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری ومسلم)

تَطِيْشُ : پیالے کی اطراف میں حرکت کرنا یعنی برتن کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گھومنا۔

٧٤١ : وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ : "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ : لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ : "لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ! فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۴۱: حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ! اس نے جواباً کہا میں طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے کہا پھر خدا کرے طاقت نہ رکھے! اس کو تکبر نے آپؐ کا حکم ماننے سے روکا چنانچہ پھر وہ اپنے ہاتھ کو منہ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)

۱۰۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا اِذَا اَكَلَ جَمَاعَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ رُفْقَتِهٖ

باب: اجتماعی کھانے میں دوسروں کی رضامندی کے بغیر دو کھجوروں وغیرہ کو ملا کر کھانا منع ہے

٧٤٢ : عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ : اَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَرُزِقْنَا تَمْرًا ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ : لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ "اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ

۷۴۲: حضرت جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ ہم ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے زمانہ میں قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ پھر ہمیں چند کھجوریں ملیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور کھجوریں کھا رہے تھے۔ پس آپؐ فرمانے لگے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ۔ نبی اکرمؐ نے اس سے منع فرمایا پھر فرمایا اگر آدمی اپنے

الرَّجُلُ اَخاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

١٠٦ : بَابُ مَا يَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

٧٤٣ : عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ : "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ" قَالُوْا : نَعَمْ – قَالَ : "فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيْهِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

١٠٧ : بَابُ الْاَمْرِ بِالْاَكْلِ مِنْ جَانِبِ الْقَصْعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ وَسَطِهَا

فِيْهِ قَوْلُهُ ﷺ : "وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

٧٤٤ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ ، فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

٧٤٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّآءُ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ ، فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوْا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ ، يَعْنِيْ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا ، فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا ، فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ

ساتھی کو اسکی اجازت دے دے تو پھر درست ہے۔ (بخاری ومسلم)

باب: جو کھا کر سیر نہ ہوتا ہو وہ کیا کہے اور کیا کرے؟

۷۴۳: حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم کھا کر سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا مل کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ اللہ تعالیٰ برکت عنایت فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

باب: پیالے کی ایک طرف سے کھانا اور درمیان سے کھانے کی ممانعت

اس باب میں ایک تو آنحضرت ﷺ کا ارشاد: کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ بخاری ومسلم کی روایت ۷۴۰ گزری ہے۔

۷۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اُترتی ہے پس تم اس کے دونوں کناروں سے کھاؤ۔ درمیان سے مت کھاؤ۔ (ابوداؤد، ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۵: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جس کا نام الغراء تھا۔ اس کو چار آدمی اٹھا سکتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ پیالہ لایا جاتا۔ اس میں ثرید بنایا گیا ہوتا تھا۔ پس لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے جب کبھی لوگ زیادہ ہو جاتے تو آپؐ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ ایک دن ایک دیہاتی

مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِیْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَّلَمْ يَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِيْدًا" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

"ذِرْوَتُهَا" اَعْلَاهَا: بِكَسْرِ الذَّالِ وَضَمِّهَا.

نے کہا یہ بیٹھنا کیسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے۔ مجھے جبار و سرکش نہیں بنایا۔ پھر فرمایا تم اس کے اطراف سے کھاؤ اور اس کی چوٹی کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیں گے۔ (ابوداود)

عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔

ذِرْوَتُھَا: اس کی چوٹی۔

١٠٨: بَابُ كَرَاهَةِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: ٹیک لگا کر کھانا مکروہ ہے

٧٤٦: عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

قَالَ الْخَطَّابِیُّ: "اَلْمُتَّكِئُ هٰهُنَا: هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلٰى وِطَاءٍ تَحْتَهُ قَالَ: وَاَرَادَ اَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطَاءِ وَالْوَسَائِدِ كَفِعْلِ مَنْ يُّرِيْدُ الْاِكْثَارَ مِنَ الطَّعَامِ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا لَا مُسْتَوْطِنًا، وَيَاْكُلُ بُلْغَةً هٰذَا كَلَامُ الْخَطَّابِیِّ وَاَشَارَ غَيْرُهُ اِلٰى اَنَّ الْمُتَّكِئَ: هُوَ الْمَائِلُ عَلٰى جَنْبِهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

٧٤٦: حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)

امام خطابیؒ نے فرمایا اَلْمُتَّكِئُ سے مراد وہ شخص ہے جو نیچے بچھائے ہوئے گدے پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ یا گدا لگا کر نہ بیٹھتے جس طرح زیادہ کھانے والے بیٹھتے ہیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکڑ کر بیٹھتے۔ گدے پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھتے اور بقدر ضرورت کھاتے۔ یہ خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

دیگر علماء نے فرمایا: اَلْمُتَّكِئُ کا معنی پہلو کی طرف جھکنا ہے۔ واللہ اعلم

٧٤٧: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْمُقْعِیُ": هُوَ الَّذِیْ يُلْصِقُ اَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ وَيَنْصِبُ سَاقَيْهِ.

٧٤٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں زانو کھڑے ہو کر کھجوریں تناول کرتے ہوئے دیکھا۔ (مسلم)

اَلْمُقْعِیُ: سرین کو زمین کے ساتھ ملا کر دونوں زانوں کو کھڑا رکھنا۔

١٠٩: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَاسْتِحْبَابُ لَعْقِ الْاَصَابِعِ،

باب: تین اُنگلیوں سے کھانا اور اُنگلیاں چاٹنا مستحب ہے

وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَاَخْذِ اللُّقْمَةِ الَّتِىْ تَسْقُطُ مِنْهُ وَاَكْلِهَا وَجَوَازِ مَسْحِهَا بَعْدَ اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا

اور چاٹنے سے پہلے پونچھنا مکروہ ہے گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے کھانا اور اُنگلیاں چاٹنے کے بعد کلائی و قدم پر ملنا

۷۴۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ اَصَابِعَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۴۸ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے وہ اپنی انگلیاں اس وقت تک نہ پونچھے یہاں تک کہ ان کو چاٹ لے۔ (بخاری ومسلم)

۷۴۹ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۴۹ : حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرما رہے تھے جب آپؐ فارغ ہوئے تو ان انگلیوں کو چاٹ لیا۔ (مسلم)

۷۵۰ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِىْ اَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۰ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیالے کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۱ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَىِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۱ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اور اس کے ساتھ جو تکلیف دہ چیز لگ گئی اُسے دور کر کے اسے کھالے اور اسے شیطان کیلئے پڑا نہ رہنے دے اور اپنے ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے۔ اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۲ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَىْءٍ مِنْ شَاْنِهِ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا

۷۵۲ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کام کے وقت حاضر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے موقعہ پر بھی حاضر ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے پس وہ اس کو اٹھا کر اس کے ساتھ لگنے والے غبار

مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وغیرہ کو دور کرے پھر اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو پس وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

٧٥٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ : "اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى، وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ" وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ : "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اس کو اٹھالے اور اس سے لگنے والی ایذا کو دور کرلے اور کھالے اور اس کو شیطان کے لئے پڑا نہ رہنے دے اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم برتن کو چاٹ لیا کریں اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

٧٥٤ : وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ : لَا، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ اِلَّا قَلِيْلًا، فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ اِلَّا اَكُفُّنَا وَسَوَاعِدُنَا وَاَقْدَامُنَا، ثُمَّ نُصَلِّيْ وَلَا نَتَوَضَّأُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۵۴: حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس جیسے کھانے بہت کم پاتے تھے جب ہم پاتے تو ہمارے پاس رومال نہ تھے بس ہتھیلیاں، کلائیاں اور اپنے قدم (ان سے ہم ہاتھ پونچھ لیتے) پھر ہم نماز ادا کرتے اور وضو نہ کرتے تھے۔ (بخاری)

١١٠ : بَابُ تَكْثِيْرِ الْاَيْدِيْ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانے پر ہاتھوں کا اضافہ

٧٥٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

٧٥٦ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي

۷۵۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے

الْاَرْبَعَةِ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

لئے کافی ہے۔ (مسلم)

۱۱۱ : بَابُ اَدَبِ الشُّرْبِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْاِنَاءِ عَلَى الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ

باب: پینے کے آداب، برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے اور برتن میں سانس لینا مکروہ ہے اور برتن دائیں سے شروع کر کے دائیں ہی طرف بڑھاتے جانا

۷۵۷ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - يَعْنِيْ يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْاِنَاءِ.

۷۵۷ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے۔ (بخاری و مسلم)

یعنی برتن سے باہر سانس لیتے۔

۷۵۸ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۷۵۸ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح پانی مت پیو بلکہ دو اور تین سانس سے پیو اور جب تم پینے لگو تو اللہ تعالیٰ کا نام لو اور جب برتن بڑھاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۷۵۹ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. يَعْنِيْ يُتَنَفَّسُ فِيْ نَفْسِ الْاِنَاءِ.

۷۵۹ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

یعنی پیتے وقت اسی برتن میں سانس لینا۔

۷۶۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ : "الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "شِيْبَ" : اَيْ خُلِطَ.

۷۶۰ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپؐ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ پس آپؐ نے پیا پھر دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا دایاں اور پھر دایاں۔ (بخاری و مسلم)

شِیْبَ : ملایا گیا۔

۷۶۱ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۷۶۱ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَشْیَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ "اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ ھٰٓؤُلَآءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰہِ، لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْکَ اَحَدًا، فَتَلَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِہٖ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

قَوْلُہٗ "تَلَّہٗ" اَیْ وَضَعَہٗ، ھٰذَا الْغُلَامُ ھُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا.

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشروب لایا گیا جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور آپؐ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف شیوخ و معمر لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو فرمایا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دے دوں۔ پس اس لڑکے نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں آپؐ کی طرف سے ملنے والے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ (بخاری و مسلم)

تَلَّہٗ: رکھ دیا۔ یہ لڑکے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۱۲: بَابُ کَرَاھَةِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَنَحْوِھَا وَبَیَانُ اَنَّہٗ کَرَاھَةُ تَنْزِیْہٍ لَا کَرَاھَةُ تَحْرِیْمٍ

باب: مشک وغیرہ کو منہ لگا کر پینا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں

۷۶۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ یَعْنِیْ اَنْ تُکْسَرَ اَفْوَاھُھَا وَیُشْرَبَ مِنْھَا، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۷۶۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۷۶۳: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ فِی السِّقَآءِ اَوِ الْقِرْبَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۷۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے چھوٹی مشک یا بڑی مشک کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۷۶۴: وَعَنْ اُمِّ ثَابِتٍ کَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ اُخْتِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْھَا فَقَطَعْتُہٗ، رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ — وَاِنَّمَا قَطَعَتْھَا لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، وَتَتَبَرَّکَ بِہٖ

۷۶۴: ام ثابت کبشہ بن ثابت ہمشیرہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور مشک کے اس منہ کو کاٹ لیا (تبرک کے طور پر)...... (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام ثابت نے اس کو اس لئے کاٹا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے لگنے والی جگہ محفوظ رہے اور اس سے برکت حاصل کریں اور ہر وقت استعمال سے اس کو محفوظ کر لیں۔ یہ حدیث

وَتَصُونَهُ عَنِ الْاِبْتِذَالِ - وَهٰذَا الْحَدِيثُ مَحْمُولٌ عَلٰى بَيَانِ الْجَوَازِ وَالْحَدِيثَانِ السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْاَفْضَلِ وَالْاَكْمَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

بیان جواز کو ثابت کرتی ہے۔

اور پہلی دونوں حدیثیں افضلیت اور کمال کو بیان کرتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۱۱۳ : بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب: پانی میں پھونک مارنا مکروہ ہے

٧٦٥ : عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ : اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ؟ فَقَالَ : "اَهْرِقْهَا" قَالَ اِنِّي لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ : "فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۶۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ! اگر میں برتن میں کوئی تنکا دیکھوں تو؟ اس پر آپؐ نے فرمایا اس کو انڈیل دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا تو آپؐ نے فرمایا پھر پیالے کو اپنے منہ سے (ایک دو سانس کے بعد ہٹالو)...... (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

٧٦٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱٤ : بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَبَيَانِ اَنَّ الْاَكْمَلَ وَالْاَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِدًا

باب: کھڑے ہوکر پینا جائز ہے مگر بیٹھ کر پینا افضل ہے

فِيهِ حَدِيثُ كَبْشَةَ السَّابِقُ.

اس میں ایک روایت نمبر ۷۶۴ کبشہ والی گزری۔

٧٦٧ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا تو آپؐ نے کھڑے ہونے کی حالت میں پیا۔ (بخاری ومسلم)

٧٦٨ : وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَابَ الرَّحْبَةِ

۷۶۸: حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب رحبہ پر پانی کے پاس آئے اور کھڑے ہوکر پانی پیا پھر

فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ: اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ' رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

فرمایا: بعض لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا جیسے تم نے دیکھا۔ (بخاری)

۷۶۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِیْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے چلتے کھا لیتے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیتے۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے دونوں طرح پانی پیتے دیکھا۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۱: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا - قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: فَالْاَكْلُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَشَرُّ - اَوْ اَخْبَثُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

۷۷۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہوکر پانی پیئے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس سے پوچھا پھر کھانے کا کیا حکم؟ تو انہوں نے فرمایا یہ اس سے بھی زیادہ برا اور بدتر عمل ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے پر ڈانٹ پلائی۔

۷۷۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِیَ فَلْيَسْتَقِئْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑے ہوکر ہرگز پانی نہ پیئے جو بھول جائے وہ قے کرڈالے۔ (مسلم)

۱۱۵: بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِی الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شُرْبًا

باب: پلانے والا سب سے آخر میں پیئے

۷۷۳: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "سَاقِی الْقَوْمِ آخِرُهُمْ" يَعْنِیْ شُرْبًا' رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ

۷۷۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قوم کا ساقی پینے میں سب سے آخر میں پیتا ہے۔ (ترمذی)

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٦ : بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ مِنْ جَمِيعِ الْأَوَانِي الطَّاهِرِ غَيْرَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَوَازِ الْكَرْعِ – وَهُوَ الشُّرْبُ بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ وَغَيْرِهِ – بِغَيْرِ إِنَاءٍ وَّلَا يَدٍ وَّتَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَالْأَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ

باب: تمام پاک برتنوں سے سوائے سونا چاندی کے پینا جائز ہے اور نہر وغیرہ سے بغیر برتن کے منہ لگا کر پینے کا جواز اور چاندی اور سونے کے برتن کھانے پینے اور طہارت میں استعمال کرنا بھی حرام ہے

٧٧٤ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَّبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ – قَالُوا : كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ : ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ وَلِمُسْلِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَّحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ – قَالَ أَنَسٌ : فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

٧٧٤ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نماز کا وقت ہو گیا قریب گھر والے تو اپنے گھروں میں چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک کھلا برتن لایا گیا۔ اس برتن میں ہتھیلی بھی نہیں پھیل سکتی تھی مگر سب لوگوں نے وضو کیا۔ لوگوں نے پوچھا تمہاری تعداد کتنی تھی؟ حضرت انس کہتے ہیں کہ اسی (٨٠) یا اس سے زیادہ یہ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور دوسری تعلیم بخاری و مسلم کی روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ آپ کے پاس ایک ایسا پیالہ لایا گیا جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اس میں اپنی انگلیاں مبارک رکھ دیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ حضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے پس میں نے وضو کرنے والوں کو شمار کیا تو وہ ستر اور اسی کے درمیان تھے۔

٧٧٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الصُّفْرُ" بِضَمِّ الصَّادِ، وَيَجُوزُ كَسْرُهَا،

٧٧٥ : حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے تانبے کے ایک پیالے میں پانی پیش کیا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ (بخاری)

وَهُوَ النُّحَاسُ "وَالتَّوْرُ" كَالْقَدَحِ، وَهُوَ بِالتَّاءِ وَالْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ.

الصُّفرُ: تانبا۔
اَلتَّوْرُ: پیالے جیسا برتن

۷۷۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الشَّنُّ": الْقِرْبَةُ.

۷۷۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لائے اور آپؐ کے ساتھ ایک اور ساتھی بھی تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی مشکیزے میں ہو تو وہ ہمیں دو۔ ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ (بخاری)

الشَّنُّ: مشک

۷۷۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: "هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موٹے اور باریک ریشم، سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔ (بخاری و مسلم)

۷۷۸: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ.

۷۷۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے۔

اور مسلم کی دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ جس نے سونے اور چاندی کے برتن سے پیا۔ پس بے شک وہ اپنے پیٹ میں جہنم سے آگ بھر رہا ہے۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

۱۱۷: بَابُ اِسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْاَبْيَضِ وَجَوَازُ الْاَحْمَرِ وَالْاَخْضَرِ وَالْاَصْفَرِ

باب: سفید کپڑا مستحب ہے البتہ سرخ، سبز، زرد، سیاہ رنگ کے کپڑے

وَالْاَسْوَدِ وَجَوَازِهٖ مِنْ قُطْنٍ وَّكَتَّانٍ وَّشَعْرٍ وَّصُوْفٍ وَّغَيْرِهَا اِلَّا الْحَرِيْرَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ [الاعراف:٢٦] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ﴾ [النحل:٨١]

٧٧٩ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٧٨٠ : وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ" رَوَاهُ النَّسَائِىُّ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٧٨١ : وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوْعًا، وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧٨٢ : وَعَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِىْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ فَمِنْ نَاضِحٍ وَّنَائِلٍ. فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جو کپاس، السی، بالوں اوراون وغیرہ کے ہوں جائز ہیں سوائے ریشم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے ستر کو چھپاتا اور زینت کا باعث ہے۔ اور تقویٰ کا لباس بہت زیادہ بہتر ہے''۔ (اعراف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس نے تمہارے لئے کچھ قمیص ایسے بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں کچھ قمیص ایسے بنائے جو تمہیں لڑائی سے بچاتے ہیں۔

٧٧٩ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو وہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور اس میں اپنے مُردوں کو دفن کردیا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

٧٨٠ : حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ اس لئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہے اور اس میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔ (نسائی، حاکم)

یہ حدیث صحیح ہے۔

٧٨١ : حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک میانہ تھا۔ میں نے آپؐ کو سرخ رنگ کے جوڑے میں دیکھا میں نے آپؐ سے زیادہ حسین کسی کو کبھی نہ دیکھا۔ (بخاری ومسلم)

٧٨٢ : حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ کے مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے ایک خیمے میں دیکھا۔ حضرت بلال آپؐ کے وضو کا پانی لے کر باہر نکلے۔ پس کچھ لوگ تو وہ تھے جن کو چھینٹے مل سکے اور بعض کو پانی مل گیا۔ پس نبی اکرمؐ نکلے جبکہ آپؐ نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا گویا اب بھی مجھے حضورؐ کی

وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يُمْنَعُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْعَنَزَةُ" بِفَتْحِ النُّونِ نَحْوَ الْعُكَّازَةِ.

پنڈلیوں کی سفیدی نظر آ رہی ہے۔ پھر آپؐ نے وضو کیا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ میں حضرت بلال کے اِدھر اُدھر منہ کرنے کو خوب جانچ رہا تھا کہ وہ دائیں اور بائیں جانب کہہ رہے تھے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۔ پھر آپؐ کے لئے ایک چھوٹا نیزہ گاڑ دیا گیا پس آپؐ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ (آپؐ کے سامنے سے کتا اور گدھا گزرتا رہا جنہیں روکا نہ گیا۔ (بخاری و مسلم)

الْعَنَزَةُ: چھوٹا نیزہ۔

۷۸۳: وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ رِفَاعَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۷۸۳: حضرت ابو رمثہ رفاعہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپؐ کے جسم مبارک پر دو سبز کپڑے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی) صحیح سند کے ساتھ۔

۷۸٤: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ (مسلم)

۷۸٥: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ.

۷۸۵: حضرت ابوسعید عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں اب بھی سامنے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ نے سیاہ پگڑی پہن رکھی ہے اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپؐ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

۷۸٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"السَّحُوْلِيَّةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّهَا وَضَمِّ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ: ثِيَابٌ تُنْسَبُ إِلَى سَحُوْلٍ:

۷۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول مقام کے بنے ہوئے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ قمیص تھی نہ پگڑی۔ (بخاری و مسلم)

السَّحُوْلِيَّةُ: یمن کی ایک بستی کا نام ہے اس کی طرف منسوب کپڑے کو کہتے ہیں۔

قَرْيَةٌ بِالْيَمَنِ- "وَالْكُرْسُفُ" : الْقُطْنُ.

٧٨٧ : وَعَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْمِرْطُ" بِكَسْرِ الْمِيْمِ : وَهُوَ كِسَاءٌ. "وَالْمُرَحَّلُ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الَّذِىْ فِيْهِ صُوْرَةُ رِحَالِ الْاِبِلِ، وَهِىَ الْاَكْوَارُ.

٧٨٨ : وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِىْ مَسِيْرِهٖ، فَقَالَ لِىْ : "اَمَعَكَ مَاءٌ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِىْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ : "دَعْهُمَا فَاِنِّىْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ" وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا- مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِىْ رِوَايَةٍ : "وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ" وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ هٰذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ.

١١٨ : بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْقَمِيْصِ

٧٨٩ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اَلْكُرْسُفُ : رُوئی۔

۷۸۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح گھر سے نکلے جبکہ آپؐ پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی کجاووں کی تصویر والی چادر تھی۔ (مسلم)

اَلْمِرْطُ : چادر۔

اَلْمُرَحَّلُ : کجاوے کی تصویر والی چادر۔ یعنی اس کے اوپر اونٹ کے کجاوے (بیٹھنے کی جگہ) سفید لہریں بنی ہوئی تھیں۔

۷۸۸ : حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کے ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ پس آپؐ نے مجھے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ اپنی اونٹنی یا سواری سے اتر کر چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی سیاہی میں چھپ گئے۔ پھر تشریف لائے پس میں نے برتن سے آپؐ پر پانی انڈیلا۔ جس سے آپؐ نے اپنا چہرۂ مبارک دھویا اس وقت آپؐ نے اون کا ایک جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپؐ کے بازو اس میں سے نہ نکل سکے۔ پھر آپؐ نے جبہ کی نچلی جانب سے نکال کر اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح فرمایا پھر میں جھکا تا کہ آپؐ کے موزے اتاروں تو آپؐ نے فرمایا ان کو اسی طرح رہنے دو۔ اس لئے کہ میں نے پاکیزگی کی حالت میں ان میں پاؤں کو داخل کیا اور آپؐ نے ان دونوں پر مسح فرمایا۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے تنگ آستینوں والا شامی جبہ پہنا ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ غزوۂ تبوک میں پیش آیا۔

باب: قمیص کا پہننا مستحب ہے

۷۸۹ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کپڑوں میں محبوب کپڑا قمیص تھی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۹ : بَابُ صِفَةِ طُوْلِ الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ!

باب: قمیص، آستین، چادر اور پگڑی کے کنارے کی لمبائی اور تکبر کے طور پر ان میں سے کسی بھی چیز کو لٹکانا حرام اور بغیر تکبر کے مکروہ

۷۹۰ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۷۹۰ : حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے آستین گٹوں تک تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۷۹۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

۷۹۱ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین میں گھسیٹا اللہ قیامت کے دن اس پر نظر نہ فرمائیں گے۔ اس پر ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ میرا تہبند لٹک جاتا ہے سوائے اس کے کہ میں اس کا بہت خیال کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابوبکر بے شک تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔ بخاری نے روایت کیا اور مسلم نے کچھ حصہ روایت کیا۔

۷۹۲ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۲ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جس نے اپنا تہبند تکبر کی وجہ سے لٹکایا۔ (بخاری و مسلم)

۷۹۳ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۳ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا۔ (بخاری)

۷۹۴ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" قَالَ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۷۹۴ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام فرمائیں گے اور نہ ہی اُن کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو پاک فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

ثَلاثَ مِرَارٍ – قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا، مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ"

ابوذر کہتے ہیں کہ اس بات کو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔ ابوذر نے کہا یہ رسوا ہوئے اور نقصان میں پڑے۔ یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی قسم سے سامان بیچنے والا (مسلم) مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے اپنا تہبند لٹکانے والا۔

۷۹۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اَلْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۷۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسبال (زیادہ کپڑا لٹکانا) تہبند، قمیص اور پگڑی میں ہے اور جس نے بھی کوئی چیز تکبر کے طور پر گھسیٹی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

۷۹۶: وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "رَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ. لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَرَّتَيْنِ. قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى. قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ قُلْتُ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ، وَاِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ: "لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا" قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا شَاةً "وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ

۷۹۶: حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہ ایک آدمی کی رائے کی طرف لوٹتے ہیں اور جو کچھ بھی کہتا ہے وہ اس کو قبول کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے کہا علیک السلام یارسول اللہ ﷺ دو مرتبہ میں نے کہا۔ آپؐ نے فرمایا علیک السلام مت کہو علیک السلام تو مُردوں کا سلام ہے یوں کہو۔ السلام علیکم۔ کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپؐ اللہ کے رسول ﷺ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں اس اللہ کا رسول ہوں جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اس کو پکارتے ہو وہ تکلیف کو دور کر دیتے ہیں اور جب تم کو کوئی قحط سالی پہنچتی ہے تو پھر تم اس کو پکارتے ہو تو وہ تمہاری فصلوں کو اُگا دیتا ہے اور جب تم کسی بیابان یا جنگل میں ہوتے ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جاتی ہے۔ پھر اس کو تم پکارتے ہو تو وہ تمہیں واپس کر دیتا ہے۔ میں نے کہا مجھ سے کوئی وعدہ لے لیں یا مجھے کوئی نصیحت فرما دیں۔ فرمایا ہرگز کسی کو گالی مت دو۔ جابر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے نہ کسی آزاد اور غلام کو گالی دی بلکہ کسی اونٹ اور بکری کو بھی برا بھلا نہیں کہا اور فرمایا کسی بھی نیکی کو ہرگز حقیر مت سمجھو خواہ وہ نیکی اپنے

وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ، اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ، فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ اَوْ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بھائی کے ساتھ تیرے کھلا چہرہ گفتگو کرنا ہو۔ بلاشبہ یہ بھی نیکی ہے اور فرمایا اپنی تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا رکھو۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے ہو تو پھر ٹخنوں تک اور چادر لٹکانے سے اپنے آپ کو بچاؤ چونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتے اور فرمایا اگر کوئی شخص تم کو گالی دے ایسی بات سے عار دلائے جو تیرے بارے میں جانتا ہو تو اس کو مت عار دلا ایسی بات سے جو تو اس کے بارے میں جانتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا وبال اسی پر ہے۔ (ابوداؤد)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ قَالَ: لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالَكَ اَمَرْتَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۷۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جاؤ اور وضو کرو وہ گیا اور وضو کیا۔ پھر آیا۔ آپؐ نے پھر فرمایا جاؤ اور وضو کرو۔ اس پر ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اس کو وضو کرنے کا کیوں حکم دیتے ہیں؟ پھر آپؐ خاموش ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تہبند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند لگانے والے کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ (ابوداؤد)

صحیح علی شرط مسلم۔

۷۹۸: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ. وَكَانَ جَلِيْسًا لِاَبِي الدَّرْدَاءِ. قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، اِنَّمَا هُوَ صَلٰوةٌ فَاِذَا فَرَغَ فَاِنَّمَا هُوَ تَسْبِيْحٌ وَتَكْبِيْرٌ حَتّٰى يَاْتِيَ اَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۷۹۸: حضرت قیس ابن بشر تغلبی کہتے ہیں مجھے میرے والد جو حضرت ابودرداء کے ہم نشین تھے انہوں نے بتلایا کہ دمشق میں ایک آدمی حضرات صحابہ میں سے تھا جس کو سہل بن حنظلیہ کہا جاتا تھا وہ الگ تھلگ رہنے والا آدمی تھا وہ عام لوگوں کے ساتھ کم ہی بیٹھتا تھا۔ وہ تو نماز کی طرف ہی متوجہ رہتا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتے تو پھر تسبیح اور تکبیریں۔ گھر آنے تک مصروف رہتے۔ ایک دن ان کا گزر ہمارے پاس سے اس وقت ہوا جبکہ ہم ابودرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ان حضرت کو حضرت ابودرداء نے کہا ایک ایسی بات فرمائیں جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ

سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ، فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ وَطَعَنَ فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ، كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ فَقَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ - فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ: مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللهِ! لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ" فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ. فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا" ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأُسَيْدِيُّ! لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ!" فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ: فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى

رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا پس وہ لشکر واپس آیا تو ان میں ایک ایسا آدمی آیا جو اس مجلس میں بیٹھ گیا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو کہا اگر تو ہمیں اس وقت دیکھتا جب ہم اور دشمن ایک دوسرے کے مقابل ہوئے (تو کیا خوب تھا) پھر فلاں آدمی نے حملہ کیا اور نیزہ اٹھایا اور کہا یہ مجھ سے لڑائی کا مزہ چکھو لو میں ایک غفاری لڑکا ہوں۔ تم بتلاؤ اس کہنے والے کی اس بات کا کیا حکم ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا کہ اس کا اجر باطل ہو گیا۔ اس بات کو دوسرے نے سن کر کہا پھر میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ پس دونوں نے آپس میں تنازعہ کیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا سبحان اللہ کوئی حرج نہیں کہ اسے اجر بھی دیا جائے اور اس پر تعریف بھی کی جائے۔ میں نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اس سے بڑے خوش ہوئے اور اس کی طرف سر اٹھا کر فرمانے لگے تم نے یہ بات واقعتا رسول اللہ ﷺ سے سنی وہ کہنے لگے جی ہاں۔ حضرت ابودرداء اس بات کو لوٹاتے رہے یہاں تک کہ میں کہنے لگا ابن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔ قیس کہتے ہیں کہ ایک دن پھر ابن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں ایک بات بتلائیے کہ وہ ہمیں فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ کہنے لگے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاد کے گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسا صدقہ کے لئے ہاتھ کھولنے والا جو اس کو کبھی بند نہ کرے۔ پھر ایک اور دن ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک بات فرمائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ تو اس پر ابن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال لمبے اور تہبند لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ پس یہ بات خریم کو پہنچی تو انہوں نے جلدی سے ایک چھری لے کر اپنے بالوں کو اپنے کانوں تک کاٹ ڈالا اور

اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا اٰخَرَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ: فَاَصْلِحُوْا رِحَالَكُمْ وَاَصْلِحُوْا لِبَاسَكُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ: فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ، اِلَّا قَيْسَ بْنَ بِشْرٍ فَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَوْثِيْقِهِ وَتَضْعِيْفِهِ وَقَدْ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ.

چادر کو نصف پنڈلی تک اونچا کرلیا۔ پھر اسی طرح ایک دن کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ابوردا ءؓ کہنے لگے کہ ایک بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ دے فرمائیں تو اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو۔ پس اپنے کجاووں کو درست کرلو اور اپنے لباسوں کو صحیح کرلو۔ تاکہ تم اس طرح ہو جاؤ جیسے وہ آدمی جو چہرے پر تل رکھتا ہو بے شک اللہ بری ہیئت کو اور بتکلف بدصورتی کو ناپسند کرتے ہیں۔ (ابوداؤد) اچھی سند کے ساتھ البتہ قیس بن بشر کے بارے میں ثقہ اور ضعیف ہونے پر اختلاف ہے امام مسلم نے ان سے روایت لی ہے۔

۷۹۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ اَوْ لَا جُنَاحَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۷۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک اور کوئی حرج اور گناہ نہیں اگر نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو پس جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور جس آدمی نے اپنی چادر کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

۸۰۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ اِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اِرْفَعْ اِزَارَكَ" فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: "زِدْ" فَزِدْتُ، فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ: اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہوا جبکہ میرا تہبند لٹکا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو۔ میں نے اونچا کیا فرمایا کچھ اور اونچا کرو تو میں نے کچھ اور اونچا کر دیا اس کے بعد میں نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا بعض لوگوں نے پوچھا تہبند کہاں تک ہونا چاہئے؟ تو عبداللہ نے کہا نصف پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

۸۰۱: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ: "يُرْخِيْنَ شِبْرًا"

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے۔ جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کی وجہ سے لٹکایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائیں گے۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا۔ عورتیں اپنے دامنوں کے بارے میں کیا کریں؟ فرمایا کہ ایک بالشت

قَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ. قَالَ: "فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ڈھیلا کریں۔ ام سلمہ نے عرض کیا کہ پھر تو ان کے قدم ننگے ہو جائیں گے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ وہ ایک ہاتھ لٹکا لیں اس سے زائد نہ کریں۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا

قَدْ سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ جُمَلٌ تَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْكِتَابِ

باب: تواضع کے طور پر اعلیٰ لباس چھوڑ دینا مستحب ہے

باب فضل الجوع من الی اخرہ۔ اس باب کے متعلق کچھ باتیں گزر چکی ہیں۔

۸۰۲ : وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۰۲ : حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے لئے ایسا لباس چھوڑا جس پر اسے قدرت حاصل ہے تو اللہ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جس جوڑے کو وہ چاہے پہن لے۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۱ : بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلٰى مَا يُزْرِيْ بِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَّلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ

باب: لباس میں میانہ روی اختیار کرنا بہتر ہے مگر ایسا لباس جو بغیر کسی شرعی ضرورت کے نہ پہنے جو اس کو عیب دار کرے

۸۰۳ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَّرٰى أَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۰۳ : حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ اس کی نعمت کا اثر دیکھا جائے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۲ : بَابُ تَحْرِيْمِ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ إِلَيْهِ وَجَوَازِ لُبْسِهٖ لِلنِّسَاءِ

باب: مردوں کو ریشمی لباس اور ریشم کے گدے پر بیٹھنا اور تکیہ لگانا حرام ہے البتہ عورتوں کے لئے جائز ہے

۸۰۴ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۸۰۴ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ ، فَإِنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشم مت پہنو۔ اس لئے کہ جس شخص نے اس کو دنیا میں پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔ (بخاری ومسلم)

۸۰۵ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ : "مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ"

قَوْلُهُ "مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ" : أَيْ لَا نَصِيْبَ لَهُ.

۸۰۵ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بے شک ریشم وہ پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہ ہو (یعنی آخرت میں)...... (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے جس کا کوئی حصہ آخرت میں نہ ہو۔

مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ: یعنی جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

۸۰۶ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۰۶ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری ومسلم)

۸۰۷ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ : "إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۸۰۷ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑ کر فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

ابوداؤد نے سند حسن سے روایت کیا ہے۔

۸۰۸ : وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۰۸ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونے کا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور ان کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۹ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَّأْكُلَ فِيْهَا ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَأَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۰۹ : حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا۔ موٹے اور باریک ریشم کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

۱۲۳ : بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِمَنْ بِهٖ حِكَّةٌ

۸۱۰ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: خارش والے کو ریشم پہننا جائز ہے

۸۱۰ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خارش کی وجہ سے حضرت زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ

۸۱۱ : عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهٗ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۸۱۲ : وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ ' وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ صِحَاحٍ - وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ.

باب: چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت

۸۱۱ : حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چیتے کی کھال اور ریشم پر مت بیٹھو۔ حدیث حسن ہے۔

ابوداوٗد نے حسن کہا۔

۸۱۲ : حضرت ابوالملیح اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے (استعمال سے) منع فرمایا۔ ابوداوٗد' ترمذی' نسائی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۲۵ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ جَدِيْدًا

۸۱۳ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ ' عِمَامَةً ' اَوْ قَمِيْصًا ' اَوْ رِدَآءً ' يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ' اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ '

باب: جب نیا کپڑے پہنے تو کیا دُعا پڑھے؟

۸۱۳ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً پگڑی' قمیص' چادر اور پھر یہ دعا پڑھتے :"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ......" اے اللہ آپ کے لئے تمام تعریفیں ہیں آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں آپ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ" رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے بھی۔ (ابوداؤد، ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۶ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِبْتِدَآءِ بِالْيَمِيْنِ فِی اللِّبَاسِ

هٰذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُوْدُہٗ وَذَکَرْنَا الْاَحَادِیْثَ الصَّحِیْحَةَ فِیْهِ.

باب: پہننے میں دائیں جانب مستحب ہے

اس باب کا مقصد و ماحصل گزر چکا وہاں صحیح احادیث ذکر کر دی گئی ہیں۔

کِتَابُ آدَابُ النَّوْمِ

۱۲۷ : بَابُ آدَابُ النَّوْمِ وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجَلِیْسِ وَالرُّؤْیَا

باب: سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہم مجلس اور خواب کے آداب

۸۱۴ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِیْ کِتَابِ الْاَدَبِ مِنْ صَحِیْحِہٖ.

۸۱۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر سونے کے لئے تشریف لاتے تو دائیں جانب لیٹ کر یوں دعا کرتے: "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ ...... اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کر دیا اور اپنے چہرے کو آپ کی طرف متوجہ کیا اور اپنے معاملے کو آپ کے حوالے کیا اور رغبت و خوف کے ساتھ میں نے اپنی پشت کو آپ کی پناہ میں دیا۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور کوئی چھوٹنے کا مقام نہیں مگر تیری ہی طرف سے میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر جو تو نے بھیجا۔ بخاری نے ان الفاظ کے ساتھ کتاب الادب میں بیان کیا۔

۸۱۵ : وَعَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ

۸۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو

وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ" وَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ: "وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو اور پھر اپنی دائیں جانب یوں کہو اوپر والی دعا ذکر کی اور اس میں یہ بھی فرمایا ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

۸۱۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۱۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں ادا فرماتے پھر جب صبح طلوع ہو جاتی دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر اپنے دائیں پہلو پر اس وقت تک لیٹے رہتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کی) اطلاع دیتا۔ (بخاری و مسلم)

۸۱۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا" وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۱۷: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے جب حضورؐ اپنے بستر پر رات کے وقت لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنی رخسار کے نیچے رکھ کر یوں دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ ...... اے اللہ آپ کے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب آپ بیدار ہوتے تو یوں فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ...... تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی ہی کی طرف اٹھنا ہے۔ (بخاری)

۸۱۸: وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اَبِيْ: "بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِيْ اِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: "اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ" قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۸۱۸: حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کہنے لگے اسی دوران میں کہ میں مسجد کے اندر پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی آدمی مجھے پاؤں سے حرکت دینے لگا۔ پھر فرمایا کہ یہ لیٹنا اللہ کو ناپسند ہے جونہی میری نگاہ پڑی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

۸۱۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ" رَوَاهُ

۸۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وبال ہوگا اور جو آدمی کسی نیند کی جگہ لیٹا اور اس جگہ میں اللہ کو یاد نہ کیا تو اس پر بھی اللہ کا وبال ہے۔ (ابوداؤد)

حسن سند کے ساتھ۔

"التِّــرَةُ" بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ، وَهِيَ: النَّقْصُ، وَقِيلَ: التَّبِعَةُ.

التِرَةُ: کمی یا وبال یا کوتاہی اور حسرت کے معنی بھی ہیں۔

۱۲۸: بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الْقَفَا وَوَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا لَمْ يَخَفِ انْكِشَافَ الْعَوْرَةِ وَجَوَازِ الْقُعُوْدِ مُتَرَبِّعًا وَّمُحْتَبِيًا

باب: چت لیٹنا اور ٹانگ پر رکھنا ٹانگ بشرطیکہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر اور اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنا کر بیٹھنا جائز ہے

۸۲۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲۰: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھی تھی۔ (بخاری ومسلم)

۸۲۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهٗ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ.

۸۲۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما لیتے تو سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے۔ (ابوداؤد)

صحیح سند ہے۔

۸۲۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا، وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۲۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں احتباء کی حالت میں دیکھا اور پھر عبد اللہ نے احتباء کی کیفیت ذکر کی اور قرفصاء بھی اسی حالت کا نام ہے۔ (بخاری)

۸۲۳: وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۸۲۳: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرفصاء کی حالت میں بیٹھے دیکھا۔ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھنے کی حالت انکساری والی دیکھی تو میں خوف سے کانپ اٹھی۔ (ابوداؤد ترمذی)

۸۲۴: وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۸۲۴: حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ قَالَ : مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا ، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَاْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ: "اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ!" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا جبکہ میں اس طرح بیٹھا تھا کہ میں نے بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو ان لوگوں کی طرح کا بیٹھنا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہوا۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

۱۲۹ : بَابُ آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ

باب: مجلس اور ہم مجلس کے آداب

۸۲۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲۵ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو ہرگز اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود پھر وہاں بیٹھ جائے۔ لیکن تم مجلس میں وسعت و فراخی کرو۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس سے جب کوئی شخص اُٹھ جاتا تو آپ اس کی جگہ نہ بیٹھتے۔ (بخاری ومسلم)

۸۲۶ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس سے اٹھ جائے پھر وہ واپس لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

۸۲۷ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۲۷ : حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو ہم میں ہر ایک وہیں بیٹھ جاتا جہاں مجلس ختم ہوتی۔ (ابوداؤد، ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۸۲۸ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ

۸۲۸ : حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس حد تک ہوسکتا ہے خوب پاکیزگی حاصل کرلے اور اپنے گھر میں میسر تیل اور خوشبو استعمال کرے۔ پھر گھر سے نکل کر جائے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے۔ پھر جو میسر ہو نماز ادا کرے اور جب امام کلام کرے تو وہ خاموش رہے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر

الْأُخْرَى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨٢٩ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ – وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا"

٨٣٠ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ – أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٨٣١ : وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

٨٣٢ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا

دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۸۲۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی آدمی کے لئے درست نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی مرضی کے بغیر جدائی ڈالے۔ (ترمذی' ابوداؤد) حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھنا چاہئے۔

۸۳۰: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔ (ابوداؤد' بسند حسن) اور ترمذی نے ابومجلز کی روایت سے نقل کیا کہ ایک شخص کسی حلقہ کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا حلقے کے درمیان میں بیٹھنے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے مطابق ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس پر لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بہترین مجالس وہ ہیں جو فراخ ہوں۔ (رواہ ابوداؤد) صحیح سند سے شرط بخاری پر روایت کیا ہے۔

۸۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں بہت سی فضول باتیں اس سے ہوئیں پھر اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھ لیا تو اس مجلس کے تمام گناہ اس کے معاف کر دیئے جاتے

كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۳۳: وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِاٰخِرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى؟ قَالَ: "ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ،

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ: صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

۸۳۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا، وَاَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ

ہیں۔(ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۳: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آخر میں اس طرح فرماتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے ایسی بات فرمائی جو آپؐ نے پہلے نہیں فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا یہ مجلس میں ہونے والی باتوں کا کفارہ ہے۔(ابوداؤد)

حاکم نے اس کو مستدرک میں بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کر کے کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔

۸۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ کسی مجلس سے اٹھتے تو دعائیہ کلمات ضرور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ ...... اے اللہ ہمارے لئے اپنی خشیت کا وہ حصہ عنایت فرما جو ہمارے درمیان اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور وہ اطاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچائے اور یقین میں سے وہ عنایت فرما جس سے مصائب دنیا آسان ہو جائیں۔ اے اللہ ہمیں ہمارے کانوں سے اور آنکھوں سے اور اپنی قوتوں سے فائدہ پہنچا جب تک ہماری زندگی ہے اور ان کو ہمارا وارث بنا اور جس نے ہم پر ظلم کیا تو اس سے بدلہ لے اور ہمارے ساتھ عداوت رکھنے والوں اور ہمارے ساتھ دشمنی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ ڈال اور نہ ہی دنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور ہمارے علم کا مقصد نہ بنا اور ہم پر ان لوگوں کو مسلط نہ فرما جو

اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا : اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا.

اکرم ﷺ نے فرمایا جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا خواب کم و بیش ہی جھوٹا ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے تم میں اس کا خواب زیادہ سچا ہے جو بات میں بھی سب سے سچا ہے۔

٨٤٠ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ اَوْ كَاَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقَظَةِ - لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۸۴۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ پس وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے۔ شیطان میری مثالی صورت نہیں بنا سکتا۔ (بخاری و مسلم)

٨٤١ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا - وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ - وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَلَيْسَ هُوَ فِيْ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ.

۸۴۱ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس چاہیے کہ وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور اس کو بیان کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو بالکل بیان نہ کرے مگر اس کو جس کو وہ پسند کرتا ہے اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ پھر وہ خواب اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

مسلم میں یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ کی روایت سے آتی ہے۔

٨٤٢ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللّٰهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا ، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۴۲: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نیک خواب اور ایک روایت میں ''اچھے خواب'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور خیالاتِ پریشان شیطان کی طرف سے ہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے۔ پس وہ خواب اس کو نقصان نہ دے گا۔ (بخاری و مسلم)

"النَّفثُ" نفخٌ لطيفٌ لا رِيقَ معَهُ.

النَّفثُ: ایسی لطیف پھونک جس میں تھوک نہ ہو۔

٨٤٣ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا رَاى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۳ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور شیطان سے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر ہے اس سے پھر جائے۔ (مسلم)

٨٤٤ : وَعَنْ اَبِي الْاَسْقَعِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "إِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۴۴ : حضرت ابوالاسقع واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا افتراء یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کی طرف نسبت کرے یا اپنی آنکھ کو وہ کچھ دیکھنے کی طرف منسوب کرے جو اس نے واقعہ میں نہ دیکھا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ بات کہے جو آپؐ نے نہ فرمائی ہو۔ (بخاری)

كِتَابُ السَّلَامِ

١٣١ : بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْاَمْرِ بِاِفْشَائِهِ

باب: سلام کی فضیلت اور اس کے پھیلانے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا﴾ [النور:٢٨] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً﴾ [النور:٦١] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا﴾ [النساء:٨٦] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ ان سے تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو''۔ (النور) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے مبارک اور پاکیزہ''۔ (النور) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہیں تحفہ سلام دیا جائے تو تم اس کو سلام دو اس سے بہتر یا اسی کو لوٹا دو''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی جبکہ وہ ان کے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا : سَلٰمًا ' قَالَ : سَلٰمٌ﴾ [الذاريات:٢٤-٢٥]

پاس داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کہا(جواباً)"۔

٨٤٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ : "تُطْعِمُ الطَّعَامَ' وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٤٥ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اسلام کی کونسی بات سب سے اچھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم کھانا کھلاؤ (بھوکے کو) اور دوسروں کو سلام کرو خواہ ان کو تم پہچانتے ہو یا نہ (بخاری ومسلم)

٨٤٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ ﷺ قَالَ : اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ ' نَفَرٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ – فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ' فَقَالُوْا : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ' فَزَادُوْهُ : وَرَحْمَةُ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٤٦ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی ان بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ پھر غور سے سنو! جو وہ تمہیں جواب دیں وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہے۔ پس آدم علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا اس پر فرشتوں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تو فرشتوں نے رَحْمَةُ اللّٰهِ کے لفظ کو زیادہ کیا۔ (بخاری ومسلم)

٨٤٧ : وَعَنْ اَبِیْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ ' وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ' وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ ' وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ ' وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ ' وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ' وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٤٧ : حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا: (١) مریض کی عیادت' (٢) جنازوں کے ساتھ جانا۔ (٣) چھینک کا جواب دینا' (٤) کمزور کی مدد کرنا' (٥) مظلوم کی اعانت' (٦) سلام کو کھل کر کہنا' (٧) قسم والے کی قسم کا پورا کرنا۔ (بخاری ومسلم)

٨٤٨ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٤٨ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلادوں کہ جب تم اس کو اختیار کرو تو باہمی محبت پیدا ہو جائے۔ (اور وہ اہم بات یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو۔ (مسلم)

٨٤٩ : وَعَنْ اَبِی یُوْسُف عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

٨٤٩ : حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا : اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو۔ اس وقت نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٥٠ : وَعَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّهُ کَانَ یَاْتِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَیَغْدُوْا مَعَهُ اِلَی السُّوْقِ قَالَ : فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَی السُّوْقِ لَمْ یَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰی سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَیْعَةٍ وَلَا مِسْکِیْنٍ وَلَا صَاحِبِ بَیْعَةٍ وَلَا مِسْکِیْنٍ وَلَا اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْهِ ، قَالَ الطُّفَیْلُ : فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِیْ اِلَی السُّوْقِ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا تَصْنَعُ بِالسُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَی الْبَیْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِیْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ وَاَقُوْلُ : اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ ، فَقَالَ : یَا اَبَا بَطْنٍ – وَکَانَ الطُّفَیْلُ ذَا بَطْنٍ – اِنَّمَا نَغْدُوْا مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰی مَنْ لَقِیْنَاهُ ، رَوَاهُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

٨٥٠ : حضرت طفیل بن ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتا پھر سویرے ہی ان کے ساتھ بازار کی طرف نکلتا۔ جب ہم بازار جاتے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر جس کسی کباڑیے اور تاجر یا مسکین یا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو وہ سب کو سلام کرتے۔ ایک دن میں ان کی خدمت میں آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بازار جانے کے لئے کہا۔ میں نے ان سے کہا آپ بازار کیا کریں گے؟ آپ نہ تو سودا فروخت کرنے والے کے پاس ٹھہرتے ہیں اور نہ ہی کسی سامان کے متعلق پوچھتے ہیں اور نہ اس کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں۔ میں تو پھر یہی عرض کرتا ہوں کہ آپ یہیں تشریف فرما ہوں کہ ہم آپس میں گفتگو کریں۔ اس پر انہوں نے مجھے فرمایا اے ابو بطن (طفیل کا پیٹ کچھ بڑا تھا) ہم تو صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں تا کہ ہم جان پہچان والوں اور انجانے لوگوں کو سلام کریں۔ (موطا مالک)

صحیح سند سے۔

١٣٢ : بَابُ کَیْفِیَّةِ السَّلَامِ

باب: سلام کی کیفیت

یُسْتَحَبُّ اَنْ یَقُوْلَ الْمُبْتَدِئُ بِالسَّلَامِ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ – فَیَاْتِیْ بِضَمِیْرِ الْجَمْعِ وَاِنْ کَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَیْهِ وَاحِدًا ، وَیَقُوْلُ الْمُجِیْبُ : وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ ، فَیَاْتِیْ بِوَاوِ

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سلام کی ابتداء کرنے والے کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ جمع کے الفاظ استعمال کرے اگرچہ جس کو سلام کیا جا رہا ہے وہ اکیلا ہو اور جواب دینے والا بھی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ جمع کے الفاظ اور واو عاطفہ کے ساتھ کہے۔

الْعَطْفِ فِيْ قَوْلِهٖ : "وَعَلَيْكُمْ".

۸۵۱ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "عَشْرٌ" ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : "عِشْرُوْنَ" ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : "ثَلَاثُوْنَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۵۲ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ" قَالَتْ قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَهٰكَذَا وَقَعَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيْحَيْنِ : "وَبَرَكَاتُهٗ" وَفِيْ بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا –

وَزِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ.

۸۵۳ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا اِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيْرًا.

۸۵۴ : وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ : كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيْءُ مِنَ

جیسے: "وَعَلَيْكُمْ"

۸۵۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ مجلس میں بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر دوسرا آیا تو اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا۔ اس کو آپ نے جواب دیا پس وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس نیکیاں پھر تیسرا آیا تو اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب مرحمت فرمایا پس وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس نیکیاں۔ (ابوداؤد ترمذی) اور کہا حدیث حسن ہے۔

۸۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہا۔ (بخاری ومسلم)

بخاری ومسلم کی بعض روایات میں وَبَرَكَاتُهٗ کا اضافہ سے وارد ہے۔

اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے۔

۸۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے جب کسی قوم کے پاس آکر سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کہتے (بخاری) یہ مجمع کی کثرت کی صورت میں حکم ہے۔

۸۵۴: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنی طویل حدیث میں ذکر کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے لئے آپ کے حصہ کا دودھ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ پس آپ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام

اللَّيلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کرتے کہ سوئے ہوئے کو بیدار نہ کرتے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اسی طرح سلام کیا جس طرح سلام فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم)

۸۵۵ : وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَالْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ- رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ- وَهٰذَا مَحْمُولٌ عَلٰى اَنَّهُ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْاِشَارَةِ' وَيُؤَيِّدُهُ اَنَّ فِي رِوَايَةِ اَبُوْدَاوُدَ : فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۸۵۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ پس آپؐ نے سلام کے لئے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے لفظ سلام اور اشارے دونوں کو جمع فرمایا اور اس کی تائید ابوداؤد کی روایت کے الفاظ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا دلالت کرتے ہیں۔

یہ روایت کسی صحیح نسخہ میں نہیں ملی۔ ۱۳۵۷ھ کا نسخہ مصری جس کا مقابلہ ۷۸۴ سے کیا ہے اس میں بھی موجود نہیں۔

۸۵۶ : وَعَنْ اَبِي جُرَيِّ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : "لا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ' فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ' وَقَدْ سَبَقَ لَفْظُهُ بِطُوْلِهِ.

۸۵۶: حضرت ابو جری ہجیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے کہا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْكَ السَّلَامُ مت کہو کیونکہ یہ تو مُردوں کا سلام ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
پہلے گزر چکی۔

۱۳۳ : بَابُ آدَابِ السَّلَامِ

باب: آدابِ سلام

۸۵۷ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ' وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ' وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ : "وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ".

۸۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل' بیٹھنے والے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ (بخاری ومسلم) اور بخاری کی روایت میں "چھوٹا بڑے کو سلام کرے" کے بھی الفاظ ہیں۔

۸۵۸ : وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ

۸۵۸: حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت

الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ : "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ : "أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى" قَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جو سلام میں ابتداء کرے (ابوداؤد بسند جید) ترمذی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! جب دو آدمی ملیں تو کونسا سلام میں ابتداء کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۴ : بَابُ اسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلَى قُرْبٍ بِأَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ، أَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا

باب: سلام کا اعادہ کرنا اس پر جس کو ابھی مل کر اندر گیا پھر باہر آیا یا ان کے درمیان درخت حائل ہوا وغیرہ

۸۵۹ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْمُسِيْءِ صَلَاتَهُ أَنَّهُ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ : "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۵۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں انہوں نے الْمُسِيْءِ صَلَاتَهُ کا تذکرہ کیا کہ وہ آیا پھر نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا لوٹ جا اور نماز پڑھو۔ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ پھر لوٹا اور نماز پڑھی پھر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا یہاں تک کہ یہ تین مرتبہ کیا۔ (بخاری ومسلم)

۸۶۰ : وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : "إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۸۶۰ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو اس کو سلام کہے پھر اگر ان کے درمیان درخت حائل ہو جائے یا دیوار آ جائے یا پتھر۔ پھر اس سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

۱۳۵ : بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب: گھر میں داخلے کے وقت سلام مستحب ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس جب تم گھروں میں داخل ہو پس

عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً﴾ [النور:٦١]

اپنے نفسوں کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ مبارک تحفہ ہے"۔ (النور)

٨٦١ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "يَا بُنَيَّ ' اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٨٦١ : حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو سلام کرو۔ یہ تیرے لئے برکت کا باعث ہوگا اور تیرے گھر والوں کے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٦ : بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کو سلام

٨٦٢ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٦٢ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بچوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا پس انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

١٣٧ : بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ مِنْ مَّحَارِمِهٖ وَعَلٰى اَجْنَبِيَّةٍ وَّاَجْنَبِيَّاتٍ لَّا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ

باب : بیوی اور محرم عورت کو سلام کرنا اور اجنبیہ کے متعلق فتنہ کا خطرہ نہ ہو تو سلام کرنا

٨٦٣ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ : كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقِدْرِ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَانْصَرَفْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ اِلَيْنَا' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ "تُكَرْكِرُ" : اَيْ تَطْحَنُ.

٨٦٣ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان میں ایک عورت تھی اور ایک روایت میں ایک بڑھیا تھی۔ وہ چقندر کی جڑیں لے کر ان کو ہانڈی میں ڈالتی اور جَو کے کچھ دانے پیس کر (اس میں ڈالتی) پس جب ہم جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر لوٹتے۔ ہم اس کو سلام کرتے پس وہ یہ کھانا ہمیں پیش کرتی۔ (بخاری)

تُكَرْكِرُ : پیستی۔

٨٦٤ : وَعَنْ اُمِّ هَانِىءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ

٨٦٤ : حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح کے دن آئی جبکہ آپؐ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ - وَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ پس میں نے سلام کیا اور روایت ذکر کی۔ (رواہ مسلم)

٨٦٥ : وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ - وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ ' وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ.

٨٦٥: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عورتوں کے پاس سے گزر ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔ (ابوداؤد) ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔ یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ ترمذی کے لفظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے ایک دن گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

١٣٨ : بَابُ تَحْرِيْمِ ابْتِدَآئِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَّةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ مَجْلِسٍ فِيْهِمْ مُسْلِمُوْنَ وَكُفَّارٌ

باب: کافر کو سلام میں ابتداء حرام ہے اس کو جواب دینے کا طریقہ اور مشترک مجلس کو سلام

٨٦٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ ' فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٦٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو جب تم ان کے راستے میں ملو تو اسے راستہ کے تنگ حصہ کی طرف مجبور کردو۔ (مسلم)

٨٦٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا : وَعَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٦٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں پس کہو وَعَلَيْكُمْ ۔ (بخاری و مسلم)

٨٦٨ : وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ - عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٦٨: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسی مجلس سے ہوا جس میں مسلمان اور مشرکین یہود ملے جلے تھے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹ : بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهُ أَوْ جَلِيسَهُ

باب: مجلس سے اٹھتے اور احباب سے جدائی کے وقت سلام

۸۶۹ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ" رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۶۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے پس وہ سلام کرے۔ جب وہ ارادہ کرے مجلس سے اٹھنے کا تو سلام کرے۔ پس پہلا سلام دوسرے سے زیادہ فوقیت والا نہیں۔(ابوداوٗد، ترمذی)

حدیث حسن۔

۱۴۰ : بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَآدَابِهِ

باب: اجازت اور اس کے آداب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا﴾ [النور:۲۷] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ [النور:۵۹]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم ان سے اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو''۔(النور)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب بچے تم میں سے بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہئے کہ وہ اجازت مانگ کر آئیں جس طرح ان سے پہلے لوگ اجازت مانگتے تھے''۔

۸۷۰ : عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۰ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت حاصل کرنا تین مرتبہ ہے۔ پس اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو ٹھیک) ورنہ واپس لوٹ جاؤ''۔(بخاری ومسلم)

۸۷۱ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۱ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اجازت طلبی تو (غیر محرم پر) نگاہ نہ پڑنے کے لئے مقرر کی گئی۔(بخاری ومسلم)

۸۷۲ : وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ : حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ : أَأَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِخَادِمِهِ : اُخْرُجْ إِلَى هٰذَا

۸۷۲ : حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں بنی عامر کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی جبکہ آپؐ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا آلج؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم کو فرمایا باہر نکل کر اس کو اجازت

فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهٗ قُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ' اَاَدْخُلُ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ' اَاَدْخُلُ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ – رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

کا طریقہ سکھاؤ اور اس کو یوں کہو کہ وہ کہے: السلام علیکم اَاَدْخُلُ؟ آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کو سن لیا۔ چنانچہ اس نے یہی کیا۔ اَاَدْخُلُ؟ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ پس نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی پس وہ داخل ہوا۔ ابوداؤد سند صحیح کے ساتھ۔

۸۷۳ : وَعَنْ كَلَدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ – فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ' اِرْجِعْ فَقُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ؟" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۷۳ : حضرت کلاہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے داخل ہوتے ہوئے سلام نہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ واپس جاؤ! اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۴۱ : بَابُ بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اِذَا قِيْلَ لِلْمُسْتَاْذِنِ مَنْ اَنْتَ اَنْ يَّقُوْلَ : فُلَانٌ فَيُسَمِّيْ نَفْسَهٗ بِمَا يُعْرَفُ بِهٖ مِنِ اسْمٍ اَوْ كُنْيَةٍ وَّكَرَاهَةِ قَوْلِهٖ "اَنَا" وَنَحْوِهَا!

باب: اجازت لینے والے سے جب پوچھا جائے تو اس کو اپنا نام یا کنیت بتانی چاہئے

۸۷۴ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمَشْهُوْرِ فِي الْاِسْرَآءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "ثُمَّ صَعِدَ بِيْ جِبْرِيْلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ ' فَقِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ' قِيْلَ : وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ" "ثُمَّ صَعِدَ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ ' قِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ ' قِيْلَ : وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ" وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَسَائِرِهِنَّ وَيُقَالُ فِيْ بَابِ كُلِّ سَمَآءٍ : مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ : جِبْرِيْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۴ : حضرت انس رضی اللہ عنہ اسراء کے سلسلے میں اپنی مشہور حدیث میں ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے جب جبرائیل آسمانی دنیا کی طرف لے کر چڑھے۔ دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا۔ ان سے کہا گیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل۔ پھر کہا گیا تمہارے ساتھ کون؟ کہا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے۔ دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا۔ ان سے کہا گیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل۔ پھر کہا گیا تمہارے ساتھ کون؟ کہا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر تیسرے' چوتھے اور تمام آسمانوں پر لے کر چڑھے اور ہر آسمان کے دروازے پر کہا گیا یہ کون ہے؟ جبرائیل جواب دیتے جبرائیل۔ (بخاری ومسلم)

۸۷۵ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

۸۷۵ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات باہر نکلا۔ اچانک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ، فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا؟" فَقُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

چلتے ہوئے دیکھا پس میں چاند کے سائے میں چلنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متوجہ ہو کر مجھے دیکھ لیا اور فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں نے کہا ابوذر! (بخاری ومسلم)

۸۷۶ : وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ فَقَالَ: "مَنْ هٰذِهٖ؟" فَقُلْتُ: اَنَا اُمُّ هَانِئٍ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۶ : حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ پردہ کئے ہوئے تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا ام ہانی ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۸۷۷ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا؟" فَقُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ: "اَنَا اَنَا؟!" كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۷ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پر آپؐ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں۔ آپؐ نے فرمایا: اَنَا اَنَا گویا آپؐ نے اَنَا کے لفظ کو ناپسند فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۲ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكَرَاهِيَةِ تَشْمِيْتِهٖ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَبَيَانِ آدَابِ التَّشْمِيْتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

باب: چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہنا اور چھینک وجمائی کے آداب

۸۷۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ - وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۷۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اس پر اللہ کی حمد کرے تو ہر اس مسلمان پر جو اس کو سنے یہ حق بن جاتا ہے کہ وہ اس کے لئے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے لیکن جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے وہ اس کو روکے پس جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ (بخاری)

٨٧٩ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، فَلْيَقُلْ : يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨٧٩ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا مسلمان بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے ۔ پس جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے یعنی اللہ ہدایت دے اور تمہاری حالت کو درست فرمائے ۔ (بخاری)

٨٨٠ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ ، فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٨٠ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر وہ اس پر اللہ کی حمد کرے تو تم اس کے لئے خیر کی دعا کرو۔ اگر اس نے اللہ کی حمد نہیں کی تو مت اس کا جواب دو۔ (مسلم)

٨٨١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ ، فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ : عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهٗ وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ؟ فَقَالَ : "هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ ، وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٨١ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو ان میں سے ایک کو آپؐ نے چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ پس جس کو چھینک کا جواب نہ دیا اس نے کہا کہ فلاں کو چھینک آئی تو آپؐ نے اس کا جواب دیا اور مجھے چھینک آئی مگر آپؐ نے اس کا جواب نہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے اللہ کی حمد کی اور تو نے اللہ کی حمد نہیں کی ۔ (بخاری و مسلم)

٨٨٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَخَفَضَ – اَوْ غَضَّ – بِهَا صَوْتَهٗ شَكَّ الرَّاوِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٨٨٢ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو آپؐ اپنے ہاتھ کا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے اور اس کے ذریعہ اپنی آواز ہلکا یا پست کرتے ۔ راوی کو شک ہے کہ کونسا لفظ حضرت انس نے استعمال کیا۔ (ابوداوٗد' ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٨٣ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ ، فَيَقُوْلُ : "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٨٨٣ : حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تکلف سے چھینکتے اور اس بات کے امیدوار ہوتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فرمائیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فرماتے ۔ (ابوداوٗد' ترمذی)

کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٨٤ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْـہُ قَـالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "اِذَا تَثَآءَ بَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۸۸۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے منہ کو بند کر لے اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

١٤٣ : باب اسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ اللِّقَآءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيْلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِيْلِ وَلَدِهٖ شَفَقَةً وَّمُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ وَّكَرَاهِيَةِ الْاِنْحِنَآءِ

باب: ملاقات کے وقت مصافحہ اور خندہ پیشانی سے پیش آنا‘ نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا‘ بچے کو چومنا اور سفر سے آنے والے سے معانقہ‘ جھک کر ملنے کی کراہت

٨٨٥ : عَنْ اَبِی الْخَطَّابِ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِاَنَسٍ : اَکَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؟ قَالَ : نَعَمْ – رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۸۸۵: ابوخطاب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا مصافحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ (بخاری)

٨٨٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : لَمَّا جَآءَ اَھْلُ الْیَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : قَدْ جَـآءَ کُمْ اَھْـلُ الْیَـمَنِ ' وَھُوَ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافَحَةِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

۸۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور یہ پہلے لوگ ہیں جو تمہارے پاس مصافحہ لائے ہیں۔ (ابوداؤد) سند صحیح کے ساتھ۔

٨٨٧ : وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "مَا مِنْ مُّسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّفْتَرِقَا" رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۸۸۷: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دو مسلمان باہمی ملاقات میں مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

٨٨٨ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاہُ اَوْ صَدِیْقَہٗ اَیَنْحَنِیْ لَہٗ؟ قَالَ : "لَا" قَالَ : اَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ؟ قَالَ : "لَا" قَالَ : فَیَاْخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ؟ قَالَ : "نَعَمْ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

۸۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی آدمی جب اپنے بھائی یا دوست کو ملے تو کیا وہ اس کے لئے جھکے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کیا کیا وہ اس کو لپٹ جائے اور بوسہ دے؟ فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کیا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے۔ فرمایا

وقال: حديثٌ حسنٌ.

ہاں۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۸۸۹: وَعَنْ صفوان بن عسالٍ رضي الله عنهُ قال: قال يهوديٌّ لصاحبه: اذهب بنا الى هذا النبيّ فأتيا رسول الله ﷺ فسألاهُ عن تسع آياتٍ بيّناتٍ، فذكر الحديث الى قوله: فقبّلا يدهُ ورجلهُ وقالا: نشهد انك نبيٌّ. رواهُ الترمذيُّ وغيرهُ باسانيد صحيحةٍ.

۸۸۹: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا کہ مجھے اس نبی (ﷺ) کے پاس لے چلو! پس وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے نو "واضح آیات" نشانیوں کے متعلق پوچھا۔ پس حدیث کو فقبلا یدہٗ تک بیان کیا کہ "ان دونوں نے آپؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پاؤں کو بوسہ دیا اور دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم نبی ہو۔ (ترمذی) اور دوسروں نے سند صحیح سے روایت کیا۔

۸۹۰: وَعَن ابن عُمر رضي الله عنهما قصّةٌ قال فيها، فدنونا من النبيّ ﷺ فقبّلنا يدهُ. رواهُ ابوداوُد.

۸۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قصہ منقول ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوئے اور ہم نے آپؐ کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔(ابوداؤد)

۸۹۱: وَعَن عائشة رضي الله عنها قالت: قدم زيدُ بنُ حارثة المدينة ورسولُ الله ﷺ في بيتي فأتاهُ فقرع الباب فقام اليه النبيُّ ﷺ يجرُّ ثوبهُ فاعتنقهُ وقبّلهُ. رواهُ الترمذيُّ وقال: حديثٌ حسنٌ.

۸۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم ﷺ جلدی سے اس کی طرف اٹھے اس حال میں کہ اپنے کپڑے کو کھینچ رہے تھے اور ان کو گلے لگا لیا اور ان کا بوسہ لیا۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۸۹۲: وَعَن ابي ذرٍّ رضي الله عنهُ قال: قال رسُولُ الله ﷺ "لا تحقرنّ من المعروف شيئاً ولو ان تلقى اخاك بوجهٍ طليقٍ" رواهُ مسلمٌ.

۸۹۲: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہرگز کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کو کھلے چہرے سے ملو۔ (یعنی اس نیکی سے اس وجہ سے اعراض نہ کرنا کہ یہ معمولی نیکی ہے بلکہ یہ بہت بڑی نیکی بن سکتی ہے)۔(مسلم)

۸۹۳: وَعَن ابي هُريرة رضي الله عنهُ قال: قبّل النبيُّ ﷺ الحسن بن عليٍّ رضي الله عنهما، فقال الاقرعُ بنُ حابسٍ: انّ لي عشرةً من الولد ما قبّلتُ منهم احداً۔ فقال رسُولُ الله ﷺ: "من لا يرحم لا يُرحم!" متّفقٌ عليه.

۸۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما (نواسہ رسولؐ) کو بوسہ دیا۔ اس پر اقرع بن حابس نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں کسی کا آج تک بوسہ نہیں لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔(بخاری ومسلم)